

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

مختلف مکاتب فکر کے چار سو علماء کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو
گورنر ہاؤس لاہور میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کو پیش کی جانے والی

تاریخی دستاویز

پیش کردہ :

ابوریحان ضیاء الرحمن پٹاروٹی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

شیعہ مسلمان یا کافر؟

فیصلہ آپ کریں

مجموعہ حقوق بشر ناشر محفہ بی

— نام کتاب —

تاریخی دستاویز

— مؤلف —

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

تعداد: 1100

اشاعت اول: 22 فروری 1995ء

اشاعت دوم: نومبر 1995ء

— ناشر —

شعبہ نشر و اشاعت سپاہ صحابہ (پاکستان)

— مہلہ کاپیٹ —

مرکزی دفتر جامع مسجد حق نواز شہید

جنگ (پاکستان) فون: 3496-0471

انتساب

میں اپنی اس تاریخی پیشکش اور شیعہ کے کفر پر چودہ سو سال میں لگائی جانے والی سب سے کاری ضرب کو اپنے شہید قائد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی (رحمۃ اللہ علیہ) (یوم شہادت 22 فروری 1990) کے نام منسوب کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس عظیم کاوش پر یقیناً ان کی روح مسرور و ممنون ہوگی کہ ان کی آرزو اور زندگی بھر کے نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ سب سے آہنی ضرب ہے۔ جو دنیائے کفر کے سینے پر عالم اسلام کے مقدمہ کے طور پر لگائی گئی ہے۔

”تاریخی دستاویز“ قائد کی شہادت کے ٹھیک پانچ سال بعد ان کے یوم

شہادت 22 فروری 1995ء کو پیش کی جا رہی ہے۔

اہم اعلان

زیر نظر مجموعہ ————— تاریخی دستاویز

میں شیعہ مذہب کی بنیادی کتابوں اصول کافی وغیرہ اور معتبر تصانیف حق الیقین وغیرہ اور
فقہ مجتہدین ملا باقر مجلسی، نعمت اللہ البحرانی اور عصر حاضر میں شیعہ کے امام خمینی،
پاکستان ہندوستان اور عرب ممالک کے مؤلفین و مصنفین کی تصانیف کا عکس برج سرورق
کتاب درج کیا گیا ہے۔ ————— اب ان فقہ کتابوں کی عکسی دستاویز کا انکار کرنا شیعہ
کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد شیعہ کو تقیہ کا حربہ چھوڑ کر جرأت
کے ساتھ اقبال جرم کرنا چاہئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چیلنج

زیر نظر مجموعہ (تاریخی دستاویز) میں اگر ایک کتب بھی جعلی

ہو یا ایک بھی عبارت من گھڑت ہو یا ایک اشاعت بھی غیر حقیقی ہو یا حوالہ مندرجہ اصلی

نہ ہو تو ایک ایک حوالہ پر دس دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ ہماری اس پیشکش کو دنیا

کی کسی بھی عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

فہرست

1 شیعہ اور عقیدہ توحید

| | |
|-----|---|
| 131 | الاصول میں الکافی |
| 132 | اللہ کی طرف بدعتی صورت کی نسبت کا قرار |
| 133 | کتاب مستطاب الکافی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم) |
| 134 | شیعہ کا یہ اسلام میں کلمہ طیبہ کا انکار |
| 136 | کتاب مستطاب الکافی ترجمہ اصول کافی (جلد دوم) |
| 137 | اہل تشیع کے نزدیک ایمان اور کفر کے شرائط! امام باقر نے فرمایا ہماری محبت ایمان ہے ہمارا بغض کفر ہے۔ |
| 138 | اہل تشیع کے دین کی تعریف! |
| 139 | کتاب مستطاب الکافی (جلد دوم) ترجمہ اصول کافی (جلد دوم) |
| 140 | اسلام کے بنیادی دین کا انکار |
| 141 | جلال العیون (جلد دوم) |
| 142 | آخر بلور تک |
| 143 | علی ربیب میں زہب علی بن قریب نے جس کو رب کہہ دیا اس کو شریں |
| 144 | اللہ تعالیٰ اور حضرت علی علیہ السلام میں فرق |
| 145 | جلال العیون (جلد دوم) |
| 146 | ولایت علی علیہ السلام کے اقرار کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ |
| 147 | (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد سوم) اور بیان امامت |
| 148 | قریب داری تعالیٰ اور انکار |
| 149 | شیخ اصنافین (جلد اول) |
| 150 | مشرع پروردگار کی حلت ہے یا استعفاء |
| 151 | الارواح والنفوس |
| 152 | موافقہ ابن سائے امامت کے راجب ہونے اور علی کے پیار ہونے کا عمومی پانچا |
| 153 | زہم ابن رب کا ہونے میں نہ اس رب کے نبی کا ہونے میں جس کا علیہ ابوکریم۔ |
| 154 | چودہ دستار |
| 155 | بحث کے چودہ دستار |
| 156 | مختص بصرہ الدرجات |
| 157 | حضرت علی علیہ السلام کی دعا کی کامان کلام کفر شرک |
| 158 | عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل امام |
| 159 | روایع المعاصی جدید |
| 160 | نور سائنس گل کا اقرار اور تمام امام کے علم اسلام کی توثیق |
| 161 | کتاب مستطاب اصول الشریعہ سے عقائد الشیعہ |
| 162 | علیہ کلمہ طیب کا قرار |
| 163 | شیعہ مذہب حق ہے |
| 164 | مس کفر تلک کی تصریح |
| 165 | مسلمانوں سے شیعہ کلمہ طیبہ کا اقرار امام احمد علی علیہ السلام دیکھ دیکھ جانیں |
| 166 | کلمہ طیب میں توحید کا اقرار |
| 167 | مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود سائنس کلمہ طیبہ کا اعلان |
| 168 | کلمہ طیب میں توحید کا اقرار |
| 169 | ابھی کے وائٹ لکھانے کے اور کھانے کے اور |
| 170 | علی علیہ السلام سے دعا کا شرک نہیں بلکہ شیعہ تمام امام علیہ السلام سے |
| 171 | ایمان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تعالیٰ مطالعہ |
| 172 | شیعہ کے علیہ کلمہ طیب کا اعلان |

13

♦ پیش لفظ

مقدمہ کتاب

| | |
|-----|--|
| 17 | کدرتھی دستار، دنیا بھر کے شیعوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ اور فتویٰ کفر کا قائل |
| 19 | زہد برائین کا مجموعہ ہے۔ |
| 19 | کدرتھی دستار کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط |
| 21 | پہلا خط: انجیل کے مسلم سربراہوں اور انسانی حکومت کے نام |
| 23 | دوسرا خط: شیعہ کے پیشوا جناب حضرت علی اور زین العابدین کے شیعہ علماء کے نام امام خط |
| 25 | دو روٹ (فرقہ دویت) کے خاتمہ کی کتبیں (تحول بین المسلمین کتبیں) |
| 27 | (فرقہ دویت) کے خاتمہ کی کتبیں یا تحریکیں (مسلمین کی کتبیں) |
| 28 | چاہ سید اور تحریک پختہ پاشی کے لئے وزیر اعظم کا اجلاس |
| 31 | 28 جنوری 1992ء کے کدرتھی سنا اجلاس کی مکمل کارروائی اور کتبیں کی مکمل روپ رٹ |
| 33 | 2 جنوری 1992ء کا اجلاس |
| 36 | مختلف اجلاسوں میں کتبیں کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز اور سفارشات |
| 37 | کتبیں کی منظور کردہ تجاویز اور سفارشات پر پیش قدمی روپ رٹ |
| 39 | ضابطہ اخراج کے چھ ایچ ڈی ڈاکٹ |
| 41 | وزیر اعظم کا حکم شیعہ سال - Annexure - II |
| 42 | وزیر اعظم کی مذمت میں پیش کردہ سفارشات کا کمر پائی متن - Annexure - III |
| 47 | انہار کے تراشے |
| 48 | شیعہ کا مختصر تعارف |
| 49 | شیعہ مذہب کا بنی |
| 51 | امیران کے بحری اور سامیوں کا گھوڑ |
| 52 | کدرتھی شیعہ پر اعتقاد نظر |
| 52 | شیعہ کے کفریہ عقائد |
| 54 | قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر |
| 56 | امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر |
| 60 | صحابہ کرام کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد |
| 67 | شیعہ کے بارے میں پہلے اکابرین اسلام کے فتویٰ کی بیانات |
| 70 | استقامت از سفار اسلام مولانا مکی و سید محمد علی (انڈیا) |
| 70 | تقدیرات علماء پاکستان |
| 70 | علماء سرحد |
| 77 | علماء خیاب |
| 81 | علماء پٹنن |
| 81 | علماء سندھ |
| 85 | بلکہ دیش کے ممتاز مراکز اہم، بنی و اوس اور اکابر علماء اصحاب لڑکی کے فتویٰ و تصدیقات |
| 102 | حضرات علماء طائیفہ کاشغریہ و قندھاریہ |
| 107 | برلین میں مہتمم سفارت خانہ کراچی اور قندھاریہ |
| 109 | بندوستان کے بعض قیدیوں اور علماء کرام کے دیہات جہد میں موصول ہونے |
| 113 | الہستادہ اور جماعت علماء بریلی کے کدرتھی سنا تعالیٰ |
| 114 | اہل حضرت بریلی رحمت اللہ علیہ کا اہم فتویٰ |
| 117 | شیعہ سے امت مسلمہ کا مکمل اختلاف کس بنا پر ہے۔ |
| 119 | چند حضرات اور ان کے جوابات |
| 127 | خاصہ کام (مشرعین شریعین میں شیعہ کا وہ علم روکنا امت مسلمہ کی مشرق و مد |
| | داری ہے۔) |

| | |
|----|---|
| 20 | حضرت علیؓ کا قرآن، حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ نے دیکھا |
| 21 | الحمد للہ! اس کتاب البرہان فی التفسیر القرآن |
| 22 | قرآن کی کئی کئی |
| 23 | انوار اشعاش |
| 24 | اصل قرآن آج کے بعد تفسیر میں آئے گا۔ اہل تشیع کا دعویٰ |
| 25 | قرآن، اس میں تفسیر، تفسیر، تفسیر کا مقدمہ الموسوم بہ روح القرآن |
| 26 | تفسیر کے تالیفین شیعہ مفسرین کے نام |
| 28 | تفسیر فصل الخطاب (جلد اول) |
| 29 | تفسیر قرآن کا تالیفین کے نام |
| 40 | قرآن مجید شریف |
| 41 | مہذب قرآن سے قرآن پاک تبدیل کیا |
| 42 | شیخ عقیقہ خریف قرآن کا قرار |
| 43 | شیخ عقیقہ حضرت ابو بکرؓ کی حیات و کردار |
| 44 | قرآن حکیم کے لئے تحریر کلمات سیدنا ابو محمدؓ کی توفیق |
| 45 | الاحتجاج |
| 46 | پہلی قرآن سے قرآن میں فکر کے متن کو کھینچ کر لیا |
| 47 | حق الیقین |
| 48 | قرآن کریم میں تبدیلی کا اثر |
| 49 | (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد سوم) |
| 50 | تفسیر قرآن کا راجح جوت |
| 51 | تفسیر قرآن کا عمل ثبوت |
| 52 | میں کثرت سورہ ناصر |
| 53 | آیات قرآنی میں تبدیلی |
| 54 | دلائل قرآنی کے لئے قرآن حدیث میں تبدیلی |
| 55 | قرآن مجید سے "اللہ تعالیٰ" کے الفاظ نکال دیئے گئے |
| 56 | شیخ عقیقہ یہ کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن پاک سے لفظ آل محمدؓ اور دیگر الفاظ نکال دیئے گئے |
| 57 | تفسیر قرآن کریم کا قرار |
| 58 | فصل الخطاب |
| 59 | بدل سورہ ناصر |
| 60 | سورہ ناصر میں تبدیلی |
| 61 | سورہ ناصر میں کثرت القلا شہل کر دیئے گئے |
| 62 | سورہ ناصر میں متعدد راوی کے لئے تبدیلی |
| 63 | حیات الشہین |
| 64 | قرآن پاک کی معنوی تفسیر |
| 65 | تذکرہ القادریہ یا محمد مصومین عظیم السلام |
| 66 | ہم نے جہانگیر کو علیؓ کی طرف بھیجا، علیؓ نے محمدؓ کی طرف بھیجے۔ محمدؓ نے علیؓ کی طرف بھیجے۔ علیؓ نے محمدؓ کی طرف بھیجے۔ |
| 67 | تالیف حسن، حسین، علیؓ اور علیؓ علیؓ ہیں۔ |
| 68 | اصل قرآن حضرت علیؓ کے پاس تھا ہے وہ بکھرے ہوئے نہ کیا۔ |
| 69 | تحقیق الشہین (اردو ترجمہ) حق الشہین |
| 70 | قرآن سے عقیدہ زہدیت کا یہ فیضان |
| 71 | وسیلہ النجاة (جلد دوم) |
| 72 | علیؓ قرآن سے افضل ہیں |
| 73 | کتاب مستطاب اصول الشہد حہ عن عقائد الشہد (از قاضی عیاض) |

3 شیعہ اور عقیدہ رسالت و قسم ثبوت و توفیق انبیاء

| | |
|----|---|
| 77 | الاصول من الکافی |
| 78 | اصول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رسالت (تفسیر) |

| | |
|-----|--|
| 173 | شیخ عقیقہ یہ حق ہے |
| 174 | علیؓ کی طرف سے غیر علیؓ کی طرف سے قرآن مراد ہے۔ |
| 175 | تاریخ اسلام |
| 176 | خدا ایب راضی ہو اسے قاری میں دیکھ کر ہے، خدا ایب راض ہو اسے قاری میں دیکھ کر ہے، |
| 177 | رسول، علیؓ کی طرف سے قرآن مراد ہے اور آج کے قرآن مراد ہے اور |
| 178 | خدا کی طرف سے قرآن مراد ہے اور کتب ہادی کی طرف سے قرآن مراد ہے |
| 179 | وسیلہ النجاة (جلد 3) |
| 180 | ایمان اسی کا مکمل ہے، عین جہاں سے لے کر قرآن کریم ہے |

2 شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

| | |
|-----|--|
| 183 | کتاب الشافی جلد دوم از محمد رسول اللہ (جلد دوم) |
| 184 | اصل قرآن میں اختلاف جزا آیت ہیں۔ عقیدہ اللہ اکبار |
| 185 | کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کالی (جلد دوم) |
| 186 | قرآن الہی بنی علیؓ کی حیات |
| 187 | قرأت زہد، انجیل، مصحف ابوبکرؓ اور مصحف فارسی قرآن مجید فیضات |
| 188 | کتاب مستطاب الشافی ترجمہ اصول کالی (جلد دوم) |
| 189 | آئمہ اربعہ کے علاوہ کسی کتب قرآن کا رد و عدم نہیں |
| 190 | تفسیر الاحکام |
| 191 | دینی الہی کے لئے قرآن مقدس میں رد و بدل |
| 192 | قرآن مجید شریف |
| 193 | قرآن میں شراب خورد و لقاہ راشدین کی خاطر تبدیلی (نور اللہ) |
| 194 | تحقیق الاحکام |
| 195 | توفیق قرآن کریم |
| 196 | مستطاب القرآن |
| 197 | شیخ عقیقہ یہ تحریف القرآن کا ثبوت |
| 198 | تفسیر قرآن کا قرار |
| 199 | تفسیر قرآن کے بارے میں کئی مباحث |
| 200 | جزا و تفسیر، دس ہادی |
| 201 | سورہ قرآن و طیب راہیں کا مجموعہ ہے جب کہ اصل قرآن میں تو ملک و دارا انسان تک |
| 202 | تفسیر قرأت الکافی |
| 203 | عقیدہ تحریف قرآن معنی اعتبار سے قرآن کریم میں تحریف کا عقیدہ |
| 204 | آیت قرآنی کا خلاصہ معلوم |
| 205 | شیخ عقیقہ اور تحریف قرآن |
| 206 | تفسیر قرآن کی مثالیں |
| 207 | تفسیر قرآن کی علیؓ کی دلیل |
| 208 | اہل تشیع کے نزدیک اصل قرآن کی تفصیل |
| 209 | قرآن کے تین گٹھ ہیں، قرآن چار حصوں میں بانٹا ہوا۔ |
| 210 | توضیحات شیعہ |
| 211 | تفسیر قرآن کا مضمون اور مطالبہ کریمؓ میں کثرت التزام |
| 212 | آل راضی |
| 213 | قرآن پاک سے پہلے آثار آیت نکال دی گئیں |
| 214 | جزا و تفسیر، دس ہادی |
| 215 | اصل قرآن معنی کے پاس ہے، موجودہ قرآن غیر اصل ہے۔ |
| 216 | اردو ترجمہ حیات القلوب (جلد سوم) |
| 217 | قرآنی آیات میں تبدیلی کا مضمون |
| 218 | عقیدہ تحریف القرآن کا مضمون اور توفیق حضرت ابو بکرؓ |
| 219 | فصل الخطاب |

| | |
|-----|---|
| 516 | خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے مخالفت کا الزام |
| 517 | حق المقتنین |
| 518 | حضرت ابو بکر حضرت عمر اور ان کے ساتھیوں پر قیامت تک لعنت |
| 519 | تحقیق المقتنین اور دو ترجمہ حق المقتنین |
| 520 | حضرت ابو بکر حضرت عمر کو کفر و فسق کا الزام کرنے والے ہوں گے |
| 521 | حق المقتنین |
| 522 | انام سدی ابو بکر عمر کو قیامت تک کفر سے لکھ کر سزا دیں گے |
| 523 | حضرت ابو بکر عمر کو کفر میں اور ترک کو ایمان سے تشبیہ دی ہے۔ |
| 524 | نمودار فرعون ایمان کے ساتھ ابو بکر حضرت عثمان جنم میں ہوں گے۔ |
| 525 | حق المقتنین |
| 526 | یاجوج و ماجوج کو ترک کو کفر میں جلیج جلیج مقدم رکھے۔ |
| 527 | (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد اول) |
| 528 | بہار صحابہ علیہم السلام اور ترک و کفر کا بیان |
| 529 | (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد دوم) |
| 530 | میں صحابہ کرام کے مواب کا ترجمہ |
| 531 | حیات القلوب (جلد دوم) |
| 532 | حضرت عثمان پر زکا کا الزام |
| 533 | حیات القلوب (جلد دوم) |
| 534 | حضرت عمر کے ہمراہیوں کو کفر کے رو کا ترجمہ |
| 535 | (اردو ترجمہ) حیات القلوب (جلد دوم) |
| 536 | حضرت ابو بکر کی بیعت کرنے والے منافق تھے۔ |
| 537 | میں الحیرۃ |
| 538 | نماز میں ابو بکر عمر کو جلیج جلیج معاویہ اور عثمان حضرت ابنہ امام احمد پر لعنت فرمادی ہے۔ |
| 539 | ترک و کفر کا ترجمہ امام محمد عثمان علیہم السلام |
| 540 | ابو بکر عمر عثمان سمیت جو آدمی منافقین میں سے تھے۔ |
| 541 | ترک و کفر کا ترجمہ امام محمد عثمان علیہم السلام |
| 542 | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ |
| 543 | ترک و کفر کا ترجمہ امام محمد عثمان علیہم السلام |
| 544 | حضرت ابو بکر عثمان سمیت سے تشبیہ |
| 545 | حضرات ابو بکر و عثمان و امویہ کی تحقیر اور لعنت |
| 546 | خلفائے راشدین علیہم السلام |
| 547 | ترجمہ جلد سیزدہم از کتاب بیمار الانوار |
| 548 | حضرت ابو بکر عمر کو قیامت تک لعنت لکھا جائے گا۔ |
| 549 | ابو بکر عمر کو کفر سے اور سامری سے ترکین (خود بخود) |
| 550 | حضرات ابو بکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم سے تشبیہ |
| 551 | بیمار الانوار |
| 552 | حضور ﷺ کی وفات کے بعد جن نبیوں کے مواب صحابہ کرام ہو گئے تھے۔ |
| 553 | بیمار البدایات |
| 554 | شیعہ مذہب کا امام سدی حضرات ابو بکر عمر عثمان کو کفر سے اور لعنت پر لکھنے کا حکم ہے۔ |
| 555 | خلفائے راشدین کی تعزین |
| 556 | شیعہ مذہب کا امام سدی حضرت ابو بکر عمر عثمان کی تشبیہ میں ان کی قبر سے باہر نکالے گا۔ |
| 557 | قرآن مجید محترم |
| 558 | خلفائے راشدین علیہم السلام کا حوالہ ہے |
| 559 | ابو بکر عمر عثمان کی لعنت کے باعث تھے |
| 560 | خلافت ابو بکر عمر سے ترک اور بدعتی مراد بیان ہیں۔ |
| 561 | قرآن مجید محترم |
| 562 | حضرت عثمان حضرت سلمان حضرت ابو ذر کے ساتھ صحابہ کرام ہو گئے تھے |
| 563 | کشفنا سر |
| 564 | عمر کو کفر اور بدعتی کی اصل ہے (خود بخود) |

| | |
|-----|---|
| 469 | قرآن مجید اور فرعون کو پاک کرنے والے اور سہی کو نبوت دینے والے علی |
| 470 | الحاج اسحاق شافعی اور ان کا رد و اعتراض |
| 471 | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کفر سے تشبیہ |
| 472 | نمودار فرعون اور کفر کا بیان |
| 473 | سراج منیر علیہ السلام |
| 474 | (اردو ترجمہ) سراج منیر |
| 475 | راہب علیہ السلام کی نبوت سے زیادہ ہے۔ |
| 476 | منقول ترمذی و ترمذی و ترمذی و ترمذی |
| 477 | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت |
| 478 | خلافت نورانی |
| 479 | سراج منیر کو چاہئے ہیں طلال کرتے ہیں اور جس کو چاہئے ہیں حرام کرتے ہیں |
| 480 | خیر الیومین کی تاریخ |
| 481 | نبوت کے علی شرطوں میں ولایت علی ایک شرط ہے۔ |
| 482 | نبیوں کو نبوت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے انکار سے ہے۔ |
| 483 | خلفائے راشدین علیہم السلام کی مخالفت |
| 484 | امام علی کی نبوت کی طرح منصب الہی ہے، امام کا منصب ہونا ضروری ہے، امام کا خطا اور |
| 485 | نہیانی سے موقوف ہونا واجب ہے، امام کے لئے کفر سے روکنا ضروری ہے۔ |
| 486 | تحفۃ العوام |
| | امامت نبوت کے مساوی ہے |

[6] شیعہ اور صحابہ کرام و خلفاء راشدین

| | |
|-----|---|
| 489 | الاصول من الکافی |
| 490 | حضرت طحاوی حضرت ترمذی کے بارے میں دو قرین حکایت |
| 491 | الاصول من الکافی |
| 492 | خلفائے راشدین اور صحابہ کرام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ سے کار ہو گئے۔ |
| 493 | اسرار اہل محمد ترجمہ کتاب شیعہ در زمان امیر المومنین |
| 494 | رسول اللہ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابو بکر عمر عثمان کی مخالفت سامری کے مطابق ہے۔ |
| 495 | سید عالم کو قیامت تک کفر سے لکھ کر لعنت لکھا جائے گا |
| 496 | سید عالم کو کفر سے لکھ کر لعنت لکھا جائے گا سب سے پہلے بدعت نورہ شیطان تھا۔ |
| 497 | جہاد المومنین سے روکنا کفر کا مصداق ہے امام محمد علیہم السلام |
| 498 | حضرت عمر کے ہمراہیوں کو کفر سے لکھا جائے گا |
| 499 | الانوار والشماعیہ |
| 500 | خلفائے راشدین کی تحقیر |
| 501 | الانوار والشماعیہ |
| 502 | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت اول کے حکمران کی طرف سے |
| 503 | الجزء الثالث الانوار والشماعیہ |
| 504 | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعزین |
| 505 | حق المقتنین |
| 506 | شیعہ مذہب کا امام سدی حضرت ابو بکر عمر عثمان کی تشبیہ میں ان کی قبر سے باہر نکالے گا |
| 507 | حکم کے ساتھ درازوں سے ایک دروازہ ابو بکر عمر عثمان |
| 508 | امام زین العابدین علی رضی اللہ عنہ کی تحقیر اور کفر کا بیان |
| 509 | فرعون و ہامان سے مراد ابو بکر عمر عثمان |
| 510 | امام سدی ابو بکر عمر کو قیامت تک کفر سے لکھ کر سزا دیں گے۔ |
| 511 | تحقیق المقتنین (اردو ترجمہ) حق المقتنین |
| 512 | خلفائے راشدین علیہم السلام کی مخالفت |
| 513 | حق المقتنین |
| 514 | ابو بکر عمر عثمان معاویہ سمیت ہیں یہ نام لوگ خلق خدا سے بدترین ہیں۔ |
| 515 | حق المقتنین |

512 خزانہ انسانیت کے شیعہ اسلام صاحب
 513 صاحب غور و فکر کی توجہ
 514 تحفہ حنیف (در جواب) تحفہ جعفریہ
 515 لکچر اور رسالہ تحریر
 516 سنی اپنے سر پرست عربی طرز شہوت پرست تھے
 517 احسن الفتاویٰ شریعہ الحاکم
 518 صاحب کرامت خود نہیں ہیں ان کی اتباع امت و مشدود ایات کے ممکن ہے۔
 519 لغات و اشعار پر نوادہ پر محبت نے وادان کا محلوں پر قدائی امت اور آخرت کے منکر قرار کیا ہے۔
 520 بو نکلا احمیٰ بنی عدت
 521 حضرت مبارک شریعت کی من سے نظام اہرام (الغیاظ) کا
 522 تحفہ انوار امین شیعہ
 523 حضرت مبارک شریعت کی دعا
 524 زکوٰۃ کی حضرت زینب سلام اللہ علیہ
 525 سید عالم علیہ السلام اور جاتے
 526 عربی و اہل شیعہ تھے
 527 تحفہ انوار امین
 528 ناشر کی کتاب میں حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان بن عفان کی دعا
 529 مناظرہ حسین
 530 اصحاب، مولیٰ علی علیہ السلام کو روئے گئے کر کیا ہے۔
 531 خود شیعہ ظاہر و باطن شیعہ شیعہ پشاور (حصہ دوم)
 532 حضرت امیر مصلحین (امام اللہ) کا کفر اور زمین تھے۔
 533 تجلیات مہدوات (در جواب) آفتاب ہدایت (جلد اول)
 534 در بیان مہدوات فرعون مہدوات تھے
 535 قول علی در صل عقدہ ہدایت علی
 536 خاندان ہدایت دہائی تھے۔
 537 حضرت باپ (رحمہ) مقبول حوشتی
 538 اس امت کے کو مال ابو کلا فرعون مہدوات علی ہیں
 539 انشاء سے مراد ان کی ابو کلا و اللہ علی (رحمہ) اس کے دونوں صاحب ازوئے صورت ہدایت
 540 مجسمہ جانلیہ کاری تھے۔
 541 فرعون مراد سامری کے ساتھ ابو کلا مہدوات علی کے جنم کے ایک ملک کے مہدوات علی ہیں
 542 نور ایمان
 543 غلام اللہ و سلطانوں کے بھائی راہنما تھے۔
 544 غلام اللہ سے نفرت کرنے والا شیعہ ہے۔
 545 غلام اللہ کا تعلق کائنات اور روشنی پاؤں پر مسخ کرنے کا ثبوت
 546 غلام اللہ کا تعلق کائنات اور روشنی پاؤں پر مسخ کرنے کا ثبوت
 547 اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل قرآن، حدیث کی ذیلی
 548 اہل تحقیق کی طرف سے سید احمد رضا کے لئے سن مہدوات علی کے لئے مہدوات علی (استغفر اللہ)
 549 قول علی در صل عقدہ ہدایت علی
 550 حضرت عمر کے نسب کے بارے میں اتنی کھنڈ
 551 نور ایمان
 552 مہدوات علی، ایمان اور تقاریر کا نام تھے
 553 کتاب ابو حنیفہ، مسلمان ہیں؟ (در جواب) کیا شیعہ مسلمان ہیں؟
 554 حضرت ابو حنیفہ کی علت مقدس کی نفسی مرض تھے (الغیاظ)
 555 ابو حنیفہ کا تعلق ہے کہ کلام اور اہل مہدوات علی
 556 شہداء اصولیہ، رحمہم اللہ ان کا تعلق
 557 سید عالم علیہ السلام کی غلام اللہ کا تعلق
 558 حضرت ابو بکر مہدوات علی کے حضور کے بعد وراثت میں

556 شیخان کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا ابو بکر تھا
 557 تحفہ حنیفہ حضرت ابو بکر کی حیات و کردار
 558 حضرت ابو بکر صمدی کے مہدوات علی کا ونام
 559 حضرت ابو بکر صمدی کا ونام و بیگزیت تھی
 560 حضرت ابو بکر کے بارے میں خود مہدوات علی طرزی
 561 حضرت ابو بکر صمدی کا ونام، سید عالم علیہ السلام تھے۔
 562 حضرت عمر علیہ السلام کا ونام
 563 مصداق انوار اصحاب (در رد و نقض الروافضی)
 564 حضرت عمر علیہ السلام اور نقی کفر
 565 زاد اللہ
 566 لیکن شیعہ مذہب میں مشہور ہے کہ ۹ ربیع الاول کو حضرت عمر علیہ السلام اسکی باپ تھے
 567 تھے، شیعوں کو پچانے کہ اس کی شرائے کار و زور تھیں۔
 568 زاد اللہ
 569 حضرت عمر حضرت بنو حنیفہ حضرت مبارک شریعت کی باپ ہیں اصل جنم ہوئے تھے
 570 خزانہ انسانیت کے شیعہ اسلام صاحب
 571 حضرت عمر فاروق بنی امیہ کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں ان کے والد نے اپنی بیٹی سے منہ نکال دیا تھا
 572 خزانہ انسانیت
 573 حضرت عثمان غنی (رحمہ) اور ابن عباس (رحمہ) کا ونام
 574 تحفہ حنیفہ (در جواب) تحفہ جعفریہ
 575 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 576 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 577 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 578 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 579 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 580 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 581 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 582 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 583 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 584 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 585 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 586 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 587 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 588 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 589 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 590 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 591 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 592 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 593 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 594 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 595 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 596 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 597 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 598 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 599 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 600 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 601 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 602 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 603 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 604 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 605 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 606 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 607 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 608 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 609 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 610 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام
 611 حضرت عثمان بن مہدوات علی کا ونام اور عثمان کا ونام

جہنم کی فہرست اور سزا
الہامی کتابیں

| | | |
|----|---|-----|
| 17 | جہنم کی فہرست اور سزا | 661 |
| 18 | الہامی کتابیں | 662 |
| 19 | تمام باطنی و ظاہری | 663 |
| 20 | زاد المعاد | 664 |
| 21 | نوریت کے ساتھ غیر ملکی فعل جہازت | 665 |
| 22 | الاستیج | 666 |
| 23 | الہامی دہب شیعہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما | 667 |
| 24 | تفسیر ختمیہ (از جواب احمد جعفریہ) | 668 |
| 25 | مقامی پورا پورا بیوہ اگر اپنی تہنیت اور ثباتی حالت | 669 |
| 26 | حقیقت نقد ختمیہ (از جواب احمد جعفریہ) | 670 |
| 27 | شیعہ کے نزدیک سرعہ امام ہالک 'مجمع' (از جواب احمد جعفریہ) | 671 |
| 28 | The Constitution of The Islamic Republic of Iran | 672 |
| 29 | شیعہ امامیہ کے لئے، کوئی سرکاری حد، اور میں بن سکھائی، یعنی | 673 |
| 30 | وہ اللہ دریت اللہ (جلد چارہ) | 674 |
| 31 | توین کہہ اللہ | 675 |
| 32 | توین کہہ العوام | 676 |
| 33 | من العتق و کفر بکفر و کفر و کفر | 677 |
| 34 | میں ایک کفر ہے، اور انکار کفر و کفر و کفر | 678 |
| 35 | تفسیر کفر | 679 |
| 36 | توین کہہ کفر کی کفر سے اس کی کفر کی کفر | 680 |
| 37 | توین کہہ کفر کی کفر سے اس کی کفر کی کفر | 681 |
| 38 | کفر میں ہی 'ان' یعنی کفر کے سوائے اس کے کفر کے کفر | 682 |
| 39 | توین کہہ کفر | 683 |
| 40 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 684 |
| 41 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 685 |
| 42 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 686 |
| 43 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 687 |
| 44 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 688 |
| 45 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 689 |
| 46 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 690 |
| 47 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 691 |
| 48 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 692 |
| 49 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 693 |
| 50 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 694 |
| 51 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 695 |
| 52 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 696 |
| 53 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 697 |
| 54 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 698 |
| 55 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 699 |
| 56 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 700 |
| 57 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 701 |
| 58 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 702 |
| 59 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 703 |
| 60 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 704 |
| 61 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 705 |
| 62 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 706 |

| | | |
|-----|-------------------------------|-----|
| 17 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 707 |
| 18 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 708 |
| 19 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 709 |
| 20 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 710 |
| 21 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 711 |
| 22 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 712 |
| 23 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 713 |
| 24 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 714 |
| 25 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 715 |
| 26 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 716 |
| 27 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 717 |
| 28 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 718 |
| 29 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 719 |
| 30 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 720 |
| 31 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 721 |
| 32 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 722 |
| 33 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 723 |
| 34 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 724 |
| 35 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 725 |
| 36 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 726 |
| 37 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 727 |
| 38 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 728 |
| 39 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 729 |
| 40 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 730 |
| 41 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 731 |
| 42 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 732 |
| 43 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 733 |
| 44 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 734 |
| 45 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 735 |
| 46 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 736 |
| 47 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 737 |
| 48 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 738 |
| 49 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 739 |
| 50 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 740 |
| 51 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 741 |
| 52 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 742 |
| 53 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 743 |
| 54 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 744 |
| 55 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 745 |
| 56 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 746 |
| 57 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 747 |
| 58 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 748 |
| 59 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 749 |
| 60 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 750 |
| 61 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 751 |
| 62 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 752 |
| 63 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 753 |
| 64 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 754 |
| 65 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 755 |
| 66 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 756 |
| 67 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 757 |
| 68 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 758 |
| 69 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 759 |
| 70 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 760 |
| 71 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 761 |
| 72 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 762 |
| 73 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 763 |
| 74 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 764 |
| 75 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 765 |
| 76 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 766 |
| 77 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 767 |
| 78 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 768 |
| 79 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 769 |
| 80 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 770 |
| 81 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 771 |
| 82 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 772 |
| 83 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 773 |
| 84 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 774 |
| 85 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 775 |
| 86 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 776 |
| 87 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 777 |
| 88 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 778 |
| 89 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 779 |
| 90 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 780 |
| 91 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 781 |
| 92 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 782 |
| 93 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 783 |
| 94 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 784 |
| 95 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 785 |
| 96 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 786 |
| 97 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 787 |
| 98 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 788 |
| 99 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 789 |
| 100 | کفر میں (از جواب احمد جعفریہ) | 790 |

پیش لفظ

تاریخی دستاویز کی اشاعت

لیجئے، آج ہم آپ کے سامنے ایک ایسی دستاویز اور ایسا تاریخ ساز آئینہ پیش کر رہے ہیں، جس کو تقیہ کی سیا چادر کے نیچے نہایت ہوشیاری سے چھپایا گیا تھا۔ جس کی سزاوند ایک طرف تاریخ اسلام کو مسخ کر رہی تھی، دوسری طرف محمدی شریعت کی بنیادوں کو منہدم کر رہی تھی۔ ایک طرف اسلام کے نام پر کفر پھیلا دیا جا رہا تھا، دوسری طرف اسلام اسلام کی رٹ لے کر سہائیت و رافضیت اور شیعیت کو فروغ دیا جا رہا تھا۔

1400 سال سے شیعہ نے تقیہ کے باعث اپنے آپ کو بطور مسلمان متعارف کرایا ہے۔ حالانکہ توحید و سنت سے لیکر شرعی احکام تک ہر جگہ شیعہ کے عقائد اسلام سے متصادم ہیں۔ کلمہ طیبہ کی تبدیلی ہو، تحریف قرآن کا عقیدہ ہو، صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہر ایک کو پوری امت کے علماء متفقہ طور پر کفر قرار دے چکے ہیں۔ بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث علماء سنیہ کوئی بھی مذکورہ عقائد کو اسلام قرار نہیں دیتا۔ لیکن شیعہ نے یہ عقیدہ اپنا کر ذرائع ابلاغ اور ایرانی انقلاب کے ذریعے اپنے آپ کو امت مسلمہ کے مقابلے میں اسلام کا علمبردار اور داعی شریعت اسلامیہ قرار دیا ہے۔ جبکہ حقائق سے اس دعویٰ کا کوئی تعلق نہیں۔ 6 ستمبر 1985ء، سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد سے ملک میں کھلے عام جب شیعہ کا کفر نمایاں ہوا اور امت مسلمہ کے

ساتھ علماء کے فتاویٰ جات اور شیعہ کے کفر کی اصلی حقیقت واضح ہوئی تو سوال پیدا ہوا کہ — شیعہ کے اصل عقائد پر مشتمل شیعہ کی بنیادی کتب کہاں ہیں؟ — ان کے اصلی ماخذ کون کون سے ہیں؟ — اس سوال کا جواب دینے کے لئے شیعہ کی اصلی کتب کا عکس پیش کرنا عصر حاضر کی اہم ضرورت تھی۔

تاریخی دستاویز سات (7) درج ذیل البواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے عنوان کے مطابق اصل کتابوں کے ٹائٹیل در قابل اعتراض صفحات کا عکس لف ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے کسی عبارت کی تشریح اور ترجمہ بھی مناسب نہیں سمجھا۔ اہل فہمیت میں کوئی فرق پیدا نہ ہو۔ عربی اور انگریزی پڑھنے والوں کے لئے صرف سرخیوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب — دینا بھر کے شیعہ کے اقیقہ اور جھوٹ کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ لیونکہ آج جس شیعہ سے بھی آپ بات کریں کہ آپ صحابہ کرام کو کافر سمجھتے ہیں؟ — یا قرآن کی تحریف کا عقیدہ رکھتے ہیں؟ — تو ان کا جواب ہوتا ہے کہ ہم پر یہ الزام جھوٹا ہے۔ صرف سپاہ صحابہ ہم پر یہ غلط بہتان لگا رہی ہے۔ ہم نے کبھی صحابہ کرام کو برا نہیں کہا، نہ قرآن کی تبدیلی کا عقیدہ رکھتے ہیں، نہ کلمہ طیبہ میں اضافہ کے قائل ہیں۔

تاریخی دستاویز — شیعہ کی دو سو تیس (232) کتابوں کا عکسی آئینہ ہے۔ ایک ایک عنوان پر کئی کئی رجن کتابوں کا حوالہ اور اصلی عبارات درج ہیں۔ ان کے ایک ہی جگہ تحریر ہونے اور ایک ہی جلد میں دو سو تیس (232) کتابوں کے منظر عام پر آجانے کے بعد یقیناً لقیہ کا حربہ ناکام رہے گا۔ — یا تو انہیں اپنے مذہب ہی کا انکار کرنا پڑے گا — یا وہ اقبال جرم کر کے کھلے طور پر نمایاں ہو جائیں گے۔

اگر اپنی انقلاب کے بعد شیعہ کے تمام کفریہ لٹریچر کی اشاعت ہی نے چور ہے میں ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے — ان کتابوں کی اشاعت کے بعد اب ہم نے صرف آئینہ ہی پیش کیا ہے۔ اس دستاویز پر تنقید کرنے والوں کو صرف یہی کہا جائے

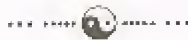
آئینہ ہم نے دکھایا تو برہان گئے

شیعہ کو چاہئے کہ اس کتاب کی اشاعت پر — چس بہ جیس نہ ہوں کہ ان کا اصلی چہرہ انہی کی کتابوں سے نہ کیا گیا ہے۔

”تاریخی دستاویز“ کی ایک بات بطور خاص ملحوظ رکھی جائے کہ اس کے مقدمہ میں راقم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے کفریہ عقائد اور ان پر ہندو پاک، بنگلہ دیش کے چار سو علماء کی طرف سے شیعہ کے خلاف فتویٰ کفر کو من و عن نقل کر دیا ہے۔ تاکہ کتاب مذکورہ کے مندرجات کی شہادت مزید واضح ہو سکے۔

مقدمہ کتاب میں درج ذیل عنوانات شامل ہیں :-

- (1) — عالم اسلام کے سربراہوں کے نام اہم پیغام۔
- (2) — شیعہ کے پیشوا و خاندان اہی کے نام سپاہ صحابہ کے قائد اور خدام کا اہم خط۔
- (3) — وزیر اعظم نواز شریف کے اجلاس کی کارگزاری اور تاریخی دستاویز کا ابتدائی مسودہ حکومت کے اجلاس میں پیش کرنے کی تفصیل۔
- (4) — فرقہ واریت کے خاتمہ کی حکومتی کمیٹی کی مکمل رپورٹ۔
- (5) — شیعہ کا مختصر تعارف۔
- (6) — شیعہ کے کفریہ عقائد۔
- (7) — شیعہ کے بارے میں چودہ سو (1400) سالہ علماء اور اکابرین اسلام کی رائے۔
- (8) — شیعہ کے کفر پر چار سو (400) علماء کا فتویٰ از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی۔
- (9) — شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف کن باتوں پر ہے۔
- (10) — چند شبہات اور ان کے جوابات۔



”تاریخی دستاویز“ کی اشاعت کا کام یوں تو ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ تک جاری و ساری رہا۔ اس کے لئے جس قدر محنت و کوشش کی گئی ابتداء میں اس کا تصور بھی ہمارے حاشیہ خیال میں نہ تھا۔ فوٹو میٹ اور عکسی اور لٹری کی ترتیب، ”ترجیم“، تہذیب، اصلی ماخذوں کا حصول کم از کم پچاس ہزار (50,000) صفحات کی چھان بین، ایران، پاکستان اور ہندوستان

کی قدیم کتب کے لئے نمائندوں کا تقرر — تاریخی دستاویز کے تمام عکسی صفحات پر اردو کے بعد عربی اور انگریزی کی سرخیوں کی تنصیب بڑا کٹھن اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ اس عظیم اور تاریخی مجموعہ میں تقریباً 25 سے زائد حضرات جن میں علماء، مناظر، صاحب قلم، مترجم، ماہرین تزئین و آرائش اور پریس کے اہل کار شامل ہیں۔ قابل ذکر شخصیات میں شیخ ایوب، فضیلہ الشیخ مولانا محمد علی، فضیلہ الشیخ حضرت مولانا عبد الحفیظ علی، مفسر قرآن حضرت مولانا سعید احمد عنایت اللہ، حضرت مولانا سیف الرحمن (مکہ مکرمہ)، حضرت مولانا صاحبزادہ عبد الباسط (ہندو)، مخدوم مکرم مولانا محمد ضیاء الحق، مناظر اسلام مولانا علی شیر حیدری، قاری عطاء الرحمن شہباز، حضرت میاں فضل حق (مکہ مکرمہ)، مولانا محمد اعظم طارق، محمد یوسف جالبہ، شیخ حاکم علی، شیخ اشفاق، ملک محمد اسحاق، ایم آئی صدیقی، جناب غوری، جناب قریشی، جناب طاہر محمود انجینئر، جناب خالد عمران، قاری عبدالغفار سلیم اور برادر امجد اقبال، ان کے علاوہ برطانیہ کے ایک صاحب خیر کے تعاون اور محبت کا اعتراف نہ کرنا مناسب نہیں۔

تاریخی دستاویز کی اشاعت پر خدائے کریم کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

رکیس العام سپاہ صحابہ و مہتمم

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سندری فیصل آباد (پاکستان)

24 دسمبر 1994ء



مقدمہ کتاب

تاریخی دستاویز

دنیا بھر کے شیعہوں کے نام عالم اسلام کا مقدمہ

اور فتویٰ کفر پر ناقابل تردید براہین کا مجموعہ ہے

”تاریخی دستاویز“ عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے تمام گروہوں، فرقوں اور طبقات، ایران، شام، لبنان، بحرین، قطر، کویت، پاکستان، افغانستان، ایشیائی، افریقی، یورپی اور دنیا کے ہر ہر گوشے میں مقیم شیعہ پر ایسا مقدمہ، دعویٰ اور استغاثہ ہے، جس کا جواب دیئے بغیر انہیں مسلمان کہلانے اور اسلامی کیونٹی میں شمولیت کی، دعویداری کا کوئی حق نہیں۔ مسلمانوں کے کئی مکاتب فکر میں مختلف فردی اختلاف ہیں اور بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث حنفی غیر حنفی دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد مسلمان ہیں، ان میں کئی گروہ اختلافات میں بہت آگے ہیں۔ لیکن کسی گروہ کی طرف سے اختلافات کی وسعت و شدت اور لمحے کی تسلیوں کے باوجود کلمہ طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، شفیق صحابہؓ، ایسے امام مہدی کے ظہور کا

عقیدہ جس کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو زندہ کر کے انہیں کوڑے مارنے اور حضرات شیخین حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو قبروں سے نکل کر انہیں سولی پر چڑھانے کا عقیدہ وضع نہیں کیا گیا، ظاہر ہے جملہ مسلمانوں میں کوئی شخص ان من گھڑت اور بے بنیاد عقائد کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ————— ایرانی انقلاب فروری ۱۹۷۹ء کے بعد جناب خمینی کی حکومت کی طرف سے ایسے تمام لڑیچگر کی اشاعت اور انہی کفریہ عقائد کے بار بار اظہار کے بعد ————— اب پوری امت مسلمہ پر یہ بات لازم ہو گئی ہے کہ خمینی کی طرف سے تقیہ کی منسوخی کے اعلان کے بعد ————— ایسے کفریہ عقائد کے اظہار اور اعتقاد رکھنے والوں کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کرنے کا کھلم کھلا اعلان کرے۔ ————— جب تک اس تاریخ ساز چارج شیٹ کا جواب نہیں دیا جاتا، اس وقت تک ان کے ساتھ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور قادیانیوں کا معاملہ کیا جائے۔ ————— خدائے خواستہ اگر کفر اور اسلام میں تمیز نہ کی گئی تو اسلام کی اصل صورت منح ہو کر رہ جائے گی۔ ————— ”تاریخی دستاویز“ کو ہم براہین و دلائل کا منبع قرار دیتے ہوئے ————— عالم اسلام کی طرف سے شیعہ کے خلاف ایسے دعوے اور مقدمہ کی حیثیت دے رہے ہیں۔ ————— جس کا جواب دنیا بھر کے شیعہ پر لازم ہے، یہ جواب دعویٰ ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعوں کی طرف سے سامنے آنا ضروری ہے۔ ————— چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے علماء اور مفتیان عظام کی طرف سے جو فتویٰ کفر چلا آ رہا ہے، ”زیر نظر“ تاریخی دستاویز“ ————— عالم اسلام کی طرف سے اسی فتویٰ کے مضبوط دلائل اور انکشاف حقائق و براہین کی سب سے مستند کڑی ہے۔

تاریخی دستاویز کی اشاعت کے موقع پر دو اہم خط

پہلا خط

دنیا بھر کے مسلم سربراہوں اور اسلامی حکومتوں کے نام

زیر نظر مجموعہ ”تاریخی دستاویز“ اسلام کے نام پر جنم لینے والے شیعہ فرقہ کے خلاف ایسی چارج شیٹ ہے۔ جس کے بعد شیعہ کو مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

جس گروہ کے یہ عقائد ہوں۔

(1)..... کلمہ طیبہ کے دو جز (الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ کی بجائے پانچ اجزاء ہیں۔

(الف) لا الہ الا اللہ (ب) محمد رسول اللہ (ج) علی ولی اللہ (د) وصی رسول اللہ (ه) خلیفہ بلا فصل

(از شیعہ مذہب حق ہے، غنیمت و صفحہ 324، 325) (از اویان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ)

(2)..... اصلی قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں اور موجودہ قرآن نامکمل ہے۔

(3)..... بارہ (12) اماموں کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے۔

(4)..... آنحضرت ﷺ کے بعد تین کے علاوہ تمام صحابہ کرام ”کافر و مرتد ہو گئے تھے۔“

(از حیات و قلوب جلد 2، صفحہ 923) (از بحار الانوار جلد ہشتم)

یہ باتیں انکی کتابوں کے عکسی آئینے میں موجود ہوں۔ اس کے بعد ان کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلم حکمرانوں، علماء اسلام، مفتیان، عظام اور اسلامی مفکرین سے ہماری گزارش ہے کہ شیعہ چونکہ اپنے عقائد کفریہ، طغیہ، عقیدہ کی بنیاد پر کافر و مرتد ہے، اس لئے انہیں مکمل طور پر اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا جائے، جو شخص مذکورہ عقائد کے حاملین کو بھی مسلمان سمجھنے پر مصر ہے اسے خود اپنے آپ کو کافر تسلیم کر لینا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کلمہ طیبہ کے دو جز ماننے والا بھی مسلمان ہو، پانچ جز ماننے والا بھی مسلمان ہو۔ تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو اور عدم تحریف کا متفقہ اسلامی عقیدہ رکھنے والا بھی مسلمان ہو۔ صحابہ کرامؓ کو اسلام کی مقدس شخصیات اور رہبر جماعت قرار دینے والا بھی مسلمان ہو اور انہیں کافر قرار دینے والا بھی مسلمان ہو۔ ————— شیعہ کے عقائد کفریہ چونکہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کے تمام شیعہ کی متفقہ اور مسلم کتابوں کا عکسی آئینہ اس دستاویز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ناریب کافر ہے۔

زفر

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی
(رکنیں العام سپاہ صحابہ)

دو سرائط

دنیا بھر کے شیعہ کے پیشوا جناب خامنہ ای،

ایرانی حکومت اور دنیا بھر کے شیعہ زعماء کے نام اہم خط

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

والسلام علی من اتبع الهدی ﷺ

آنجناب کو اس وقت دنیا بھر میں شیعہ فرقہ کے نزدیک مرجع تقلید اور نائب امام کی حیثیت حاصل ہے۔ چند ایک کو چھوڑ کر اکثریتی شیعہ آبادی آپ کو مسلمہ پیشوا اور مقتدا تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ حقیقی اور مسلمہ کتابوں کا عکسی آئینہ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اتمام حجت کر دیا جائے۔

بحیثیت سپاہ صحابہ کے سربراہ میری ذمہ داری ہے کہ میں کسی بد امنیت اور مسامحت و مصلحت کی بجائے حقائق کا مکمل آئینہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔

آنجناب کی خدمت میں خصوصی طور پر گزارش ہے کہ زیر نظر مجموعہ ”تاریخی و متاویز“ میں شیعہ مذہب کی دو سو تیس (232) کتابوں کا عکس پیش کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب شیعہ مذہب کے ہاں مسلمہ حیثیت کی حامل ہیں۔ جناب محمد بن یعقوب کلینی کی اصول کافی اور محقق طوسی کی تہذیب الاحکام سے لیکر ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون، حق الیقین وغیرہ اور جناب طیفی کی الحکومت الاسلامیہ اور کشف الاسرار سمیت دو سو (200) سے زائد کتابوں کا آئینہ آپ کے سامنے پیش

ہے۔ اس مجموعہ کی جملہ کتب کی روشنی میں عالم اسلام کے تمام مکاتب فکر کے نزدیک ایسے عقائد کا حامل قطعی طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

آپ ایک ایسے ملک کے پیشوا اور سربراہ ہیں جو شیعہ اکثریتی آبادی کا ملک ہے۔ اس موقع پر ہم آنجناب سے ضروری وضاحت کے طلبگار ہیں۔

کیا آپ ان کتابوں اور ان میں درج شدہ عقائد و افکار سے متفق ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو آپ کو کسی طرح بھی مسلمان کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں! اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ پر لازم ہے کہ ان تمام کتب سے ایرانی ریڈیو، ٹیلی ویژن پر پیمزاری کا اعلان کریں اور اصول اربعہ سمیت تمام کتب کو دیا برو کرنے کا اعلان کریں۔

”تاریخی دستاویز“ کی اشاعت کے بعد اب تہیہ اور مسامت کے تمام دروازے بند ہو چکے ہیں۔ وجل و فریب اور جھوٹ کے دریچوں پر حقائق اور انکشافات کی روشنی چھاپکی ہے۔ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ شیعہ کلمہ طیبہ، تحریف قرآن، عقیدہ امامت اور تکفیر صحابہ کے عقائد کا حامل بھی ہو اور پھر وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتا رہے۔

سپاہ صحابہ — آنجناب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر آپ بیوشہ بیوشہ کے لئے شیعہ سنی تنازعہ کا خلاصہ چاہتے ہیں — یا اپنے آپ کو اسلامی برادری میں شامل رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہر صورت ”تاریخی دستاویز“ میں شامل تمام شیعہ کتب اور ان میں شامل عقائد سے پیمزاری اور برأت کا اعلان کرنا ہو گا۔ راقم کو آپ کی وضاحت کا انتظار رہے گا۔

آپ کے جواب کا منتظر

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

جامعہ عمر فاروق الاسلامیہ سمندری فیصل آباد (پاکستان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رپورٹ

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی

— مقرر کردہ —

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

جناب محمد نواز شریف صاحب

— زیر صدارت —

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

وفاقی وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان

2 جولائی 1992ء، منعقدہ اسلام آباد (پاکستان)

اہم نوٹ

ان سفارشات میں ”اتحاد بین المسلمین کمیٹی“ کا جو نام دیا گیا ہے، یہ صرف ناپید و ناجی ہے۔ جب اس کمیٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اس وقت اس کا نام ”فرقہ وادیت کے خاتمہ کی کمیٹی“ تھا۔

————— جب آخری سفارشات ترتیب دی گئیں تو نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ وزارت مذہبی امور کی طرف سے صرفاً کذب بیانی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں سپاہ صحابہ کا نام جان بوجھ کر سفارشات سے نکالا گیا، حالانکہ پہلے اجلاس کی شق نمبر 3 اور دوسرے اجلاس کی شق نمبر 2 کا فیصلہ سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ ”تاریخی دستاویز“ کی روشنی میں قابل اعتراض لٹریچر کی ضابطی اور مصنفین کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سپاہ صحابہ شیعہ سنی تنازعہ کے خاتمہ کی کمیٹی کا نام ”اتحاد بین المسلمین کمیٹی“ رکھنے سے شدید اختلاف رکھتی ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک شیعہ مسلمان نہیں۔ ہم آج بھی فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کے نام ہی سے اس کمیٹی کا تذکرہ کرتے ہیں۔

ہمارے موقع کی تائید اگلے صفحات میں آنے والے ان دنوں کے اخبارات کے تراشوں سے ہوگی۔

از مؤلفان

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

(فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی تشکیل

ملک میں انتشار، پگھلت اور بھائی چارے کی لافغا قائم کرنے اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے، ایک اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے خواب کی عملی تعبیر اور شریعت اسلام کے عملی آغاز کیلئے اقدامات تجویز کرنے کے ضمن میں وزارت مذہبی امور نے وزیراعظم پاکستان کے اطالالت کی روشنی میں قلیل ارشاد کرتے ہوئے وزیراعظم کی خدمت میں ایک خلاصہ نمبر 7 (1) لے ڈی ایلز / آر ایڈ آر / 91 مورخ 14 نومبر 1991ء پیش کیا۔ جس میں درج ذیل تین کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں تجویز پیش کی گئی:-

(1) — فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی (اتحاد بین المسلمین کمیٹی)

(2) — اسلامی فلاحی ریاست کمیٹی

(3) — فلاح شریعت ورکنگ گروپ

وزیراعظم نے ان تینوں کمیٹیوں کے قیام کی منظوری دی اور یوں وزارت مذہبی امور میں منسلک دیگر کمیٹیوں کے جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی وفاق وزیر مذہبی امور کی زیر صدارت ایک 30 رکنی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(وزیراعظم کی خدمت میں پیش کردہ خلاصے کا انگریزی متن بر صمیمہ)

(الف) اراکین کمیٹی:

- | | |
|--|---|
| (1) — جناب مولانا محمد عبدالستار خان نیازی | وفاق وزیر مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد |
| (2) — جناب سینٹیر مولانا سید الحق | در العلوم فقانیہ اکوڑہ ٹنک صوبہ سرحد |
| (3) — جناب مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد | خطیب بادشاہی مسجد لاہور |
| (4) — جناب مولانا عبدالنواب صدیقی | 636-سی۔ عمر لاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور |
| (5) — جناب مولانا عبدالرؤف ملک | 84-اے حبیب اللہ روڈ گلبرھی شاہ لاہور |

- (6) ————— جناب مولانا عبد المالك منصورہ ملتان روڈ لاہور
- (7) ————— جناب علامہ علی غفصفر کراوی 17- ایک روڈ لاہور
- (8) ————— جناب قادری عبدالحمید قادری 459- صغیر روڈ صدر بازار لاہور کینٹ
- (9) ————— جناب علامہ ریاض حسین شاہ ڈائریکٹر اتفاق سنٹر مائل ٹاؤن لاہور
- (10) ————— جناب پروفیسر ساجد میر 106- راولی روڈ لاہور
- (11) ————— جناب مولانا ضیاء القاسمی 14- اے غلام محمد آباد فیصل آباد
- (12) ————— جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم جامع مسجد محمدی سندری ضلع فیصل آباد
- (13) ————— جناب مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مقابل گورنمنٹ کالج ہلک
- (14) ————— جناب مولانا محمد شریف مدرسہ فخر العلوم شیعہ میانی ملتان
- (15) ————— جناب علامہ محمد تقی نقوی (دائریہ پوٹی) متعلیٰ صدر دواخانہ صدر کراچی
- (16) ————— جناب حافظ محمد تقی مبین مسجد، کھوڑی گاؤں کراچی
- (17) ————— جناب مولانا شاہ محمد تراب الحق 5- ای-3- بی ناظم آباد کراچی
- (18) ————— جناب علامہ مرزا یوسف حسین شہا پور جانیلی ضلع نوشہہ فیروز سندھ
- (19) ————— جناب مولانا محمد لوریس واہری 1371- کوچہ آغا پور جان یکہ ٹوٹ پشاور
- (20) ————— جناب پیر سید محمد امیر شاہ قادری جامع اشرفیہ پشاور
- (21) ————— جناب مولانا اشرف علی قریشی پیر آف ماکی شریف نوشہہ صوبہ سرحد
- (22) ————— جناب پیر شمس الامین بام خیل صوابی صوبہ سرحد
- (23) ————— جناب سید محمد عبدالکلیم صدر اہلسنت والجماعت گلگت
- (24) ————— جناب مولانا القمان حکیم ڈاک خانہ راولو تحصیل استور ضلع دیا میر گلگت
- (25) ————— جناب مولانا محمد بشیر ریہ سائی سڑیت شندردہ کوئٹہ
- (26) ————— جناب مولانا محمد عبداللہ غلجی جامعہ فیض العلوم تقنبدیہ متصل پاور ہاؤس سی بلوچستان
- (27) ————— جناب مولانا فتح محمد باروئی آستانہ فیضیہ، 1056- بی شیلڈ ٹاؤن راولپنڈی
- (28) ————— جناب پیر محمد فیض علی فیضی مرکز اثنا عشری جی 2/6 اسلام آباد
- (29) ————— جناب علامہ ریاض حسین نقوی سیکرٹری، وزارت مذہبی امور اسلام آباد
- (30) ————— جناب مظہر رفیع

سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ

پریابندی کے لئے وزیراعظم کا اجلاس

جون 1991ء کو پاکستان میں بڑھتے ہوئے شیعہ سنی اختلافات کے باعث اس وقت کے وزیراعظم نے فیصلہ کیا کہ اہلسنت کی جماعت "سپاہ صحابہ" اور شیعہ کی تنظیم "تحریک افتاء فقہ جعفریہ" پریابندی لگا دی جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ، چیف و ہوم سیکرٹری صاحبان اور آئی جی حضرات کو اسلام آباد میں طلب کیا۔

اکثریت کی طرف سے پابندی کے فیصلہ کی تائید ہوئی، چند حضرات کی رائے تھی کہ پابندی سے قیادت تو گرفتار ہو جائے گی اور انتہا پسندوں کو کھل کر لاقانونیت پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ اس موقع پر پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر نے رائے دی کہ پابندی سے پہلے دونوں جماعتوں کو بلا کر ان سے بات کر لی جائے، ایک دوسرے کے اختلافات کی روشنی میں دونوں جماعتوں کو ایک ضابطہ اخلاق کا پابند بنایا جائے، بعد میں جو بھی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ مذکورہ اعلیٰ افسر کی تجویز پر پابندی کا فوری فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔ مذکورہ صدر اعلیٰ سطحی اجلاس کی روشنی میں ملک بھر کے تمام مکاتب فکر کا اجلاس 28 ستمبر 1991ء کو طلب کرنے کا فیصلہ ہوا۔ بریلی، دیوبند، المودیت اور شیعہ کے نمائندے طلب کیے گئے۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں چار سو (400) علماء و مشائخ اور تمام مذہبی و دینی جماعتوں کے سربراہ شریک تھے۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کی طرف سے اس کا سربراہ نہیں آیا بلکہ ان کی طرف سے پانچ (5) نمائندے بھیجے گئے۔ جبکہ سپاہ صحابہ کی طرف سے راقم ابو دینان ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالحمید بزازوی شریک ہوئے۔ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے مسئلہ کی تحقیقی کا احساس کر کے، شیعہ سنی تنازعہ کو ختم کرنے کی سنجیدہ کوشش کا آغاز کیا۔

28 ستمبر 1991ء کے تاریخ ساز اجلاس کی مکمل کارروائی

اور وزیر اعظم کے حکم سے فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی تشکیل

فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی کی مفصل رپورٹ اور اس کا فیصلہ

حکومت پاکستان ایک عرصہ سے اس بات پر کبیدہ خاطر تھی کہ سپاہ صحابہ آئے دن شیعہ کے کفر اور صحابہ دشمنوں کے خلاف ایسے موقف کو بڑی وضاحت کے ساتھ جلسوں میں بیان کر رہی ہے۔ اس جماعت کے اجتماعات کی مقبولیت اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ ملک کی کوئی بھی جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ قائدین سپاہ صحابہ کے دورے اور دن رات کی محنت و کوشش نے مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد صرف دو سال کے عرصہ میں جماعت کو ملک کے ہر گھر اور ہر شہر تک پہنچا دیا۔ حکومتی رپورٹوں کے مطابق یہ جماعت ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ اوجہ ایرانی حکومت کے بار بار احتجاج نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ سپاہ صحابہ کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ کئی انجینئرز نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی تجویز پیش کی۔ اس کے لئے چاروں وزراء اعلیٰ کا اجلاس بلایا گیا۔ پابندی کی بجائے وزیر اعظم پاکستان نے 28 ستمبر 1991ء کو گورنر ہاؤس لاہور میں ملک بھر کی تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس طلب کیا۔ اجلاس کا ایجنڈا یہ تھا کہ ملک میں شیعہ سنی تنازعہ کیسے ختم ہو؟ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کیا اقدام عمل اختیار کیا جائے؟ شیعہ کو کافر کیوں کہا جاتا ہے؟ سپاہ صحابہ سے اس بات پر وضاحت طلب کی جائے کہ وہ کھلے عام شیعہ کو کافر کیوں کہتی ہے؟ وزیر اعظم کا یہ اقدام بلاشبہ تاریخی نوعیت کا حامل تھا کہ انہوں نے سپاہ صحابہ پر پابندی لگانے کی بجائے اس کے قائدین کو بلا کر انکا مؤقف سننے کا فیصلہ کیا۔

سپاہ صحابہ کی تاریخ میں پہلا موقع تھا کہ حکومت کے اعلیٰ سطحی ادارے کی طرف سے بریڈی، دیوبندی، اہلحدیث، جماعت اسلامی اور شیعہ کے ساتھ خصوصی طور پر سپاہ صحابہ کو طلب کیا گیا۔

سپاہ صحابہ کو جب وزیر اعظم کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تو اس میں شمولیت کے سوال پر مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کے بارے میں حکومتی اداروں میں ملکی حالات اور شیعہ کے سامنے بیٹھ کر انکی کفریات کو آشکار کرنے کے موضوعات کو مد نظر رکھ کر اسمیں شمولیت کا فیصلہ کیا گیا۔ 28 ستمبر کے اجلاس میں شرکت کے لئے بانٹا پلہ تیاری کی گئی۔ حال ہی میں پاکستان میں کراچی، لاہور اور ایران سے شائع ہونے والی تمام کتابوں کو جامع منظور الاسلامیہ لاہور میں چار روز پہلے جمع کر دیا گیا۔ اس کے لئے سپاہ صحابہ خلیفہ رحیم یار خان کے صدر ملک محمد اعلیٰ نے سب سے نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے شیعہ کی ایک سو گیارہ (111) کتابیں لاہور پہنچا دیں۔ قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کے خصوصی حکم پر سپاہ صحابہ کے ایک سینئر ساتھی صدیقی صاحب ملک اعلیٰ اور شاہد صاحب نے حضرت مولانا سیف اللہ غلام صاحب کی نگرانی میں

مذکورہ کتابوں سے قابل اعتراض صفحات کے فوٹو سنٹ پر مشتمل ایک یادداشت تیار کی۔ یہ یادداشت ابتدائے میں دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس طرح 50 نقل تیار کر کے اصل کتابیں اور دستاویزات 28 جہز کو گورنر ہاؤس پکچادی گئیں۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے قائد سپاہ صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اعظم طارق اور مولانا عبدالعزیز ہزاروی نے شرکت کی۔ شیعہ کی طرف سے سپاہ نقوی فوج تو نہ آئے لیکن ان کے نمائندے افتخار حسین نقوی اور ریاض نقوی نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے دونوں گروپ، جماعت اسلامی، جماعت اہلسنت، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اہلحدیث اور ملک کے نامور جیہ علماء کرام اجلاس میں موجود تھے۔ اجلاس میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی نے اپنے داولہ انگیز خطاب میں فرمایا سپاہ صحابہ اور پوری سنی قوم کا مطالبہ ہے کہ سپاہ کرام اور اہل بیت عظامؑ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے۔ اس خطاب کے فوراً بعد ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں اس مطالبہ کی تائید کردی لیکن اپنی تقریر میں انہوں نے سپاہ صحابہ پر تشدد اور بیزید کی حمایت کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا کوئی شیعہ صحابہ کرامؑ کی گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ضعی صاحب نے بھی امت کو وحدت کا درس دیا ہے۔ سپاہ صحابہ انڈیا کے لیجنٹوں کے ایما پر خواہ مخواہ ہم پر صحابہ دشمنی کا الزام لگا رہی ہے۔ اگر ہم صحابہ کے خلاف ہوتے تو ان کے گستاخ کے لئے سزائے موت کی تائید کیوں کرتے۔ ریاض حسین نقوی نے اپنی تقریر میں ایسے شاطرائے اور مفکارانہ انداز میں ترقیہ کرتے ہوئے گفتگو کی کہ پوری مجلس میں بریلیوی، الجہدیت اور بعض دوجہندی علماء اور حکومت نے اس کے موقف کی تائید کردی۔

کئی آوازیں بلند ہوئیں کہ جب شیعہ بھی صحابہ کے حامی ہیں تو سزائے موت کا مطالبہ اور کافر کافر کا ٹھہرا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس فیصلے پورے ماحول کو کندہ کر دیا۔ وزیر اعظم سمیت تمام علماء اور نمائندے شیعہ لیڈر کی تائید کرنے لگے اس طرح سزائے موت کا مطالبہ اور سپاہ صحابہ کا موقف صدا مبرا ہوتا نظر آیا۔ ریاض نقوی کے خطاب کے بعد وزیر اعظم نے محفل پر خاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ عین اس موقع پر (راقم) خدام سپاہ صحابہ ضیاء الرحمن فاروقی نے کھڑے ہو کر کہا، ریاض نقوی نے جھوٹ بول کر جس دھکاری کا مظاہرہ کیا ہے مجھے اس کے جواب کے لئے وقت دیا جائے۔ میاں نواز شریف نے کہا میں تمام علماء کا خطاب سن چکا ہوں، مجھے سب لوگوں کی بات سمجھ میں آگئی ہے، اب ریاض نقوی کی تقریر کے بعد کسی اور تقریر کی ضرورت نہیں۔ اس لئے محفل پر خاست کی جاتی ہے خدام سپاہ صحابہ نے زور دیکر کہا شیعہ لیڈر نے غلط بیانی کی اختیار دی ہے اس کے جواب کے بغیر یہاں سے کوئی نہیں جاسکتا، آپ کو اس کا جواب سننا چاہئے گا تقریبات منٹ تک مجمع میں سنا رہا۔ خدام سپاہ صحابہ اور وزیر اعظم میں وقت پر بحرار ہوتا رہا۔ بالآخر وزیر اعظم نے کہا اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ راقم نے کہا سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بیزید کے بارے میں جس موہف کی بات ریاض نقوی نے کی ہے وہ بے بنیاد ہے جب سے سپاہ صحابہ قائم ہوئی ہے اس وقت سے لیکر آج تک سپاہ صحابہ کے کسی ایک چھوٹے سے چھوٹے کارکن نے بھی زبان و قلم سے بیزید کی تعریف نہیں کی اگر یہ بات غلط ہو تو اجماع ثبوت پیش کیا جائے۔ بیزید کے بارے میں دو موقف امام ابوحنیفہ سے لیکر مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا احمد رضا بریلیوی اور مولانا شامہ اللہ امرتسری کا ہے وہی بتا رہا ہے، ہم نے کبھی بیزید کی وکالت نہیں کی۔ اس پر محفل کے تمام بریلیوی علماء داروہ تھمیں دیئے گئے، انہوں نے کہا کہ ہم بھی پہلے اس غلط فہمی میں تھے کہ سپاہ صحابہ بیزید کی وکالت کرتی ہے بعد ازاں راقم نے کہا میرے پاس اس وقت ضعی صاحب کی کتاب کشف الاسرار ہے اس کے صفحہ

119 پر صاف طور پر همین نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر لکھا ہے، اس پر پورے ہال میں سناٹا ماری ہو گیا۔ وزیر اعظم مولانا نیازی کی طرف دیکھنے لگے، مولانا عبدالستار خان نیازی نے بلند آواز سے کہا کتاب ہمارے پاس بھیجو، فوراً انہیں کتاب پیش کی گئی اس کے بعد میں نے کہا تحفہ جعفریہ نامی یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی جس کو شیعہ عالم غلام حسین نجفی نے لکھا ہے۔ یہ مولف جامعہ المستشرق لاہور کا صدر مدرس ہے۔ آج بھی وہاں موجود ہے۔ کتاب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں! حلقاء علماء کا نام آئمہ تاسل پر لکھا جائے تو انزال تاخیر سے ہو گا۔ (تحفہ جعفریہ صفحہ 254)

پس پھر کیا تھا پورا مجمع غیض و غضب کا شکار ہو گیا۔ تمام سکران کانوں کو ہاتھ لگنے لگے، ایک لیڈر نے کہا! یہ کام کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا، انڈیا کے ایجنٹوں کا کام ہے۔ غلام سپاہ صحابہ نے کہا میرا چیلنج ہے اگر یہ کتاب غلام حسین نجفی نے نہ لکھی ہو اور لاہور سے نہ چھپی ہو تو ہم اپنا موقف تبدیل کر لیں گے۔ دلفی وزیر مولانا عبدالستار خان نیازی نے اعلان کیا کہ اس کافر کو سخت سزا دی جائے گی۔ اب ساری محفل کا رنگ تبدیل ہو گیا تھا۔ جب اجلاس برخواست ہو تو راقم کے پاس بڑے بڑے علماء نے آکر کہا کہ آج ہماری غلط فہمی دور ہو گئی۔ حضرت مولانا تقی عثمانی نے فرمایا ”آپ نے اہلسنت کی رکالت اور صحابہ کرام کی حمایت کا حق ادا کر دیا ہے۔“

اجلاس کے آخر میں راقم فاروقی نے وزیر اعظم کو شیعہ کی ایک سرگیدارہ (111) کتابوں کے قابل اعتراض صفحات کے اصل فوٹو میٹ پر مشتمل دو سو چالیس (240) صفحات کی تاریخی یادداشت پیش کی۔ اس وقت وزیر اعظم نے کہا ان تمام قابل اعتراض کتابوں کی مضبوطی اور مستحقین کو سزا دینے کے لئے وزارت مذہبی امور میرے خصوصی حکم سے ایک کمیشن تشکیل دے گی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے تین تین نمائندے شریک کئے جائیں گے۔ چنانچہ اس حکم کے نتیجے پر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے کمیشن تشکیل دی گئی۔ جس کا پہلا اجلاس 20 جنوری 1992ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس میں سپاہ صحابہ کی طرف سے حضرت مولانا محمد ضیاء التامی، راقم اور رحمان ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق نے شرکت کی۔ یہ اجلاس 20 جنوری کو وزارت مذہبی امور کے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد میں صبح کو دس بجے حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کی صدارت میں ہوا۔ ممبرین کا کہنا ہے یہ اجلاس ملکی تاریخ میں اپنی نوعیت کا منفرد مثالی نمائندہ اجتماع تھا۔ اجلاس میں سب سے زیادہ قابل غور بات جملہ ملت مولانا عبدالستار نیازی کا وہ جذبہ صلوات تھا جس میں صحابہ کرام کی محبت چلتی تھی۔ انہوں نے بار بار صحابہ کرام کی گستاخی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عزم کر رکھا تھا۔ اجلاس میں معمول کے مطابق آراء کا آغاز ہوا، سیکرٹری مذہبی امور جناب مظہر رفیع نے نہایت خوبصورت انداز میں مقاصد پر روشنی ڈالی، اجلاس میں غلام سپاہ صحابہ نے کافر فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب تک صحابہ کرام کے گستاخ کے لئے سزائے موت مقرر نہ کی جائے اس وقت تک شیعہ سنی تنازعہ کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ راقم فاروقی نے همین کا تمام لہجہ اور شیعہ کی مختلف کتابیں اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر ریاض نقوی نے کہا کشف الاسرار کا جو نسخہ میرے پاس گھر میں موجود ہے۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف کوئی بات نہیں۔ میں نے کہا اسی پر میں بات ختم کرتا ہوں اگر همین کی کتاب کشف الاسرار کے کسی نسخے میں یہ عبارت نہ لکھا سکا، تو میں اپنے آپ کو جھوٹا اور فسادی تسلیم کر لوں گا۔ یہاں بھی ریاض نقوی جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس لئے ابھی وہ نسخہ گھر سے منگوائیں کیونکہ ان کا کفر اسلام آباد میں ہی موجود ہے۔ اس پر نقوی صائب کہتے ہیں آگے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قابل اعتراض کتاب ضبط ہوگی اور ہر پاکستانی مصنف کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد خلفاء راشدین کے ایام پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ ہوا۔ علماء دیوبند اور سپاہ صحابہ کی طرف سے مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا محمد ضیاء القاضی، غلام سیاح صحابہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، شیعہ کی طرف سے ریاض نقوی اثنا عشری مرکز اسلام آباد مدہ تین نمائندے، بریلوی علماء کی طرف سے حضرت مولانا عبدالستار نیازی وفاتی وزیر مذہبی، حضرت شاہ تراب الحق، صاحبزادہ فاضل کریم، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی بھکر، حضرت مولانا عبدالنواب صدیقی، صاحبزادہ مولانا اچھروی، مولانا عبدالملک (جماعت اسلامی) اجلاس میں کراچی کے علامہ شاہ تراب الحق اور شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی نے کہا آنحضرت ﷺ کی گستاخی پر سزائے موت کا مطالبہ حکومت نے تسلیم کر لیا۔ لہذا اب صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؑ کے گستاخ کو بھی سزا دی جائے۔ اس کے بغیر جھڑا کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اجلاس میں پہلی مرتبہ گلگت، اسکردو، آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے تمام حساس علاقوں کے بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی کے چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اختتام کے بعد گیارہ سفارشات تیار کی گئیں جن میں سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمن فاروقی، شیخ الحدیث انکوائری کا حصہ بنا دیا جائے۔ وزارت مذہبی امور کی گیارہ سفارشات تیار کی گئیں جن میں سفارشات کے علاوہ راقم ضیاء الرحمن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی اور مولانا عبدالنواب صدیقی پر مشتمل ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر تمام قابل اعتراض کتابیں جمع کر کے آنکھ ہونے والے اجلاس میں پیش کرے گی۔

2 جولائی 1992ء کا اجلاس

20 جنوری کے اجلاس کے فیصلہ کے بعد راقم فاروقی نے تاریخی دستاویز جو ابتداء میں صرف ایک سو گیارہ (111) کتابوں کے دو سو چالیس (240) صفحات پر مشتمل تھی۔ (اور اب زیرِ نظر مجموعہ میں ڈیڑھ سال کی کوشش کے بعد دو سو پچیس (232) کتابوں کے چھ سو (600) سے زائد حوالہ جات پر مشتمل سات سو چالیس صفحات کی تیار شدہ تاریخی مواد پر حاوی ہے) اس دستاویز کے مطابق چھ (6) ماہ میں تمام کتابوں کے اصلی نسخے جمع کئے گئے۔ حضرت مولانا محمد شریف آف بھکر (جمیعت علماء پاکستان) اور مولانا عبدالنواب اچھروی (جماعت اہلسنت) کی مشاورت سے ہم نے یہ تمام کتب 2 جولائی 1992ء کے اجلاس میں پیش کیں۔ اس پر پورے اجلاس میں قیروہ استقبال پیدا ہو گیا۔ پہلی مرتبہ شیعہ لٹریچر کی سزا دے اور انھوں نے اہلسنت اور حاضرین کے پورے ماحول میں ارتعاش پیدا کر دیا۔ شیعہ یڈر ریاض حسین نقوی اور وزارت حسین نقوی نے 111 کتابوں آیتہ دیکھ کر پھر بیٹہ بدلا، تحریک جعفریہ کے دونوں نمائندوں نے کہا ہم اس لٹریچر کو نہیں مانتے، راقم فاروقی نے کہا اس میں تو اصول کافی بھی کتابیں بھی ہیں اور مبینی کا لٹریچر بھی موجود ہے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ تحریک جعفریہ کی طرف سے تو کوئی کتب شائع نہیں ہوئی۔ راقم نے اسی وقت اجلاس میں اعلان کیا تحریک جعفریہ کی شائع شدہ یہ کتب ”صحیفہ انقلاب“ مبینی کا آخری وصیت نامہ میرے ہاتھ میں ہے۔ آخری صفحہ پر ”شائع شدہ

تحریک خلافت جعفریہ پاکستان" درج ہے۔ اس کے صفحہ 46 پر عینی نے کہا "آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی حضور ﷺ حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ کے دور سے افضل ہے۔" — کتاب پیش ہوتے ہی تحریک جعفریہ کے ناسعدوں کی ہوائیاں اڑ گئیں — انہوں نے کہا جب ہم نے یہ کتاب شائع کی تھی ہمیں اس عبارت کا علم نہ تھا۔ مولانا عبدالستار نیازی نے فرمایا، تم غلط کہتے ہو، ہمارے بارے میں جو سو اسیادہ صحابہ نے پیش کیا ہے۔ اس سے بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ تمام کتابیں واقعی قابل اعتراض ہیں، واقعی تم صحابہ کرامؓ کی گستاخی کے مرتکب ہو۔ کراچی کے ممتاز بریلوی عالم دین مولانا شاہ تراب الحق نے فرمایا "آج ہم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ سپاہ صحابہ کا موقف حقائق پر مبنی ہے مولانا فاروقی نے جو کتابیں پیش کی ہیں وہ اصل ہیں، یہ تمام کتابیں جب تک موجود ہیں، شیعہ سنی عداوت ختم نہیں ہو سکتا، پہلے ان تمام کتابوں کو ضبط کرو، دریا برد کرو، ورنہ ہم خود سپاہ صحابہ کی تائید کے لئے ہر سطح پر آواز بلند کریں گے۔"

2۔ ہولائی کے اجلاس کی یہ کارگزاری ایک طرف شیعہ کے لئے پیغام اہل کلام دے رہی تھی۔ دوسری طرف حکمران پریشان تھے کہ اب تو سپاہ صحابہ کا مقدمہ ثابت ہو چکا ہے۔ اسی وقت اجلاس کے خاتمہ کا اعلان کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی صدر اجلاس نے فرمایا "اب میرا صرف یہ کام ہے کہ میں سپاہ صحابہ کی طرف سے پیش کردہ تمام کتابوں کو ضبط کر اکر دم نوں لگ۔ اگر میں کتابیں ضبط نہ کر اسکا تو وزارت نہ ہی امور سے استعفیٰ دے دوں گا۔"

مولانا عبدالستار خان نیازی کی طرف سے لخص کے ساتھ کتابوں کی ضبطی اور مصنفین کو سزا دینے کی کوشش کی گئی، چنانچہ اواخر 1993ء میں انہوں نے حتیٰ سفارشات جو 20 جنوری اور 2 دہائی 1992ء کے اجلاسوں کی سفارشات کا نچوڑ تھیں۔ وزیراعظم نواز شریف کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن میاں نواز شریف — تمام تر وعدوں کے باوجود اپنی ہی قائم کردہ "فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی" کی سفارشات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ — اور اس طرح حکومت کے کروڑوں روپے سے ملک بھر کے علماء و مشائخ کے قائم کردہ اجلاسوں اور سفارشات کو صرف ریکارڈ کا حصہ بنادیا گیا۔ — یہ سفارشات نیازی کمیٹی کے نام سے آج بھی وزیراعظم سکرٹریٹ پاکستان میں محفوظ ہیں۔

اپریل 1993ء کو نواز شریف صاحب کی حکومت کا خاتمہ ہوا، اس کے بعد انہوں نے کہا "اگر میں اب بحال ہو گیا تو عمل کرواؤں گا" بحال کے بعد راقم نے پھر ایک اجلاس میں نواز شریف صاحب کو کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کہا تو انہوں نے پھر وعدہ کیا۔ — پھر انہوں نے حکومت چھوڑ دی اور اس طرح شیعہ سنی تنازعے کا اصل حل نکالنے کی بجائے یہ سفارشات بکھرانوں کی عدم دلچسپی، بد نیتی اور عدم ذہنی سے بالائے طاق رکھ دی گئیں۔ —

انتہائی انسوس کے ساتھ میں آج پھر دہرا رہا ہوں کہ اگر وزیراعظم نواز شریف صاحب ہماری زیر نظر تاریخی دستویز کی تمام کتابوں کو اپنی قائم کردہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ضبط کر لیتے اور مصنفین کے لئے سخت قانون پاس کر لیتے۔ تو آج پاکستان میں شیعہ سنی تنازعہ اس حد تک نہ بنا تاکہ روزانہ کسی نہ کسی جگہ لاشیں بکھری رہیں۔ — اور قسرات کا یہ سلسلہ دراز دور رہے۔ — ان کتابوں پر پابندی کے بغیر اس تنازعہ کا خاتمہ ناممکن ہے۔ آج بھی ان سفارشات پر عمل کرا کے ہم آنے والے خوفناک حالات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مختلف اجلاسوں میں (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی منظور کردہ ابتدائی تجاویز و سفارشات

(الف) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 20 جنوری 1992ء کی ابتدائی

سفارشات:

(1) — سب سے اول یہ کہ ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ خدا مفلح ماکدہ پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے قفل و برداشت پیدا کریں۔

(2) — مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اس لئے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کے اپنے افکار کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول متبذل صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار اور اکابرین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔

(3) — صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے خلاف ہر قسم کے لڑچکر اور کتابوں پر فی الفور پابندی لگا کر ان کو فوراً ضبط کیا جائے۔

(4) — مساجد اور دینی اداروں میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں کے امن و سکون میں بھی غلیل پیدا ہوتا ہے۔

(5) — فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اس مقصد کیلئے محسوس، مثبت اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک متفقہ ضابطہ اخلاق بھی تیار کیا جائے۔

(6) — اتحاد بین المسلمین کی نیلیاں صوبائی، ضلعی اور قحانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8) — فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9) — ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور ملک کے جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10) — صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؑ اور اکابرین امت کے دن سرکاری سطح پر تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہو۔

(11) — ہماری دینی درس گاہیں مسلکی تبلیغ ترک کر کے تعمیر اخلاق کیلئے کام کریں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلامی اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب نزول امت، مغرب کی اخلاقی زبوں حالی، اشاعت اسلامی اور حالات حاضرہ جیسے موضوعات پر معلومات کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

(ب) (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 2 جولائی 1992ء کی ابتدائی

سفارشات:

کمیٹی نے متفقہ طور پر درج ذیل سفارشات منظور کیں:

(1) — سب سے پہلے ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں تلاش نہ کرے۔ نہ کوئی ایسی بات کہے جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے تحمل اور برداشت پیدا کرے۔

- (2) — قوی سطح پر ایک مشاورتکل ریسرچ بورڈ قائم کیا جائے جو سنی اور شیعہ محققین اور علماء پر مشتمل ہو۔ صحابہ کرامؓ، خلفاء راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے بارے میں پیش کردہ لٹریچر فوراً ضبط کیا جائے اور منصفین کو کڑی سے کڑی سزائیں (سزائے موت) دی جائیں۔
- (3) — اتحاد بین المسلمین کمیٹی کا اجلاس مناسب وقتوں کے ساتھ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے۔ نیز صوبائی و ضلعی و مقامی سطح پر ایسی اتحاد کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جن کے اجلاس باقاعدگی سے ہوا کریں اور یہ کمیٹیاں اپنے اپنے علاقوں میں دورے کر کے عوام سے رابطہ مستحکم کریں اور اتحاد بین المسلمین کی فضا کو اجاگر کریں۔
- (4) — اتحاد بین المسلمین کی فضا کو مستحکم کرنے کیلئے ممتاز علمائے کرام کے تاریخی 22 نکات طور وزیر اعظم کے ایما پر پچاس علمائے کرام کے مرتب کردہ ضابطہ اخلاق کو مشعل راہ بنایا جائے اور ہر سطح پر ان بنیادی اصولوں پر عمل کرایا جائے۔ وزارت مذہبی امور علمائے کرام کے بائیس نکات اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کو شائع کرنے کا اہتمام کرے۔
- (5) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو ملکی قوانین موجود ہیں حکومت ان کے عملی فلاح کا اہتمام کرے۔
- (6) — کمیٹی کے جملہ ارکان اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اپنے اپنے علاقوں میں جا کر عاشورہ محرم کے دوران امن و امان کے قیام کا اہتمام کریں گے اور بعد ازاں ان اصولوں پر عمل کریں گے جن سے امن و امان کی فضا مستقل بنیادوں پر قائم ہو۔
- (7) — (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے سابقہ اجلاسوں اور آج کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں پر موثر طور پر عمل درآمد کیا جائے تاکہ خاطر خواہ نتائج برآمد ہوں۔
- (8) — ملک کے ممتاز علمائے کرام جو اتحاد بین المسلمین کے داعی ہوں انہیں پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر موقع دیا جائے کہ وہ اتحاد اسلامی کے موضوع پر تقاریر کریں اور لوگوں میں ذرائع ابلاغ کی وساطت سے اتحاد و اتفاق کی فضا بھول ہو۔
- (9) — دیواروں پر، ریل گاڑیوں میں، بسوں میں اور دیگر جگہوں پر فرقہ وارانہ اور دلی آزار نعروں اور عبارتوں کی تحریر پر پنی انٹور پابندی عائد کی جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایسی عبارات آئندہ تحریر نہ ہوں۔
- (10) — (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی) اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے اجلاس کی روداد اور اس کی سفارشات کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔

اتحاد بین المسلمین کمیٹی (فرقہ واریت کے خاتمہ کی کمیٹی)

کی منظور کردہ تجاویز و سفارشات پر مبنی حتمی رپورٹ

- (۱) — سب سے اول یہ کہ ”زندہ رہو اور زندہ رہنے دو“ کے عالمگیر اصول پر عمل کیا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر قائم رہے اور کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کرے۔ ہر شخص اپنے مسلک کا ”حسن“ بیان کرے اور دوسرے کے مسلک کی خامیاں نہ تلاش کرے۔ نہ اپنی طرف سے کوئی سخت بات کہے۔ دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ کوئی ناگوار بات کریں۔ غذا مفادہ ماکدور پر عمل کریں۔ دوسروں کی بات کو سننے کے لئے قتل و برداشت پیدا کریں۔
- (۲) — مسلمانوں کے اتحاد کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی اطاعت سے عشق ہے۔ اس لیے جملہ علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو اپنے افکار و نظریات کو اسی نکتے پر مرکوز کرنا چاہئے اور ہر حال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، اہل بیت الطہارہ اور ائمہ برین ملت کے احترام کا اہتمام کریں۔
- (۳) — آئندہ شائع ہونے والے ایسے اختلافی لٹریچر کا سدباب و احتساب کیا جائے۔ صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کے خلاف تمام کتابیں فی الفور ضبط کی جائیں اور مصنفین کو کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔
- (۴) — مساجد اور دینی اداروں میں ناؤڈ پیٹیکر کے استعمال کو محدود کیا جائے اور ماسوائے اذان کسی بھی خطبہ یا تقریر یا بیان کی آواز کو مسجد یا اس ادارے سے باہر نشر نہ کیا جائے کیونکہ اس سے نہ صرف اختلاف کی فضا ابھرتی ہے بلکہ آس پاس رہنے والے بیمار اور طالب علموں، عیال و گزاردوں اور اولاد اشغال میں مصروف مسلمانوں کے امن و سکون میں بھی خلل پیدا ہوتا ہے۔
- (۵) — فرقہ وارانہ اختلافی مسائل کا جائزہ لینے اور اتفاق و اتحاد کی فضا پیدا کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس مقصد کیلئے ٹھوس شہید، اور قابل عمل تجاویز تیار کرے اور ایک حنفیہ اور تمام فرقوں کیلئے قابل قبول ضابطہ اخلاق بھی مرتب کیا جائے۔

ضابطہ اخلاق مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ نکات پر مشتمل ہو:

- (1) — مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم کرنا۔
- (2) — مختلف مکاتب فکر کے درمیان صلح، محبت، رواداری اور انہماق و تقسیم کی فضا قائم کرنا اور خلوص نیت سے اس پر عمل کرنا۔
- (3) — دوسرے مذاہب کے اکابرین کا احترام کرنا۔
- (4) — علماء، خطباء اور مستفین کی تقریروں اور تحریروں میں توازن و اعتدال پیدا کرنے کیلئے کوشش کرنا۔
- (5) — ایسے بیانات سے احتراز کرنا جن سے دوسروں کی دل آزاری ہوتی ہو۔
- (6) — قول و فعل میں ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کیلئے مل جل کر کام کرنا۔
- (7) — ذرائع ابلاغ کو استعمال کر کے لوگوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کیلئے سعی کرنا۔
- (8) — مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانا۔ نیز اقلیتی فرقوں کے تحفظ اور ان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنے کے اختطیات کرنا۔
- (9) — نوجوانوں اور جدید رجحانات رکھنے والے طبقے اور طلباء و طالبات کے مسائل معلوم کر کے ان کے اسلامی نقطہ نظر سے حل کیلئے تحقیقی بنیادوں پر ایسا الزیج مرتب کرنا جس سے وہ مستفید ہو سکیں۔
- (10) — وقتاً فوقتاً وزارت مذہبی امور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا مجتمع ہو کر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا اور آئندہ کیلئے نئے اقدامات تجویز کرنا۔
- (11) — ایسی مساعی بنیلے کو عمل میں لانا جس سے عوام انہماق میں علماء و مشائخ کا اعتماد بحال ہو۔
- (12) — جذباتی نعروں اور دل آزار خطبوں سے پرہیز کرنا۔
- (13) — جمعۃ المبارک کے خطبوں میں ایسی تقریریں کرنا جن سے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق میں مدد ملے۔
- (14) — مسلکی نزاعیات کو باہمی مشوروں اور انہماق و تقسیم کے اصولوں کی روشنی میں طے کرنا۔
- (15) — حکومت کو وقتاً فوقتاً ایسے مشورے دینا جن سے مسلمانوں کے درمیان محبت و یکجہتی پیدا ہو۔
- (16) — پبلک پلٹ فارم سے اپنے مخالفین کے خلاف طعن و تشنیع سے مکمل اجتناب کرنا۔
- (17) — اسماء المؤمنین، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیائے امت، تابعین، شیخ تابعین اور تمام مسلمانوں کا ارب و احترام کرنا۔
- (18) — دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور اپنے فرائض کی بجا آوری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔
- (19) — قومی و ملکی معاملات و حالات میں تمام مکاتب فکر کے علماء کا کاہقہ متحد رہنا۔
- (20) — پاکستان کی سالمیت و تحفظ اور اس کی ترقی کیلئے خلوص نیت سے کام کرنا۔

وطن عزیز میں بوجہ فرقہ واریت کشیدگی و افتراق و انتشار کا مقرب اپنے مضرت رساں نچے گاڑنے میں مصروف عمل ہے، جس سے ملت اسلامیہ کی وحدت و اتحاد کو زبردست خطرہ لاحق ہے اور پاکستان دشمن قوتیں اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے وطن عزیز کی سالمیت اور آزادی کو داؤ پر لگانا چاہتی ہیں جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد نواز شریف کی ولولہ انگیز قیادت ملک کو مختلف النوع بحرانوں سے نکال کر حقیقی اسلامی فلاحی مملکت بنا کر اسے اقوام عالم میں ایک حرق یافتہ ممالک کی صفوں میں اکٹرا کرنا چاہتی ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے اور تقاضائے وقت بھی کہ ملک میں امن و سلامتی، صلح و آشتی اور اسلامی رواداری کی تضامید ہو اور ملک بھر سے فرقہ واریت طبقاتی اور گروہی جنگ و جدل کا خاتمہ ہو تاکہ نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی قوم و ملک کا وقار بحال ہو اور ملک ترقی و خوشحالی کی شاہراہ پر گھڑن ہو سکے۔

”یہ ضابطہ اخلاق آپ سب کیلئے ایک رہنما کام دے گا۔“ اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا آپ کا اور ہم سب کا قومی اور دینی فریضہ ہے۔

(6) — اتحاد بین المسلمین کینیڈا صوبائی، ضلعی اور قلعانے کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔ جو اپنے اپنے دائرہ کار میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرنے کیلئے کام کریں اور جو اختلافات پیدا ہوں ان کا سدباب کریں۔

(7) — فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے کیلئے جو قوانین موجود ہیں۔ ان کے عملی نفاذ کا اہتمام کیا جائے۔ قرارداد مقاصد اور ملت کے جلیل القدر 33 علمائے کرام کے متفقہ 22 نکات پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(8) — فرقہ وارانہ تضامید کرنے میں جو اندرون و بیرون ملک سازشیں ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جائے۔

(9) — ملک کے تمام صوبوں میں مذہبی امور کی وزارتیں قائم کی جائیں اور جملہ اوقاف کو وزارت مذہبی امور سے منسلک کیا جائے۔

(10) — ”نصابہ کرام“، ”اہل بیت عظام“ اور اکابرین کے دن سرکاری تعطیل کی جائے اور ٹی۔وی اور ریڈیو پر خاص طور سے اس سلسلے میں پروگرام نشر کیئے جائیں۔ جن میں تمام مکتب فکر کی ترجمانی ہو۔

(11) — ہماری دینی درسگاہیں مسلک کی شیت و تعمیر تبلیغ کے ساتھ ساتھ اصلاح اخلاقی کیلئے کام کریں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں تاریخ اسلام اور بین الاقوامی روابط کو شامل کیا جائے اور عظمت اسلام، اسباب ذوال امت، مغرب کی اخلاقی زلیوں اور اشاعت اسلام اور حالات حاضرہ جیسے مشائین کو بھی نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

Prime Minister's Secretariat (Public)
Islamabad

No.2875/AS(HH)/91,

November, 3, 1991,

Subject:- SECTARIAN PEACE:

The Prime Minister is quite concerned about the repeated recurrence of sectarian tension/hostilities and the resultant killings and arson at number of known trouble spots in the country. To put an end to the senseless loss of life and property and to maintain sectarian peace and amity, the Prime Minister has been pleased to direct that:-

- 1) Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs should set up a Committee of respected and well reputed Ulama representing all sects/regions to advise the Government and to use their goodwill in the community in pre-empting and defusing the sectarian tension wherever it develops.

The Committee may comprise 20/25 members under the Chairmanship of Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs himself or his nominee. The members of the Committee should be known for their spirit of mutual tolerance and accommodation.

The Committee should meet at least once a month, discuss/exchange views about any sectarian issues cropping up in any area and devise strategy to settle the dispute by visiting the affected area(s)/place(s) and by meeting the local Ulama of various sects to elicit their cooperation for restoration of sectarian harmony.

The Committee may also associate and apprise senior members of the Administration/Police and public representatives like Senators, MNAs, MPAs to sort out any local differences regarding holding of religious congregations/ceremonies/processions - their timings and routes etc.

The members of the committee may remain personally present to ensure that such occasions pass-off peacefully in the affected area.

- II) All the Provincial Governments may take similar measures to identify their sectarian trouble spots, hot-headed and fire-brand trouble makers and take appropriate action to pre-empt/neutralize them well in time to avoid outbreak of any active hostilities.
- III) Ministries of Interior and Information and Federal Security Agencies like Intelligence Bureau and I.S.I. would coordinate their efforts with the Ministry of Religious Affairs to assist them in effectively tackling the issues.
- IV) The Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs would make a monthly report of the efforts made and results achieved in this regard for information of the Prime Minister.

Further appropriate action may kindly be taken for compliance of the Directive of the Prime Minister please.

Sd/-

(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

MR. Mazhar Rafi,
Secretary, Religious Affairs,
Islamabad.

Copy to:

1. Mr. Jamsbed Burki,
Secretary Interior,
Islamabad,
2. Mr. Tanvir Ahmed Khan,
Secretary Information,
Islamabad.
3. Maj. Gen. Muhammad Asad Durrani,
Director General, I.S.I.,
I.S.I. Directorate,
Islamabad.
4. Brig(Retd) Imtiaz Ahmed,
Director Intelligence Bureau,
Islamabad.

Sd/-

(MUHAMMAD NAWAZ MALIK)
ADDITIONAL SECRETARY(HA)

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS

No. 7(1)ADS/R&R/91

Islamabad, the November 14, 1991.

SUMMARY FOR PRIME MINISTER

SUBJECT: SECTARIAN PEACE-CONSTITUTION OF ITTEHAD
BAINAL MUSLIMEEN COMMITTEE, ISLAMIC
WELFARE STATE COMMITTEE AND NIFAZ-E-SHARIAT
WORKING GROUP.

In pursuance of Prime Minister's desire (Annex-I) a representative convention of Ulama/Mashaikh belonging to major schools of thought and religio-political parties was held in the Punjab Governor's House, Lahore, on 28th September, 1991. The Prime Minister was pleased to grace the occasion and preside over the meeting. The themes of the convention were:-

- (1) Defusing Sectarianism and creating unity and amity amongst Muslims;
- (2) Requirements of an Islamic Welfare State.

List of the Ulama/Mashaikh who attended the convention is at Annex-II.

2. Ulama belonging to various schools of thought including Brelvi, Deobandi, Ahle Hadith, Shias and Anjuman Sipah Sahaba etc. spoke on the occasion and it was unanimously resolved to set up a Committee which would work for inter-sectarian harmony. The Prime Minister was pleased to direct the Minister for Religious Affairs to announce its inception as soon as the Committee is finalised. In the meantime, a directive dated 3rd November, 1991 on the subject was received from Prime Minister Secretariat which is annexed-III.

3. Minister for Religious Affairs has accordingly constituted the Ittehad Bainal Muslimeen Committee (Annex-IV).

4. Prime Minister had also decided to hold a meeting with Ulama and Scholars and to constitute a committee for advising the government on measures for establishing an Islamic Welfare State in the same meeting. Minister for Religious Affairs accordingly constituted a committee on the subject (Annex-V).

5. In his address in the concluding session of National Secrat Conference, held on 22nd September, 1991, at Islamabad, Prime Minister had also announced that a working group for implementation of the provisions of Sharia be formed under Chairmanship of Minister for Religious Affairs. Moreover, the Prime Minister had also declared in the Ulama Mashaikh National Conference, held on 15th August, 1991, at Islamabad, under the auspices of Zia-ul-Haq Shaheed Foundation that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy will implement the Shariat Act passed by the Government. Similarly, on the eve of foundation laying ceremony of Bab-e-Pakistan on 14th August, 1991, at Lahore, the Prime Minister had declared that Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazy, being with them, will ensure enforcement of Shariat in the country.

6. Minister for Religious Affairs accordingly constituted also the Nifaz-e-Shariat Working Group (Annex-VI).

7. The Minister for Religious Affairs called a press conference on 5th November, 1991 and briefed the Journalists about the composition and Terms of Reference of the three committees, namely,

- (i) Ittehad Bainal Muslimeen Committee.
- (ii) Islamic Welfare State Committee.
- (iii) Nifaz-e-Shariat Working Group.

The names of the members and terms of reference of the Committees are at Annex-IV, V, VI.

8. These Committees would meet once a month regularly as directed. A separate Directorate will have to be established in the Ministry of Religious Affairs for providing Ministerial support to these committees.

9. Since the members of the Committees, are from different parts of the country and the meetings will have to be held once every month for which no budgetary provision exists during the current financial year, the Ministry of Finance may be directed to allow sufficient funds for the purpose.

10. The Prime Minister's directive dated November 3, 1991 wherein it has been desired that the Committee should meet atleast once a month and also visit in local area where their presence is necessary to pre-empt/neutralise the differences and breakup of any law and order situation due to sectarian differences is placed below at Annex-III.

11. The Prime Minister may kindly see for information and approve the proposal made in paras 8, 9 and 10.

12. The Minister for Religious Affairs has seen and authorised the submission of the Summary.

Sd/-

MAZHAR RAFI
SECRETARY
14 NOV 1991

Principal Secretary to Prime Minister

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT

13. The Prime Minister has been pleased to approve the proposals in paras 8, 9 and 10 of the Summary.

Sd/-

MUHAMMAD NAWAZ MALIK
ADDITIONAL SECRETARY (H.A)

Mr. Mazhar Rafi,
Secretary,
Ministry of Religious Affairs.

باعتقدہ تصدیق شدہ اشاعت پاکستان کے ہر روزنامہ کی یاد

★★★★
ABC
CERTIFIED

روزنامہ جنگ لاہور

THE DAILY JANG LAHORE

شمارہ 3160
قیمت 42 روپے
028501

سہوار 12 صفحات

جلد 12
نمبر 19
اولی 14
29
جبر 1991
13
اس 2048
پ 339

SUNDAY, SEPTEMBER 29, 1991



مقامی مسلم لیگ کے کارکنوں نے لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ان کے حامیوں نے شرکت کی۔

شہید اسلام علامہ احسان الہی ظہیرؒ کا فتویٰ

عالم اسلام کے نامور مفکر اور اویب علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ نے ”الشیعہ والقرآن“ - ”الشیعہ والشیع“ اور ”الشیعہ والہدیت“ جیسی معرکتہ اراء کتابیں تصنیف کر کے شیعہ کے کفر اور غیر اسلامی نظریات کو عالم اسلام میں نمایاں کرنے میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں قائد اہلسنت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت سے ایک سال قبل 23 مارچ 1987ء کو علامہ صاحب موصوف کو شہید کیا گیا۔

علامہ احسان الہی ظہیرؒ نے ”الشیعہ والشیع“ میں واضح طور پر تحریر کیا ہے:-

”شیعہ مذہب کے عقائد کو جاننے والا کسی دلیل سے بھی شیعہ کو مسلمان قرار نہیں دے

سکتا۔ شیعہ نے ہندوؤں، سکھوں، یودیوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی توہین ایسے انداز سے

کی ہے جس کے بعد اس گروہ کے کفر میں کوئی شک باقی نہیں رہا۔ میں اہل حدیث اور عالم اسلام کے ہر

مسلمان سے کہوں گا ”شیعی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں۔“

شیعہ کا مختصر تعارف

آنحضرت ﷺ کے واضح ارشادات کے بعد یہودیت کا مستقبل سرزمین عرب میں تاریک ہو گیا۔ ایک طویل عرصہ تک یہودیوں کی قسم کاریوں، عہد شکنیوں اور پیشہ زندگیوں سے اسلام کا سینہ چھلکی ہوتا رہا۔ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں یہودیت کی بھا کاریوں کا شکار رہے۔ آپ کو مشرکین مکہ کی واضح دشمنی اور کھلے عام عداوت سے وہ دکھ نہ پہنچا جو یہود کی حملاتی سازشوں، من گھڑت قسم کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور آئے دن کے بغض و عناد سے تاوودہ چال بازیوں سے ذہنی کوفت قہمی سدمہ پریشانیوں کی ٹیس اٹھانا پڑی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد فتنوں کا آغاز ہوا۔ کئی قبائل زکوٰۃ سے منحرف ہو گئے۔ یہود کی ایک آبادی جھوٹے مدعی نبوت سید کذاب کی پیروی کا رہن گئی۔ اگر نظر غائر سے ان تمام ہستیوں اور قبیلوں کا جائزہ لیا جائے تو واضح طور پر ان کے درپردہ یہود کی کارستانی ہی نظر آئے گی۔

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قریب تھا کہ گلشن رسالت خزاں آلود ہوتا۔۔۔ مگر سابق بزم افروز کی بے وحدت اور بار بار ی نے صدیق اکبرؑ ایسا اوالعزم بدر و درخ میں چھوڑ دیا تھا جس کی تاوودہ روزگار کاوش اور بے مثال استقلال نے اسلام کے جہاز کو گنبدوں، عداوتوں، سازشوں اور ابرسیاہ بن کر اٹھنے والی مخالف ہواؤں کے تھیمبڑوں سے ساحل مراورہ پہنچا دیا۔ یہودیت دم بخود ہو کر رو گئی۔ عہد فاروقی میں اسلام کی شوکت و شہمت چار و انگ بھیل گئی تو یہود و نجوس و انت چیں کر رہ گئے۔ اسلام کا نیر اقبال، اوج ثریا کی بلندی پر پہنچ گیا۔ یہود نے دسیسہ کاریوں، زیر زمین سازشوں اور خفیہ سرگرمیوں کے ذریعہ اسلام کو زک پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔

حضور ﷺ مرض وفات میں فرماتے تھے: عائشہؓ میں نے خیبر میں جو کھانا کھلایا تھا میں اس کا بوڑا برابر محسوس کرتا رہا۔ اسی زہر کے اثر سے میں اپنی رگ کٹتی دیکھتا ہوں۔

آنحضرت ﷺ کے مبارک عہد میں حضرت عائشہؓ پر شہادت کے پس پردہ انہی یہودیوں کی سازش کا رد فرما تھی۔

ایک بدوی سردار کنانہ ربیع نے دھوکے سے حضرت محمود بن مسلمہ کو شہید کیا۔

داودی ام القراء میں حضرت محمد ﷺ کی موجودگی میں ایک تیرے آپ کے غلام خاص حضرت مدغم شہید ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی شہادت کے ایک دن پہلے جیٹھو یہودی اور حضرت عمرؓ کے قاتل فیروز ابو لؤلؤؓ نجوسی کو ایک ساتھ مدینہ منورہ میں دیکھا

حضور ﷺ کی آخری وصیت

حضور ﷺ کی آخری وصیتوں میں ایک وصیت یہ تھی۔

اخر جئو الیہود من جزیرۃ العرب یومہ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

آنحضرت ﷺ کے ان واضح اور غیر مبہم اوہدات پر عمل کرنے کا فخر امتِ اسلام حضرت عمرؓ کو حاصل ہوا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے شیراز، قزوین، وادی قراء وغیرہ سے تمام یہود کو عرب سے شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

شیعہ مذہب کا بانی

جزیرہ عرب کے جنوب میں بحسن ایک ملک ہے صنعا اس کا مشہور دار الحکومت ہے یہاں یودیوں کی کثیر آبادی تھی عبداللہ بن سبا اس خاندان کا ایک فرد تھا نہایت شاعرانہ دوش و فروش اور غیث و غضب سے لبریز تھا۔ اس کا دماغ سازش منصوبہ بندی جوڑ توڑ اور پروپیگنڈے میں اپنی مثال آپ تھا۔

چھوٹے سے قصبہ کا یہ یمنی یہودی اپنی نفرت اور صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی سے بڑی مجلس میں باہمی نزاع، اختلاف و اشتقاق عداوت و شقاق پیدا کرنے میں یدِ ملوثی رکھتا تھا۔ اسلام کے خلاف بڑی بڑی جتنوں سے جب اسلام کو نقصان نہ پہنچایا جا سکا تو یہ شخص فریب کاری اور فتنہ ریلانی کے اسلحہ سے لیس ہو کر ان خود مدینہ منورہ چلا آیا۔ اس نے اسلام میں تخریب کا یہ پروگرام مرتب کیا کہ مسلمان بن کر ہی مسلمانوں میں اختلاف پیدا کر کے اندر ہی اندر اسلام کی بیزیں کھودی جائیں اور اسلام سے یہود نے جو چمکے کھائے ہیں۔ ان کا انتقام لیا جائے۔

عبداللہ بن سبا کی ابتدائی کارگزاری

ابن سبا کی اسلام دشمن تحریک کے بغور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دین اسلام کی صحیح کنی اور مسلمانوں میں تفریق کا بیج بونے کے لئے دو عملاً منتخب کئے ایک سیاسی اور دوسرا مذہبی۔ پاکستان کے مشہور مورخ اور سکالر علامہ سید نور الحسن بخاریؒ جنوری 1984ء میں ملتان میں جن کا انتقال ہوا ہے نے اپنی بلند پایہ تصنیف ”کشف الخفا“ میں ابن سبا کے دونوں عمالوں کا تجزیہ درج ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

سیاسی عمال اس طرح قائم کیا کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کے امراء و عمال

(گورنروں) کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے عوام کے (لوگوں میں ان کے خلاف نفرت و عداوت کے

مذہبات اس حد تک مشتعل کئے کہ انہیں معزول کر دیا جائے۔ نظام مملکت کے اس اضمحلال کے بعد اسلامی

سلطنت کمزور ہو جائے گی۔ مسلمانوں میں باہمی انتشار و تفرق پیدا ہو گا۔

مذہبی محاذ اس طرح قائم کیا کہ سیدھے سادھے دینِ فطرت کے صاف اور واضح عقیدوں میں تبدیلی پیدا کی جائے۔ توحید و رسالت پر حملہ کیا جائے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کو مسخ کر کے عوام کو گمراہ کیا جائے۔ اس طرح مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور ان میں اعتقادی تفرقہ وائل کر فرقہ بندی کا بیج بویا جائے۔ تاکہ یہ علیحدہ علیحدہ فرقوں اور گروہوں میں بٹ جائیں۔

(مخفیہ اعتراف صفحہ 27)

نامور مؤرخ امام ابن جریر طبریؒ (متوفی 310ھ) کے الفاظ میں ابن سبا کا مختصر تعارف اور اس کی مکارانہ ذہنیت کے چند شاہکار ملاحظہ ہوں۔
عبداللہ بن سبا صناعہ (یعنی) کارہنے والا ایک یہودی تھا اس کی ماں حبشہ تھی۔ وہ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت میں (ظاہر) اسلام لایا۔ پھر مسلمانوں کے شہروں میں گھوم پھر کر ان کو گمراہ کرنے لگا۔

اس نے اپنی مسم کا آغاز حجاز سے کیا پہلے یثربؓ کو فہ اور پھر شام آیا۔ اہل شام میں سے کوئی شخص بھی ان کے جھانسنے میں نہ آیا۔ بلکہ انہوں نے اسے شام سے نکال دیا۔ پھر وہ مصر آیا۔ یہاں اس نے کافی عمر گزار دی وہاں کے لوگوں سے کہنے لگا۔ اس شخص پر توبہ آتا ہے جو کہتا ہے یا گمان رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ واپس آئیں گے۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے واپس آنے کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ان الذی فرض علیہ القرآن لو ان کتہ المی معاد یس حضرت محمد ﷺ (حضرت عیسیٰؑ کی نسبت اس دنیا میں دوبارہ آنے کے زیادہ مستحق ہیں)۔ اس نے رجعت کا عقیدہ وضع کیا۔ جسے بعض لوگوں نے مان لیا۔ پھر اس نے کہا ہزار نبی ہو گزرے ہیں ہر نبی کا وصی (جسے وصیتیں کی جائیں اور خلیفہ ہدایت دی جائیں) ہوتا ہے اور حضرت علیؓ (حضرت محمد ﷺ کے وصی ہیں پھر کہنے لگا (حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (حضرت علیؓ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس کے بعد کہنے لگا۔ جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو زمانے اور جگہ سے بے جا رسول پر غالب کر لیا امت مسلمہ کی تمام کار اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا؟

اس کے بعد ان سے کہنے لگا۔ (حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کے وصی ہیں تم اس معاملے میں اقدام کرو، اور حضرت عثمانؓ کو اس منصب خلافت سے ہٹا دو اور اس مسم کا آغاز اپنے حکام اور گورنروں پر طعن و اعتراضات سے کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو پس اس نے (تمام ممالک میں) اپنے راہی اور ایجنٹ بھیلوائے۔

(طبری صفحہ 378 جلد 1)

ایران کے مجوسی اور سبائیوں کا گٹھ جوڑ

ان لوگوں کے دلوں میں کینہ کی پہلی چنگاری اس روز بھڑکی جب نبی کریم ﷺ نے مابجری میں باقی بادشاہوں کو دعوت نامہ ہائے مبارک لکھتے وقت پرویز شاہ ایران کو بھی دعوت نامہ لکھا۔ پرویز نے بغیر ہٹے اسے چاک کر کے اپنے گورنروں کو یمن کا حال تھا لکھا کہ محمد ﷺ کو گرفتار کر کے دیہاد میں پیش کرے۔ مگر جب بلقان کے فرستادہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ آج شب ہمارے بادشاہ پرویز کو اس کے بیٹے نے قتل کر دیا ہے اور پرویز کے نامہ چاک کرنے پر آپؐ نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ پرویز نے میرا نامہ (رقعہ) مبارک نہیں چاک کیا بلکہ اپنی سلطنت کو چاک کیا ہے۔

مشہور شیعہ مورخ حسین کاظم زادہ کی زبان سے سنئے۔۔۔۔۔

جس دن سعد بن ابی وقاصؓ نے خلیفہ دومؓ کی جانب سے ایران کو فتح کیا۔۔۔۔۔ ایرانی اپنے دلوں کے اندر کینہ و انتقام کا جذبہ پالتے رہے۔ یہاں تک کہ شیعہ فرقہ کی بنیاد پڑ جانے سے پورے طور پر اس کا اظہار کرنے لگے۔ صاحبان واقفیت و اطلاع اس بات کو بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ شیعیت کی بنیاد ابتداء میں اعتقادی مسائل نظری و نقلی اختلافات کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ پر بھی تھی آگے چل کر اس سیاسی مسئلہ کو بھی مصنف واضح کر کے لکھتا ہے کہ ایرانی ہرگز اس بات کو کبھی نہ بھول سکتے تھے نہ معاف کر سکتے تھے اور نہ قبول کر سکتے تھے۔ کہ مٹی پر سنگے پاؤں پھرنے والے عربوں نے جو جنگل و صحرا کے رہنے والے تھے ان کی مملکت پر تسلط کر لیا ہے۔ ان کے قدیم خزانوں کو لوٹ کر غارت کر دیا ہے اور ہزاروں لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔

آگے چل کر یہی مصنف لکھتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مدائن اور اس کے متفرق علاقوں کے ہزاروں ایرانی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اس طرح تمام قیدی آزاد ہو گئے۔

ایرانیوں کی نفرت کا ایک اور واقعہ بھی اسی حسین کاظم زادہ صاحب کی زبانی سنئے۔۔۔۔۔

ہرمزان ایرانی کو جو خوزستان کا سابق اور یکے از دو بزرگ زادگان و صاحب افسران تھا مدح و تحقیر اور شخص کے قتل کر دیا۔ کیونکہ ابو ذؤبہؓ حضرت عمرؓ کا قاتل اکثر ہرمزان کے پاس جاتا رہتا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے سیاست کو مدالت پر ترجیح دے کر خون بہا اپنے پاس سے دے کر عبید اللہؓ کو آزاد کر دیا۔ حالانکہ حضرت علیؓ جو حضرت علیؓ نے عبید اللہؓ کو قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔

مصنف یہ واقعہ لکھنے کے بعد اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے اس معاملے نے ایرانیوں کے دلوں میں عمرؓ و عثمانؓؓ کے خلاف غصہ اور کینہ کو بھڑکایا اور حضرت علیؓ امیر المومنین کے ساتھ ان کی محبت کو اور زیادہ کر دیا۔ ایرانی جو اپنے بادشاہ اور سرپرست سے محروم ہو گئے تھے اس دن سے حضرت علیؓ کو اپنا حامی اور مہربان سمجھنے لگے۔ ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں اپنے اخلاص و محبت کا اظہار کرنے لگے۔

حالانکہ یہ سب جھوٹ اور فریب ہے حضرت عثمانؓ نے عبید اللہؓ کو ہرمزان کے بیٹے نازن کے حوالے کیا تھا ہرمزان بظاہر مسلمان تھا مگر درپہ پکا اسلام دشمن مجوسی تھا اور اس کا بیٹا قبازنا پکا مسلمان تھا اور اپنے باپ کی سازش سے بھی واقف تھا۔ اس عبید اللہؓ کو فتنہ مند یعنی اللہ کے واسطے جھوڑ دیا تھا۔

طبری اس واقعہ پر الگ عنوان قائم کر کے تبصرہ کرتا ہے۔ (طبری صفحہ 23 جلد 5)

حضرت عثمانؓ نے اپنے پلے سے کوئی خون بہا نہیں ادا کیا تھا یہ صرف عجمی سازش کی محرکری ہے اور لطف یہ کہ بڑے بڑے متفقین اور مورخین نے اسے درست تسلیم کر لیا۔ اس طرح لونڈی اور غلام بنانے والا پسلا واقعہ بھی سراسر غلط ہے صرف ابو ازا کے مقام پر بغاوت ہوئی تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بغاوت کچل کر دیں کے نوگوں کو گرفتار کیا۔ مگر حضرت عمرؓ کے حکم سے سب چھوڑ دیئے گئے۔

مذہب کی فتح کے وقت بھی سب نے جزیہ دینا قبول کیا اور ذی بکر دینا قبول و منظور کیا اور وہ بدستور اپنی جائیدادوں اور الماک پر قابض رہے۔ صرف جلولا کی جنگ میں مال غنیمت کے علاوہ غلام اور لونڈیاں مسلمان لنگریوں کے ہاتھ میں آئیں ان میں اعلیٰ خاندان کی لڑکیاں بھی تھیں حضرت عمرؓ سبایا الجلولت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن سبا نے حضرت ابو الدرداء کے سامنے بھی بڑے محتاط انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا تو انہوں نے صاف کہہ دیا کہ تم مجھے یہودی معلوم ہوتے ہو۔

عبداللہ بن سباؓ سے اس قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے پکڑ کر دمشق میں حضرت معاویہؓ کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے اس کو شام سے لٹل دیا۔ (حقیقت مذہب شیعہ ص 163)

تاریخ میں شیعیت پر اجمالی نظر

بلاشبہ شیعہ مذہب کا بانی جگہ قد اور کالے رنگ والا یعنی یہودی عبداللہ بن سبا تھا تاہم اس مذہب کی ابتدائی کارگزاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہود و مجوس اور عیسائیت کی اسلام دشمنی اور غیض و غضب نے شقاوت کی جو آخری شکل اختیار کی اور تین غیر مسلم طاقتوں کی حتم کاریوں سے جو مرکب اور ملوثہ تیار ہوا اسی کا نام شیعیت یا سبائیت ہے۔ بعض لوگوں نے انہی کو رافضیت کا نام دیا۔

اس وقت دنیا میں تقریباً (70) ستر سے زائد مختلف الجمیل اور مختلف العقائد گروہ اپنے آپ کو سچا شیعہ کہلاتے ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق بڑا لامن اپنی مشہور تالیف (اسلام معتقدات و آئین) میں لکھتا ہے: "حضرت علیؓ کے جہاد طلب کثیر التعداد احباب نے تھوڑے ہی دنوں میں شیعہ جماعت کو بہت سے ایسے فرقوں میں منقسم کر دیا جو برابر ایک دوسرے پر سبب و شتم کرتے تھے یہ لوگ سیاسی فہم و فراست سے عاری، رشک و حسد میں مبتلا اور منصب اہمیت کے بارے میں آپس ہی میں جو شدت کے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے وہ حکومت کے خلاف حزب مخالف کی صفت رکھتے تھے۔ ان لوگوں کی سازشوں اور ایسے لوگوں کی بغاوتوں کے حالات سے جو ناقص طور سے منظم کی گئیں۔ پہلی دو صدی کے واقعات ان سے بھرے پڑے ہیں۔

(ترجمہ: سر ڈیوڈ وائیکٹر شعبہ السیہ شرقیہ لندن یونیورسٹی صفحہ 143)

لندن کی مشہور لیورڈک کمیٹی نے سلسلہ مذاہب مشرق کی پچھٹی کتاب "مذہب تشیع" کے نام سے 1933ء میں شائع کی۔ اس کے مولف ڈوائٹ ایم ڈوٹلاڈ سن ہیں یہ صاحب (16) سولہ برس مشہد (ایران) میں رہے موصوف اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 4 پر رقمطراز ہیں۔

"خلافت کے متعلق حضرت علیؓ کے دعویٰ کو ان کے دوست محض سیاسی نصب العین نہیں بلکہ فضلوئہ کی طرف سے ان کا مقرر کردہ حق تصور کرتے تھے..... حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ایک پرخوش واعظ عبداللہ بن سبا نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی غرض سے ساری مملکت میں سیاحت کی تھی۔"

شیعہ کے کفریہ عقائد

تلفیض مشفقہ فتویٰ (بارہ جلد صفحہ ۳۸)

قرآن مجید کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر

- ۱..... تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن، تورات و انجیل ہی کی طرح ہے اور منافقین امت پر مسلط ہو کر حاکم بن گئے وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی طریقہ پر چلے جو طریقہ بنی اسرائیل نے اختیار کیا۔ (فصل الخطاب صفحہ 70 بحوالہ نہایت صفحہ 62)
- ۲..... وہ قرآن جو جبرئیلؑ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار کہتیں تھیں۔ (اصول کافی صفحہ 671 بحوالہ نہایت صفحہ 56)
- ۳..... اصل قرآن میں بہت سا حصہ ساقط کر دیا گیا ہے۔ (صافی شرح اصول کافی ج 2 ششم صفحہ 75 بحوالہ ایضاً صفحہ 56)
- ۴..... جو روایات صاف طور پر بتاتی ہیں کہ قرآن میں عبارت، الفاظ اور اعراب کے لحاظ سے تحریف ہوئی ہے ان روایات کے صحیح ہونے اور ان کی تصدیق کرنے پر ہمارے اصحاب کا اتفاق ہے۔ (بحوالہ ایضاً صفحہ 65)
- ۵..... یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے وہ پورے کا پورا اس طرح نہیں ہے جس طرح محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں کچھ حصہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے قرآن کے خلاف ہے اور کچھ حصہ میں تغیر و تحریف واقع ہوئی ہے اور اس میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں۔ (روایات تفسیر صافی بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد 1 صفحہ 75)
- ۶..... قرآن میں سے جو کچھ نکالا گیا ہے یا اس میں تحریف اور رد و بدل کیا گیا ہے اگر میں ان سب کو بیان کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے اور وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کے اظہار کی تفسیر اجازت نہیں دیتا۔ (احتجاج طبری مطبوعہ ایران صفحہ 128 بحوالہ ایضاً صفحہ 75)
- ۷..... قرآن مجید میں ایسی باتیں بھی ہیں جو خدا نے نہیں کیں۔ (احتجاج طبری صفحہ 25 بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

..... موجودہ قرآن میں خلافِ نصاحت اور قابلِ نفرت الفاظ موجود ہیں۔

(طبری صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... موجودہ قرآن کو اولیاء الدین کے دشمنوں نے جمع کیا۔

(ایضاً)

..... موجودہ قرآن کی ترتیب خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔

(فصل الخطاب صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... حضرت علی کا نام قرآن میں کئی مقامات سے نکال دیا گیا۔

(ایضاً صفحہ 30 بحوالہ ایضاً)

..... آیت ومن يطع الله ورسوله فقد فوزاً عظيماً (پ نمبر 22 س الزاب 71) اس طرح نازل ہوئی تھی۔ ومن يطع الله ورسوله في ولاية علي والائمة من بعده فقد فاز فوزاً عظيماً یعنی جس نے حضرت علی اور ان کے بعد کے اماموں کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس اس نے بہت بڑی کامیابی پائی۔ (اصول کافی صفحہ 262 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

..... آیت فبدل الذين ظلموا قولاً غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزاً من السماء بما كانوا يفسقون (پ نمبر 51) اس طرح نازل ہوئے تھے۔ فبدل الذين ظلموا ال محمد حقهم قولاً غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا ال محمد حقهم رجزاً من السماء بما كانوا يفسقون یعنی ظالموں نے کہنے کے باوجود آل محمد کے حق کو بدل دیا اور آل محمد کے حق میں ظلم کرنے کی وجہ سے نافرمانوں پر ہم نے آسمانی عذاب نازل کیا۔ (اصول کافی صفحہ 267 بحوالہ ایضاً صفحہ 71)

..... آیت: ولو انهم فعلوا ما يوعدون به لكان خيرا لهم (پ نمبر 5 س نساء 66) یہ اس طرح نازل کی گئی تھی۔ ولو انهم فعلوا ما يوعدون به في علي لكان خيرا لهم یعنی اگر یہ لوگ علی کے بارے میں کی گئی نصیحت پر عمل کریں تو ان کے لئے بہتر ہو گا۔ (اصول کافی صفحہ 268 بحوالہ ایضاً)

..... جو دعویٰ کرے کہ اس نے پورا قرآن جس طرح کہ وہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ احتمالی درجہ کا جھوٹا ہے۔ پورا قرآن تو صرف حضرت علی اور ان کے بعد اماموں نے جمع کیا ہے۔

(اصول کتاب الحج بحوالہ بنیات صفحہ 102)

..... قرآن جس طرح نازل ہوا تھا اس کو رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق صرف امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کی وفات کے بعد ہجم میں مشغول رہ کر جمع کیا تھا۔ جمع کرنے کے بعد اسے لے کر ان لوگوں کے پاس آئے جو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ بن گئے تھے۔ آپ نے فرمایا! اللہ کی کتاب جس طرح نازل ہوئی ہے، وہ یہ ہے، پس ان سے عمر بن خطاب نے کہا کہ ہم کو تمہاری اور

تمہارے اس قرآن کی ضرورت نہیں تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ آج کے دن کے بعد اس کو نہ تم رکھ سکو گے اور نہ کوئی اور رکھ سکے گا جب تک کہ میرے بیٹے مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس قرآن میں بہت سی زیادات ہیں اور یہ تحریف سے خالی ہے۔۔۔۔۔ جب مہدی ظاہر ہوں گے تو موجودہ قرآن آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا اور وہ اس قرآن کو نکل کر پیش فرمائیں گے، جس کو امیر المومنین علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔

(انوار انعمانیہ، جلد دوم، طبع ایران، از سید نعمت اللہ الموسوی الخراسانی صفحہ 357 تا صفحہ 364 بحوالہ بنیات صفحہ 59)

امامت کے بارے میں شیعہ کا نقطہ نظر

(تاریخی فیصلہ صفحہ ۴۴)

..... ① نبی کریم کے بعد آں حضرت کے بارہ تالیف تھے، وہ حضرت علی سے لے کر امام مہدی تک بارہ امام برحق ہیں۔ جس طرح نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہے اسی طرح..... بارہ اماموں کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ بارہ امام نبی کریم کی طرح ہر گناہ سے پاک ہیں۔

(کیا نامہی مسلمان ہیں؟ از غلام حسین نجفی صفحہ 253)

..... ② امامت اللہ عزوجل کی طرف سے متعین شخصوں کے لئے ایک عہد ہے امام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ اپنے بعد کے لئے نامزد امام کے سوا کسی دوسرے کی طرف امامت منتقل کر دے۔

(اصول کافی صفحہ 170 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 161)

..... ③ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بالاتر ہے۔

(حیاء القلوب از باقر مجلسی جلد سوم طبع ایران صفحہ 201 بحوالہ بنیات صفحہ 78)

..... ④ حق بات یہ ہے کہ کلمات و شرائط اور صفات میں پیغمبر اور امام کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(حیات القلوب از باقر مجلسی جلد 3، صفحہ 3، بحوالہ ایضاً صفحہ 110)

..... ⑤ ہمارے مذہب کی ضروریات یعنی بنیادی عقائد میں یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ مقام ہے کہ اس تک کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(الحکومت الاسلامیہ از شیخ طبع ایران صفحہ 52 بحوالہ ایضاً صفحہ 79)

..... ⑥ ائمہ اطہار سوائے جناب سرور کائنات ﷺ کے دیگر تمام انبیاء اولوالعزم و غیر ہم سے افضل و اشرف ہیں۔

(احسن الفوائد فی شرح اعتقاد شیخ صدوق از محمد حسین مجتہد صفحہ 406 بحوالہ ایضاً)

..... ⑦ ہمارے ائمہ معصومین کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ وہ کسی خاص طبقے اور کسی خاص دور کے لوگوں کے لئے

مخصوص نہیں ہیں۔ وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لئے ہیں اور قیامت تک ان تعلیمات کو نافذ کرنا اور ان کی اتباع کرنا

(الحکومت الاسلامیہ از شیخ طبع ایران صفحہ 113 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 38)

واجب ہے۔

- ﴿۱﴾ نبی ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام امام تھے، ان کے بعد حسن امام تھے، ان کے بعد حسین امام تھے، ان کے بعد..... جو اس کا انکار کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی معرفت کا انکار کیا۔ (اصول کافی صفحہ 106 بحوالہ ایضاً صفحہ 121)
- ﴿۲﴾ علی علیہ السلام کی ولایت کا مسئلہ انبیاء علیہم السلام کے تمام صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اور اللہ نے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جو محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے پر ایمان لانے کا حکم نہ لایا ہو اور اس نے اس کی تبلیغ نہ کی ہو۔ (اصول کافی صفحہ 276 بحوالہ ایضاً صفحہ 122)
- ﴿۳﴾ حضرت علی کو نہایت کاوی درجہ اور مقام حاصل ہے جو محمد ﷺ کو حاصل تھا۔ (اصول کافی بحوالہ نہایت صفحہ 109)
- ﴿۴﴾ اللہ نے بندوں پر علی کی اطاعت اسی طرح فرض کی تھی جس طرح محمد کی اطاعت لوگوں پر فرض تھی۔ (رجال کشی صفحہ 265 بحوالہ ایضاً)
- ﴿۵﴾ حضرت علی کی انصافیت بعد النبی کا منکر کافر ہے۔ (ختہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 17)
- ﴿۶﴾ جب قائم آل محمد (مہدی) ظاہر ہوں گے۔۔۔ سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے محمدیوں گے اور ان کے بعد علی ہوں گے۔ (عن الثقلین از باقر مجلسی مطبوعہ ایران صفحہ 139 بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 179)
- ﴿۷﴾ جب ہمارے قائم (مہدی) ظاہر ہوں گے تو وہ عائشہ کو زندہ کریں گے اور اس پر حد جاری کریں گے۔ (ایضاً)
- ﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ ازل سے اپنی وحدانیت کے ساتھ منفرد رہا۔ پھر اس نے محمد اور علی اور فاطمہ کو پیدا کیا، پھر یہ لوگ ہزاروں صدیاں گزرے رہے، اس کے بعد اللہ نے دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ پھر ان مخلوقات کی تخلیق پر ان کو گولہ بنایا، ان کی اطاعت اور فرماں برداری ان تمام مخلوقات پر فرض کی اور ان مخلوقات کے معاملات ان کے سپرد کر دیئے۔ پس یہ حضرات جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کر دیتے ہیں اور جس چیز کو چاہتے ہیں حرام کر دیتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 278 بحوالہ ایضاً صفحہ 125)
- ﴿۹﴾ یہاں محمد، علی اور فاطمہ سے مراد یہ تینوں حضرات اور ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تمام ائمہ ہیں۔ (الصابئی شرح اصول کافی بزم سوم حصہ دوم صفحہ 149۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 126)
- ﴿۱۰﴾ امام معصوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و توفیق اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ اس کو سیدھا رکھتا ہے۔ وہ غلطی، بھول چوک اور لغزش سے محفوظ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ معصومیت کی اس نعمت کے ساتھ اس کو مخصوص رکھتا ہے، تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر شاہد ہو۔ (اصول کافی صفحہ 121 بحوالہ ایضاً)

- ﴿۱۱﴾ امام کی دس خاص نشانیاں ہیں۔ وہ بالکل پاک و صاف پیدا ہوتا ہے، ختمہ شدہ پیدا ہوتا ہے، پیدا ہو کر زمین پر آتا ہے تو اس طرح آتا ہے کہ دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھے ہوئے اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے، اس کو کبھی جنتیات (یعنی غسل کی ضرورت) نہیں

ہوئی، سونے کی حالت میں صرف اسکی آنکھ سوتی ہے اور دل بیدار رہتا ہے، اسکو کبھی جہائی نہیں آتی، نہ وہ کبھی انگڑائی لیتا ہے، جس طرح آگے کی جانب دیکھتا ہے اس طرح پیچھے کی جانب سے بھی دیکھتا ہے، اسکے پانچوں میں مُٹک کی سی خوشبو آتی ہے اور زمین کو اللہ عظم ہے کہ وہ اس کو چھپالے اور نگل لے اور جب وہ رسول اللہ ﷺ کی زرہ پہنتا ہے تو وہ اسے بالکل فٹ آتی ہے اور جب کو دو سراوی زرہ پہنتا ہے چاہے وہ لمبا ہو ٹھیک گادو زرہ اسکو ایک بالشت بڑی رہتی ہے۔ (اصول کافی صفحہ 246، بحوالہ ایضاً صفحہ 28)

..... ۵۰

علی کی فضیلت محمد کی فضیلت جیسی ہے اور محمد کو اللہ کی تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے اور علی کے کسی حکم پر اعتراض کرنے والا اور اس کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض کرنے والا ہے، کسی بڑی یا چھوٹی بات پر ان کا انکار کرنے والا، اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے درجہ پر ہے۔ امیر المومنین اللہ کا وہ دروازہ تھے کہ ان کے سوا کسی اور دروازہ سے اللہ تک نہیں پہنچا جاسکتا، وہ اللہ کا راستہ تھے جو کوئی اس کے سوا کسی اور راستے پر چلا وہ ہلاک ہو جائے گا اور اسی طرح تمام ائمہ ہدئی کے لئے کیے بعد دیگرے فضیلت جاری ہے۔ (اصول کافی کتاب الحجہ۔ بحوالہ ایضاً صفحہ 33)

..... ۵۱

مولیٰ نبی کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور اس جناب کے مخالفین خواہ عائشہ ہو، معاویہ ہو، مالک (بن انس) ہو اور ابن عباس (رضی اللہ عنہما) از غلام حسین نجفی صفحہ 10 (ایضاً صفحہ 95)

_____ اہل رسول کی روایات میں ناہی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعہ کے کفریہ عقائد

(دراختی فیصلہ صفحہ ۸)

..... ۵۲

رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد سوائے چار افراد علی ابن ابی طالب، مقداد، سلمان اور ابوذر کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ (حیات القلوب از باقر مجلسی صفحہ 267 بحوالہ منات صفحہ 06)

مرتد سے مراد ایسا کافر ہے جو اسلام لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو جائے اور شرعی حکم کے مطابق یہ واجب القتل ہوتا ہے۔ (از مرتبہ)

..... ۵۳

جو تم نے میں کے صحابہ، صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے، ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارا بڑے سے بڑا عالم بھی ان بے چاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔ (محمد حنفی از غلام حسین نجفی صفحہ 53)

..... ۵۴

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلام میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحابِ ثلاث (ابوبکر، عمر، عثمان) کے بارے میں ہے۔ اہل سنت ان کو بعد از نبی تمام اصحابِ امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو درست ایمان و اعتقاد اور انصاف سے تنبیہ دے رہے ہیں۔ (اعتیاد صدائے از محمد حسین مجتہد صفحہ 204 بحوالہ منات صفحہ 8)

ابوبکر و عمر اور ان کے رفقاء دل سے ایمان نہیں لائے تھے، انہوں نے (در طبع ریاست خود را بدین پیغمبر چنانکہ بودند) خود کو حکمرانی کی لالچ میں پیغمبر علیہ السلام کے دین کے ساتھ چپکار کھما تھا۔
(کشف الاسرار از ضعیفی صفحہ 112 بحوالہ بیات صفحہ 50)

شیخین (ابوبکر و عمر) قرآن کے واضح احکام کی مخالفت کیا کرتے تھے۔
(کشف الاسرار از ضعیفی صفحہ 115 زیر عنوان "مخالفت اہل بکر با نص قرآن" اور "مخالفت عمر با قرآن خدا") (بحوالہ امیرانی انقلاب از نعمانی صفحہ 61)

ابوبکر و عمر یہ دونوں قطعی کافریں ان دونوں پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت۔
(الطایع الکافی، کتاب الروضہ صفحہ 462، بحوالہ بیات صفحہ 43)

جہنم میں ایک صندوق ہے جس میں بارہ آدمی بند ہیں۔ چھ بچھلی امتوں کے اور چھ اس امت کے بچھلی امتوں کے چھ آدمی تو یہ ہیں: قاتیل، نمرود، فرعون، صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قاتل، بنی اسرائیل میں سے وہ دو آدمی ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے دین کو بدل ڈالا اور ان کی امتوں کو گمراہ کیا۔ اور اس امت کے چھ آدمی یہ ہیں۔
دجال، ابوبکر، عمر، ابوعبیدہ بن الجراح، سالم مولیٰ حذیفہ، سعید بن العاص۔ (جلاء العیون باقر مجلسی صفحہ 147، بحوالہ بیات صفحہ 46)

شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ بد بخت کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہوگی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ بد بخت ہے۔ تو جہنم کے داروغہ کے پاس جا تاکہ وہ تجھ کو اس حقوق کی صورت اور اس کی جگہ دکھلا دے تو میں جہنم کے داروغہ کے پاس گیا۔ وہ مجھے جہنم کی طرف لے گیا۔ وہ مجھے جس طبقے میں لے جانا اس میں سے ایسی آگ نکلتی جو اس سے پہلے سب طبقوں کی آگ سے زیادہ تاریک اور زیادہ گرم ہوتی یہی جگہ کہ وہ مجھے جہنم کے ساتویں طبقہ میں لے گیا۔ میں نے جہنم کے اس ساتویں طبقہ میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور ان کو لوہے کی جانب لٹکا دیا گیا ہے اور ان کے سر پر دو گروہ ہیں اور ان دونوں پر آگ کے گرزبارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ اس نے کہا۔ یہ ابوبکر اور عمر ہیں۔
(فتح الباقین باقر مجلسی صفحہ 509، 510، بحوالہ بیات صفحہ 46)

پس ان دو منافق مردوں (ابوبکر و عمر) اور دو منافق عورتوں (عائشہ و حفصہ) نے باہم اتفاق کر لیا کہ اس حضرت ﷺ کو زہر دے کر شہید کر دیا جائے۔
(حیات القلوب جلد 2، صفحہ 745 بحوالہ امیران انقلاب صفحہ 222)

جو کردار نوح اور لوط نبی کی بیویوں نے ان بیویوں کے خلاف ادا کیا تھا وہی کردار جناب عائشہ بنت ابی بکر اور جناب حفصہ بنت عمر نے اپنے شوہر پیغمبر اسلام کے خلاف ادا کیا۔
(سم مسموم از غلام حسین نجفی صفحہ 20)

جس طرح نوح اور لوط کی بیویاں طہیبات میں داخل نہیں اسی طرح جناب عائشہ اور حفصہ بھی طہیبات میں داخل نہیں۔ (ایضاً صفحہ 21)

..... کسی عاقل کیلئے اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا و رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسکو مسلمان سمجھے اور ہر اس شخص پر جو کہ عمر پر لعنت کرنے کے معاملہ میں توقف کرے۔ (جلال العیون باقر مجلسی صفحہ 45 بحوالہ بیانات صفحہ 45)

..... عائشہ نامیہ ہو کر مری ہے۔ (تحفہ حنفیہ از غلام حسین نجفی صفحہ 41)
آل رسول کی روایات میں ناہمی کو کتے اور خنزیر سے زیادہ نجس کہا گیا ہے۔ (ایضاً صفحہ 115)

..... ہم نے ان (عائشہ) کے ماں ہونے کا انکار کب کیا ہے مگر اس سے ان کا مومنہ ہونا تو ثابت نہیں ہو تا ماں ہونا اور ہے اور مومنہ ہونا اور جو (قبایلو سند انت محمد حسین مجتہد صفحہ 478) بحوالہ بیانات صفحہ 19
ہم ایسے خدا کو پوجتے اور جانتے ہیں کہ جس کے کام عقل کے مطابق ہوں نہ کہ اس خدا کو جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں اور بد قماشوں کو حکومت دے دے۔ (کتف الاسرار از طینی صفحہ 107، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 61)

..... ابن عمر کافر تھا (عند حنفیہ از نجفی صفحہ 41)۔ انس بن مالک بھی منافقین اشرا اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 34)۔ عبد اللہ بن مسعود کافر مرتد تھا (ایضاً صفحہ 36)۔ عبد اللہ بن زبیر کافر اور مرتد تھا (ایضاً صفحہ 35)۔ ابو موسیٰ اشعری منافقین اشرا، ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا (ایضاً صفحہ 37)۔ ابو ہریرہ صرف بیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ (ایضاً صفحہ 32)۔
— بی کا پ صحابی، ابو ہریرہ کافر ہو گیا۔ (ایضاً صفحہ 267)

..... ان الذین امنوا ثم كفروا ثم امنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم سبيلاً (پ نمبر 5، سورہ نساء آیت نمبر 137) (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر وہ کفر میں بہہ گئے، ایسے لوگوں کی نہ تو اللہ بخشش فرمائے گا اور نہ انہیں ہدایت دے گا) قرآن مجید کی یہ آیت ابوبکر، عمر، عثمان کے بارے میں ثابت ہوئی ہے یہ تینوں شروع میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور جب ان کے سامنے حضرت علی کی ولایت و اہمیت کا مسئلہ پیش کیا گیا۔ تو یہ تینوں اس سے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔۔۔۔۔ پھر حضور کے فرمانے سے امیر المومنین کی بیعت کر کے ایمان لے آئے، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد امیر المومنین کی بیعت کا انکار کر کے پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں اتنے بہہ گئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے بھی بیعت لے لی جو امیر المومنین سے بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ ان میں ایمان کی معمولی ترین مقدار بھی باقی نہ رہی۔ (اصول کافی صفحہ 265، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 158)

..... ان الذین ازادوا علی ادبارهم من بعد ما تبیین لهم الهدی (پ نمبر 26، سورہ "نور" آیت نمبر 25) جب ہدایت واضح ہو کر ان کے سامنے آگئی تو وہ لوگ کفر کی حالت میں پلٹ کر مرتد ہو گئے، اس آیت میں ابوبکر، عمر اور عثمان مراد ہیں جو امیر المومنین علی علیہ السلام کی ولایت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (ایضاً)

..... ﴿لَٰكِن اللّٰهُ حَبِيبُ الْيَكْمِ الْاِيْمَانِ وَزَيْنُهُ فِي قُلُوْبِكُمْ وَكَرِهَ الْيَكْمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ (پہ نمبر 26) جس جرات آمیز نبرہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت پیدا کر دی اور تمہیں کفر، فسق یعنی بدترین گناہ اور عصیان یعنی نافرمانی سے نفرت دلائی اس آیت میں ایمان سے امیر المؤمنین علیہ السلام کفر سے اول (پہلے) فسق سے ثانی (دوسرے) اور عصیان سے ثالث (عثمان) مراد ہیں۔
(اصول کافی صفحہ 269، بحوالہ اربعانی انقلاب صفحہ 158)

..... ﴿صاحب الامر﴾ (امام مہدی) مکہ معظمہ کے بعد مدینہ جائیں گے۔ حکم دیں گے کہ دونوں (پہلے) عمر کو ان کی قبروں سے باہر نکالا جائے۔ ان کا کفن اتار کر ان کی لاشوں کو ایک بالکل سوکھے درخت پر لٹکادیا جائے۔ وہ سوکھا درخت جس پر لاشیں لٹکی جائیں گی ایک دم سرسبز ہو جائے گا۔ اور جب خبر مشہور ہوگی تو لوگ دیکھنے کے شوق میں دور دور سے مدینہ آجائیں گے۔ ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو لوگ ان لوگوں سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں وہ الگ کھڑے ہو جائیں۔ اس کے بعد صاحب الامر فرمائیں گے۔ ان دونوں (پہلے) عمر سے بیزاری کا اظہار کرو ورنہ تم پر ابھی خدا کا عذاب آئے گا۔ وہ لوگ جواب دیں گے ہم ان کے بجائے تم سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جو تم پر ایمان لائے اور جنہوں نے تمہارے کہنے سے ان بزرگوں کو قبروں سے نکال کر ان کے ساتھ توہین کا معاملہ کیا۔ ان لوگوں کا جواب سن کر امام مہدی کالی آندھی کو حکم دیں گے کہ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ پھر امام مہدی حکم دیں گے کہ ان دونوں کی لاشوں کو درخت سے اتارا جائے پھر ان دونوں کو قدسِ الہی سے زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہوگا کہ دنیا کا آٹھواں حصہ اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ہوگا اس سب کا گناہ ان دونوں پر لازم کیا جائے گا۔ جو بھی خون ناحق کیا گیا ہوگا، کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہوگا، جو سود یا حرام مال کھایا ہوگا اور جو ظلم و ستم امام غائب کے تصور تک دنیا میں کیا گیا ہوگا۔ ان سب کو ان دونوں کے سامنے گناہاں لکھ دیں گے۔ وہ دونوں اقرار کریں گے کہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق یعنی حضرت علی کا حق وہ غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا۔ اس کے بعد صاحب الامر حکم دیں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں اور ان کو بڑا دی جائے۔ پھر صاحب الامر حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکادیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر رکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔ اس طریقہ سے دن رات میں ان دونوں کو ہزار بار موت دی جائے گی اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

(حق المبین باقر مجلسی صفحہ 145۔ بحوالہ اربعانی انقلاب صفحہ 214 تا صفحہ 219)

شیعہ کے بارے میں

پہلے اکابرین اسلام کے فتاویٰ جات

..... ﴿۱﴾ رسول اللہ ﷺ:

”جب تم دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو بُرا کہہ رہے ہیں تو تم فوراً کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔“ (رواہ الترمذی) (بیانات صفحہ 155)

..... ﴿۲﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ:

”اگر میں اپنے شیعوں کو جانچوں تو یہ زبانی دعویٰ کرنے والے اور باتیں بنانے والے نکلیں گے اور اگر ان کا امتحان لوں تو یہ سب مرتد نکلیں گے۔“ (روضۂ کلینی صفحہ 107، بحوالہ احسن الفتاویٰ جلد اول صفحہ 84)

..... ﴿۳﴾ امام شعی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی):

میں خمس خواہشات کے غلام اور گمراہ رافضیوں سے اور ان کے شر سے بچنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسلمانوں سے نفرت و بغض رکھتے ہیں۔ (مشراج السنہ جلد ۱، صفحہ ۶، بحوالہ بیانات صفحہ 130)

..... ﴿۴﴾ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (تابعی):

امام صاحب نے سورۃ فتح کے آخری رکوع کی آیت لبغیظ بہم الکفار کو رافضیوں کے کفر کی قرآنی دلیل قرار دیا اور یہ اصول بیان فرمایا کہ جو صحابہ سے جلے وہ کافر ہے اور اس سلسلہ میں علماء کی کثیر تعداد نے امام صاحب کی تائید کی ہے۔

(الاحتسام جلد 2، صفحہ 126، بحوالہ بیانات صفحہ 122، 125، 154)؛ تفسیر ابن کثیر و تفسیر روح المعانی پارہ نمبر 26 سورۃ فتح آخری رکوع)

محدث ابو ذر رحمۃ اللہ علیہ:

"جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے۔ پس تو کچھ جانکے یقیناً وہ زندقہ پر ہے۔ (الاصابہ فی تہذیب الصحابہ جلد ۱، صفحہ 10، بحوالہ صلات صفحہ 156)

ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (پانچویں صدی ہجری):

پورا فرقہ امامیہ چاہے اس کے حنفیہ ہوں یا متاخرین اس بات کا قائل ہے کہ قرآن بدل ڈالا گیا ہے اور اس میں وہ کچھ بڑھایا گیا ہے جو اس میں نہیں تھا اور اس میں سے بہت کچھ کم بھی کیا گیا ہے۔ (المغلل فی الملل جلد 3، صفحہ 181، بحوالہ ایضاً صفحہ 81)

(المغلل جلد 3، صفحہ 78 بحوالہ ایضاً صفحہ 82)

دوافض مسلمانوں میں شامل نہیں۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"جو شخص ایسی بات کہے کہ جس سے امت گمراہ قرار پائے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر ہو ہم اسے قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے۔" اسی طرح ہم اس شخص کو بھی قطعیت کے ساتھ کافر قرار دیں گے جو قرآن کا یا اس کے کسی ایک حرف کا انکار کرے یا اس میں کوئی تبدیلی کرے یا زیادتی کرے۔

اسی طرح ہم غالی شیعوں کو ان کے اس قول کی وجہ سے قطعی کافر قرار دیتے ہیں کہ ان کے اماموں کا درجہ نبیوں سے اونچا ہے۔ (کتاب الشفاء، جلد 2، صفحہ 286، 281، 290، بحوالہ ایضاً صفحہ 82، 83)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (چھٹی صدی ہجری):

"شیعوں کے تمام گروہ اس پر متفق ہیں کہ امام کا تعین اللہ تعالیٰ کے واضح حکم سے ہوتا ہے، وہ معصوم ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو امام و خلیفہ زمانے کی وجہ سے چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہو گئے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ امام کو دنیا اور دین کی تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اسی طرح دوافض بھی اپنے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ قرآن میں تبدیلی کی گئی ہے، قرآن مجید میں تحریف کے مرتکب ہوئے۔ (فتیۃ السائلین صفحہ 156 تا 162، بحوالہ ایضاً صفحہ 82، 85)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ:

رافضیوں کی طرف سے قرآن مجید کا تحریف کا دعویٰ اسلام کو باطل کر دیتا ہے۔ (تفسیر کبیر بحوالہ ایضاً صفحہ 118)

..... علامہ کمال الدین ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (ساتویں صدی ہجری):

اگر رافضی صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے۔
(فتح القدر جلد اول باب الامامت بحوالہ ابنہ صفحہ 88)

..... شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (آٹھویں صدی ہجری):

..... عصر حاضر کے ان مرتدین سے اللہ کی پناہ! یہ لوگ کھلم کھلا اللہ، اس کے رسول ﷺ، اس کی کتاب اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے عداوت رکھنے والے ہیں اور اسی طرح کے مرتد اور کافر ہیں جیسے وہ مرتدین تھے جن سے صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کی تھی۔
(منہاج السنہ جلد 2، صفحہ 198 تا 200، بحوالہ ابنہ صفحہ 26)

..... اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔..... صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے۔..... جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی کہے وہ کافر ہے۔..... رافضی کا ذبیحہ حرام ہے۔ علائکہ لیل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کا ذبیحہ جائز ہے اور روافض کا ذبیحہ مکھانا اس لئے جائز نہیں کہ شرعی حکم کے لحاظ سے یہ مرتد ہیں۔

(الصارم المملول صفحہ 575 بحوالہ ابنہ 35 تا 87)

..... فتاویٰ برازیہ (نویں صدی ہجری):

..... ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، علیہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔
(جلد 6، صفحہ 318، بحوالہ بیات صفحہ 157)

..... علامہ ابو السعود شیخ الاسلام و مفتی اعظم سلطنت عثمانیہ (دسویں صدی ہجری):

شیعوں سے جنگ جملہ اکبر ہے اور ان سے جنگ میں ہمارا جو آری مارا جائے گا وہ شہید ہوگا۔..... شیعہ اسلامی فرقوں سے خارج ہیں۔..... ان کا کفر ایک سطح پر نہیں رہتا بلکہ بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔..... ہمارے گزشتہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر تلوار اٹھانا جائز ہے اور یہ کہ ان کے کافر ہونے میں جس کو شک ہو وہ خود کفر کا مرتکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ امام اعظم، امام سفیان ثوری، امام لوزائی کا مسلک یہ ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ کر کے اسلام میں آجائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا اور امید کی جا سکتی ہے کہ دوسرے کافروں کی طرح توبہ کے بعد ان کی بخشش ہو جائے گی لیکن امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام یسٹ بن سعد اور بہت سے ائمہ کبار کا مسلک یہ ہے کہ نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور نہ ان کے اسلام لانے کا اعتبار کیا جائے گا بلکہ حد جاری کرتے ہوئے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔
(در مسائل ابن عابدین شافعی طبع سمیل اکیڈمی لاہور جلد 1، صفحہ 369، بحوالہ بیات صفحہ 27)

..... علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

یہ لوگ اکثر صحابہ کے کفر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے کفر پر سب کا اجماع ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں۔

(تمہ مظاہر حق - بحوالہ ایضاً صفحہ 87)

..... جو شخص شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔
(شرح فقہ اکبر صفحہ 198، بحوالہ ایضاً صفحہ 112)

..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (گیارہویں صدی ہجری):

..... صحابہ پر طعن کرنا درحقیقت بغیر بر طعن کرتا ہے۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہی کب؟ جو احکام شریعہ قرآن و احادیث کی راہ سے ہم تک پہنچے ہیں وہ صحابہ کے ذریعے سے ہی تو پہنچے ہیں۔ صحابہ قاتل طعن ہوں گے تو انہوں نے جو چیزیں نقل کی ہیں وہ بھی قاتل طعن ہوں گی۔ ان میں سے کسی پر طعن و تمیز کرنا دین پر طعن کرنا ہے۔
(مکتوب امام ربانی بنام مرزا فتح اللہ شیرازی بحوالہ ایضاً صفحہ 152)

..... اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ صحابہؓ میں سب سے افضل ہیں۔ پس یہ بات ظاہر ہے کہ ان کی تکفیر بلکہ تنقیص بھی کفر زندقہ اور گمراہی کا موجب ہے۔
(ردوہ افضل صفحہ 31، بحوالہ ایضاً صفحہ 12)

..... فتاویٰ عالمگیری:

رافضی وکر شیخین (صدیقؓ و فاروقؓ) کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔ ردوہ افضل وازہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام وہ ہیں جو شریعت میں مرتدین کے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 2، صفحہ 268، 269 بحوالہ ایضاً صفحہ 88)

..... شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (بارہویں صدی ہجری):

..... شیعوں کی اصطلاح میں امام معصوم ہوتا ہے، اس کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس پر باطنی وحی آتی ہے۔ پس درحقیقت وہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اگرچہ زبان سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کہتے ہیں۔
(تخصیصات الیہ صفحہ 244، بحوالہ ایضاً صفحہ 78)

..... اگر کوئی خود کو مسلمان کہتا ہے لیکن بعض ایسی دینی حقیقتوں کی جن کا ثبوت رسول اللہ ﷺ سے قطعی ہے ایسی تشریح و تاویل کرتا ہے جو صحابہؓ، تابعین اور اہل اجماع است کے خلاف ہے۔ تو اس کو زندقہ کہا جائے گا۔ وہ لوگ زندقہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اہل جنت میں سے نہیں ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن اس

کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبی نہ کہا جائے گا۔ لیکن نبوت کی جو حقیقت ہے یعنی کسی انسان کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا اس کی اطاعت کا فرض ہونا اور اس کا معصوم ہونا، یہ سب ہمارے اماموں کو حاصل ہے۔ تو یہ عقیدہ رکھنے والے ذہنیں ہیں اور جسور متاخرین حنفیہ و شافعیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ واجب القتل ہیں۔ (سوانحی شرح مؤطا جلد دوم، بحوالہ ایضاً صفحہ 91)

..... ۱۰ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (تیرہویں صدی ہجری):

فرقہ امامیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے منکر ہیں اور کتب نقد میں مذکور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جس نے انکار کیا وہ اہل بدعت است کا منکر ہوا وہ کافر ہو گیا۔ — حنفی مسلک کے مطابق امامیہ شیعہ شرعی حکم کے لحاظ سے مرتد ہیں۔

(فتاویٰ عزیزیہ، بحوالہ بیانات صفحہ 158، 163)

..... ۱۱ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخین (ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔

(بالا دہ منہ بحوالہ بیانات صفحہ 138)

— جو شیعہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں وہ مومن نہیں ہیں۔ (تفسیر مظہری اردو جلد 8 صفحہ 306)

..... ۱۲ دور مختار (حنفی مسلک کا فقہی مجموعہ):

شیخین میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہنے والا یا ان میں سے کسی پر طعن کرنے والا کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(دور مختار جلد 4، بحوالہ بیانات صفحہ 158)

..... ۱۳ علامہ ابن علی بن شامی رحمۃ اللہ علیہ:

جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے یا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے تو اس کے کفر میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

(رد المختار جلد 2، صفحہ 294، بحوالہ بیانات صفحہ 81)

..... ۱۴ مولانا عبد الباقی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ:

جو اہل ابواء و دعویٰ اسلام کے باوجود ضروریات دین میں سے کسی بات کے منکر ہوں۔ خواہ ان کا انکار کسی دیکھ بھول ہی کی بنیاد پر ہو

ان کے کفر میں اور ترکہ کے مستحق نہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ خالی دوافض کا معاملہ ہے جو قطعاً دین کی تکذیب اور ادعاء

تحریف قرآن وغیرہ کی وجہ سے خدا اور رسول ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (بیانات صفحہ 147)

..... ۱۵ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ:

شیعہ بے ادب ہر چند کلمہ توحید زبان سے کہے لیکن مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر ایک آیت قرآن شریف کا کوئی کلمہ گو منکر و کذب ہو

تو وہ کافر ہوتا ہے۔ کلمہ پڑھنے اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مومن نہیں ہوتا۔ اذیت محبوبہ رسول خدا، اذیت رسول اللہ ہے

اور مؤذی رسول کا کافر ہے۔ ایسے شریروں کی تکفیر و تحقیق ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (بدایۃ النبی صفحہ 14، بحوالہ بیانات صفحہ 138)

مولانا ذلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (چودھویں صدی ہجری):

محققین کے نزدیک سی روافضی کا کفر محکم مرتد ہیں۔ لہذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

(فتاویٰ ملاحہ علوم اہل صفحہ 213، کتاب الذبائح، ج ۱، ج ۱، ص ۱۱۶)

فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

روافضی حیرانی دو معرات شیخین صدیق اکبر رضی اللہ عنہما، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں مستلغ کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتبہ معتد، فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ تہذیب و فتنہ کی صحیحات پر مطلقاً کافر ہیں۔

یہ حکم فقہی حیرانی روافضیوں کا ہے اگرچہ تہذیب و انکار خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والا حوط مافیہ قول البتہ کلمین انہم ضلال من کلاب النار و کفار دہدہ ناحذ (یعنی یہ گمراہ ہیں، جنم کی آگ کے کتے ہیں اور کافر ہیں) اور روافضی زائد تو ہرگز صرف حیرانی نہیں علی العموم منکران ضروریات دین اور با جماع مسلمین یقیناً قطعاً کفار مرتد ہیں۔ یہی تک کہ علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ جو انہیں کافر نہ جانیں وہ خود کافر ہے۔ بہت سے عقائد کفریہ کے علاوہ وہ کفر صریح میں ان کے عالم، جاہل، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے سب بلا اتفاق گرفتار ہیں!

کفر اول:

قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ اور بدھض قرآن مجید میں زیادت، نقص یا تبدیلی، کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل لانے یا اسے تحمل جانے بلا جماع کافر و مرتد ہے۔

کفر دوم:

ان کا ہر تنقض سیدنا امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو معرات عالیات انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ و التحیات سے افضل بتاتا ہے اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کے یہ جماع مسلمین کافر ہے دین ہے۔

بائنما ان روافضیوں پترائیوں کے باب میں حکم قطعی انصافی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتد ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خاص زنا ہے۔ (معنا اللہ) مرد روافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہو گا۔ محض زنا ہو گا اولاد الزنا ہو گی۔ باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہو گی، نہ مرد کی زانیہ کے لئے سر نہیں۔ روافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ ان کے مرد، عورت، عالم، جاہل کسی سے میل بول، سلام کلام سب سخت

کبیرہ شہد حرام جو ان کے ملعون عقیدوں پر انکا ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرنے یا متابع قیام اثر
 دین خود کافر ہے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو جو کافر
 ہوش منیں اور اس پر عمل کر کے سچے سچے مسلمان مبنی نہیں۔
 (المرآۃ بحوالہ زیارات صفحہ 117 * 118 * 119)

..... (۵) مولانا محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ :

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔

(المرآۃ بحوالہ صفحہ 51 ایضاً صفحہ 56)

..... (۶) مولانا عبد الشکور فاروقی لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ :

شیعہ اثنا عشری قلعہ خارج اسلام ہیں۔ ہمارے علماء سابقین کو چاہئے کہ ان کے مذہب کی حقیقت کماحقہ معلوم نہ تھی بوجہ اس کے کہ
 لوگ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور کتابیں بھی ان کی ثایب تھیں لہذا بعض محققین نے باہر اھیافہ ان کی تحلیف میں کی تھیں مگر قرآن
 ان کی کتابیں ثایب نہیں رہیں اور ان کے مذہب کی حقیقت منکشف ہو گئی۔ اس لئے تمام محققین ان کی تحلیف پر متفق ہو گئے ہیں
 ضروریات دین کا انکار قلعہ کفر ہے۔ اور قرآن شریف ضروریات دین میں سب سے اعلیٰ و ارفع چیز ہے اور شیعہ باہر انکشاف کیا ان
 حقائق اور کیا متاخرین سب کے سب تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ان کی معتبر کتابوں میں زائد از دو ہزار روایات تحریف قرآن
 موجود ہیں۔ ان کے علماء کا اقرار رہا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں۔ تحریف قرآن پر صریح اللہ لایا ہے۔ شیعوں کا کفر
 ہمارے عقیدہ تحریف قرآن محل تردد نہیں ہے۔ لہذا شیعوں کے ساتھ مناکحت قلعہ باہر اور ان کا زہد حرام ان کا چندہ مسجد
 لینا حرام ہے۔ ان کا جنازہ پڑھنا یا ان کو جنازہ میں شریک کرنا جائز نہیں ہے۔ ان کی مذہبی تعلیم ان کی کتابوں میں یہ ہے کہ سینوں
 جنازہ میں شریک ہو کر یہ اعام کرنا چاہئے کہ یا اللہ ! اس کی قبر کو آگ سے بھروں اور اس پر عذاب نازل کر۔ (زیارات صفحہ 170 * 171)

اس فتویٰ کو مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا عبدالرحمن امروہی، مولانا اعجاز علی، مولانا
 مفتی محمد حسن شاہ جہان پوری، مولانا قاری محمد طیب، مولانا مفتی محمد شفیع سمیت متعدد ائمہ کبار علماء اور اصحاب فتویٰ کی تصدیق
 اور تائید است مولانا اشرف علی تھانوی کی علیحدہ تحریر میں توثیق حاصل ہے۔

..... (۷) مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ :

اگر کوئی شیعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر نسبت باندھتا ہے یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ
 پر ایسا کرتا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر قادیانہ دوسرے قاسم العلوم ص 145 - اختلاف نمبر 1017) (زیارات صفحہ 22)

استفتاء

از مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی (انڈیا)

حضرات علماء کرام و مفتیان عالم اسلام و اصحاب فتویٰ

آپ حضرات نے گزشتہ اور ابی میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی اور مسلم کتبوں کی وہ عبارات اور ان کے اکابر کے اقوال پر جو شیعوں مذہب میں سند کا درجہ رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائے۔ جن کے مطالعہ کے بعد اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اندر میں صورت قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ ایسا گروہ جو

(1) — موجودہ قرآن کو محرف (تبدیل شدہ) اور شراب خور خلفاء کی کتاب کہنے والا

(2) — شیخین اور تمام صحابہ کرام کو کافر قرار دینے والا

(3) — منصب نبوت سے منصب امامت کو برتر جاننے والا

ہو، مسلمان ہو سکتا ہے یا نہیں.....؟

آپ کے سامنے ان عبارات کے ساتھ ساتھ امت کے محققین علماء اور اکابرین اسلام کی آراء بھی آچکی ہیں اب آپ حضرات سے درخواست ہے کہ ان سب چیزوں کے منظر عام پر آ جانے کے بعد آپ کے نزدیک شیعہ اثنا عشریہ کی شرعی حیثیت کیا ہے اگر گروہ کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے قرآن و سنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حالیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باطلہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کے استفتاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہ اور ہندو پاک کے انکار علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی مکمل تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی عقائد نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام دکانہ روح اللہ خمینی کی کتاب ”کشف الاسرار“ و دیگر کتابوں سے ضمیمہ کے جس نظریات و فرمودات کی نشاندہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافر و مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور ضمیمہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفتاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک سلسلہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا دار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لایا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا اجمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اجماع ہے۔ بحوالہ حضرت علامہ محمد اور شاہ کشمیری ”اپنی بے نظیر تصنیف ”تکفیر المحدثین“ میں لکھتے ہیں کہ ”اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضروریۃ“ یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان کے عقائد باطلہ و خرافات اور وجوہ کفر اور مذکورے شار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر درج ذیل ہیں۔

(1) — پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تمس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بینہ میں لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو عرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2) — دور صحابہ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی یا پیغمبر نہ ہوگا۔ لہذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ برا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا یہ لوگ درحقیقت تفسیر کی وجہ سے اپنے لہاسوں کے لئے لٹاؤ نبی کے استعمال کرنے سے تو کربہ کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آخر کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان

کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ فطینی کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ فطینی نے اپنی کتاب المحکومۃ الاسلامیۃ میں غامد فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمود او درجة سامیة و خلافة تکوینیہ تخضع لولا یعها و سبطرتها جمیع ذرات هذا الکون وان من ضروریات مذهبنا ان لانتسنا مقاما لا یبلغه ملک مقرب ولانی مرسل الی ان قال وقد ورد عنهم (ع) ان لسمع الله حالات لا یسمعها ملک مقرب ولانی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهراء علیهم السلام / الخ المحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3) — یہ لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و برکت اور پاک دامن کی بابت قرآن میں صریح نازل ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بناوت ہے اور آپ کے گھرانے کے ساتھ تو اتالیٰ عتلا اور گستاخی کا جین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4) — ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک مصل اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5) — یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو منافق خائن اور مخرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نور الانوار کے نقول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے قوی اجماع صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ نیز نور الانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

(6) — نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثنا عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدیؑ حضرات شیخین ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات تو جین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث آینا بھی ہے۔

بہر حال مزکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ فطینی کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔
 او اللہ اعلم و علمہ اتم

از مفتی ولی حسن مفتی اعظم پاکستان

جامع اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

بھارت، بنگلہ دیش اور پاکستان کے دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کے جوابات

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے شیعہ کے تین اہم کفریہ عقائد پر جس رائے کا اظہار کیا گیا تھا اور جس طرح حضرت مسطف مودع نے ان عقائد کی بنیاد پر شیعہ اثنا عشریہ کے کفر پر اہل نکل بیان فرمائے تھے اور پھر انہی دلائل کی روشنی میں جب استفتاء کیا گیا تو ہندو پاک تمام علماء نے مولانا منظور احمد نعمانی کی رائے کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا نعمانی کی رائے کے مطابق شیعہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنیاد پر کافرو مرتد ہیں۔ ————— علماء کے نام اور تصدیقات محفوظ ہوں۔

تصدیقات علماء پاکستان

علماء سرحد

اسیر مالٹا یادگار سلف حضرت مولانا عزیز گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

امیر مالٹا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص، اکابر دیوبند کی یادگار حضرت مولانا محمد عزیز گل صاحب جو کچھ عرصہ قبل فوت ہو گئے ہیں کی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا اور آپ کو استفتاء اور فتویٰ پڑھ کر سنایا گیا تو اس پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بہت دعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ فتویٰ وقت کا اہم تقاضا اور ضرورت ہے کہ نگہ ان کے عقائد اب بالکل واضح ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کھل کر اپنا پہچاننے کے درپے رہتے ہیں۔ آپ سے دستخط کی درخواست کی گئی تو فرمایا کہ میں اس فتوے کی توثیق کرتا ہوں۔ بیان نہیں دی جس کی وجہ سے پندرہ سال سے قلم نہیں اٹھایا اور ہاتھ میں ریشہ بھی ہے اسلئے دستخط سے معذور سمجھیں۔ دوبارہ درخواست کی گئی کہ تہمک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر آپ کے دستخط ہوں تاہم وہ شفقت اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت نے ہاتھ پکڑا کر فتوے پر دستخط فرمائے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے شیعوں کے کفر کا فتویٰ مولانا عبدالکودر لکھنوی لکھ چکے ہیں جس پر ہمارے تمام اکابر نے دستخط فرمائے تھے۔ اس طرح شیعوں پر کفر کا فتویٰ علمائے دیوبند کا متفقہ موقف ہے۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب "خليفة مجاز حکيم الامت حضرت تھانوی

قدس سرہ و سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور و دیگر علماء و اساتذہ جامعہ

شیعہ بکے کافر ہیں ان کے کفر کو اور ان کی شاعت کو ہمارے حضرت مجدد ملت نور اللہ مرقدہ، بھی اپنے فتویٰ اور ملفوظات میں بار بار بیان فرما چکے ہیں علماء دیوبند نے جب شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا تو اس پر مولانا عبداللہ دیوبندی کے اشکالات کے ہمارے حضرت قدس سرہ نے جواب دیئے شیعوں کا پورا دین اور مذہب کلمہ سے لے کر نماز، روزہ اور ذبح تک ہر چیز پر اسلام اور مسلمانوں سے مختلف ہے۔ ان کا سب سے بڑا کفر یہ ہے کہ یہ موجودہ قرآن کو محرف مانتے ہیں امت کے قائل ہیں اور صحابہؓ کو مرتد و منافق سمجھتے ہیں اس لئے یہ کافر ہیں اور میں مفتی صاحب کے فتوے کی تصدیق و توثیق کرتا ہوں جو علماء اور مشائخ شیعوں کے خلاف علمی و عملی کام کر رہے ہیں وہ جہاد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و عطا فرمائے اور ان کو کامیاب فرمائے۔ میں ہر وقت ان لوگوں کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔

(حضرت مولانا فقیر محمد (مدظلہ) سرپرست اعلیٰ جامعہ امداد العلوم، پشاور)

ہم اپنے بزرگ اور قابلِ عدا احترام علماء کرام کی تائید کرتے ہوئے روافض اٹھ عشریہ کے اسباب کفریہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

محمد حسن جن جن اللہ ریٹ جامعہ امداد العلوم، پشاور

روافض کی کتب کے مطالعہ سے ان کی تکفیر خود بخود معلوم ہوتی ہے۔

امان اللہ (استاذ حدیث جامعہ امداد العلوم)

عبدالرحمن (ناظم جامعہ امداد العلوم)

محمود (مدرس جامعہ امداد العلوم)

حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ و علماء دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خشک، ضلع پشاور

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ مفتی اعظم پاکستان فقہ اور فتاویٰ میں ہمارے مقتدا اور امام ہیں اور ہم مقتدی حضرات فتاویٰ میں صرف آپ کی اقتدا کرتے ہیں اس لئے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی حضرت مفتی صاحب کے فتوے کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ آپ کا فتویٰ ہم تمام علماء دیوبند اور خدام کے لئے حجت اور دلیل ہے آپ کے حکم کے پیش نظر سعادت کے لئے دستخط کر رہا ہوں ورنہ حضرت مفتی صاحب کے دستخط ہم سب کی طرف سے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے اس جہاد کو قبول فرمائے۔ ان بزرگوں نے اس فقہ کا ہر وقت احساس کیا اور اس مرض کو سرطانی بننے سے قفل ہی امت

مسئلہ سے کٹ کر علیحدہ کرنے کی کوشش کی میں اونٹی غلام کی حیثیت سے اس جدوجہد اور جہاد میں حضرت مفتی صاحب کا ساتھ دوں گا اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک و رکن قومی اسمبلی پاکستان

میر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن مدظلہ کے جواب سے اتفاق ہے بلاتک و شبہ یہ فرقہ مرتد ہے اس سے نکاح حرام اور کالعدم ہے۔

محمد فرید عقیقی عنہ مفتی و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک

شیخ الحدیث نائب مہتمم و استاذ حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ ٹنک و رکن ایوان بالا پاکستان

عبدالحلیم استاذ دارالعلوم حقانیہ

انوار الحق استاذ دارالعلوم حقانیہ

عبد القیوم حقانی استاذ دارالعلوم حقانیہ

غلام الرحمن استاذ دارالعلوم حقانیہ

مدرسہ نجم المدارس و علماء کلاچی — ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کا اثنا عشری شیعوں کے بارے میں فتویٰ لفظ بلفظ دیکھا۔ فتویٰ یہی ہے افسوس کہ اس کے عدم اظہار میں مدظلہ خیر ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

(قاضی عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی)

قاضی عبداللطیف کلاچی فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ایوان بالا پاکستان

قاضی محمد شمیم ناظم مدرسہ نجم المدارس

امان اللہ مدرس نجم المدارس

غلام علی مدرس نجم المدارس

قاضی عبدالحکیم نائب مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس

محمد زمان مدرس نجم المدارس

قاضی محمد اکرم مدرس نجم المدارس

محمد ہارون کلاچی، گلاب نور کلاچی، حافظ عبدالواحد کلاچی، عزیز الرحمن کلاچی، عبداللہ کلاچی، حبیب الرحمن کلاچی

دارالعلوم سرحد پشاور

الحبیب مصیب

عبد اللطیف مفتی دارالعلوم سرحد پشاور

شفیع الدین مدرس دارالعلوم سرحد

جلیل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد

احسان الحق مدرس دارالعلوم سرحد

محمد ایوب جان پوری مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد

عبداللہ مدرس دارالعلوم سرحد

سمیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد

شباب الدین مدرس دارالعلوم سرحد

مرکزی دارالقراء — نمک منڈی پشاور

الجواب صحیح:

محمد فیاض مستم مرکزی دارالقراء نمک منڈی پشاور

محمد جان شیخ الحدیث مرکزی دارالقراء پشاور

جامعہ اشرفیہ پشاور

محمد اشرف قریشی — مدیر صدائے اسلام و مستم جامعہ اشرفیہ پشاور

دارالعلوم ہادیہ پشاور

الجواب صحیح

سعید الرحمن ناظم اعلیٰ دارالعلوم ہادیہ پشاور

رحمت ہادی مستم دارالعلوم ہادیہ پشاور

مدرسہ معراج العلوم بنوں

جو استثناء میرے سامنے آیا اور اس میں فرق اثنا عشریہ کے عقائد ہیں کی رو سے یقیناً اس قسم کے عقائد رکھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اس سے مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والی جماعت جب کہ کافر ہے اور پھر آپ کو یہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور عائشہ المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں اس تلخی میں نہ بھنیں ان سے اطمینان برات کر کے ان کے کفر و کفریات عام طور پر شہر کریں۔

فضل غنی مفتی مدرسہ معراج العلوم بنوں

ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں اور ان سے مسلمانوں جیسا معاملہ نہیں ہونا چاہئے۔

صدر الشہید مستم مدرسہ معراج العلوم بنوں

اس قسم کے عقائد رکھنے والا جو کہ استثناء میں مذکور ہیں خواہ وہ فرقہ اثنا عشریہ ہو یا اور ہو، کافر ہے۔

روشان مدرس معراج العلوم بنوں

عبدالروف مدرس معراج العلوم بنوں

احمد شاہ مدرس معراج العلوم، حبیب الرحمن مدرس معراج العلوم، سعد اللہ مدرس معراج العلوم۔

جامعہ مدنیہ تجوید القرآن بنوں

ایسے عقائد والے کافر ہیں۔ حضرت گل مستم جامعہ مدنیہ تجوید القرآن و خطیب جامع حق نواز خان بنوں

جامعہ مدنیہ اسماعیل

صحیح عقائد تک ایسے عقائد رکھنے والے کسی دعات کے مستحق نہیں ہیں۔

حافظ سید حبیب شاہ ناظم اعلیٰ جامعہ مدنیہ

عبدالقی مدرس جامعہ مدنیہ

عبد اللہ مدرس جامعہ مدنیہ

جامعہ علوم شرعیہ بنوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحَمْدًا وَمُصَلِّیًّا وَمُسَلِّمًا

اما بعد حضرات علماء کرام کہ قرآن کی پابندی در بارہ شیعہ حضرات خصوصاً اثنا عشریہ نظر سے گزرے تفصیل کا موقع تو نہیں ہے البتہ قرآن پاک۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد بالکل واضح کفر ہے ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک قطعاً حرام ہے ان کے ساتھ رشتے ٹاٹے نکاح کے حرام ہیں ان کے عقائد سے عوام الناس کو آگاہ کرنا علماء کرام کا فرض ہے لہذا بندہ علماء کرام کے فتوؤں کی من و عن تائید کرتا ہے۔

(نقطہ) تنگ اسلاف حضرت علی عثمان

مہتمم مدرسہ عربیہ علوم شرعیہ بنوں

جامعہ طلیبیہ پیرو ضلع بنوں

الجواب صحیح محمد حسن مہتمم جامعہ طلیبیہ

جان محمد مدرس جامعہ طلیبیہ

محمد انور مدرس جامعہ طلیبیہ

محمد شفیع مدرس جامعہ طلیبیہ

حضرت علی جامعہ طلیبیہ

علماء و خطباء بنوں

الجواب صحیح حاجی محمد جاذب خطیب جامع مسجد واس چوک بنوں

عبد الرحمن خطیب جامع مسجد مدنی

محمد زمان خطیب جامع مسجد حافظ جی عید گاہ لگی روڈ بنوں

غیاث الدین سواتی منہ خیل بنوں

غیاث الدین ڈومیل وزیر ضلع بنوں

عمر خان مہتمم مدرسہ اسلامیہ خزانہ العلوم تاجہ زئی بنوں

زروولی شاہ مہتمم مدرسہ عربیہ کتوا العلوم بنوں

قادی نور الرحمن شیرکی خیل بنوں

عبد الغفار تاجہ زئی

محمد طیب کوثر، ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار العلوم میراخیل بنوں
شیر محمد خطیب جامع مسجد تجوڑی بنوں

دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح فضل اللہ مستم دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
حیدر اللہ جان، ناظم اعلیٰ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
الجواب حق، الحق الحق بلا تبالغ حبیب اللہ مفتی دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
آج محمد مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت
محمد کفایت اللہ // // //

جامعۃ العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

الجواب حق فصاذا بعد الحق الا لصلال عزیز الرحمن — مفتی حامد العلوم الاسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں
الجواب صحیح (قاری) فضل الرحمن مستم جامعہ العلوم الاسلامیہ لکی مروت

جامعہ عثمانیہ مچن خیل لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح — عبدالمعین مستم جامعہ عثمانیہ موضع مچن خیل لکی مروت بنوں

علماء و خطباء لکی مروت

الجواب صحیح — عزیز الرحمن خطیب جامع مسجد قریشی لکی مروت
نعمت اللہ لکی مروت

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن، محلہ پراچگان کوہاٹ

ایشیاء، عشری شیعہ کے بارے میں احقر کے سامنے پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب دامت برکاتہم اور ہندوستان
محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمن اعلیٰ دامت برکاتہم کے فیصلی جواب و فتویٰ پیش کئے گئے۔ ہمیں بھی حرف بہ حرف ان کے جواب
مطابق ہے اور دارے نزدیک بھی ایشیاء عشری راہب کا فریب ان کے ساتھ غیر مساوی جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب
(مولانا) معین الدین خلام دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

ہم اس فتوے کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔

قمر الزمان عفی عنہ، دارالعلوم

غلام محمد صادق مدرس

فخر الاسلام کان اللہ لہ، مدرس

گوہر شاہ غفرلہ، مہتمم دارالعلوم،

روح الامین غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم

معتمد باللہ عفی عنہ، مدرس

(مولانا) ایاز احمد غفرلہ، مدرس

دارالعلوم اسلامیہ عربیہ تخت بھائی مردان

میں تہ دل سے شفیق ولی حسن بخوری ٹاٹون کراچی کی طرف سے شائع شدہ فتویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(مولانا) محمد امین گل عفی عنہ

شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

الجواب صحیح — روح اللہ عفا اللہ عنہ، مہتمم دارالعلوم نعمانیہ

علماء کرام و مفتیان عظام ضلع مردان صوبہ سرحد

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد فقد طالعنا الفتوی فی حق

الشیعۃ الشنیعۃ و طالعنا بعض الحواجیات فہی حقة مطابقة الشریعة الغراء المخالفا

عن تلک الفتوی مخالفة عن الحق و ماذا بعد الحق الا للضلال

حمد اللہ مہتمم دارالعلوم منقر العلوم ڈیڑی و امیر جمعیت علماء اسلام ضلع مردان

قاضی نور الرحمن سرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

سعید اللہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مردان

عبد الغنی صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ انوار العلوم ڈانگ پٹا مردان

محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد کجوفان روڈ مردان

معین الدین ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رحمہ وناظم ہدیت علماء اسلام ضلع مردان

حافظ حسین احمد محترم دارالعلوم تحفۃ القرآن الکریم یار ہوتی مردان

بیرزادہ عبدالحسین ناظم اعلیٰ ہدیت العلماء اسلام تحصیل مردان مقام مہجرات

احمد عبدالرحمن الصدیق ایم اے مدیر نظارۃ المعارف مسجد سیدنا عثمان بیڑی نوشہرہ صدر ضلع پشاور

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان

ہم حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی کے استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد مفتی دلی حسن نوکی کے فتویٰ کی مکمل تائید و توثیق کرتے ہیں۔

علاء الدین محترم دارالعلوم نعمانیہ
عطاء اللہ شاہ مفتی دارالعلوم نعمانیہ
سراج الدین نائب محترم دارالعلوم نعمانیہ
عبدالحمد مدرس امیر عباس مدرس

علماء و خطباء ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح — غلام رسول خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ڈیرہ اسماعیل خان

محمد رمضان خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان // // //

سراج الدین مفتی صدر مدرس دارالعلوم فرقانیہ نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان // // //

مولانا غلام بادشاہ خطیب مدنی مسجد ڈیرہ اسماعیل خان // // //

مولانا عبد الرشید ڈیرہ اسماعیل خان مولانا فیض اللہ فاضل دیوبند ڈیرہ اسماعیل خان // // //

علماء پنجاب

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

فقیر مندرجہ فتویٰ سے متفق ہے شیعہ اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے بلاشبک کافر ہیں۔

نصیر ابو الخلیل خان محمد خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریفہ

جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

قرآن کریم کی تحریف، شیخین کی تکفیر اور مسئلہ امامت (جو عقیدہ قسم نبوت کے منافی ہے) کی بنا پر مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی الرحمن ٹوکی مدظلہ کے فتویٰ کی تائید ہے۔

سید الرحمن مہتمم جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی

جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

مفتی اعظم پاکستان مفتی دُن حسن کے فتویٰ کے بعد شیعہ اثنا عشریہ کے کفر میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہم مفتی صاحب کے فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

محمد عبداللہ مدیر جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

عبدالمتین ناظم جامعہ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد

محمد شریف، عبدالباسط، عبدالعزیز، عبدالغفور، ظہور احمد

خطیب بادشاہی مسجد لاہور

الجواب صحیح ————— عبدالقادر آزاد (خطیب بادشاہی مسجد لاہور)

جامعہ مدنیہ انک شہر

احقر اکابر علماء کرام کے ارشادات سے پورا متفق ہے۔

محمد زاہد الحسنی فخر، مہتمم جامعہ مدنیہ انک شہر

الجواب صحیح ————— محمد نصیر الحسنی، مدرس جامعہ مدنیہ انک شہر

جامعہ اشرفیہ لاہور

لقد اصلب من ابواب ————— محمد عبداللہ مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب صحیح ————— محمد مالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

الحجیب مصیب ————— محمد موسیٰ البازعی عفی عنہ، استاذ حدیث و تفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور و علماء لاہور

الجواب صحیح محمد اجمل قادری امیر انجمن خدام الدین لاہور

الحجیب مصیب (قاری) محمد اجمل خان مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و مہتمم مدرسہ عربیہ و اسلامیہ لاہور

الجواب صحیح سید نقیس الحسنی خلیفہ مجاز حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

اصاب من اجاب واجاد فی الجواب وماذا بعد الحق الا للضلال (ابو محمد قاسمی لاہور)

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

الجواب صواب بالارتیاب — ابو الزہد محمد سرفراز صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم

دار العلوم فیصل آباد

الجواب صحیح — مفتی زین العابدین مفتی و مہتمم دار العلوم فیصل آباد

دار العلوم فیض محمدی فیصل آباد

الجواب صحیح — محمد انور کلیم اللہ مہتمم دار العلوم فیض محمدی

الجواب صحیح — ضیاء الحق مفتی دار العلوم فیض محمدی و خطیب مرکزی جامع مسجد فیصل آباد

// // محمد عابد مدرس دار العلوم فیض محمدی

// // محمد الیاس مدرس اشرف المدارس فیصل آباد

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کمر وڑیکا ضلع ملتان

الجواب صحیح — عبد المجید شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کمر وڑیکا

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بہکھر

الجواب صحیح — محمد عبد اللہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بہکھر

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مفتیان اور علماء کرام کی آراء

شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ مندوبہ ذیل کفریہ عقائد کے قائل ہیں۔

(۱) موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ و ناقص ہے۔ اس میں تحریف و کمی بیشی کی گئی ہے (۲) عقیدہ امامت (۳) سوائے تین چار کے باقی تمام

صحابہ مرتد و کافر ہیں (۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بدستان اور الزام تراشی جو تکذیب قرآن کو مستلزم ہے۔

واضح رہے کہ شیعوں کے یہ کفریہ عقائد شیعہ مذہب کی انتہائی معتبر اور مستند کتابوں میں درجہ شہرت و قوت کے ساتھ منقول ہیں اور ان کے پیغمبرین بلا تامل ان کفریات کو اپنا عقیدہ قرار دیتے ہیں۔

لہذا شیعہ اثنا عشریہ رافضیہ جو عقائد بالا کے قائل ہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں سے ان کا نکاح شادی بیاہ جائز نہیں
حرام ہے مسلمانوں کے لئے ان کے جنازے میں شرکت جائز نہیں ان کا زیچہ حلال نہیں۔ (واللہ اعلم)

عبد الستار عطاء اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان
اگر کوئی شیعہ کہتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد نہیں تو وہ اپنی مذہبی کتابوں سے بے خبر ہے یا تقیہ کرتا ہے کیونکہ تقیہ (بھوٹ) ان کے
مذہب میں عبادت ہے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسے تمام پیغمبرین کی تکفیر کرے جو تحریف قرآن وغیرہ عقائد کفریہ کے
قائل ہیں۔

الجواب صحیح — محمد عبد اللہ عطاء اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان

ما جاب بہ المفتی عبد الستار وامت برکاتہم فیہ الکفایہ وعلیہ السمعول بل الحق الذی لامحبص عنہ
محمد اسحاق غفرلہ مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

جامعہ قاسم العلوم ملتان

مذکورہ بالا اشتقاق اور حضرات مفتیان کرام کے فتاویٰ میں داخل کے ساتھ واضح کیا گیا ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کریم کے قائل ہیں
انک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قائل ہیں صحبت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر ہیں جبرائیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی
کا قول کرتے ہیں سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جائز اور کار خیر سمجھتے ہیں اور عقیدہ امامت الصلوٰۃ والسلام کے لئے ثابت ہیں۔ الحاصل امور در
میں سے مسائل ضروریہ کے منکر ہیں لہذا یہ عقائد رکھنے والے شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

الجواب صحیح — محمد انور شاہ غفرلہ مفتی راستہ حدیث جامعہ العلوم ملتان

انساب من ابواب — منظور احمد نائب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

الجواب صحیح — فیض احمد مستم جامعہ

علماء بلوچستان

مدرسہ مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ و علماء بلوچستان

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمہ اللہ کے فتویٰ کی ہم تائید و توثیق کرتے ہیں۔

انوار الحق خلیف جامع مسجد کوئٹہ

عبد الغفور مستم مدرس مظہر العلوم شاہدرہ کوئٹہ

آغا محمد مدرس دارالعلوم اسلامیہ دہلوانی

عبد المنان ناصر نورانی بلوچستان

عبد القیوم نائب صدر سوار اعظم اہلسنت دہلوانی

عبد الستار صدر سوار اعظم اہلسنت بلوچستان

مولانا بخش مستم مدرس عربیہ صدیقیہ مستونگ ضلع قلات و ناظم اعلیٰ سوار اعظم اہلسنت بلوچستان

مدرسہ مطلع العلوم بروڑی روڈ کوئٹہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن کافٹوی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

الجواب صحیح — حافظ حسین احمد عالم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

الجواب صحیح — عبد الواحد مستم مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ

علماء سندھ

سندھ کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا عبد الکریم صاحب دامت برکاتہم ہر شریف و ابوں کافٹوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى — اما بعد

راقم اعرف سے شیوخ کے متعلق فتویٰ طلب کیا گیا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ صاحب الفروض اور مدنی منورہ کے بلائے عالم اور قرون اولیٰ المشہورۃ بالخیار زمانہ کی شخصیت ہیں میں ان کے فتویٰ کا تابع ہوں۔

فقط — عبد الکریم قریشی ساکن ہر شریف قمبر ضلع لاڑکانہ

نوٹ :- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ بنی ساکہ مقدمہ اور فتاویٰ میں مولد کے ساتھ مذکور ہے۔

مدرسہ اشرفیہ سکھر و علماء سکھر

شیخہ کافر ہیں ہم مفتی ولی حسن نوکی کے فتویٰ کی تصدیق و تائید کرتے ہیں۔

محفوظ احمد مفتی و مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

خلیل احمد بندھانی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

عبد امدادی مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر

واب صحیح — محمد سلیم خطیب مسجد اقصیٰ نواں گوٹھ سکھر

واب حق — بلال رباب محمد بشیر مبلغ ختم نبوت سکھر

واب صحیح — حضرت مولانا حافظ محمود اسعد صاحب ہالہجوری حجازہ نشین خانقاہ ہالہجی شریف سندھ۔

مفت مولانا غلام محمد صاحب پسنور شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ خیرپور میرس سندھ۔ شیعہ کافر اور زندیق ہیں۔

مفت مولانا مفتی غلام قادر صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیرہ خیرپور میرس سندھ۔

ناصر اسلام حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بخاری سکھر سندھ۔ شیعوں سے برا اسلام کا دشمن کوئی نہیں۔

واب صحیح — محمود اسعد ہالہجوری حجازہ نشین خانقاہ ہالہجی شریف سندھ

ام محمد۔ شیخ الحدیث جامعہ شمس الہدیٰ کولاب جھیل خیرپور۔

واب صحیح — غلام قادر غفرلہ ٹھیرہ۔

عبد عبداللہ شاہ بخاری — سکھر شیعوں سے برا اسلام کا کوئی دشمن نہیں۔

مدرسہ مدینہ العلوم سکھر

میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن نوکی کے نوکی کی تائید کرتا ہوں۔

عبد المجید مہتمم مدرسہ مدینہ العلوم سکھر

علماء حیدر آباد کی آراء

عیدہ اثنا عشریہ غافر ہیں کیونکہ یہ قرآن کے منکر ہیں صحابہ کرام کو مرتد سمجھتے ہیں، عقیدہ اہمیت کے اعتبار سے ختم نبوت کے منکر ہیں۔ سب مفتی اعظم پاکستان ولی حسن نوکی کی تصدیق کرتے ہیں۔

عبد الحق مدرس مدرسہ مشائخ العلوم حیدر آباد

عبدالرؤف مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ مشائخ العلوم حیدر آباد

عبد التین خطیب جامع مسجد وحدت کلاں حیدر آباد

عبد اسلام صدر سہ ماہی اعظم اہلسنت حیدر آباد

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب بمعلہم الحق والصواب

اشاعری شیعہ فرقہ دو ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر ہو مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تمسک کا قائل ہو یا قرآن کے بارے میں حضرت جبرائیلؑ کی غلطی کا قائل ہو یا صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کا منکر ہو (وامثال ذالک)، تو یہ بالاعتقاد کافر ہیں جن کے بارے میں علماء حق پہلے بھی کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ لہذا ایسے غلط عقائد رکھنے والوں سے سلسلہ مناکحت اور ان کا بیچہ نذر و نیاز کی چیزیں کھانا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا یا ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کو مسلمانوں کا حاکم یا سربراہ بنانا یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

قال فی الشامیۃ نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشہؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ اراعتقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبرائیلؑ غلط فی الوحی ونحو ذلک من الکفر الصریح (شامی صفحہ ۳۲۱ جلد ۲، فتاویٰ دارالعلوم مفتی شفیع صفحہ ۱۳۴ جلد ۲)

ایضافیہ وبہذا اظہران الرافضی ان کان ممن یعقد الالوہیۃ فی علیؓ او ان جبریل غلط الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیقؓ او یقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فہم کافر لمخالفتہ القواطع المعلوم من الدین بالضرورة الخ شامی (صفحہ ۳۱۳ جلد ۲) وایضاً فیہ وحرم نکاح الوثنیۃ الخ وکل مذہب یکفر معتقدہ شامی (صفحہ ۳۱۳ جلد ۲) وایضاً فیہ (صفحہ ۲۵۷ جلد ۷) وشرطہا سنۃ اسلام المیت و طہارتہ الخ (در مختار (صفحہ ۲۴۰ جلد ۱) وشرط کون الذابح مسلماً الخ در مختار (صفحہ ۲۰۸ جلد ۵)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے روافض کے کفر کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

نظام الدین شامزی رئیس دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی نمبر ۲۵

| | |
|--|---|
| محمد انور استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی | عنایت اللہ استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی |
| محمد عادل خان نائب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی | حمید الرحمن استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی |
| محمد یوسف ناظم جامعہ فاروقیہ کراچی | عبید اللہ خالد مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی |
| سعید حسن نائب مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی | محمد زبیر استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی |
| عبد السلام بلوچستانی معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی | روزی خان استاذ حدیث جامعہ فاروقیہ کراچی |
| | محمد طاہر ونو معین مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی |

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

فاضل مستفتی نے شیعہ عقائد کو ان کی کتابوں کے حوالوں سے واضح کر دیا ہے ان عقائد کفریہ کی وجہ سے شیعہ اشاعریوں کا کفر بالکل

دانش ہے جیسا کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ العالی نے فتویٰ دیا ہے ہم مفتی صاحب کے فتوے کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں کہ شیعہ باارب و تک کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسا رتاؤ کرنا جائز نہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہ خالد محمود جامعہ بنوریہ

محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ کراچی
محمد اسلم شیخوپوری مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد عمر فاروقی مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
مشتاق احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
ظفر احمد مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
عبد الحمید ناظم تعلیمات جامعہ بنوریہ کراچی
احمد ممتاز مفتی و مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد حسین مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
فیاض المرجم فیصل مدرس جامعہ بنوریہ کراچی
محمد مظہر مدرس جامعہ بنوریہ کراچی

الجواب صحیح — منزل حسین کلایا نائب مدیر ماہنامہ اقراء و انجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد جمیل خان معاون مدیر ماہنامہ اقراء و انجسٹ کراچی

الجواب صحیح — محمد کفایت اللہ معین ناظم تعلیمات جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مدرسہ فرقانیہ طیبہ کراچی

چونکہ روافض صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں اور اللہ کی کتب قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں۔ اس لئے یہ بچے کافر ہیں۔ جو ان کے کفر میں شک کرتے وہ بھی کافر ہے۔ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

(لفظ) محمد طیب نقشبندی بقلم ذوالفہم مدرسہ فرقانیہ طیبہ و خطیب جامع مسجد صابری رست گارڈن کراچی نمبر ۳

الجواب صحیح — زمر شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد النہیں لی مارکیٹ کراچی

جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

میں مفتی ولی حسن صاحب کے فتویٰ کی حرف بہ حرف تائید کرتا ہوں۔

محمد مہمزا اپنے شاہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشہ سندھی مسلم سوسائٹی کراچی

مجھے مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق ہے۔

تاج علی شاہ ناظم جامعہ اسلامیہ درویشہ کراچی

بنگلہ دیش کے ممتاز مراکز افتاء، دینی مدارس اور

اکابر علماء و اصحاب فتویٰ کے فتاویٰ و تصدیقات

فتویٰ جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شیعہ اثنا عشریہ اور حلیہ ایرانی انقلاب کے قائد روح اللہ خمینی کے عقائد کفریہ خیالات باللہ کے بارے میں حضرت مفکر اسلام مولانا محمد منکبوت نعمانی صاحب مدظلہم کے استفاء کے جواب میں محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن الاعظمی دامت برکاتہم اور ہندوپاک کے اکابر علماء و مفتیان کرام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے ہم اس کی عملی تائید و اتفاق کرتے ہیں۔ استفاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی بنیادی و معتبر کتابوں سے ان کے جو مذہبی معتقدات نقل کئے گئے ہیں اور اس دور میں ان کے امام و قائد روح اللہ خمینی کی کتاب "مکشف الاسرار" و دیگر کتابوں سے خمینی کے جن نظریات و فرمودات کی نشان دہی کی گئی ان عقائد و نظریات کے حامل بلاشبہ کافرو مرتد ہیں۔ لہذا شیعہ اثنا عشریہ اور خمینی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ استفاء میں ان کے کفریہ عقائد کے ثبوت میں ناقابل تردید کافی حوالہ جات ہیں۔ اس لئے مزید حوالہ جات اور دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ایک مسئلہ بات ہے کہ کسی شخص کے ایمان و کفر کا دار اس کے اعتقادات و نظریات پر ہے۔ جن چیزوں پر ایمان لانا اور یقین کرنا اسلام نے ضروری قرار دیا ہے اور جن اشیاء کو علماء اسلام و حضرات متکلمین نے ضروریات دین کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار موجب کفر ہے لہذا جمیع ضروریات دین پر ایمان لانے سے ایمان کا تحقق ہوتا ہے۔ اس پر ہر زمانہ کے علماء کا اتفاق ہے۔ بحر العلوم حضرت علامہ محمد ابود شامہ کشمیری "ابن ابی فخر قمینف" "اکفوار الملحدین" میں لکھتے ہیں کہ "اجماع الامة علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالصورة (ص ۷۴) یعنی ضروریات دین کے مخالف و منکر کی تکفیر ہر پوری امت کا اجماع ہے۔ ویسے تو ان

کے عقائد باطلہ و خرافات اور دعوہ کفر و ارتداد بے شمار ہیں۔ ان میں چند اسباب کفر و رج ذیل ہیں۔

(1) — پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ تیس پارہ قرآن مجید جو ہمارے سامنے موجود ہے۔ بعینہ یہی لوح محفوظ میں ہے۔ از اول تا آخر منزل من اللہ ہے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی نہیں ہوئی۔ پورے قرآن کا انکار جس طرح کفر ہے۔ اسی طرح کسی ایک آیت کا انکار بھی کفر ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے مگر شیعہ اثنا عشریہ اس قرآن پاک کو محرف سمجھتے ہیں اور اس میں تبدیلی و تحریف کے قائل ہیں حالانکہ یہ سراسر کفر ہے۔

(2) — دور صحابہؓ سے آج تک امت کا اجماع ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ لہذا خصوصیات نبوت، وحی، شریعت، عصمت وغیرہ بھی قیامت تک بند ہیں۔ مگر یہ شیعہ لوگ اگرچہ بر ملا عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی جرأت نہیں کرتے مگر درپردہ یہ لوگ اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ کیونکہ ان کا عقیدہ امامت انکار ختم نبوت کو مستلزم ہے۔ لہذا یہ لوگ درحقیقت تنبیہ کی وجہ سے اپنے اہلوس کے لئے لفظ نبی کے استعمال کرنے سے تو گریز کرتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ لوگ اپنے آئمہ کے لئے خصوصیات نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یعنی اپنے آئمہ کو منصوص از خدا، معصوم اور ان کے پاس وحی و شریعت آنے کے قائل ہیں۔ نیز ان کو احکام شریعت کو منسوخ کرنے کا اختیار بھی دیتے ہیں۔ بلکہ روح اللہ تعالیٰ کی تحریر کے مطابق ان کے آئمہ درجہ الوہیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ تو سراسر کفر و شرک ہے۔ روح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب الحکومة الاسلامیہ میں خامہ فرسائی کی ہے۔ کہ فان لامام مقام محمود او درجة سامیة وخلافة تکوینیہ تخضع لولا یبھا و سیطر تھا جمیع ذرات هذا الکون وان من ضروریات مزہبنا ان لانمتنا مقاما لا یبلغه ملک مقرب ولانبی مرسل الی ان قال وقد ورد عنہم (۵) ان لنامع اللہ حالات لا یسعھا ملک مقرب ولانبی مرسل ومثل هذه المنزلة موجودة لفاطمة الزهرا علیہم السلام / الخ الحکومت الاسلامیہ (ص ۵۲) اس کے کفر کے ثبوت کے لئے یہ حوالہ ہی کافی ہے۔

(3) — یہ لوگ امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عقمت و برکت اور پاک دامنی کی بابت قرآن میں صریح ثبوت ہونے کے باوجود العیاذ باللہ ان پر تمت نبوت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے اور آپ کے گمراہی کے ساتھ تو امتیالی عمل اور گستاخی کا بین ثبوت ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(4) — ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد العیاذ باللہ تین صحابی کے علاوہ تمام صحابہ کرام مرتد ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت ایک معمول اور بیکار شئی ہے یہ بھی موجب کفر ہے۔

(5) — یہ لوگ خلفاء ثلاثہ کو متاق خائن اور محرف قرآن سمجھتے ہیں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت پر تمام صحابہ کرام کا اجماع قائم ہوا تھا۔ بلکہ صاحب نور الانوار کے قول کے مطابق ان کی خلافت پر پوری امت کا اجماع قائم ہو گیا اور اجماع کے مراتب میں سب سے توی اجماع صحابہ کرام کا اجماع ہے۔ نیز خود الانوار میں یہ مذکور ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کا منکر کافر ہے۔

نیز یہ لوگ رجعت ارواح کے قائل ہیں۔ حالانکہ یہ ایک ایسا سراسر فاسد اور باطل عقیدہ ہے اور تمام اکابر علماء امت کا اجماع ہے کہ کوئی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا۔ شیعہ اثنا عشریہ کا مشہور عقیدہ کہ ظہور امام مہدیؑ کے بعد سب سے پہلے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ نیز امام مہدیؑ حضرات شیعین ابو بکر صدیق و عمر رضی اللہ عنہما کو سزا دیں گے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کریں گے۔ انکا یہ عقیدہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاف توہین بھی ہے اور آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت صدیقہؓ کی شان میں شدید گستاخی بھی جو یقیناً حضور ﷺ کے لئے باعث ایذا بھی ہے۔

بہر حال مذکورہ بالا کفریہ عقائد کی بنا پر فرقہ اثنا عشریہ اور ان کے قائد روح اللہ شیعین کے کفر و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کسی شک و شبہ و تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔
(واللہ اعلم وعلیہ السلام)

کتبہ: شمس الدین قاسمی غفرلہ مستم جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

وناظم عمومی جمعیت علماء اسلام، بنگلہ دیش — ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۸ھ بمطابق

تصدیقات حضرات اساتذہ جامعہ حسینیہ و دیگر علمائے کرام

ہم مندرجہ ذیل دستخط کنندگان اس فتوے کی تصدیق اور اس کے ساتھ پورے اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔

- | | |
|---|--|
| احسان الحق عفی عنہ، شیخ الحدیث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد مصطفیٰ آزاد استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| خیر الانام عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | قاسم کشور گنجی استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| مستفیض الرحمن محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | عبدالحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| منیر الزمان غفرلہ محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد شمس الحق غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد عمران مظہری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد طیب عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد نعمت اللہ غفرلہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد عبد القادر عفی عنہ استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد کمال الدین استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد عبد المالک استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد رضا الکریم خان استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ | محمد عبدالحق کشمیری استاد جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| محمد امین اللہ غفرلہ امام عرض آباد جامع مسجد | محمد عید القدوس محدث جامعہ حسینیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ |
| اشرف علی محدث قاسم العلوم مدرسہ کلا | عبد المالک حلیم مستم ہائیکل دھرم درہ پانگام |
| محمد شفیق الحق غفرلہ مستم جامعہ محمودیہ بہاول گھاٹ سوات | محمد عبدالحق غفرلہ خادم دارالعلوم درگاہ پور سنام خج |

- محمد حسین الحق غفرلہ شیخ الحدیث دارالعلوم کبیراوی و صدر تہجیت علماء اسلام سلسلہ
- محمد عبد الفتاح الدرس المستتب جامعہ قائم العلوم درگاہ شاہ جمال سلسلہ
- محمد عبد الکریم غفرلہ صدر ادارہ قومیہ سلسلہ
- محمد منصور الحسن غفرلہ رائے پوری سابق محدث دارالاسلام سلسلہ
- محمد نور الایمن غفرلہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ آفاقی بازار کتوالی ڈھاکہ
- محمد زکریا ابجد اسلامیہ مومن شاہی
- محمد اشرف علی غفرلہ مستم دارالعلوم مدینہ بشتاتھ سلسلہ
- ہام نہیں پڑھا جا سکا۔
- قاضی مقصم باللہ مستم و شیخ الحدیث ملی باغ جامعہ ڈھاکہ
- ہام نہیں پڑھا جا سکا۔
- جعفر احمد غفرلہ خادم ملی باغ جامعہ ڈھاکہ
- محمد اشرف علی خان اللہ محدث جامعہ عربیہ قائم العلوم کلا
- محمد عبد الخالق غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- عبد القدوس غفرلہ جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- عبد الحمید دار القرآن شمس العلوم مدرسہ ملی باغ جوہری پارہ
- محمد عبد العظیم نظامی مستم مدرسہ امداد العلوم سیکہ ذی عکس ۱۲ میرپور ڈھاکہ
- محمد زکریا خلیف بیت المان جامع مسجد جلعان منڈی ڈھاکہ
- محمد الدین خان ایم بی اے جامعہ مدینہ ڈھاکہ
- محمد نور الاسلام مدرسہ مخزن العلوم کھیل گاؤں نورست ڈھاکہ
- محمد سراج الاسلام نائب الدیر الجامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ ڈھاکہ
- محمد ضیاء المتین قاضی پیش امام ناؤ مسجد اربانی نولہ ڈھاکہ بنگلہ دیش
- محمد نور الاسلام عطاء اللہ عنہ استاذ الحدیث دارالعلوم الحسینہ علماء بازار فیضی احمد حسن (بارون) عطاء اللہ عنہ
- محمد حسین احمد غفرلہ دارالکلیہ دارالافتاء ڈھاکہ دہلی مستم جامعہ اسلامیہ بارکوت
- محمد نور اللہ غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ یونیس برہمن باڑیہ بنگلہ دیش
- (دستخط نہیں پڑھے جاسکتے) خادم دارالافتاء مدرسہ مصمم الاسلام
- محمد حل الحق محدث و ناظم تعلیمات جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدرسہ ستام بنگ
- محمد عبد الحکیم عفی عنہ خادم دارالافتاء مدرسہ اسلامیہ آفاقی بازار کتوالی ڈھاکہ
- ذو حنفہ ضعیف پڑھے جاسکتے) مستم جامعہ اسلامیہ دارالاسلام مدرسہ خادم کجا حدود نظام المدارس نام کج
- محمد عبد الشکور باگھا پوسٹ باگھا مدرسہ سلسلہ
- محمد ظہیر الحق ناظم جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش
- محمد ابو الشیرالی باغ جامعہ ڈھاکہ
- محمد عبد الواحد ملی باغ جامعہ ڈھاکہ
- نور حسین غفرلہ محدث ملی باغ جامعہ ڈھاکہ
- مطہج الرحمن جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- ابو سعید جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد ڈھاکہ
- سفتی محمد وقاص غفرلہ ایم بی (سابق) شیخ الحدیث دارالعلوم کلکتہ
- محمد عبد العزیز اسلامی یونیورسٹی استوش علمائے کلکتہ
- ابو البشر محمد الحق غفرلہ سر صاحب شائق چاندپور
- محمد عطاء الرحمن خان الدیر السید الجامعہ اللہ اویہ کشور بنگلہ دیش
- محمد عبد القدوس عقول مستم جامعہ اسلامیہ عربیہ کتوالی روز ڈھاکہ
- فضل الرحمن مدرسہ جامعہ عربیہ فرید آباد ڈھاکہ
- عبد الرشید سابق شیخ الحدیث جامعہ حسینہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ
- محمد فضل الحق غفرلہ استاد مدرسہ دارالقرآن تاراسہ ڈھاکہ

محمد تاج الاسلام گوہری بابتل جی پنج

احقر صفی اللہ غفرلہ معلم آئی بازار مدرسہ کرائی پنج ڈھاکہ

احقر ابوطیب خادم آئی بازار مدرسہ کرائی پنج ڈھاکہ

ابدو الحق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدینہ پشتونانہ سلسلہ

محمد افضل الحق مفتی و محدث عیسایہ عالیہ مدرسہ مولانا گاجہ مومن شاہی

برہان الدین محترم جامعہ حبیبیہ مبین سنگھ

حسین احمد نعمانی خطیب شاہی مسجد دانی بازار بھرپ کشور پنج

احقر عبدالمومن غفرلہ رئیس الجامعہ المدینہ بنی پنج حبیب پنج

محمد نور الاسلام غفرلہ سلسلہ

محمد حسین احمد غفرلہ اہل کائنات دارالعلوم علیہ احکام و کفر اہم ہمارا ریہ کانی سلسلہ

(درستقا نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عمران استاد الحدیث بالجامعہ الحبیبیہ عرض آباد میرپور ڈھاکہ

محمد عبد العزیز بڑا کڑہ مدرسہ ڈھاکہ

محمد معظم حسین غفرلہ محدث کراوی دارالعلوم مدرسہ ڈھاکہ

محمد سعید درس کراوی دارالعلوم مدرسہ زرنگھری

محمد عبدالکلیل مدرس کراوی دارالعلوم مدرسہ زرنگھری

محمد یوسف مدرسہ ملی باغ ڈھاکہ

محمد عبداللہ عطاء اللہ عنہ مدرس کراوی دارالعلوم مدرسہ زرنگھری

محمد ابوالکلام آزاد مدرسہ الاسلامیہ

محمد شفیق الرحمن امام درگاہ مسجد گلاب باغ

محمد زکریا سندھ لکھی استاد الحدیث فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد اشرف علی مدرسہ نوریہ اشرف آباد ڈھاکہ

قاری محمد علی عطاء اللہ عنہ

محمد عبدالخالق غفرلہ فرید آباد مدرسہ ڈھاکہ

محمد عبدالخالق غفرلہ

محمد شمس الدین عفی عنہ

(درستقا نہیں پڑھے جاسکے)

محمد عبدالحق محترم مدرسہ اسلامیہ مدینہ العلوم ہاشمی کارا — کولہا

محمد عبد العزیز استاد حدیث مدرسہ دارالعلوم دیو گرام

محمد ابو احمد مدرس مدرسہ خزینہ العلوم کھیل گڑی ڈھاکہ

محمد اصحاب الرحمن عالم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیو گرام سلسلہ

محمد عبدالرزاق سلسلہ

عبد القابور قاسمی خاتونہ حمیدہ چلاش دھمن باؤی خانگاہ کل

شمس الدین میرپور ڈھاکہ

فقیر محمد عبداللطیف ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید منبر جامعہ عربیہ دارالعلوم کلکتہ سراج پنج

حسین احمد غفرلہ جامعہ سعید حبیب پنج

محمد عزیز الرحمن عطاء اللہ عنہ

محمد امیر انجم کمال شام پور ڈھاکہ

عبد القادر قدم تلی شام پور ڈھاکہ

عبد الرزاق چودھری علی نگر سلسلہ

عبد الباقی دانی پور ڈھاکہ

عبد الرب نقی بازار مدرسہ غازی پور ڈھاکہ

محمد ہارون الرشید ترابو سراج العلوم مدرسہ ترابو روپ پنج نرائن پنج

محمد انور حسین تاج محل روز محمد پور ڈھاکہ

حبیب الرحمن جامعہ اسلامیہ مومن شاہی

امداد اللہ جامعہ امدادیہ کشور خٹج

تتبع بن مولانا انور شاہ کشور خٹج

محمد منظور الاسلام ملی باغ جامعہ ڈھاکہ

ڈاکٹر ابو الحسن چنیا رہ مومن شاہی

نور الاسلام گودالی سنورا ٹوٹاؤں

قاضی محمد عبدالسلام رشیدی، ہسپتال روز خٹج

محمد ہمایوں کبیر مدرسہ عربیہ جاترا بازی

مولانا ابوالہاشم شیخ الدیث جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

ڈاکٹر حسین چوہدری بادہ مدرسہ ڈھاکہ

عبداللہ اول امام ٹوٹاؤں مسجد خٹج

رشید احمد مستم مدرسہ العلوم اسلامیہ عربیہ مدرسہ روز کلا

مشفق احمد جامعہ دہلیہ موقی جبل ڈھاکہ

قاسم کمالی عرض آباد مدرسہ میرپور ڈھاکہ

محمد اسماعیل مخزن العلوم مدرسہ کبیل گاؤں ڈھاکہ

شمس الاسلام بات چزاری مدرسہ

حبیب اللہ مالک خٹج

عتیق الرحمن غفر گاؤں مومن شاہی

محمد انیس الحق جامعہ حسینہ میرپور ڈھاکہ

رشید احمد المیزان کشور خٹج

محمد عبدالستار جامعہ امدادیہ کشور خٹج

بشیر احمد صدر اشرف العلوم مدرسہ کشور خٹج

سلطان احمد علماء بازار

کمال دیوان کالی خٹج

محمد اختر الزمان خالد قاضی علاؤ الدین روز ڈھاکہ

روح الامین نصر آباد ربات فیوڈ پور

ابوبکر (معصوم) جامعہ عربیہ امدادیہ فرید آباد

جلال الدین مدرسہ عربیہ جاترا بازی

حسین احمد مدرسہ رائے پور انارشدی

عبدالاحد دار القرآن مدرسہ ڈھاکہ

محمد اورلیس نور دیا قریب جامعہ العلوم مدرسہ (بڈ ڈرام) کلا

محمد لطیف الرحمن نور دیا قریب جامعہ العلوم مدرسہ پروڈ کلا

محمد مصطفیٰ کمال پاشا خان غنی عنہ

محمد عثمان غنی شوہن اکبرانی خٹج ڈھاکہ

عبدالملک استاد مولوی مدرسہ مین سنگھ

عبدالغفار استاد حدیث بابائے العربیہ قاسم العلوم ظفر آباد

محمد عبدالکریم خطیب بیت النور جامعہ کج گاؤں

احقر نعمت اللہ استاد جامعہ عربیہ ڈھاکہ

شیخ الحدیث جامعہ اعجازیہ جسر ملی انیشین

ادارة الافتاء والارشاد والبحوث العلميه

الجامعة الاسلاميه، يثيا چناگانگ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرقہ شیعہ کی کتب معتبرہ جیسے اصول کافی، تہذیب استیصار وغیرہ موجودہ انقلاب ایران کے قائد فہمی صاحب کی تصنیف کشف الاسرار، حکومت الاسلامیہ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس فرقہ شیعہ شیعہ کے عقائد کفریہ صرف ان تین میں منحصر نہیں جو اشتقاق میں مرقوم ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے عقائد کفریہ اور بھی ہیں جن پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے۔ کہ مخالف اسلام و اہل اسلام پر ضروری ہے کہ اس فرقہ شیعہ اور اشتقاق میں مذکورہ عقائد رکھنے والوں کی تکفیر کریں۔ لہذا موجودہ شیعہ جس نام کے ساتھ بھی موسوم ہو اس کے کافر مرتد خارج از اسلام ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے البتہ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اہل اسلام میں سے جو اس فرقہ باطلہ کی تکفیر میں تردد کرتے ہیں ان کا حکم کیا ہوگا۔ اس موضوع پر ممتاز فقیہ محمد بن کرام کی تحریریں اور دلائل کافی ہیں مزید اشکال کی خاطر ذیل کی چند عبارات مرقوم ہیں جو ان فتاویٰ میں نہیں آئیں۔

امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، اپنی کتاب العقیدہ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں:-

نحب اصحاب رسول الله ﷺ ولا نفرط في حب احدهم ولا نبترأ من احدهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولا نذكرهم الا لغير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان وفي شرحها فمن اضل ممن يكون في قلبه غل على خيار المؤمنين وسادات اولياء الله بعد النبيين بل قد فضلهم اليهود والنصارى بخصلة قيل لليهود من خير اهل مستكم قالوا اصحاب موسى وقيل للنصارى من خير ملتكم قالوا اصحاب عيسى وقيل للرافضة من شر اهل ملتكم قالوا اصحاب محمد الخ صفحہ ۲۲-۵۲۱۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ، اپنی کتاب ”الرد علی الرافضہ“ میں رقمطراز ہیں:-

من اعتقد عدم صحة حفظ القرآن، من الاسقاط واعتقد ما ليس منه انه منه فقد كفر ويلزم من هذا رفع الوثوق بالقرآن كله وهو يورى الى هدم الدين (صفحہ ۱۳) دُفِیہ (صفحہ ۱۷) والايات والاحاديث ناصة على افضلية الصحابة واستقامتهم على الدين ومن اعتقد ما يخالف كتاب الله وسنة رسوله فقد كفر ما اشبع مذهب قوم يعتقدون ارتداد من اختاره الله لصحبة نبيه ونصرة ذنبه۔ (والله اعلم وعلمه اتم)

حاصل یہ کہ جو شیخ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، فاسق اور گمراہ ہیں۔

(کتبہ) محمد شمس الدین عفی عنہ،

نائب مفتی جامعہ اسلامیہ پٹنہ ۱۳-۸/۴/۶

الجواب صحیح — مفتی عبد الرحمن رئیس دارالافتاء الزکریہ بنگلہ دیش

و مفتی الجامعہ الاسلامیہ، پٹنہ (مرا)

محمد یونس رئیس الجامعہ الاسلامیہ (مرا)

الحبيب مصیب — انقر محمد اسحق عفی عنہ، استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹنہ

نعم بالاجاب العبد احمد غفرلہ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ

(درختا نہیں پڑے جاسکے)

نور الاسلام غفرلہ استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹنہ

انقر عبد المنان غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

العبد محمد اسحق غفرلہ استاد حدیث وقتہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

نذیر الاسلام غفرلہ استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

محمد عبد الحکیم بخاری استاد حدیث جامعہ اسلامیہ پٹنہ

(درختا نہیں پڑے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

رفیق احمد غفرلہ استاد تفسیر و حدیث جامعہ اسلامیہ پٹنہ

محمد انور غفرلہ استاد ادب عربی جامعہ اسلامیہ پٹنہ

(درختا نہیں پڑے جاسکے) استاد درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

محمد ابو طاہر قاسمی استاد الادب العربی جامعہ اسلامیہ پٹنہ

محمد لقمان غفرلہ استاد الفنون جامعہ اسلامیہ پٹنہ

احقر عبد المجید وغفرلہ استاذ القراءات والتجويد جامعہ اسلامیہ پٹنہ

کبیر احمد استاذ درجہ عربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

انوار العظیم غفرلہ استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ پٹنہ

سید سراج الاسلام استاذ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

بمذہ محمد موسیٰ غفرلہ استاذ القراءات والتجويد جامعہ اسلامیہ پٹنہ

محمد نور الحق غفرلہ راسموی استاذ درجہ الادب العربیہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

احقر عبداللہ استاذ درجہ حفظ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

العبد مظفر احمد غفرلہ استاذ تفسیر و فقہ جامعہ اسلامیہ پٹنہ

احقر عبدالغنی غفرلہ علوم القرآن والتجويد جامعہ اسلامیہ پٹنہ

الجامعۃ الاسلامیۃ العیسیٰ نانوپور چٹاگانگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد سو جب خود اٹا عشری شیعوں کے قلم سے ان کے عقائد کفریہ فحشہ کراہتہ التبارخا برہو گئے ہیں

(۱) سوائے چار حضرات کے ارتداد کل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۲) عقیدہ تحریف قرآن

(۳) کائنات کے ذرے ذرے پر آئمہ معصومین کی کجی حکومت قائم ہے۔

(۴) توف سید ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(۵) انکار خلافت خلفاء ثلاثہ خصوصاً خلافت شیعین رضی اللہ عنہم اور ان کی شان میں عقیدہ ارتداد وغیرہ وغیرہ تو ایسے مسلک ہیں جو صرف

ضروریات دین کے انکار کے ضامن نہیں بلکہ انکار نبوت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ اصحابہ اجمعین کی کفالت کا بار بردار بھی بن گئے ہیں جن میں

کسی طرح گنجائش تاویل نہیں ہے لہذا اس سلسلہ میں اس فرقہ بالملہ کے حق میں نقل عبارت فتویٰ عالمگیری کفالت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ

تقریبات دلیہ لکھ دینا مناسب سمجھتا ہے۔

عبارتہ و ہولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامہم احکام المرئدین

یعنی یہ فرقہ رافضی شیعہ خارج عن الاسلام ہیں اور ان کے احکام مرتدوں کے احکام ہیں۔

(۱) سو جب وہ خارج عن الاسلام اور مرتد ہیں ساتھ ساتھ تجزیہ شاید ہے کہ وہ ہر صحیح عقائد کی اسلامی ایٹیٹ کو دنیا سے بے نشان کر کے اپنا مذہبی و

سیاسی اقتدار بحال کرنے کے لئے علی الدوام کوشاں ہیں اور ہزار ہا صحیح عقائد و باتوں کو نقل اور بے عزت کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ کے

لئے بھی اسی سازش میں لگانا ہی دھدی جو ش اہل با ہے بناویں اگر وہ کسی حکومت اسلامیہ کے باشندے ہوں تو حکومت کی جانب سے وہ قتل

نقل بلکہ واجب القتل ہیں۔

(۲) وہ اہمت صغریٰ و کبریٰ کسی کے لائق نہیں ہیں۔

(۳) ان کے پیچھے نماز واجب الاعادہ ہے۔

(۴) ان کی حکومت کی جڑ اکٹھا دینے کے لئے انفرادی و اجتماعی تحریک و کوشش کرنا اہل اسلام کا خصوصاً ہر اہل حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔

(۵) زیارت حرمین شریفین زادہ اللہ شرفا کے لئے ان کو اجازت نہ دینا بلکہ ان کو اس سے روکنے کے لئے ہر انداز کی کوشش کرنا حکومت سعودیہ پر خصوصاً اور ہر حکومت اسلامیہ پر عموماً لازم ہے

لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من رای منکم منکر افلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلك اضعف الایمان۔

امید ہے کہ علماء دین و متنبیان کرام کے فتاویٰ کا یہ مجموعہ مختلف زبانوں میں طبع ہو کر اہل اسلام کے ہر حلقہ میں پہنچ جاوے بلاخر اس سلسلہ میں علماء کرام کے متفق الآراء فیصلہ کو اپنایا اور اشاعت کرنے کے لئے اتنی عالمگیری کد د کاوش گوہرہ کرنے والے حضرات کے لئے عموماً اور اس کے محرک اول مجاہد ملت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحب امت فو نعم کے لئے خصوصاً ہم سے دل سے شکر گزار ہیں۔ فجزاہم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابہ اجمعین۔

کاتب الحروف، سعید احمد غفرلہ

مفتی جامعہ عبیدہ ۱۱/۶/۱۳۰۸ھ

اثنا عشری شیعوں کے بارے میں جناب مفتی صاحب مدظلہ کی پیش کردہ رائے گرائی کے ساتھ ہم متفق ہیں۔

سلطان احمد غفرلہ

۸/۶/۱۳۰۸ھ رئیس الجامعہ

افتقر محمد بارون غفرلہ، شیخ الحدیث جامعہ

افتقر محمد شمس الدین غفرلہ، نائب عالم تعلیمات جامعہ

افتقر ضمیر الدین غفرلہ معین مہتمم جامعہ

افتقر محمد سلمان غفرلہ نائب مہتمم صاحب جامعہ

بندہ محمد نسیم عفی عنہ، نائب مفتی جامعہ ۱۱/۶/۱۳۰۸ھ

الجامعۃ العربیہ امداد العلوم فرید آباد دھاکہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امام بعد! شیعہ اثنا عشریہ کے جو عقائد ان کے لٹریچر سے معلوم ہوئے ہیں نجد (۱) قرآن کریم کو حرف ماننا (۲) شرعی احکام کی تحلیل و تحریم میں کسی کو مختار ماننا (۳) شیعوں کی تکفیر کرنا؛ بلاشبہ یہ عقائد سراسر کفر ہیں۔

ان عقائد کی بنیاد پر یہ لوگ یقیناً کافر اور مرتد ہیں۔ فقط واللہ اعلم و علمہ احکم

(مکتبہ) ابو سعید ۱۹۸۸ / ۲۱ / ۲ (مردار الاناء جامعہ عربیہ امداد العلوم)

فرد شیعہ اثنا عشریہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ فضل الرحمن مستم جامعہ عربیہ امداد العلوم فرید آباد دھاکہ

مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیۃ بنگلہ دیش

الجواب باسمہ تعالیٰ! صورت مسئلہ میں شیعہ اثنا عشریہ کے بارے میں فاضل مستفتی حضرت علامہ مولانا محمد منظور امجد نعمانی دامت برکاتہم نے شیعوں کے جن بنیادی عقائد کفریہ کو ان کی مستند کتابوں سے حوالہ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ ان میں ہر عقیدہ ایسا ہے کہ ان کے کفر اور ارتداد کے لئے کافی ہے جبکہ شیعوں کے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کے علاوہ بے شمار کفریات ایسے ہیں کہ ان کو دیکھ کر اور پڑھ کر کوئی ایماندار آدمی انہیں مسلمان نہیں کہہ سکتا نہ انہیں مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

تحریف قرآن کا عقیدہ مسئلہ دامت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ کہ اعیانہ باطلہ تمام صحابہ تین کے علاوہ مرتد ہو گئے تھے..... یہ امور ایسے ہیں کہ جن کو شیعوں نے اپنے دین کے بنیادی عقائد کی حیثیت دی ہے اور یہ سب امور پوری امت مسلمہ کے نزدیک اسلام سے انکار بلکہ سراسر کفر الٰہی اور زندقہ ہے۔

واضح رہے کہ روافض اور شیعوں کی تکفیر کا فیصلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ زمانہ قدیم سے فقہاء اور محدثین کرام نے ان کے عقائد کفریہ کی بنیاد پر انہیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

امام دارالبحوث امام مالکؒ ابن حزم اندلسیؒ امام شافعیؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیخ الاسلام ابن حجرؒ ضحلیؒ مجدد الف ثانیؒ حنفیؒ شہ ولی اللہ دہلویؒ شاہ عبدالعزیز حنفیؒ قاضی عیاض مالکیؒ مائلی قاری حنفیؒ خزانہ علوم حنفیؒ اور اصحاب قادی میں سے صاحب فتح القدر ابن ہمامؒ سلطان عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں دو سو علماء اور مفتیان کرام کا مرتب کردہ فتاویٰ عالمگیری کا فیصلہ اور علامہ ابن عابدین شامی کے فتویٰ کے بعد روافض کی تکفیر میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا ہے جبکہ اب سے تقریباً پچاس سال قبل امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا عبدالغفور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک اجتماعی فتویٰ ترتیب دے کر شائع کیا تھا جس میں اس وقت دارالعلوم دیوبند کے تمام مدرسین اور مفتیان کرام کے علاوہ امت سے علماء کرام کے دستخط تھے خاص کر مولانا مفتی مسعود صاحب مفتی محمد شفیع صاحب مستم دارالعلوم کوہ گنگا پراپی مولانا رسول خان صاحب حضرت مولانا اعجاز حسین صاحب دیوبندی مولانا محمد انور چاند پوری مولانا ابراہیم بلیاویؒ مولانا فطیل احمد مراد آبادی مولانا سید حسین احمد مدنی مفتی مددی حسن

شاہین پوری، حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی، مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور بہت سے علماء اہل حدیث کے دستخط ثبت ہیں اور جماعت بریلوی کے بانی مولانا احمد رضا خان نے درویشیہ پر ایک مسودہ فتویٰ تحریر کر کے درالافتہ کے نام شائع کیا ہے۔ ان اکابر کے فتویٰ کے بعد بھی فکر شیعوں کی تکفیر میں کسی کو شبہ ہے تو اس پر بڑی حسرت کی بات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عین کو حق بات کے سمجھنے سے تنگ کر دیا ہے اور تاحال گمراہی میں چھوڑ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اس لئے ہمارا ادارہ ”مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش“ کے اراکین نے متفقہ طور پر حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمن اعظمی (ہندوستان) کے جواب اور حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن خان ٹوکی۔ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن پاکستان کے جواب سے اتفاق کیا اور ان کے فتویٰ کی توثیق کر دی۔ اور یہ فیصلہ دیا ہے کہ شیعہ اثنا عشری جن کے عقائد مذکورہ بالا کفریات کے علاوہ دوسرے بے شمار کفریات اور زندقہ پر مشتمل ہیں۔ وہ کافر طہ اور زندق ہیں جب تک وہ ان کفریات سے توبہ نہیں کرتے ان سے کسی قسم کا اسلامی رشتہ تعلقات جائز نہیں ہے ان سے مباحثہ جائز نہیں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنا ناجائز نہیں۔ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں شیعہ مسلمانوں کا وارث نہ ہو گا۔

نقطہ واللہ اعلم

(کتبہ) محمد انعام الحق چانگانی ۸/۵/۱۳۸۰ھ

تصدیقات اراکین مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش

مفتی عبدالسلام صاحب چانگانی، مشیر خاص مجمع البحوث الاسلامیہ العلمیہ بنگلہ دیش، — مفتی بشیر احمد صاحب کمالائی، — مفتی جسیم الدین صاحب چانگانی، — مفتی محمود الحسن صاحب چانگانی، — مفتی شہید اللہ کسنوی، — محمد حفظ الرحمن کمالائی، — محمد بذل الرحمن بریلائی، — محمد عبدالحی بریلائی تاج الاسلام کشور گنجی، — شہاب الدین فیروز پوری، — محمد رستم کھنوی، — فیض اللہ چاند پوری، — محمد شہید اللہ گوپال گنجی، — محمد عبدالرشید گوپال گنجی، — مولانا شمس الرحمن مومن شانی، — محمد بلال الدین کمالائی، — محمد عبدالقادر شریعت پوری، — عبدالکیم، منزکونا، — محمد ابو موسیٰ کشور گنجی، — محمد حسن چانگانی، — محمد عبدالغفار فرید پوری، — محمد یونس علی فرید پوری، — شہید الاسلام فرید پوری، — ابو البشر شریعت پوری، — کفایت اللہ سندھی، — محمد اسحاق ڈاکوی، — محمد مسعود الرحمن فرید پوری، — ابو جعفر فرید پوری، — روح الامین فرید پوری، — شفیق الرحمن بھروی، — نور اللہ ہاتوی، — محمد ابراہیم حس مطلوب کمالائی، — عزیز الحق سلٹی، — سعید الرحمن رگیپوری، — عبداللہ ڈاکوی، — محمود الحسن مومن گنجی، — مجتبیٰ چانگانی، — ایوب چانگانی، — محب اللہ چانگانی۔

جامع العلوم چانگام، بنگلہ دیش

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ پوری امت محمدیہ تاجیہ کی طرف سے حضرت العلام مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم کو جزائے خیر بخشے کہ اس پیر سال میں انہوں نے انتھک محنت سے فرقہ اثنا عشریہ بالخصوص امام خمینی کے متعلق کما حقہ غلاب کشفی فرمائی۔
شیعہ فرقہ اثنا عشریہ کے کفر کے متعلق جو وجوہ حضرت مفتی دامت برکاتہم نے پیش کی ہیں ان کی روشنی میں ہم سب اس فرقہ خاندان و منہ کے متعلق کفر کے فتویٰ پر متفق ہیں۔

جو تفصیل حضرت مفتی مدظلہم اور اکابر مفتیان کرام نے پیش کی اس پر مزید کچھ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔

(فیصلہ) احقر اظہار الاسلام عشاء اللہ عنہ، خادم دارالافتاء و مستم مدرسہ جامع العلوم (مدرسہ شہر چانگام بنگلہ دیش ۲۸/۶/۱۴۰۸ھ)

من اجاب اصاب محمد عاصم عشاء اللہ عنہ، مدرس جامع العلوم شہر چانگام

قد اصاب من اجاب احقر عبد المالك قطبی عفی عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم لاکھنؤ بازار شہر چانگام

احقر رفیق الدین عشاء اللہ عنہ، مدرس مدرسہ جامع العلوم شہر چانگام

قد اصاب الجیب رفیق احمد عفی عنہ، مدرس جامع العلوم لاکھنؤ بازار چانگام

مولانا عبید الحق صاحب سابق رئیس الاساتذہ مدرسہ عالیہ ڈھالہ

ہمارے بزرگ محترم حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں فرقہ شیعہ اثنا عشریہ اور آیت اللہ خمینی کے خلاف اسلام جن عقائد آراء کو مستند حوالوں سے پیش کیا ہے اس کے بعد اس فرقہ کے بارے میں مزید اور تحقیقات کی ضرورت اور تردید کی گنجائش نہیں۔

بنا بریں بندہ بھی حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی اور دارالعلوم دیوبند اور مفتی ولی حسن کی طرف سے دیئے ہوئے حوالات سے بظاہر صدر پوری طرح متفق ہے کہ موجودہ ایرانی شیعہ فرقہ اثنا عشریہ خارج از اسلام ہے اس فرقہ کے ساتھ، قلابانی اور فرقہ ہائیہ کی طرح غیر مسلم کا معاملہ رکھنا چاہئے۔

احقر عبید الحق غفرلہ (خلیب جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ) یکم رجب الربیع الثانی ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء

تصدیقات اساتذہ کرام جامعہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ

محمد علی عشاء اللہ عنہ، محمد نور الامین غفرلہ، محمد عبد الرشید غفرلہ، محمد عبد اللہ وس، محمد عبد المتین، خلیل احمد غفرلہ،

الجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم بابونگر، چٹاگانگ

یہودی لیڈر یا ذیلہ عبداللہ بن سبا کی بتا کردہ پارٹی یا جماعت ”فرقہ شیعہ“ کے حامیہ رہبر روح اللہ فیضی (علیہ السلام) نے اپنی رسوائے زمانہ تصانیف میں صحابہ کرام باخصوص حضرات یحییٰ (ابوبکر صدیق عرف فاروق) رضی اللہ عنہما کی شان میں وہ دلخراش کستاخیاں کیں جن سے پورے عالم اسلام کی روح تڑپ اٹھتی ہے۔ چنانچہ (۱) اپنی فارسی تصنیف ”کشف الاسرار“ (ص ۱۳۴) میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قرآن کے صریح احکام کی مخالفت کا الزام لگایا ہے اس سے بڑھ کر گالی و گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے؟ (۲) اور کتاب مذکور (ص ۱۵۰) میں حضرت عمرؓ کو صاف الفاظ میں کافر اور زندیق کہا ہے (۳) نیز کتاب مذکور اور اپنی عربی تصنیف ”الحکموۃ الاسلامیۃ“ کے متعدد صفحات میں ایسی باتیں لکھیں جن سے حضرت ابوبکر و عمرؓ کی خلافت کا سراسر انکار ہو رہا ہے۔

فیضی صاحب کے مذکورہ بالا عقائد کی بنا پر ان کے اور ان جیسوں کے بارے میں علمائے اسلام اور جماعت مسلمین کے دو ٹوک فیصلے سنئے۔
(۱) — علامہ محقق ابن اہمام ارقام فرماتے ہیں:

”اور اگر کوئی شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، یا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر ہے تو وہ کافر ہے“ (فتح القدر، صفحہ ۲۳۸، جلد ۱)

(۲) — فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ:

”مرا فیضی اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرے اور ان پر لعنت کرے تو وہ کافر ہے۔“ (عالمگیری جلد ۲، صفحہ ۳۶۸-۳۶۹)

(۳) — شیخ الاسلام ابن تیمیہ ارقام فرماتے ہیں:

”محمد بن یوسف الفریابی سے دریافت کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں گالی گلوچ کہے، تو انہوں نے فرمایا: کہ وہ کافر ہے۔ پوچھا گیا کہ ایسے آدمی کی نماز جائزہ پڑھی جائے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ (السلام المسئل صفحہ ۷۵)

(۴) — نیز ابن تیمیہ نے مختلف اسناد سے لکھا ہے کہ:

”حضرت علیؓ نے ابوبکر اور عمرؓ پر سب و شتم کرنے والوں کو مشرک کہا اور انہیں قتل کر دینے کا حکم کیا ہے“ (تذکرہ، ص ۱۵۸)

ان فتوے اور تصریحات وغیرہ کی بنا پر فیضی صاحب دائرہ اسلام سے بالکل ظہور اور کافر بن کر اگر انتقال کرے تو مسلمانوں کو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ ہمارے مخدوم حضرت علامہ مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلہ میں جو عالمانہ فاضلانہ تحقیقات فرمائی ہیں وہ موبہ حق اور حقیقت کے موافق و مطابق ہیں۔
و صابعد ذلک الانضلال

کتبہ محمد بن عبدالباقونگری (امداد افتاء، علوم حدیث نبوی، جامعہ بابونگر چٹاگانگ ۱۰/۶/۸۸)

شیعیت در حقیقت یہودیت کا دوسرا رخ ہے جو اقیہہ جیسے ہمارے ہمارے مسلمانوں میں گھس پڑا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کو ضروریات دین کا منکر بنا کر کافر یہودیوں کی جماعت بھاری کر دی تو یہ ایک کافر جماعت ہے جو ضروریات دین کے ایک بڑے حصے سے منکر ہو گئی خصوصاً فرقہ اشعریہ امامیہ جس کی سرکردگی اس وقت ایک شاطر دین فیضی کے ہاتھ ہے جس کے کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
تحریف قرآن کا عقیدہ جو مسلمانوں کے پاس صریح عقیدہ کفر ہے، وہ ان کے ہاں مذہب مسلمات میں سے ہے مسئلہ امامت کے پردے میں

انکار ختم نبوت کا عقیدہ جو مسلمانوں کے ایک جانکا تختہ کفر ہے وہ ان کے ہاں دینی ضروریات میں سے ہے حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب وشم اور حسن و طہن جو اسلام میں اہل اسلام کے لئے قطعاً موجب کفر ہے وہ ان کا مذہبی وظیفہ ہے — وغیرہ وغیرہ لہذا ان کے کفر میں شک کی گنجائش نہیں ہے محقق علام حضرت مولانا نعمانی دامت برکاتہم نے اس سلسلے میں جو کچھ تحقیقات تحریر فرمائی ہیں ذرہ ذرہ صحیح اور بالکل صحیح حق کے مطابق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں سرخرو فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

(کتبہ) محمود حسن عطاء اللہ تعالیٰ عنہ (سہ)

خادم دارالافتاء بالجامعہ الاسلامیہ عزیز العلوم باوجود بگلا دیش ۸ / ۸ / ۱۳۰۸ھ فرقہ شیعہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ تعجب ہے اس نام نہاد اسلامی جماعت پر جو اس فرقہ کے عقائد امام شیعہ کو امام المسلمین کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ —

بہ الامتدای واللہ اعلم بالصواب

محمد اسحاق غفرلہ، شیخ الحدیث جامد، باوجود

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ، محدث جامد اسلامیہ عزیز العلوم باوجود

احقر محمد حبیب اللہ غفرلہ، مستم جامد اسلامیہ عزیز العلوم باوجود

محمد عبدالباری ناظم دارالافتاء جامد باوجود

احقر محمد یونس غفرلہ، عالم تعلیمات جامد اسلامیہ عزیز العلوم باوجود

ایک زمانہ میں شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے درمیان میں فرق سمجھا جاتا تھا لہذا فتاویٰ بھی امتیازی حیثیت سے دیا جاتا تھا غالباً بعد زمانہ اور بعض دوسری وجوہات سے فی الحال وہی فرقہ اثنا عشریہ امامیہ ہی فرقہ شیعہ کی حیثیت سے موجود ہے تاہم اس خارج از اسلام کافونی اور حکم شیعہوں پر ہی ہو گا اگر اختلاف قیاس کہیں کہیں کوئی شیعہ اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو تو وہ شیعہ اس فتویٰ کفر کی زد سے خارج ہی رہے گا۔

فقط نگار، محمد عبدالرحمن غفرلہ، شیخ الحدیث جامد باوجود

دارالعلوم معین الاسلام، ہاٹ ہزاروی، چٹاگانگ

الحمد لله الاهله والصلوة لاهلہا بعد الحمد والصلوة موجودہ دور حد درجہ اظہار اور آزمائش کا دور ہے فرقہ باطلہ کی روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ اور علماء حق کی جانب سے علمی اور لسانی جدوجہد چلتا رہا۔ یوں تو اہل قبلہ کی تنقید میں علماء حق اختصار درجہ کی احتیاط سے کام لیتے ہیں لیکن اسکے باوجود بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اہل قبلہ میں سے جو فرقہ بھی ضروریات دین کا منکر ہو وہ قطعی کافر ہے خواہ وہ اپنے اسلام اور ایمان کا کتنے ہی زور و شور سے دعویٰ کرتا رہے۔ شیعہ اور فرقہ اثنا عشریہ امامیہ کے عقائد کے بارے میں فاضل محترم رئیس التحریر، حافظہ دین متین علامہ محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم نے جس تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور ان کی مستند کتابوں سے جس کثرت سے حوالہ پیش کیے کفر و کفر میں شک نہیں ہو سکتا۔ تفصیل اگر دیکھنی ہو تو بلند مینار کراچی خصوصی اشاعت شیعہ اور اثنا عشریہ کے بارے میں علماء کرام کا حقیقی فیصلہ اور فاضل محترم علامہ منظور نعمانی صاحب کی ”تہذیبی انقلاب“ ضرور مطالعہ فرمائیں۔

احمد شفیق غفرلہ، خادم دارالعلوم معین الاسلام ہاٹ ہزاروی

ذیل میں بلکہ دیش کے جن حضرات اہل علم کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت مولانا مفتی ولی حسن نوکی مفتی اعظم پاکستان کے اس قوسے پر اپنے تصدیقی دستخط ثبت فرمائے تھے۔ جو الفرقان کی خصوصی اشاعت بہت جلد دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ — ان حضرات کے اسمائے گرامی اور ان کے دستخطوں کی فوٹو کاپی مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب جامعہ اسلامیہ کراچی کے توسط سے ادارہ الفرقان کو موصول ہوئی تھی۔ — مفتی صاحب موصوف کے شکریہ کے ساتھ ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کئے جا رہے ہیں۔

حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث علامہ عبد ربہ فرید آبادی
 مولانا عطاء اللہ صاحب استاد جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
 مولانا قاری ابو رحمان صاحب / / / /
 مولانا غلام مصطفیٰ صاحب / / / /
 مولانا محمد عمر صاحب دارالعلوم خدام العلوم گوہر ڈاٹنگ گوال خانج
 مولانا عبد الرزاق صاحب نیکرزی جماعت خدام الاسلام بلکہ دیش

حضرت مولانا عبد المنان صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ بنی نوکان
 حضرت مولانا فضل الحق صاحب شیخ الحدیث درمیں الہامیہ القراءہ العربیہ دہلی ڈھاکہ
 مولانا محب اللہ صاحب استاد جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ
 مولانا غلام مصطفیٰ صاحب / / / /
 مولانا موسیٰ صاحب / / / /
 حضرت مولانا عبد المتین صاحب مستم مدرسہ الداعیہ عربیہ
 شیخ نمر نور سندی خلیفہ حضرت حافظ جی حضور مدظلہ

حضرت مولانا عبد الحمید صاحب شیخ الحدیث مدرسہ نوریہ اشرف آبادی کراچی ڈھاکہ
 مولانا عظیم الدین صاحب محدث مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا فاروق احمد صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا اسماعیل صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا شمس الرحمن صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا بشیر احمد صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا محمد عبد الباقی صاحب مبین عالم دینی المدارس العربیہ بلکہ دیش

حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مستم مدرسہ نوریہ اشرف آبادی کراچی ڈھاکہ
 امیر شریعت حضرت مولانا قاری احمد اللہ صاحب اشرف آبادی
 مولانا محب اللہ صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا صدیق الرحمن صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا ابو طاہر صاحب مصلح استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا محبوب الرحمن صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا اشرف علی صاحب استاد مدرسہ نوریہ اشرف آبادی ڈھاکہ
 مولانا عبد الباقی صاحب خدام جامعہ عربیہ الداعیہ العلوم فرید آبادی
 ڈھاکہ بلکہ دیش

استاذہ کرام جامعہ فرید آباد

مولانا عبد القدوس صاحب محدث
 مولانا محمد خاوت حسین استاد جامعہ

مولانا فضل الرحمن صاحب مستم جامعہ
 مولانا عبد المسیح صاحب استاد جامعہ
 مولانا محمد روح الدین استاد جامعہ

استاذہ کرام جامعہ مدنیہ اسلامیہ قاضی بازار سلہٹ

حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب استاذ الحدیث و رئیس الجامہ

مولانا محمد اسحاق صاحب شیخ الحدیث

مولانا محمد نظام الدین صاحب استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

استاذہ کرام جامعہ قاسم العلوم درگاہ شاہ جلال سلامت

خافظ مولانا اکبر علی رئیس الجامہ

مولانا ابوالکلام زکریا صاحب علوم دارالافتاء

مولانا محمد عطاء الرحمن صاحب استاذ حدیث

مولانا محب الحق مفتی جامعہ قاسم العلوم

مولانا محمد ناظر حسین صاحب استاذ حدیث

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم مدنیہ جاترا باری ڈھاکہ

مولانا سراج الاسلام صاحب نائب مہتمم

مولانا صلاح الدین صاحب مدظلہ

مولانا عبد المجید صاحب استاذ جامعہ

مولانا عبد الحق صاحب (تحقیقی) استاذ جامعہ

مولانا عبد المنان صاحب استاذ جامعہ

مولانا ضیاء الاسلام سابق مدرس لال باغ جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

مولانا محمد یعقوب استاذ مدرسہ دارالعلوم موتی جمیل ڈھاکہ

مولانا انوار الحق استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا قاری منظور الحق صاحب استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمود حسن مہتمم جامعہ اسلامیہ جاترا باری

مولانا ہدایت اللہ صاحب مدظلہ شیخ الجامہ

مولانا حافظ رفیق احمد صاحب ناظم تعلیمات

مولانا عبد الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا انوار الحق صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد اوریس صاحب استاذ جامعہ

مولانا محمد اسحاق مہتمم مدرسہ دارالعلوم موتی جمیل ڈھاکہ

مولانا محمد کلیم اللہ مہتمم مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

مولانا محمد فیض اللہ استاذ مدرسہ نورانی تعلیم القرآن

استاذہ کرام جامعہ محمدیہ عربیہ محمد پورہ ڈھاکہ بنگلہ دیش - ۱۳۰۷

جناب حضرت مولانا حفیظ الرحمن استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا علی اصغر صاحب استاذ الحدیث

جناب حضرت مولانا مفتی منصور الحق صاحب دامت برکاتہم

جناب حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث جامعہ

بنگلہ دیش کے متفرق مقالات کے علماء کرام

مولانا محمد عبدالکریم صدر آزاد دینی داروہ سلامت

مولانا محمد یونس علی دارالعلوم حسینیہ ذہاکہ

مولانا محمد شفیق الحق مہتمم جامعہ محمودیہ سلامت

میف اللہ اختر امیر حرکۃ الجہاد الاسلامی

مولانا حبیب اللہ مصباح

مولانا محمد عبدالحق مہتمم دارالعلوم درگاہ پور سلامت

مولانا محمد عبدالشہید مدرسہ دارالسنہ کلمو کافن

مولانا محمد عبدالاول مہتمم جامعہ محمودیہ سلامت

حضرات علماء برطانیہ کا فتویٰ و تصدیقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ○

مولانا یعقوب اسماعیل قاسمی ڈیوبری

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی نے اپنے استفتاء میں شیعہ اثنا عشریہ کی متفقین و متاخرین، نیز موجودہ دور کے ان کے امام روح اللہ حسینی کی کتابوں سے ان کے مندرجہ ذیل تین عقیدے نقل فرمائے ہیں۔

(1) — شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ ہے کہ حضرات شیعیں ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (نور اللہ) کافر، منافق اور یحیون ہیں۔ ہم مسلمانوں کا عقیدہ حضرات شیعیں کے بارے میں یہ ہے کہ ان دونوں کا مومن صادق اور جنتی ہونا قرآن کریم اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ان کو کافر کہنا اور مومن و مسلم نہ سمجھنا قرآن کریم کی اور ایک ایسی دینی حقیقت کی ٹھنڈیپ کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے قطعیّت سے ثابت ہو چکی کہ ایک بات کا بھی انکار موجب کفر ہے۔

(2) — شیعہ اثنا عشریہ کا موجودہ قرآن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ محرف ہے اور اس میں حضرات خلفاء ثلاثہ (رضی اللہ عنہم) نے تحریف اور رد بدل کر دیا ہے اور یہ وہ اصلی قرآن کریم نہیں ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا اصلی قرآن کریم تو امام غائب اپنے ساتھ لے کر عار میں روپوش ہو گئے ہیں جو آخری زمانہ میں اس کو لے کر باہر نکلیں گے — (نور اللہ)

تمام مسلمانوں کا قرآنی آیت کریمہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے؟ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں کے تحت بلا اتفاق یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم ہی وہ اصل کتاب اللہ ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا نہ ہی کسی حرف یا ذرہ میں تحریف

ہوئی ہے اس لئے موجودہ قرآن کریم کے بارے میں تحریف اور تغیر و تبدل کا عقیدہ رکھنا قرآن کی تکذیب اور کفر عین ہے۔

(3) — شیعہ اثنا عشریہ کے بنیادی عقیدوں میں ایک عقیدہ امامت کا ہے جو ان کی کتابوں میں واضح طور پر تفصیل سے مذکور ہے۔ بلکہ عقیدہ امامت اس فرقہ کی مذہبی اساس و بنیاد ہے اس عقیدہ امامت کے بارے میں جو تفصیلات شیعوں کی مستند کتابوں میں ہیں جو استثناء میں پیش کر دی گئی ہیں ان کی بنیاد پر یہ عقیدہ بلاشبہ امت مسلمہ کے مسئلہ عقیدہ ختم نبوت کی نفی کرتا ہے جو ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا انکار بلاشبہ موجب کفر ہے۔

فرقہ اثنا عشریہ کے یہ تینوں عقیدے ان کے متقدمین و متاخرین کی کتابوں سے ثابت ہیں کتابوں کی عمارتیں استثناء میں درج کر دی گئی ہیں۔

الغرض مذکورہ بالا تینوں عقیدوں کی وجہ سے شیعہ اثنا عشریہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے میں کوئی شک شبہ نہیں۔

واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔

احقر خادم العلماء یعقوب اسماعیل قاسمی غفرلہ (ڈیوڑی۔ پ۔ کے)

تصدیق و تائید فرمانے والے حضرات علماء کرام شہر یاٹلی (Batley)

مولانا ابراہیم غفرلہ نوسار کا — مولانا عبدالرؤف لاجپوری — مولانا ایوب ہاشمی عفی عنہ کھولوڈیہ — مولانا محمد شعیب عفی عنہ — مولانا ابراہیم احمد کرولیا — مولانا محمد یوسف غفرلہ دیوان — مولانا عبدالحمید سیدات غفرلہ — مولانا ہاشم ابراہیم راوت غفرلہ۔

حضرات علماء کرام شہر بولٹن (Bolton)

مولانا قاری یعقوب ابراہیم قاسمی (خطیب مبیہ مسجد بولٹن) — مولانا اسماعیل حافظ علی (مدرس دارالعلوم بری) — مولانا فیض علی شاہ عفی عنہ (سابق استاد دارالعلوم دیوبند) — مولانا عمر محمد (مدرس دارالعلوم بری) — مولانا عبدالحق غفرلہ کبھلوی (وطنی نسبت) — مولانا موسیٰ محمد کتھاروی (وطنی نسبت)۔

حضرات علماء کرام شہر پرٹن (Preston)

مولانا اسماعیل غفرلہ بھڑکدروی (وطنی نسبت) — مولانا یعقوب شیخ دیولوی غفرلہ — مولانا اسماعیل کتھاروی — مولانا ابراہیم اچھودی غفرلہ — مولانا ابراہیم محمد ٹیل۔

حضرات علماء کرام شہر گلوستر (Gloucester)

مولانا محمد یوسف لونات عفی عنہ — مولانا ابراہیم یوسف قاضی غفرلہ — مولانا موسیٰ ابراہیم کھولویہ عفی عنہ —
 مولانا اسماعیل سورتی غفرلہ — مولانا عبدالصمد کھروڑوی غفرلہ — مولانا عبدالصمد ندوی غفرلہ — مولانا آدم بانسروڑ —

حضرات علماء کرام شہر کونٹری (Coventry)

مولانا احمد علی عفی عنہ کونٹری — مولانا غلام رسول ہتھوڑی غفرلہ کونٹری — مولانا محمد اسماعیل غفرلہ کونٹری —
 مولانا سلیمان بن احمد دار چھبہ غفرلہ کونٹری — مولانا یوسف سیدات غفرلہ دیوئی — مولانا مقصود احمد عبدالقادر غفرلہ —

حضرات علماء کرام شہر ننی ٹن (Noneton)

نحمدہ، ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اصحاب بعد ایرانی انقلاب، شیعی اور شیعہ اثنا عشریہ فرقہ کے متعلق قدیم اور
 جدید اکابرین و بزرگان دین کی تحریرات اور فتاویٰ ہم نے بغور دیکھے اور اس سے ہم اتفاق کا اظہار کرتے ہیں۔
 مولانا بندہ احمد میاں بن یوسف منگیر (خیر گامی) غفرلہ، مولانا ایوب محمد غفرلہ،
 مولانا اسماعیل محمد جوگواڑی، مولانا عباس محمد عطاء اللہ عہ،
 مولانا اسماعیل یوسف وانیہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر بلیک برن (Blackburn)

مولانا غلام محمد راوت عفی عنہ — مولانا بارون راوت غفرلہ — مولانا معین الدین حیدر آبادی عفی عنہ —
 مولانا شبیر احمد لونت غفرلہ — مولانا ولی اللہ آدم غفرلہ — مولانا عبدالصمد مولانا اسماعیل غفرلہ — مولانا محمد فاروق مفتاحی
 غفرلہ — مولانا یعقوب اسماعیل کادی غفرلہ — مولانا اسماعیل احمد واڑی غفرلہ — مولانا احمد سعید بن سیدات قلاچی —
 مولانا محمد اسماعیل یوسف پٹیل عفی عنہ — مولانا عبدالحمید غفرلہ — مولانا عبدالجلیل قاسمی غفرلہ — مولانا علی بھائی ماییت
 غفرلہ — مولانا غلام رسول مظاہری عفی عنہ،

حضرات علماء کرام شہر ڈیوزبری (Dewsbury)

مولانا عبدالرشید ربانی غفرلہ ناظم اعلیٰ جمعیت علماء برطانیہ ڈیوزبری (انگلینڈ) — مولانا سید عبدالاحد قادری غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر گلاسگو (Glasgow)

مندرجہ بالا شیعہ عقیدے بلاشبہ موجب کفر ہیں۔

مولانا مقبول احمد غفرلہ خطیب مرکزی جامع مسجد گلاسگو
مولانا محمد اسلم لاہوری عفی عنہ؛ مسجد النور گلاسگو

حضرات علماء کرام شہر لستر (Leicester)

مولانا محمد عبدالکریم ہارٹنگ ٹن روڈ لستر — مولانا احمد علی صوفی — مولانا محمد یوسف سورتی غفرلہ امام مسجد
فالاح — مولانا محمد یعقوب پانڈور — مولانا غلام محمد عطاء اللہ عنہ — مولانا محمد فقیر کنگوئی — مولانا غلام محمد عالی پوری —
مولانا محمد یعقوب قاری — مولانا یوسف اسماعیل عفی عنہ — مولانا عبدالغنی کلچروی — مولانا محمد عمران غفرلہ — مولانا
آدم لونت غفرلہ خطیب جامع مسجد۔

میں حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی مدظلہ کے فتوے کی تائید کرتا ہوں۔ اقبال احمد الاعظمی لستر

(یہ مولانا اقبال احمد الاعظمی دارالافتاء ریاض کے مبعوث ہیں۔)

حضرات علماء کرام شہر بریڈ فورڈ (Bradford)

مذکورہ بالا تینوں عقیدے رکھنے والے یقیناً کافر ہیں۔

مولانا محمد ضمیر الدین غفرلہ — مولانا عبدالغنی عفی عنہ — مولانا لطف الرحمن خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ — مولانا
عبدالرحمن حسن غفرلہ — مولانا احمد پانڈور غفرلہ — مولانا اسماعیل بسم اللہ عفی عنہ — مولانا حسن محمد مشکاروی۔

حضرات علماء کرام شہر برشل (Bristol)

مولانا عبد الرحمن قناعتی — مولانا محمد سلیمان ناچوری غفرلہ — مولانا الیاس عبداللہ غفرلہ،

حضرات علماء کرام شہر ولسال (Walsall)

مذکورہ بالا عقائد کا جو بھی معتقد ہو اور کسی بھی فرقہ سے اس کا تعلق ہو اس کے کفر میں شک و شبہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالاول غفرلہ — مولانا غلام محمد بارڈولی عفی عنہ — مولانا محمد بھوانا غفرلہ — مولانا ضمیر الدین بنگہ دیشی
— مولانا محمد عثمان سورتی — مولانا عبدالحق گورا — مولانا محمد حسن پردھانوی غفرلہ صدر مرکزی جمعیت علماء برطانیہ،

فتویٰ علمائے مانچسٹر (Manchester)

اگر کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو کافر کہے، قرآن مجید کو مخرف کہے اور عقیدہ نبی کریم ﷺ کا عقیدہ امت رکھے چاہے ہر اپنے آپ کو مسلمان کہائے وہ شخص یقیناً کافر ہے۔

(کتبہ حبیب الرحمن، غفرلہ لام مدینہ)

فتویٰ جناب مولانا حبیب حسن صاحب (مبعوث دارالافتاء ریاض، لندن)

شیدہ اثنا عشریہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد امام کے معصوم ہونے کا عقیدہ اور بیشتر صحابہ کرام بشمول عشرہ مبشرہ معصوم ہرگز سرائی بلکہ ارتداد کا عقیدہ رکھنا انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

صیب حسن (لندن) / ۲۰۱۱ء / رمضان

فتویٰ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

خطیب مرکزی جامع مسجد اور ہیمپٹن (انگلینڈ)

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده

مجھے محقق العصر عارف ہاشم رحمہ اللہ والجماعۃ حضرت آئندہ مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کی تحقیق پر عمل اعتماد ہے تاہم مولانا (دافضہ دشیعہ) کہ جو تحریف قرآن کے قائل ہوں یا حضرات شیخین یعنی افضل البشر بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر اور افضل امت بعد العبدین حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر لعن طعن تکفیر یا تفسیق کریں اور آئمہ کرام کو معصوم عن الخطاء صاحب دقتی اور تحریم و تحلیل قائل ہوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی فکر کوئی ایسے لوگوں کو مسلمان کے لایق نہ دیتا۔ ان کی تکفیر میں تاخیر و توقف کرے اس لئے زندیق سمجھتا ہوں۔ نسازاً بعد الحق الا الضلال۔

حضرت اعظم مولانا نعمانی مدظلہم کو حق تعالیٰ شانہ پوری امت کی طرف سے اپنی شبلیان شان جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اس کو سرانجام دے کر امت مسلمہ پر حقیقت کا منہ واضح فرمادی۔

محمد ابراہیم سیالکوٹی عفی عنہ، (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

برطانیہ میں مقیم حضرات علمائے کرام کی اجتماعی توثیق

برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک تنظیم حزب العلماء یوسکے، کی دعوت پر ۲۰ اپریل ۱۹۸۸ء کو برطانیہ کے علماء کرام کا ایک اہم اجلاس دہلی کے ممتاز عالم دین مولانا موسیٰ کراڑی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں علماء کی کئی نمائندہ تنظیموں کی طرف سے سو سے زیادہ علماء کرام نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں شیعنی اور اثنا عشریہ کی تفریق کے مسئلہ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلہ میں ایک تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ حزب العلماء (یو۔ کے) کے سیکرٹری مولانا یعقوب مفتاحی صاحب نے مذکورہ تجویز اور ممتاز شرکاء اجلاس کے اسماء گرامی کی فہرست القارئین کے اس خصوصی شمارہ میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائی ہے۔ ذیل میں وہ تجویز بعینہ مولانا یعقوب مفتاحی صاحب کے شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

برطانیہ کے علماء کرام کا یہ نمائندہ اجلاس اس کی تصدیق کرتا ہے حقیقت میں اثنا عشری شیعوں کے خلاف اسلام عقائد مثلاً فہم نبوت کا انکار اور تحریف قرآن کے قائل ہونے کی وجہ سے بلاشبہ یہ لوگ کافرو مرتد ہیں۔

منجانب :- حزب العلماء یوسکے، جمعیت علماء برطانیہ، مرکزی جمعیت علماء یوسکے۔

احقر یعقوب مفتاحی، سیکرٹری حزب العلماء یوسکے۔

21, PALM STREET, BLACKBURN (LANG'S) U.K.

اجلاس میں شریک ہونے والے علماء کرام کے اسماء گرامی

| | |
|--|---|
| حضرت مولانا اسماعیل کشمادوی صدر حزب العلماء | حضرت مولانا یعقوب مفتاحی سیکرٹری حزب العلماء |
| حضرت مولانا عبد الرشید ربانی سیکرٹری جمعیت علماء | حضرت مولانا احمد پاندور صدر جمعیت علماء |
| حضرت مولانا محمد حسن صدر مرکزی جمعیت علماء | حضرت مولانا فضل حق نائب سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء |
| حضرت مولانا لطف الرحمن نائب صدر مرکزی جمعیت علماء | حضرت مولانا فتح محمد لہر، خزانچی جمعیت علماء |
| حضرت مولانا عبد اللہ خزانچی حزب العلماء | حضرت مولانا ولی اللہ ناظم نشر و اشاعت حزب العلماء |
| حضرت مولانا موسیٰ کراڑی سرپرست حزب العلماء | حضرت مولانا اسماعیل حاجی ناظم شرعی، بنیاد حزب العلماء |
| حضرت مولانا قاری سلیمان خطیب مسجد انیس الاسلام | حضرت مولانا مفتی محمد مصطفیٰ خطیب مسجد لندن |
| حضرت مولانا اسماعیل اکوٹ خطیب مسجد قوۃ الاسلام | حضرت مولانا قاری حنیف خطیب مسجد توحید الاسلام |
| حضرت مولانا مفتی عبد الصمد مدرس دارالعلوم بری | حضرت مولانا قاری اسماعیل مدرس دارالعلوم بری |
| حضرت مولانا قاری نور محمد خطیب جامع مسجد بریڈ فورڈ | حضرت مولانا ابراہیم خطیب مسجد میرٹن |
| حضرت مولانا یعقوب خطیب غیبی مسجد | حضرت مولانا یعقوب خطیب زکریا مسجد |

حضرت مولانا ابی اللہ خطیب مکی مسجد

حضرت مولانا عبدالرزاق خطیب جامع مسجد برٹلی

حضرت مولانا عبید الرحمن کھن پوری خطیب مسجد

حضرت مولانا محمد ازہر شیشیلڈ

حضرت مولانا یعقوب آجھودی صدر مدرس

حضرت مولانا اسماعیل بھوٹا خطیب مسجد لندن

حضرت مولانا عثمان خلیفہ صاحب

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب

حضرت مولانا قاری عبدالجلیل منی پور خطیب مسجد

حضرت مولانا احمد علی مانیک پوری خطیب جامع مسجد

حضرت مولانا حافظ ابراہیم صوفی

حضرت مولانا یعقوب بخش صاحب

حضرت مولانا یوسف کرماڑی صاحب

حضرت مولانا ہاشم یعقوب صاحب

حضرت مولانا ولی اللہ آدم صاحب

مولانا ادو اللہ قاسمی

مولانا محمد خورشید

حاجی محمد یسین گل

حضرت مولانا یعقوب متادار صاحب

حضرت مولانا عبداللہ احمد صاحب

حضرت مولانا یعقوب آوم صاحب

حضرت مولانا منصور احمد صاحب

حضرت مولانا محمد کوٹھی خطیب مسجد لکائنز

حضرت مولانا محمد موسیٰ بری

حضرت مولانا یوسف صاحب

حضرت مولانا عبدالحق ڈیپائی پرشن

حضرت مولانا سلمان خطیب مسجد ہنر لنگٹن

حضرت مولانا فاروق خطیب مسجد برمنگھم

حضرت مولانا محمد اسلم زاہد خطیب مسجد

حضرت مولانا حافظ احمد خطیب مسجد

حضرت مولانا عبدالرشید کلوی خطیب مسجد لندن

حضرت مولانا موسیٰ علی باب متہم بچوں کا گھر آمود

حضرت مولانا محبوب کرماڑی خطیب مسجد چورلی

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب خطیب مسجد

حضرت مولانا احمد سیدات صاحب

حضرت مولانا صالح سیدات صاحب

حضرت مولانا یعقوب من من صاحب

حضرت مولانا یعقوب قلموی صاحب

حضرت مولانا عمر منوری صاحب

حضرت مولانا داؤد منٹاجی صاحب

حضرت مولانا قاری عبدالرشید نیلر صاحب

مولانا ادو الحسن نعمانی

مولانا فاروق احمد صدام مسجد

قاری محمد طیب عباسی لندن

حضرت مولانا داؤد کستھاروی صاحب

حضرت مولانا حسن صاحب خطیب مسجد

حضرت مولانا محمد امین صاحب خطیب مسجد لیڈز

حضرت ابراہیم کھنٹی صاحب

حضرت مولانا محمد ابراہیم خطیب مسجد لکائنز

حضرت مولانا فضل الحق خطیب مسجد مانچسٹر

حضرت مولانا اسماعیل صاحب رولور ہٹن

حضرت مولانا فاروق ڈیپائی پرشن

حضرت مولانا فاروق ڈیپالائی بولٹن
 حضرت عبدالحمید صالح صاحب
 حضرت مولانا مفتی عنایت مفتاحی بلیک برن
 حضرت مولانا علی محمد صاحب برمنگھم
 حضرت مولانا رفیع الدین صاحب
 حضرت مولانا موسیٰ کتھاروی صاحب
 حضرت مولانا بلال صاحب لندن
 حضرت مولانا یوسف باری والا
 حضرت مولانا زبیر احمد صاحب
 حضرت مولانا اکرم صاحب
 حضرت مولانا عبدالاحد صاحب
 حضرت مولانا ابراہیم جوگوری صاحب
 حضرت مولانا ابراہیم بھیات صاحب برمنگھم
 حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب

حضرت مولانا داؤد لمبیا بولٹن
 حضرت مولانا قاری عبدالغفور صاحب
 حضرت مولانا حافظ ہاشم صاحب
 حضرت مولانا ایوب کھڑووی صاحب
 حضرت مولانا یعقوب ہرمن صاحب
 حضرت مولانا رفیق احمد لشر
 حضرت مولانا شیر صاحب لندن
 حضرت مولانا عثمان سلیمان صاحب
 حضرت مولانا مسعود احمد صاحب خطیب مسجد
 حضرت مولانا سمیر الدین بہاری
 حضرت مولانا ابراہیم بولات صاحب
 حضرت مولانا یوسف بھنگاریا صاحب
 حضرت مولانا قاری آدم کتھاروی صاحب
 حضرت مولانا اسد اللہ طارق

ہندوستان کے بعض دینی اداروں و علماء کرام کے

وہ جوابات جو بعد میں موصول ہوئے

جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی بھوپال

مع تصدیقات اساتذہ جامعہ و دیگر علماء بھوپال

شر بھوپال کے ہم خاندان علم دین خصوصاً جامعہ اسلامیہ عربیہ مسجد ترجمہ والی کے اساتذہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ کے اس سوال پر جو شعبہ فقہ اثنا عشریہ کے متعلق ہے جس کا جواب حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی مدظلہ اعلیٰ امیر شریعت ہند نے دیا ہے

یہ حرف تائید کرتے ہیں اور ان حضرات کی جرات و ہمت کی داد دیتے ہیں جنہوں نے ہمت اور عزیمت کے ساتھ یہ فیصلہ دیا ہے اور ان اسلام دشمنوں کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ جن سے بیٹھ اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور اب یہ فرق باطلہ کلمہ حق اربیدہ الباطل کے ساتھ میدان میں نکل کر حرمین شریفین کو میدان جنگ بنا رہا ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمایا ہے من دخلہ کسان امناء وہا عابین طیبی اللہ اکبر شیعہ رہبر کا لغو لگا کر بجائے عبادت اور حج کے شور مچاتے ہیں اور لغو بازی کرتے ہیں جو غیر مسلموں (مشرکین) کے لئے قرآن نے کرنا ہے و ما کان صلائیہم عند البیت الامکاء و تصدیقہ یہ مشرکین کی عبادت کے طریقہ کی تائید کرتے ہیں۔ خدا نے تو مسلمانوں کو خاموش رہ کر اور عجز و انکساری کے ساتھ عبادت کا حکم دیا۔ کما قال نعالی اذعوا ربکم تضرعوا و خیفۃ اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر مشرکین کے طریقہ کو اختیار کرتے ہیں بلاشبہ یہ اسلام کے مخالف ہیں ایسے لوگوں کو توجہ اور مسجد نبویؐ کی زیارت سے روکا جائے اللہم حفظنا من شہورہم۔

واللہ علم بالصواب

الحبيب محمد عبدالرزاق عفی عنہ مفتی اعظم و امیر شریعت مدھیہ دہلی و ناظم جامعہ اسلامیہ عربیہ بھوپال

عبد اللطیف نائب قاضی دارالافتاء بھوپال

محمد علی غفرلہ نائب مفتی بھوپال و استاذ حدیث و فقہ

سید عابد و جدی قاضی دارالافتاء بھوپال

احمد سعید مجددی غفرلہ خاتمہ مدھیہ بھوپال

دارالعلوم تاج المساجد بھوپال

الجواب صحیح والحبيب صحیح — سید محمد فاضل

الجواب صحیح — محمد ابراہیم (نائب صدر الدوسین جامعہ اسلامیہ عربیہ)

الجواب صحیح — قاضی مدرس جامعہ دہلی و خطیب جامع مسجد بھوپال

الجواب صحیح — محمد الیاس قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد اسحاق قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — حضرت مولانا محمد مدنی حسن مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبد الحفیظ جامعہ مدرس جامعہ

الجواب صحیح — عبد الباقی مفتاح مدرس جامعہ

الجواب صحیح — فضل الرحمن قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رشید الدین قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — رحیم اللہ قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — ابو الکلام قاضی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — شمس الدین آفریدی مدرس جامعہ

الجواب صحیح — محمد مصطفیٰ ہاشمی القاضی مفتی جامعہ

الجواب صحیح — محمد ایوب مظاہری مدرس جامعہ

الجواب صحیح — انام نسیم پڑھانک (نائب ناظم جامعہ)

الجواب صحیح — محمد نعمان ندوی استاذ حدیث دارالعلوم تاج المساجد و رکن شوری دارالعلوم ندوۃ العلماء کھنؤ

الجواب صحیح — محمد شرافت علی ندوی استاذ //

الجواب صحیح — ذاکر حمید اللہ ندوی //

الجواب صحیح — محمد اسحاق خان قاضی لاہور مدھیہ دہلی و امیر //

الجواب صحیح — عبد الوحید قاضی غفرلہ

دارالعلوم اسلامیہ ماٹلی والا بھروچ گجرات

باسمہ الکرم

حامداً و مصلیاً :- فرقہ لامیہ اثنا عشریہ کے سلسلہ میں الفرقان کی خصوصی اشاعت (شمارہ ۱۰ / ۱۲ / اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء) میں حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلہ کا استفتاء اور محدث کبیر محقق عصر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم کا مدلل و مفصل جواب انمول تاخر ہم لوگوں نے بغور پڑھا اور ہندوپاک کے معتین کرام اور علماء امت کی تائیدات و تصدیقات بھی پڑھیں۔

محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور دیگر معتین کرام اور علماء امت نے اپنے اپنے جوابات میں قرآن و احادیث اور اجماع امت سے اس فرقہ باطلہ کے متعلق جو فیصلے صادر فرمائے ہیں ہم سب اس کی عمل تائید و تصدیق کرتے ہیں اور اس فرقہ کو اس کے عقائد کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

فظہ اللہ تعالیٰ اعلم

سعید احمد دیولوی، خلویم دارالافتاء دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ (۲۹۱ تنادی ۱۴۲۱ھ تا ۱۴۲۲ھ)

الجواب صحیح — یعقوب احمد دستوی عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم ماٹلی والا بھروچ

فرقہ لامیہ اثنا عشریہ کو میں ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد کافر سمجھتا ہوں اور ان کی تکفیر کو اپنے لئے باعث اجر سمجھتا ہوں۔

محمد ابو الحسن علی غفرلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم اسلامیہ عربیہ عبید گاہ روڈ بھروچ گجرات) :- ”عبدالمجید استاذ حدیث“ — علی حق آدم دستوی استاذ حدیث — اقبال شکاروی استاذ فقہ عربی محمد صالح عفی عنہ استاذ اوب دارالعلوم — نذیر احمد دیولوی غفرلہ استاذ تفسیر — یعقوب عبد اللہ کمازی غفرلہ استاذ عربی — رشید احمد غفرلہ استاذ عربی اوب ابراہیم خانپوری استاذ عربی۔

تصدیق جناب مولانا منہاج الحق قاسمی و حضرات اساتذہ جامعہ حیات العلوم مراد آباد

حامداً و مصلیاً و مسلماً — اما بعد

شیعی مذہب اور اثنا عشری دین جو درحقیقت اب تک ”عقیدہ کتمان“ کے غلط پروں میں چھپ کر یہودی طور طریقوں اور منافقانہ حُصائل کے باوجود اسلام کا لباس زیب تن کر کے خود اسلام کی فتح کئی کے لئے خفیہ اور یہودیانہ سازشوں میں مشغول رہا ہے۔ — اللہ تعالیٰ اپنی شیعوں کے مطابق کماحقہ اجر جزیل عطا فرمائے۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم کو جنہوں نے امت کے مروجین میں اصحاب دعوت و عزیمت کے اسوہ حسنہ کو اختیار فرما کر شیعیت سے متعلق کتاب ”ہر فنی انقلاب“ امام فہیمین اور شیعیت تہذیب فرہانی نیز ضعیفی اور اثنا عشریہ کے بارے میں نہایت جامع اور مفصل استفتاء مرتب فرما کر اصل شیعوں کے ”عقیدہ کتمان“ کے غلط پروں کو چاک کر دیا ہے۔ اور مزید برآں جلیل علامت العصر حضرت مولانا حبیب الرحمن عظمی دامت برکاتہم کے تحقیقی و تفصیلی جواب استفتاء اور دیگر علماء کرام کے تفصیلی اور تصدیقی جوابات نے

اب یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں اور واضح ہو گئی ہے کہ بلا تک و شبہ اثنا عشریہ عقائد کے سامنے والے کافر مرتد ہیں۔

واللہ اعلم واعلم انہم (کتبہ) بندہ معراج الحق قاسمی سبجلی عطاء اللہ عنہ

احقر بھی تحریر بلا سے اتفاق کرتا ہے۔

احقر۔ الطاف الرحمن خدام دارالافتاء جامعہ حیات العلوم احقر۔ محمد شفیع غفرلہ مدرس جامعہ حیات العلوم مراد آباد

احقر بھی تحریر مندرجہ بالا کی توثیق کرتا ہے۔ بندہ محمد زکوۃ قلم حیات نقشبندی حیات العلوم

دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نعمانی کے مبسوط و مفصل استفادہ اور محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی اور مفتی اعظم حضرت مولانا محمود حسن صاحب گنگوہی کے مہربان و بصیرت افروز اور حق و حقیقت پر جوابات اور دیگر علماء کرام و مفتیان عظام کی تائیدات کا بغور مطالعہ کیا شیعوں کے فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد خبیثہ سے پوری واقفیت اور قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں ہم ان سب فتویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

نسیم احمد غازی مظاہری صدر مدرس دارالعلوم جامع الہدیٰ مراد آباد

الجواب صحیح۔ محمد عظم قاسمی غفرلہ، مستم جامع الہدیٰ مراد آباد الجواب صحیح۔ محمد عبد الرحمن، نقشبندی، مجددی۔

الجواب صحیح۔ عبد الرؤف قاسمی مفتی دارالعلوم جامع الہدیٰ الجواب صحیح۔ محمد وسیم استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

الجواب صحیح۔ محمد خالد استاذ دارالعلوم جامع الہدیٰ

مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور سہارنپور

فرقہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کا قائل ہے بانثناء چند تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرات شیعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کافرا و مرتد مانتا ہے بارہ حضرات کو اہم معصوم مانتا ہے۔ اور امام معصومین کا درجہ ان کے یہاں نبی سے بڑھ کر ہے۔

اس لئے اسلاف و اکابر امت نے بیشک اس فرقے کی تکفیر کی ہے امام اہل الحق و سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آیت لیفیط بہم الکفسار سے اس فرقے کی تکفیر کو قول مستند کیا ہے (کما فی التفسیر لابن کثیر) وغیرہ۔ بندہ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی مدظلہ العالی کے جواب کی حرف بحرف تائید کرتا ہے اور اثنا عشریہ شیعہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

فقط احقر عبد العزیز اندرس فیض ہدایت رحیمی رائے پور، ضلع سہارنپور

الجواب صحیح۔

ظہور احمد مظاہری غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد عباس مظاہری خدام مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد طاہر مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد غلام عبدالناحید مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

سید ممدی حسن غفرلہ مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

ریاض احمد مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد احمد غفرلہ مظاہری مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

محمد ایوب قاسمی مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

سید عبدالرحیم مدرس، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

اہلسنت والجماعت علماء بریلی کے تاریخ ساز فتاویٰ

جو شخص شیعہ کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

❖ غوث وقت حضرت پیر مر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

❖ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

❖ حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

❖ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کافتویٰ

❖ دارالعلوم غوثیہ لاہور کافتویٰ

❖ جامعہ نظامیہ رضویہ کافتویٰ

شیعوں کے بارے میں غوث وقت

سید پیر مر علی شاہ صاحب ”گولڑہ شریف کافتویٰ“

حضرت سید پیر مر علی شاہ صاحب گولڑویؒ نے فرمایا۔

”جس شخص یا فرقہ میں یہ (شیعوں والے) اوصاف ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص یا گروہ فرقہ سے حسب اعتقاد الحب للہ والہی فیض للہ خدا غلط ہوتا اور رسم و رواج کو منع ہے ”شیعیت“ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو یہ

کئے والا ”جمہور المسلمین“ کے نزدیک کافر ہے ایسے اشخاص سے برتاؤ کرنا اور احتیاط رکھنا بالکل ممنوع ہے۔

(آفتاب ہدایت صفحہ ۱۰۵، ناشر ملی مسجد، پٹنوالا)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم فتویٰ

باللہ ان رافضیوں، نزاریوں (شیعوں) کے باپ میں حکم قطعی اتنا ہی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا بچہ مردار ہے، ان کے ساتھ مناکحت (نکاح) نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہرائی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں سے ہو، جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ محض زنا ہوگا۔ لہذا ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی، اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرفاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں، عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مری کہ زانیہ کے لئے مرنے لیں۔

رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا ترکہ بھی نہیں پاسکتا، سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے مذہب رافضی کے ترکے میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں، ان کے مرد عورت عالم باطل کسی سے میل جول، سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام ہے۔ جو ان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا جماع تمام ائمہ دین خود کافر بنے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو جو گوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچ مسلمان بنیں۔

وباللہ التوفیق واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلیہ جل مجدہ، اتم
کتبہ عبدہ المرتب: احمد رضا بریلوی (رد الرافضہ، صفحہ ۲۳، ناشر: مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۴۰۶ لاہور)

اعلیٰ حضرت کی تصانیف رد شیعیت میں

اعلیٰ حضرت نے رد شیعیت میں ”رد الرافضہ“ کے علاوہ متعدد رسائل لکھے ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱)..... الادلة الطاعنة (رد رافضی کی اولاد میں کلمہ خلیفہ بلا فصل کا شدید رد)

(۲)..... اعالمی الافادہ فی تعزیرۃ الہندو بیان الشہادۃ (۱۳۱۱ھ) (تقریر داری اور شہادت نامہ کا حکم)

(۳)..... جزاء اللہ عدوہ بابا بہ ختم النبوة (۱۳۱۷ھ) (مرزا یوں کی طرح روافض کا بھی رد)

(۴)..... المعة الشمعدہ - شیعۃ الشفعہ (۱۳۱۲ھ) (تفصیل دھنیں سے متعلق سات سوالوں کا جواب)

(۵)..... شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) (ایک سو کتب تفسیر و عقائد وغیرہ سے ایمان نہ لانا ثابت کیا)

ان کے علاوہ رسائل اور قصائد جو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھے ہیں وہ شیعہ و روافض کی تردید ہیں۔

حضرات خواجہ قمر الدین سیالویؒ کا فرمان (بحوالہ مذہب شیعہ مع ضمیمہ)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ کا یہ فرمان بہت ہی مشہور ہے کہ ”اگر اوپر بتتے ہوئے پانی سے سنور پانی پنی لے تو اس سے چٹا جائز ہے اور اگر شیعہ وہاں سے پانی پنی لے تو چٹا جائز نہیں کیونکہ وہ نجس اور دشمن صحابہ ہیں۔“

سیال شریف کا تازہ فتویٰ

شیعیت اسلام کے خلاف بدترین سازش ہے اور یہود و مجوس و غیرہ کی اسلام سے بدلہ لینے کی مذموم کوشش جس کو صرف اسلام کا لیبل لگا کر پیش کیا گیا ہے۔ جو کہ درحقیقت یہودی اور مجوسی نظریات اور اعمال و اخلاق کا ایک چرہ ہے اور مجنون مرکب، اسے اسلام، قرآن و اہل بیت سے قطعاً کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام اور عالم اسلام کو اس مذموم اور ناپاک سازش اور فریب کاری سے محفوظ فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(شیخ الحدیث محمد اشرف سیالویؒ، غلام دار العلوم ندیاء خمس الاسلام، سیال شریف، ۲ صفر ۱۴۰۹ھ)

دارالعلوم حزب الاحناف لاہور پاکستان کا فتویٰ

الجواب: جس فرقہ کے لوگوں کے یہ عقائد ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منافق مانے اور قرآن کریم کو غیر صحیح سمجھتے اور متحدہ کو جو باجماع امت حرام ہے۔ اس کو جائز سمجھتے۔ ایسے فرقہ کو ضرور بالضرور غیر مسلم اقلیت ٹھہرانا ضروری ہے۔ ان کو مسلمان ماننا غلطی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(احقر العباد مولوی محمد رمضان، مفتی دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور)

دارالعلوم غوفیہ لاہور کا فتویٰ

الجواب: جن لوگوں کے ایسے عقائد ہیں جیسے استثناء میں لکھے گئے ہیں وہ باطل و کفر و شیعہ و دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ ان کا غیر مسلم قرار پانا ان کے ذہنی و فطری ہونے کی صورت میں ہو گا۔ فطری و ذہنی وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا نام لیں لیکن ضروریات دین کے منکر ہوں جیسے مرزا قادیانی اور دوسرے بددین جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ یا شریعت مطہرہ پر ایمان بھی ظاہر کرتے ہیں مگر ان کی شان میں کھلی تحقیر بھی کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ درحقیقت اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ علاقے دین کے ذریعے حکومت ان پر حق واضح کرے تاکہ جنت تمام ہو اگر باز کجائیں تو انہی کا فائدہ، ورنہ ان کا خاتمہ کرنا بھی حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ اقلیت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں بنتا۔“

(فتحا) مفتی غلام سرور قادری (ممبر مرکزی ذکوۃ کو نسل اسلام آباد، دارالعلوم غوفیہ، لاہور)

جامعہ نظامیہ رضویہ کافتوی (الجواب سوالیہ)

یہ شخص یا گروہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی غفلت و غصمت میں ملوث کرتا ہے وہ سورہ نور کی آیات کا منکر ہے جن میں عائشہؓ کی براہت بیان کی گئی ہے اور قرآن کا منکر کافر ہے اور یہ شخص موجودہ قرآن کو کلام اللہ نہیں بلکہ تادمہ قرآن کریم کی آیت کریمہ "نحن نزلنا الذکر وانا انزلہ لحافظون" کا منکر ہوتا ہے اور معصوم صرف انبیاء اور ملائکہ ہیں اور خلافت اسی طرح حق و نیب پر خلفاء اربعہ کی خلافت ہوتی ہے اور خلفاء اربعہ میں فضیلت بھی اسی ترتیب پر ہے۔ عقائد نفی میں ہے:

وافضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر فاروق ثم عثمان ذو النورین ثم علی المرتضیٰ وخلافہم علی هذا الترتیب ایضاً رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو صاحب کتاب خلاہ اور گرامر ہے کیونکہ انہوں نے خلافت خود حاصل نہیں کی بلکہ ان کو مہاجرین اور انصار نے مشفقہ طور پر غیظہ متحب کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت سرعام کی تھی۔ صحابہ کو برا کرنا اور گمراہ قرار دینے والا خود کو لعنت کا مستحق قرار دینا ہے۔

ی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ اذ انزلتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنتہ اللہ علی شرکم۔

و بخاری کی مشفقہ علیہ روایت ہے:

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہب ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ یا نصفہ

یہ استفادہ میں مذکورہ خط اور گمراہ کن نظریات دیکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص یا گروہوں کو تعلق رکھنا ان کے جلسوں اور جلوسوں میں شامل ہونا ناجائز اور حرام ہے بلکہ قرآن

"فلا تقعد بعد الذکر مع القوم الظالمین"

"مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کو اپنے معاشرے سے خارج کر دیں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔"

فقط واللہ اعلم بالصواب

عبد الطیف مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، لاہوری کیت، لاہور

(ماخذ: "امیان الہیان" مرتبہ قاضی عبدالرزاق، خلیفہ مرکزی جامع مسجد مغلٹ)

شیعہ سے امت مسلمہ کا

اصل اختلاف کن باتوں پر ہے

سچا صحابہ کے تمام کارکنوں اور عام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ شیعہ سے مسلمانوں کا اصل اختلاف مروجہ مسائل پر نہیں، توہم، تفسیر، تفسیر صحابہ وغیرہ اختلاف کی اصل اس میں نہیں بلکہ شیعہ سے امت مسلمہ کا اختلاف مسئلہ امامت پر ہے اس کے مقابلے میں مسلمانوں کو نظریہ خلافت کو فروغ دینا چاہئے شیعہ کتب سے ثابت ہے کہ نبوت کے بعد اسلام میں نظریہ امامت کو فروغ دیا گیا ہے اس سے آگے بڑھ کر یہ کہ امامت کا رتبہ بھی نبوت سے آگے مانا گیا ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت حسب ذیل ہے۔

”رتبہ امامت برتر از نبوت است“ (اصول کافی جلد ۱)

جبکہ دنیا بھر کا مسلمان یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسلام نے نبوت کے بعد امامت کی بجائے خلافت کو فروغ دیا ظاہر ہے کہ امامت کا معنی آگے ہونا اور خلافت کا مفہوم پیچھے ہونا ہے تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن و حدیث کے واضح ارشادات کے مطابق اسلام نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے نبوت کے بعد خلافت کو فروغ دیا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ضروری بالضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔

شیعہ کے عقیدہ امامت کا تصور یہ ہے کہ امامت ایک ایسا منصب ہے جو نبوت کی طرح عطیہ الہی ہے امام کا انتخاب براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ امام انبیاء کی طرح معصوم عن الخطاء مفترض الظہور اور مامور من اللہ ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ تمام صفات صرف انبیاء کا خاصہ ہیں امامت کا یہ مفہوم قرآن و حدیث اور دینائے عرب کی کسی لغت میں پایا نہیں جاتا امامت کے اسی من گھڑت عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے شیعہ نے کتنی ٹھوکریں کھائی ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس بے بنیاد نظریہ کو سہارا دینے کے لئے عقیدہ ہدایہ گھڑا گیا پھر جب سوال ہوا کہ اسلام میں امامت اگر اتنا اہم منصب تھا تو قرآن عظیم میں کہیں بھی اس کا ذکر کیوں نہ کیا گیا چنانچہ اسی سوال کا جواب نہ

پار عقیدہ حریف قرآن ایجاد ہوا کہ یہ کتب خور نامکمل ہے اگر یہ خدا کا اصلی اور مکمل قرآن ہو تو اس میں بارہ اماموں کا بھی ذکر ہوتا، اور غار میں امام سہدی کے پاس ہے جیسا کہ اصول کافی کی عبارت سے ظاہر ہے؟

اسی خود ساختہ عقیدہ امامت کے اثبات کے لئے اسلام کی ساری تصویر تبدیل کر دی گئی جب یہ سوال ہوا کہ عقیدہ امامت اگر ہم خاتمہ صحابہ کرامؓ خلفاء راشدین کی پوری جماعت اگر دس لاکھ احادیث رسولؐ آپؐ سے روایت کی جاسکتی ہیں تو امامت کے بارے میں سے عقلی نہیں اس پر گواہی کہ چار صحابہ کرامؓ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرامؓ تو مرتد ہو گئے تھے۔ جیسا کہ اصول کافی کی عبارت اس پر شاہ گویا کہ امامت کے اثبات کے لئے شیعہ اور ان کے اساطین کو کتنے پاز پینے پڑے ہیں یہ ایک الگ کہانی ہے۔

اندیس صورت یہ بات واضح ہو گئی کہ شیعہ کا عقیدہ امامت اس کے مذہب کی اساس ہے ۱۲ اماموں کا تصور اور اٹھ عشری فرقہ عقیدہ امامت کے تصور سے عبارت ہے شیعہ مذہب کی پوری عبارت اس عقیدہ پر کھڑی کی گئی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ سے مسلمانوں کے اختلاف ہوا ہے آپؐ حیران ہوں گے کہ قرآن وحدیث کے پورے ذخیرے میں کوئی صحیح روایت اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتی۔

شیعہ کے عقائد کی تمام جزئیات امامت کے اسی عقیدہ کے گرد گھوم رہی ہیں۔ سپاہ صحابہ کے کارکن پر لازم ہے کہ وہ جس دشمنی کے سر پر کار ہے اس سے اصلی اختلاف کو اچھی طرح سمجھ کر آگے بڑھے صرف چند عبارتوں ہی پر اختلاف کو آخری شکل نہ دے بلکہ اس ہے کہ تفسیر، تفسیر کے مسائل اصل میں امامت کے جعلی عقیدہ کے فروغ کے لئے گھڑے گئے ہیں۔ شیعہ کا عقیدہ امامت مسلمانوں کا ایک من گھڑت اور دیوانائی کہانی کا ثمرہ ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی تصور نہیں۔

بعض روایات کا غلط مفہوم بیان کرنے اور قرآنی آیات کی غلط اور بے بنیاد تشریحات سے عقائد کی عبارت کھڑی نہیں کی جائے گا کہ کونسا پر لازم ہے کہ عقیدہ خلافت کو فروغ دیکر اسلام کی اس جی تصویر کو عام کریں، یہی وجہ ہے کہ امام احمد حضرت شہید ولی اللہؒ ت راشدہ کے بارے میں فرمایا

”خلافت راشدہ ہی اصل دین ہے“

چند شبہات اور ان کے جوابات

جب سے سپاہ صحابہ نے شیعہ کے کفریہ عقائد کے باعث علی الاعلان شیعہ کے کفر کو واضح کرنا شروع کیا اور صدیوں سے اس کفر پر پڑی ہوئی تقیہ کی سیاح چادر کو تار تار کیا تو وہ نہ دنیا بھر کے کئی دانشوروں، علماء اور اسلامی سکالروں کی طرف سے اسے نہایت تعجب اور حیرت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔

دنیا بھر کے ایشیائی، افریقی اور یورپین مسلمانوں کا ایک گروہ جو شیعہ کے عقائد سے ٹکراتا آتا ہے۔ انہوں نے سپاہ صحابہ کے نصب العین کو تشدد اور انتہا پسندی سے تعبیر کیا۔ پاکستان کی حد تک تو جملہ اسلامی زعماء کے سامنے کافی حد تک شیعہ کے عقائد آشکار ہو چکے ہیں۔ لیکن دنیا کے دوسرے ملکوں میں پاکستانی تارکین وطن کے علاوہ وہاں کے مقامی مسلمانوں کو شیعہ عقائد سے متعارف کرانا از حد ضروری ہے۔

زیر نظر کتاب تاریخی و مستند جس کی سرشوں کا ترجمہ تین زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے اور شیعہ کی اصلی کتابوں کے عکسی صفات کو من و عن طباعت کے زیور سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ مجھے امید ہے اس کی اشاعت سے لاعلمی کا یہ غبار جھٹ جائے گا۔

تادم مختلف حلقوں کی طرف سے ایک سوال کیا جاتا ہے۔ کہ شیعہ 1400 سوسل سے ایک اسلامی فرقہ کے طور پر معروف ہے ان کے کفر کا مطالبہ پہلے کیوں نہیں کیا گیا۔ تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ شیعہ دنیا کا ایسا مذہب ہے جس میں تقیہ (جھوٹ) جیسا جھنڈہ پورے مذہب کو چھپانے اور اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھ کر خود کو اسلامی برادری میں شامل رکھنے میں بہت معاون رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود شیعہ ہر دور میں مسلمان حکمرانوں، مسلمان لیڈروں، مسلمان مصنفین، مسلمان اہل قلم اور مسلمان علماء میں شامل رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے لیکر مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ تک ہر دور میں جس عالم اور اسلامی شخصیت سے اس کا مقابلہ ہوا یا کسی بھی دور کے اسلامی مفکر سے شیعہ کا واسطہ پڑا اس عالم اور شیخ نے شیعہ کو کافر قرار دیا۔

حضرت امام مالکؒ، حضرت امام ابو حنیفہؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام ابن تیمیہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی تصنیفات اسی مقدمہ کتاب میں موجود ہیں۔ اب جبکہ اثنا عشری کے پیشوا جناب فیضی نے تقیہ سے منہ باہر نکل کر اپنے مذہب کا حکم کھلا اظہار کرنا شروع کیا تو کفر کی سزا سے سارے عالم میں تعین تکمیل گیا۔ اس لئے یہ بات جان لینی چاہئے کہ شیعہ کبھی بھی مسلمان نہیں رہا۔ تقیہ کے بل بوتے پر اگر شیعہ نے کسی سوسائٹی، ماحول، علاقہ، شہر یا ملک کو فریب دیا تو اس سے اس کے کفریہ عقائد کو اسلامی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اس شبہ کے جواب کو ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی اس تصریح پر ختم کرتے ہیں۔

”روافض ہمیشہ یہود و نصاریٰ، تآملی اور مشرکین کے ساتھ رہے ہیں۔ تآملی کفار کے اسلامی ملکوں میں راہ پانے میں سب سے زیادہ شیعہ کا دخل تھا۔ شام میں عیسائیوں کی انہوں نے پوری پوری مدد کی یہاں تک کہ مسلمانوں کے بچوں کو ان کے ہاتھوں غلاموں کی طرح فروخت کر دیا تھا۔ عیسائیوں کے بیت المقدس پر قبضہ میں بھی ان کا برا حصہ تھا۔۔۔۔۔۔ ان کے عقائد کفریہ کی بنا پر کافروں اور منافقوں کے ذمہ وہ ان کی شمولیت لازم ہے۔ جو شخص بھی ان حالات کا مشاہدہ اور ان کے عقائد کا مطالعہ کر دیکھا ہے۔ وہ انہیں مسلمانوں سے بالکل الگ سمجھتا ہے۔۔۔۔۔۔ ان کی تمام تر کوشش یہی رہی ہیں کہ اسلام کو منہدم کر کے اس کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔ اور اسلام کے ساتھ ان کے معاملہ کی تدریج بالکل سیاہ ہے۔“

(منہاج السنۃ صفحہ ۱۱۰ ج ۳)

دوسرا شبہ:

دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ اسلامی عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے حالانکہ شیعہ بھی خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے ہیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

وضاحت:

اہل قبلہ کی اصطلاح استعمال کرنے والے متکلمین و فقہاء کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ تو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کے قلبی مفہوم میں تبدیلی کرتے ہیں۔ (اصول الفتاویٰ جلد اول صفحہ 70)

اہل قبلہ کے اس اصطلاحی مفہوم کی رو سے شیعہ کا کفر واضح ہے اور اگر اہل قبلہ کے معنی ”بیت اللہ“ کو قبلہ مانتے والے لئے جائیں تو بھرنہ ہدایہوں کو کافر قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ وہ بھی کعبہ شریف ہی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی ابو جہل، ابولہب، امیہ بن خلف وغیرہ مخالفین اسلام کو کافر کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہ سب خانہ کعبہ کو قبلہ مانتے تھے اور اسی کا طواف کرتے تھے۔ حالانکہ ایمان اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان کے کفر کا انکار نہیں کر سکتا۔

تیسرا شبہ:

شیعہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اسلام کی نسبت پسند کرنے والوں کو اس نسبت سے خارج کرنا ایک غیر مناسب فعل ہے جبکہ اسلام ایسا دین ہے جو تنگی، دائرہ کی بجائے وسعت حلقہ کا تقاضا رکھتا ہے۔

وضاحت:

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کا دعویٰ نہ رکھنے والے کافروں سے پہلے اسلام کا دعویٰ رکھنے کے باوجود غمِ نبوت اور زکوٰۃ کا انکار کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا اور اپنے اس عمل سے قیامت تک کے لئے راہنمائی فرمادی کہ جو شخص دین کی بنیادی حقیقتوں میں سے کسی حقیقت کا انکار کرے وہ دعویٰ اسلام کے باوجود کافر مرتد اور واجب القتل ہے۔ چنانچہ ان کے عقیدے سے آگاہ

ہوئے ہی دار و فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کے کفر و ارتداد کو بے نقاب کرنے کے لئے کوشاں ہو جانا چاہئے اب جبکہ شیعوں کے عقائد منظر عام پر آچکے ہیں ان سے آگاہ ہونے والے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کے کفر و ارتداد کے اعلان و اظہار میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ جائیں کیونکہ یقول مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ، اعلیٰ

”شیعہ کا کفر دوسرے کفار سے بھی زیادہ خطرناک ہے اس لئے کہ یہ بطور تقیہ مسلمانوں میں گھس کر ان کی دنیاوی و

آخرت دونوں برہاؤ کرنے کی تنگ دو میں ہر وقت مصروف کار رہتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔“ (احیاء صفحہ 169)

چوتھا شبہ:

کہا جاتا ہے کہ شیعہ، قادیانیوں سے بھی بدتر کافر ہیں حال آنکہ قادیانی اسلامی عقائد میں سے ایک بنیادی عقیدے ختم نبوت کے منکر ہیں اور شیعہ تو ختم نبوت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

شیعہ یقیناً قادیانیوں سے بڑھ کر کافر ہیں کیونکہ قادیانی رسول اللہ ﷺ کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ مانتے ہیں مگر اس کی حقیقت بدل دیتے ہیں یعنی اس کے قطعی مفہوم میں تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ بھی ختم نبوت کے صرف الفاظ کے قائل ہیں اور ان عقیدہ امامت ختم نبوت کی حقیقت کا صاف انکار ہے! دوسرے یہ کہ قادیانی قرآن مجید کو اصل حالت میں مانتے ہیں مگر اس کے معانی میں تحریف کرتے ہیں جبکہ شیعہ قرآن مجید کی مصحفیت ہی کے منکر ہیں نیز صرف معنوی ہی نہیں بلکہ لفظی اور معنوی دونوں قسم کی تحریفوں کے مرتکب ہیں۔ تیسرے یہ کہ قادیانی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس طرح مخالفت نہیں کرتے جب کہ شیعہ صحابہ کرام کی مخالفت تو درکنار ان کے ایمان ہی کے منکر ہیں حتیٰ کہ ان کے ایمان و صداقت کی جو خبر قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں موجود ہے اس کے بھی قطعی انکاری ہیں۔ چوتھے یہ کہ قادیانیوں کی اذان، نماز اور دیگر فقہی مسائل تقریباً تقریباً وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں جبکہ کلمہ لے کر تدفین تک کے ہر مسئلہ میں شیعہ مسلمانوں سے الگ ہیں۔

پانچواں شبہ:

اگر شیعہ کفر میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں تو پھر اس سے پہلے ان کے کفر کا اعلان و اظہار اس شد و حد سے کیوں نہیں کیا گیا۔

وضاحت:

مسلمانوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی اور دھوکہ میں رکھنے کے لئے اپنے کفریہ عقائد کو چھپانا شیعوں کے دین کا حصہ ہے جسے وہ تقیہ کہتے ہیں ان کے مذہب میں تقیہ کی کتنی اہمیت ہے اس کا انداز ان کی ان روایات سے کیا جاسکتا ہے:-

① — دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں جو تقیہ نہیں کرتا وہ دین ہے ”ما اصول کافی صفحہ 482، بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ 229

② — ”جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس میں ایمان ہی نہیں“

③ — ”تقیہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ حضرت القائم (امام مہدی) کا ظہور نہیں ہو جاتا پس جو کوئی

ان کے ظہور سے پہلے اسے چھوڑے گا وہ اللہ کے دین سے اور امامیہ کے دین سے نکل جائے گا اور اپنے اس عمل سے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ائمہ معصومین کی مخالفت کرے گا۔
(احسن التوکل شرح اعتقاد یہ صفحہ 472 بحوالہ جہات صفحہ 71)

شیعہ گروہ کی شروع ہی سے کوشش رہی کہ اپنے عقائد پر پردہ ڈالتے ہوئے مسلمانوں میں شامل رہیں مگر جن علماء پر ان کے کفریہ عقائد یا کوئی ایک کفریہ عقیدہ بھی قطعی طور پر ظاہر ہو گیا تو انہوں نے نہ صرف ان کے کفر کا برملا اعلان کیا بلکہ دیگر علماء کو بھی اس اظہار کی نصیحت کی: مثلاً امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ”رد ورافض“ کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:-
”چونکہ شیعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی گستاخی کرتے ہیں اس لئے علماء اسلام کے لئے واجب و لازم ہے کہ شیعوں کی تردید کریں اور ان کے عقائد کو ظاہر کریں۔“
(جہات صفحہ 35)

اور جن علماء کو ان کے کسی ایک کفریہ عقیدہ سے بھی قطعی آگاہی حاصل نہ ہو سکی۔ انہوں نے انہیں تو کافر قرار نہ دیا۔ البتہ وہ اصول و قواعد بیان کر دیئے جن کی روشنی میں شیعہ عقائد سے آگاہ ہونے والا فرد کسی تنذیب کے بغیر یاسانی شیعہ کے کفر کا فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیعہ گروہ بتنا پرانا ہے اس کے کفر کے فیصلہ کا سلسلہ بھی اتنا ہی پرانا ہے۔

شیعہ کے کفر کا فتویٰ اگر اسلاف نے دیا ہے تو ابھی وہ محدود ہے اور اگر اب بھی ان کے خلاف کفر کے فتویٰ کو محدود اور انفرادی رہنے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟

چٹناشبہ:

وضاحت: البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلاف کے ہاں شیعوں کو کافر قرار دینے کی مثالیں موجود ہیں مگر ان کے فیصلے میں اجتہادیت کثرت و وسعت اور وہ زور و شور موجود نہیں جس کی ضرورت اب محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس زور و شور سے شیعوں نے اپنے عقائد اور تشخص کا اظہار اپنی انتساب کے بعد کیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا، دوسرے یہ کہ ان کی کتابوں کی اشاعت اور دیگر ذرائع سے ان کے عقائد کی آگاہی کی جو سہولیات اب ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں تھیں، تیسرے یہ کہ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ان کے کفر کے اعلان و اظہار کے جتنے مواقع اب میسر ہیں اسلاف کو حاصل نہیں تھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جس طرح یہ ضروری ہے کہ علماء کرام جب تک کسی کے بارے میں کفر کی قطعی وجوہات سے مکمل و مستند معلومات کے ذریعے آگاہ نہ ہوں اس کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دیں۔ اسی طرح ان پر یہ بھی فرض ہے کہ کسی کے کفریہ عقائد کے قطعی طور پر سامنے آنے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کے کفر کا برملا اعلان و اظہار کریں۔

ضمینی کے آنے کے بعد شیعہ اثنا عشریہ نے اسے امام غائب کا نمائندہ قرار دے کر بین الاقوامی طور پر جس شدت کے ساتھ خود کو اسلام کا حقیقی نمائندہ بنا کر پیش کیا ہے اور اتحاد بین المسلمین کے دلفریب نعرے سے صاف دل و خوش گمان مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی کوشش کی

ہے اس کا تقاضا ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں میں ان کے کفر و ارتداد کی بھرپور اشاعت کی جائے تاکہ:-

⑤۔ عام مسلمان ان کے دجل و فریب اور گمراہ کن نظریات سے بچ جائیں۔

⑥۔ مسلمان اہل علم و دانش میں یہ احساس و ادراک پیدا ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کے لئے اخروی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے عقیم فتنہ ہے جسے ایک طاقت ور حکومت کی سرپرستی ہی نہیں بلکہ اس کے بھرپور وسائل بھی حاصل ہیں نیز یہ کہ یہود و نصاریٰ کو اسلام دشمنی میں جتنی ضرورت شیعوں کی ہے شیعوں کو بھی اتنی ہی ضرورت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ حشرن شریفین کے تقدس کو (عیازا باللہ) پامال کرنے کی پرانی حسرت رکھتے ہیں جبکہ شیعہ بھی امام غائب کے غار سے نکل کر مکہ مکرمہ اور پھر مدینہ منورہ میں آئے ان کے تقدس کے مبارک جسموں کو قبروں سے نکال کر بے حرمتی کرنے کے فرضی انسانہ کو اس وقت تک حقیقت بنا کر پیش نہیں کر سکتے جب تک کہ حرمین شریفین پر ان کا قبضہ نہ ہو۔

⑦۔ غیر مسلم معترضین پر اسلام کو یہ معلوم ہو جائے کہ شیعہ اہل اسلام میں سے نہیں تاکہ وہ شیعوں کے غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی عقائد و نظریات کو اسلام سے منسوب کر کے اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ نہ بنا سکیں۔

⑧۔ وہ غیر مسلم جو دین حق کے متلاشی ہونے کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ غلط فہمی کی وجہ سے شیعوں کو مسلمان سمجھتے ہوئے ان میں شامل ہو کر جہنم کے ساتویں طبقے کا اندھن نہ بن جائیں اور قیامت کے دن گمراہ ہونے والے یہ انسان اہل اسلام پر جہت قائم کرنے والے نہ ہو جائیں اور یہ بات یقینی ہے کہ شیعوں کے کفر کی اشاعت میں سستی کرنے والوں اور مسلمانوں کی حیثیت سے شیعہ کے ساتھ منصفانہ تقریبات میں شرکت کرنے والوں کے پاس قیامت کے دن اللہ کے حضور اس جہت کے جواب میں کوئی عذر مسموع نہیں ہو گا اور انہیں اس وقت اس حقیقت کا لاحقہ حاصل پہنچتا ہو گا کہ وہ لاشعوری طور پر شیعوں کے مسلمان ہونے کی تصدیق کرتے رہے اور ان کے مذموم عراکم کا آلہ کار بنتے رہے۔

سوالوں شیعہ:

جو شیعہ ان کفریہ عقائد کا انکار کرتے ہیں اور خاص طور پر قرآن مجید کو اہل سنت کی طرح ہر تحریف سے محفوظ اصل قرآن سمجھتے ہیں انہیں کافر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

وضاحت:

قرآن مجید کے بارے میں تحریف کا کفریہ عقیدہ ہی ان کے کفر و ارتداد کا واحد سبب نہیں بلکہ ان کا ہر عقیدہ ہی نہیں ہر عقیدہ کا جزا نہیں کافر قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

اگر بالفرض اسی عقیدے ہی کو سامنے رکھا جائے تب بھی کسی شیعہ کا تحریف قرآن کے عقیدے کا انکار محض تہیہ ہے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیادی کتاب اصول کافی میں یہ عقیدہ پوری تفصیل سے موزود ہے اور یہ کتاب ان کے مطابق ان کے امام غائب کے سامنے غار میں پیش کی گئی اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے پوری طرح کافی ہے اس لئے اس کا نام کافی رکھا گیا اور ان کے امام غائب

کایہ قول ان کی اس کتاب کے سرورق پر چھپا ہوا ہے اب اگر کوئی شیعہ تحریف قرآن یا کسی اور کفریہ عقیدہ کا انکار کرتا ہے جو اصول کافی میں موجود ہے تو اس کا یہ انکار اپنے بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ امامت کا انکار ہے اور امامت کے انکار پر وہ شیعہ رہ ہی نہیں سکتا۔

اصول کافی کے علاوہ تحریف قرآن اور دیگر کفریہ عقیدے باقر مجلسی کی کتابوں جلاء العیون، حق البقیں، حیات القلوب وغیرہ میں موجود ہیں اور شیعوں کو وہی معلومات کے لئے ان کتابوں کے مطالعہ کی نصیحت فرمینی ہے یہی اپنی کتاب کشف الاسرار میں کی ہے۔

(کشف الاسرار صفحہ ۱۲۱۔ بحوالہ جنات صفحہ ۴۴)

نوری طبری کی تین سو اٹھانوے (398) صفحات کی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ خالصتاً تحریف قرآن کے اثبات میں لکھی گئی ہے اور اس کتاب کے مصنف نوری طبری کو شیعہ دنیا میں عظمت و تقدس کا یہ مقام حاصل ہے کہ اسے انہوں نے نصف اشرف میں "مشہد مرتضوی" کی عبادت میں دفن کیا ہے جو ان کے نزدیک دسویں زمین کا مقدس ترین مقام ہے۔

اب اگر کوئی شیعہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد سے انکار تفسیر کی وجہ سے نہیں کر رہا تو پھر اسے چاہئے کہ ان عقائد کے حامل مصنفین و مجتہدین کو اپنا اکابر اور دینی رہنما تسلیم کرنے کی بجائے انہیں علاوہ کافر قرار دے اور ان کی ان کتابوں کو احترام و ادب سے رکھنے کی بجائے علی الاعلان جلاؤالے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہ بھی یہی عقائد رکھتا ہے اور بلاشبک وشبہ کافر ہے۔

آٹھواں شبہ: اگر شیعہ عقیدہ امامت کی وجہ سے کافر ہیں تو حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی بھی تو امامت کے قائل ہیں۔

وضاحت:

۱: شیعہ صرف اپنے عقیدہ امامت ہی کی وجہ سے کافر نہیں بلکہ ان کے وجہات کفر متعدد ہیں بلکہ ان کے عقائد مجموعہ کفریات ہیں۔
 ۲: شیعوں کا کسی کو امام کہنا یا ماننا کفر نہیں بلکہ امامت کے جس تصور اور مفہوم کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ کفر ہے اور دیگر کفریہ عقائد کا بنیادی سبب ہے: مثلاً: خلافت شیعین رضی اللہ عنہما کا انکار، اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا انکار قرآن مجید میں تحریف وغیرہ یہ تمام کفریہ عقیدے ان کے اسی عقیدہ امامت کے منطقی نتائج ہیں۔

۳: شیعوں کے عقیدہ کے مطابق ان کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے، معصوم ہوتا ہے، کمالات و صفات نبوت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا قول و فعل شرعی حکم کا درجہ رکھتا ہے، وہ اپنے منصب کی وجہ سے ذاتی طور پر اطاعت کئے جانے کا حق رکھتا ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کے برابر ہے، اس کی اطاعت انبیاء کی اطاعت کے برابر ہے، اس کا امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نامزد نہیں ہوتا، معصوم نہیں۔ اس کا کوئی قول یا فعل شریعت کا درجہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اس نے شریعت میں اپنا کوئی ذاتی قول و فعل داخل کیا ہے۔ اس کی اطاعت نہ فرض ہے نہ ہی مقصود بالذات ہے۔ بلکہ ذاتی پسند و ناپسند کی خواہشات ظاہری اور لاعلمی و حکم علمی کی گمراہی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یعنی اہل سنت کے

نزدیک کسی علم کا امام وہ فرد ہوتا ہے جو اس علم میں وسیع معلومات اور مکمل صدارت رکھتا ہے اس لئے ان کے نزدیک فقہ کے امام سے مراد وہ دیانت دار اور صاحب تقویٰ فرد ہے جو فقہ یعنی دین کی سمجھ رکھتا ہے، قرآن و حدیث کا وسیع علم رکھتا ہے اور قرآن و حدیث و آثار صحابہ سے شرعی احکام اخذ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے ایسے شخص کی تقلید کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ مقلد اپنے امام کے کسی قول کو قرآن و حدیث حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں قبول نہیں کرنا بلکہ وہ اسے اس اعتقاد کی وجہ سے قابل عمل سمجھتا ہے کہ یہ میرے امام کی ذاتی رائے نہیں بلکہ شریعت کا وہ حکم ہے جو میرے امام نے دیانت و امانت اور خدا غوثی سے کام لیتے ہوئے اپنی علمی پختگی، اجتہادی صلاحیت اور مکمل محنت سے قرآن و حدیث سے اخذ کر کے بیان کیا ہے اور مقلد واضح شرعی احکام میں قرآن و حدیث پر نہیں بلکہ اپنے علم پر اپنے امام کے علم کو ترجیح دیتا ہے۔ اختلافی مسائل میں حدیث و آثار صحابہ پر نہیں بلکہ اپنی تحقیق پر اپنے امام کی تحقیق کو ترجیح دیتا ہے اور غیر واضح احکام میں اس کے اجتہاد کو دوسرے مجتہدین کے اجتہاد پر ترجیح دیتا ہے، چار اماموں میں تقلید کو اس لئے محدود سمجھتا ہے کہ قرآن و حدیث سے ماخوذ شرعی اصول و احکام کا مکمل مجموعہ ان چار کے علاوہ کسی اور فقہی امام کا موجود نہیں نیز یہ کہ ایسے تمام اختلافی مسائل جن کی ہر صورت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کے مطابق جائز قرار پاتی ہے ان چار فقہی جمعوں کے اندر موجود ہے اور کوئی شرعی مسئلہ جو جائز کا درجہ رکھتا ہے ان کے باہر نہیں۔ اور پھر ہر مقلد فقہ کے ان چاروں جمعوں میں سے کسی ایک مجموعہ کا خود کو صرف اس لئے پابند کر لیتا ہے کہ وہ ایک مسئلہ کی اختلافی صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو اختیار کرنے کے لئے اپنی ذاتی پسند و ناپسند کا تابع ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کا غلام نہ بن جائے کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح احکام کے مطابق شریعت میں خواہشات کی غلامی حرام اور کھلی ہوئی گمراہی ہے۔ پاک و ہند میں رہنے والے مقلدین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید اس لئے بہتر سمجھتے ہیں کہ اس خطہ میں فقہ حنفی کے علاوہ کی عظیم اکثریت موجود ہے اور اس وجہ سے دینی مسائل میں جو رہنمائی آسانی کے ساتھ فقہ حنفی سے حاصل ہو سکتی ہے وہ یہاں دیگر ائمہ کرام کے مقلد علماء کی جماعت کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے دوسرے فقہی جمعوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

نوائے شبہ:

جب یہودی، عیسائی اور ہندو وغیرہ دوسرے کافروں کے خلاف کافر ہونے کا نعرہ نہیں لگتا تو پھر شیعوں کے خلاف یہ نعرہ کیوں لگایا جاتا ہے۔ کافر کافر شیعہ کافر کافروں پہلے نہیں لگتا تھا۔

وضاحت:

دوسرے کافر مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں رکھتے ان کا غیر مسلم ہونا مسلمانوں میں اور خود ان سمیت تمام غیر مسلموں میں معروف و مسلم ہے۔ جبکہ شیعہ مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور مسلم و غیر مسلم دنیا میں ان کے مسلمان ہونے کی غلط فہمی بھی موجود ہے اس لئے جب تک مسلم و غیر مسلم دونوں پر ان کا کفر ارتداد واضح نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کے کافر ہونے کا اعلان اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور شخصیت کی ملکیت پر دعویٰ نہیں رکھتا تو صاحب ملکیت اس کے غیر مالک ہونے کے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں کرتا مگر جب غیر حقیقی مالک ملکیت کا غلط دعویٰ کرتا ہے تو پھر حقیقی صاحب ملکیت کے لئے

ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک جھوٹے دعی کے خلاف پر زور احتجاج اور غیر معمولی حفاظتی اقدامات کرے جب تک کہ جھوٹے دعویٰ کو باطل تسلیم نہیں کر لیا جاتا اور حقیقی مالک کو جھوٹے دعی کی بے جا مداخلت سے نجات نہیں مل جاتی۔

سوال شہید:

مفتی نے اقتدار میں اگر جس شدت کے ساتھ اپنے آپ کو اسلام کا علمبردار کہا، اس کے جواب میں ہمارے پاس کوئی حکومت نہ تھی۔ ہم اس کفر کو اسلام کے دعوے سے روکنے کیلئے یہ نعرہ لگا کر امت مسلمہ سے کفر کو علیحدہ کیا ہے۔ کیا نفوں سے بھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے۔

وضاحت:

۱: فرد کی سطح سے بین الاقوامی سطح تک یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ شیعیت مسلمانوں کا حصہ نہیں ہے بلکہ کفر اور بدعت کی ایک مستقل شاخ ہے۔

۲: پاکستان آئینی طور پر ایک سنی اشیئت بن جائے کیونکہ یہ اسلامی ملک ہے اور اسلامی عقائد کے ائین اور دین اسلام کی حقیقی روح صرف اور صرف اہلسنت ہیں۔ دوسرے یہ کہ اس ملک کی عظیم ترین اکثریت سنی ہے اور جمہوری اصول و روایات کے مطابق بھی اسے سنی اشیئت قرار دیا جانا ضروری ہے۔

۳: شیعہ کے خلاف کفر کا نعرہ ایک احتجاج ہے تاکہ قادیانیوں کی طرح ان کو بھی غیر مسلم تسلیم کیا جائے۔ شیعہ کے عقائد کے مطابق ان کفر واضح ہو چکا ہے۔ لیکن پاکستان کے قانون میں ان کو کافر قرار دانا ہماری اہم ترجیحات میں شامل ہے اس لئے ہم اپنے نمائندوں پارلیمنٹ میں بھیجتے ہیں اور وہاں ہم نے جو ناموس صحابہؓ بل پیش کیا ہے وہ شیعہ کے کفر کو منوانے کی پہلی کڑی ہے۔

خلاصہ کلام

حرمین شریفین میں شیعہ کا داخلہ روکنا امت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے!

قارئین نے تاریخی دستاویز کے مقدمہ میں جن عنوانات کا مطالعہ کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ شیعہ کائنات کا بدترین اور خبیث کافر ہے۔ اس کے لئے ہم نے مفکر اسلام مولانا منظور احمد نعمانی کی طرف سے چار سو (۴۰۰) علماء کے دستخطوں سے شیعہ پر فتویٰ کفر کو سن و عمل نقل کیا ہے۔ گزشتہ دور کے علماء کے فتویٰ جات کے بعد تاریخی دستاویز کی اشاعت کے ساتھ ہی ————— دنیا بھر کے ہر مسلمان خواہ وہ کسی بھی سوسائٹی میں رہتا ہو، مسلمانوں کے کسی کتب فکر سے متعلق ہو، قہماء کے کسی طبقے سے ان کا رشتہ ہو لازم ہے کہ وہ زیر نظر تاریخی دستاویز کو سامنے رکھ کر اپنے اپنے شرمک اور مسلک کے اکابرین کی تصدیق تحریری طور پر اس دستاویز کے ساتھ نف کر کے ہمیں روانہ کریں تاکہ 58 ملکوں کے مفتیان، علماء اور مشائخ آئمہ حرمین کی آراء سامنے آجائے کے بعد تاریخی دستاویز کے حوالے سے عالم اسلام کے متفقہ فتاویٰ جات کا ایک دیوان ترتیب دیا جاسکے۔ بعد ازاں انہی فتاویٰ جات کی روشنی میں سعودی حکومت سے درخواست کی جائے کہ بیسائیوں، یہودیوں اور اب قادیانیوں کی طرح شیعہ کا داخلہ بھی ان کے غیر مسلم ہونے کی وجہ سے حرمین شریفین میں روک دے۔

ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

رئیس العام سپاہ صحابہ

24 دسمبر 1994ء

پہلا باب

شیعہ اور عقیدہ توحید
و توحید باری تعالیٰ

الباب الاول

الشَّيْعَةُ وَ عَقِيدَةُ التَّوْحِيدِ

Chapter I

The Shias and the faith of
oneness of Allah Almighty

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
سترہ (۱۷) کتابوں کے تمیز (۳۰) حوالہ جات ہیں۔

الأصول

من
الكافي
تأليف

تفاز الأستاذ أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في السرائر

المنو في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على الكبر نقاري

لهيئته مشرفاً

الشيخ محمد الخوئي

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرتضى آخوئي

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

اللہ کی طرف برا یعنی جھوٹ کی نسبت کا اقرار

بنسبۃ البلاء (الکذب) الی اللہ

BIDA (GOD TELLS A LIE) A SHI'ATE DOCTRINE

المول من الکافی جلد اول تألیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الیکنی المرقی ۳۲۸ طبع ایران

۱۶۸-

کتاب التوحید

۶۱

۹۔ عن محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعید ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبد الله بن منان ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ما بدا لله في شيء ، إلا كان في علمه قبل أن يبدو له .

۱۰۔ عن أحمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن داود بن فرقد ، عن عمرو بن عثمان الجهمي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله لم يبد له من جعل .
۱۱۔ علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن منصور بن حازم قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام هل يكون اليوم شيء لم يكن في علم الله بالأمس ؟ قال : لا . من قال هذا فأخزاه الله ، قلت : أرايت ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة أليس في علم الله ؟ قال : بلى قبل أن يخلق الخلق .

۱۲۔ علي بن محمد ، عن يونس ، عن مالك الجهمي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لو علم الناس ما في القول بالبداء من الآخر ما فتروا عن الكلام فيه .

۱۳۔ عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، عن محمد بن ممر والكوئي أخيه يحيى ، عن مرزبان بن حكيم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : ما تنبأ نبي قط ، حتى يقر الله بخمسة خصال : بالبداء ، والمشقة والجود والعبودية والطاعة .

۱۴۔ وبهذا الإسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن جعفر بن محمد ، عن يونس ، عن جهم ابن أبي جهم ، عن حماد بن محمد ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله عز وجل أخبر عبدا عليه السلام بما كان منذ كانت الدنيا ، وبما يكون إلى انتهاء الدنيا ، وأخبره بالمحتمل من ذلك واستثنى عليه فيما سواه .

۱۵۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الرمان بن الميثم قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول ما بدت الله تنبأ قط ، إلا بتحريم الخمر وأن يقر الله بالبداء .

۱۶۔ الحسن بن محمد ، عن معلى بن محمد قال : سئل العالم عليه السلام كيف علم الله ؟ قال : علم وحال وأراد وقدر وقضى وأمتنى ! فأمنى ما قضى ، وقضى ما قدر ، وقدر ما أراد ، وقوله كانت المشقة ، و بمشيئته كانت الإرادة ، وبإرادته كان التقدير ، وبتقديره كان القضاء ، وبقضائه كان الإمضاء ، والعلم متقدم على المشيئة ، والمشية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

ترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم

شمیم بک پوناظم آباد کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثنائی

کتاب الحجّت

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت نثار الاسلام طائر فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تقریب

مفسر قرآن مایہ نایب اوسیدہ انکم مولانا ایستیدہ ظفر حسن صاحب قیامہ نظام العالی فقیر الامام دہلوی

دہلی و منتظم جامعہ اسلامیہ کراچی

مصنف دومت دکتب

ناشر

سہیم بکٹ ڈپو ناظم آباد ۲ - کراچی ۱۵

۱۹۸۸ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشافی

جلد دوم

ترجمہ

اصول کافی

جلد دوم

ترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم

شیمم بک پوناظم آباد کراچی

مشہور کتب خانہ پریس کراچی

اسلام کے بنیادی رکن کا انکار

الانکار رکن الاسلام الاساسی

DENIAL OF THE FUNDAMENTAL PRINCIPLE OF ISLAM.

شفیٰ ترمذی، رسول کائنات مجدد و دم

۳۰

کتاب الایمان والکفر

مذہب محمد ﷺ حلال الیوم والقیامہ وحرامہ حرام
الیوم والقیامہ نہولاء اولوالعشرم منہ رسول علیہم السلام
ایک شریعت و نہ تنبیہ پر عمل جاری قیامت کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت کے لئے حرام ہے پس یہی رسول

باب ۱۲

دعائے اسلام

قرآن الہام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی تھی کہ نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس انسانی سے کسی چیز کے ساتھ نہیں بنا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

داری کہتا ہے، جس نے ابو عبد اللہ سے کہا مجھے حد و ہدایت کا کلمہ کیجئے۔ فرمایا اگر ہی دنیا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے ہیں ان کو اپنا کر چھوگا نہ تار و رکت کو دینا اور وہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج و ہجرت اور ولایت کا اقرار اور ہمارے پیغمبروں سے محبت رکھنا اور صالحین کے ساتھ رہنا۔

قرآن صادق کا ترجمہ اسلام کہنا وہی ہے جو قرآن میں لکھا ہے اور ولایت الی اس سے کوئی بغیر اپنے دوسرے صحیح نہیں۔

ولایا امام جعفر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی کہ نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے گہرا چیز ولایت اور گمراہی سے چار کونیاں اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

قرآن یا امام باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت قرار دے دی ہے ان میں سے کسی کو ان کے لئے قرآن۔ ولایت اس لئے کہ وہ ان سب کی ہی ہے اور والی ان سب چیزوں کی طرف مہریت کرتے والا ہے جس نے انہیں کے لئے کوئی فیصلہ ہے قرآن۔ نماز۔ رسول اللہ نے قیامت کو نماز، ہجرت اور ولایت کے لئے فرمایا کہ ان کے لئے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور ہمارے پیغمبروں سے محبت رکھنا اور صالحین کے ساتھ رہنا۔

۱۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصدقہ والایمان والایمان علی رسول اللہ ﷺ۔

۲۔ عن محمد بن ابی صالح قال قلت لابی عبد اللہ اوفقی علی حد و الدین فقال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ والایمان بما جاء بہ من عندہ وعلوۃ الخس واداء الزکوٰۃ وجسر علی روضہ صاف وحج البیت وولایۃ ولایتنا وعدوۃ عدونا والاحوال خیر مع المصطفیٰ۔

۳۔ عن الصادق علیہ السلام قال ان اول اسلام ثلاث الصلوٰۃ والزکوٰۃ والایمان واحده منہن الایمان جنتہا۔

۴۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمس علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصدقہ والایمان والایمان علی محمد بن عبد اللہ ولایۃ شافہ الناس بالرب و ترکوا الحق یا بنی والایمان۔

۵۔ عن ابی جعفر قال بنی الاسلام علی خمسة الشیخاء علی الصدوق والزکوٰۃ والحج والصدوق والایمان والایمان علی محمد بن عبد اللہ ولایۃ شافہ الناس بالرب و ترکوا الحق یا بنی والایمان۔

اٰمَنَ بِرَبِّهِمْ وَلَهُ الْحُكْمُ اَنذَرْتُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُنَا

جلال العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المؤمنین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد علی محمدی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس التکاہین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابوالعباس
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کثیر کتب مطبوعہ و خطیب شیخ ملت ان

لئے کاپی

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

نشیہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

آئمہ بطور الہ

ائمة ام آله

IMAMS AS GOD

جلد دوم از ماہنامہ مجلس شہید بہلول یک دینی اہلسننہ پر مبنی لاہور۔

۸۵

سہ ماہی حقیقت محمدیہ است در ذراک موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیٰ اورجہ
و حاضر است پس مصلیٰ را باید کہ ازین معنی آنگاہ باطلہ دلائل شہود طافل نہ فرود آید انوار قرب و
اسرار معرفت انور و قاتر گر و داغ غلظہ اللغات کتاب الصلوٰۃ بعضی علماء دین نے کہا ہے کہ تشہد
میں یہ خطاب اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ میں اور ممکنات کے ہر فرد
میں سرایت کئے ہے پس حضور علیہ السلام خلائق کی قلت میں موجود اور حاضر ہیں خدائی کو چاہیے
کہ اس معنی سے آنگاہ کہے اور اس شہود سے ناقل نہ ہو تاکہ قربت کے نور اور معرفت کے
بہار میں سے واقف ہو جائے فرمانہ سنی اور شیعہ علیہ السلام اس پر اتفاقی کیا ہے کہ خدائی مصلیٰ
اسلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور یہ ان ہی کی معرفت ہے کہ خدائی معرفت ہے کیونکہ خداوند
کریم وہ ذات ہے لایحوی حیلہ کما فی فلا یستحق عیدہ ممکن خدا پر نہ زمانہ گزرتا ہے
کیونکہ زمانہ متغیٰ اصنام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے ان کی عقلیں ہوتی ہیں جیسے جاندار سوئے انسان
و غیر ہذا خدا کو ہر جگہ حاضر ناظر کہنے پر دفعی ہے یہ معرفت خدائی مصلیٰ علیہ السلام کی ہے اور ان
میں معرفت بالذات نہیں بلکہ بعض تعالیٰ ہے اور اس کو ماسما علیہ و یماں ہے مولائے کائنات کا
ایک وقت میں چالیس جگہ حاضر ہونا حیات و رسالت میں ثابت ہے جب موصوفے امیر المؤمنین
نے فرمایا ہے ہومن متفق کافر بشرک کوئی آدمی نہیں ہر ناجب تک میں اس کے سر ہاتھ
جگہ حکمزدوں ایک وقت میں دو گئے زمین پر کئی جگہ واقع ہو رہی ہیں ہر جگہ علی موجود ہے اور
مہربانگیر میں قبر میں آئے ہیں تو سر ہاتھ مولائی کرسی گئی ہے فرشتے تیرا رب کون ہے کل
کون ہے دین کیا ہے قبلہ کیا ہے اور امام کیا ہے کتاب کیا ہے ان تمام سوالوں کے جواب
کے بعد یہاں یہاں بتا دیتی ہے اللہ میرا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نبی ہے اللہ
امام میرا دین ہے قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے کتاب علی میرا پہلا امام ہے
اور امام من سے دیکر امام مہدی علیہ السلام تک نام بتاؤ چنانچہ اس وقت فرشتے پوچھتے
ہیں مَا تَقُولُ فِیْ هَذَا اَفْتَبِلُ جیج بخاری باب الہیت اور شکوۃ باب الہیت کیا کہتا ہے تو
اس مرد کے ہاں یہ ہیں یعنی پانچوں سوالوں کے جواب دینے پر شہادت ہی نجات ہے اس
پر کہ یہ کرسی پر بیٹھے والا کون ہے صاحب ارفاقن مومن نوراً بتاؤ گے گلا یہ میرا مولیٰ علی ہے
ایک وقت میں کتنی کتنی جگہ ہستی ہیں دو گئے زمین پر اور ہر جگہ مولائی میں شریعت لاتے ہیں ہاں
نہی العابدین سے فرمایا جہاں اور جب مجلس امام حسین علیہ السلام پناہ ہوتی ہے بہار وہ

رب علی ہیں

(رب علی ہیں قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں)

علی ہوا الرب ا حیث ذکر فی القرآن الرب فاما المراد به صاحب الکوثر "علی"

ALI IS GOD

(SHIA BELIEF)

طاہر العین جلد دوم از لا اقر کلی شیعہ جنرل یک انجمن انصاف پریس لاہور۔

۶۶

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھتے رہا ہے کون ملا ہے مولا
معلیٰ آتی میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَمَنْ يَرْجُ الْكَوْثَرَ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بِسَبْعَةِ مِائَاتٍ نَدْوًا
میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گھڑی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہو گا زبان
شدت پیاس سے سوکھ کر زمانہ چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس
وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلانے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے
اور پیٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابو بکر و اہل بیت کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی مرتضیٰ یوم الدار حج البیۃ جناب خاتم النبیین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا
علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہے (ایسا کہ تبلیغ فرمائی تو حیدر کی
موجودی اور اللہ کی جیب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علی) کو اب بھی مصائب میں پکارا
اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت (ایسا اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے خشک
پرورش کنندہ نگہبان۔

ظاہری پیدائش سے قبل وجود
حضرت اکبر علیہ السلام عالمین میں اور خفیی علیہ السلام
زما د میں پہنچی کے ساتھ ان عالمین کا وجود رہا ہے۔ فقط رب خلقہ یہ موجود تھے جناب عوہ
اور جناب ابوطالب کے گھر سرزمین مکہ میں تو یہ لوگ بشر نہیں آتے ہیں رسولی کے خلق ہے
خود کہ کیا شفقت اللہ فلا وہ اسے عجیب اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو سدا کرتا یعنی
خلقت افلاک سے قبل وجود ہماری تھا اور جناب سرکار رسالت فرماتے ہیں آکا ذکر کفی
تین قدر واجب میں اور علی ایک نور سے ہیں لہذا نور محمدی تھا تو نور علی بھی تھا جب یہ
دونوں تھے تو نورِ عالم بھی تھا دیگر ائمہ بھی تھے۔ تو کیا یہ موت و فیساد کی عوارض کرتے ہیں
یا تمام مخلوق کی تمام مخلوق کی میں نے پکارا اس اور جس نے نہیں پکارا اس کی بھی جناب
فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا وجود اور مدد کرتا وجود ہاں بشریہ محمدیہ و علویہ اور فاطمیہ
دو ہزار سال پہلے ہر یک میں کو دنیا میں کوئی ماننا بھی نہ تھا اور کہ دنیا صرف اپنے کو دنیا
سمجھتی اور کچھ بھی تو سرزمین ہر یک میں ایک لا بہرہ ولی گوی رہا کرتی تھی لوگ اس کے
اپنی حاجات سے کہہ جاتے اور اس سے دعا کرتے چنانچہ ہر طرح کی مصیبت میں لوگ کہنے
میں کہ اولاد کے لئے بھی پہلے تو اس راہ پر تے صاف انکار کر دیا کہ وہ اولاد دینے کی اول

اللہ تعالیٰ اور حضرت علیؑ میں فرق

الفرق بين الله سبحانه و تعالى ، وبين علي بن ابي طالب

A DIFFERENCE BETWEEN GOD ALIMGHTY AND ALI(RA)

۱۸۰۰ء میں جبکہ دوم از علما باقر مجلسی شیخہ منزل یک الجبھی اشعار پر مبنی لاہور۔

40

[illegible]

أَمَّا يَرْيَدُ اللَّهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَهُمْ كَمَا تُطَهَّرُونَ

جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کثیر کتب کبیر لوی خطیب شیعہ ملت ان

ملنے کا پتہ

حمایت اہلیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ جنرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

IT IS OBLIGATORY TO ACCEPT ALI'S WILAYA FOR A MUSLIM.

[illegible]

بیت: نغمہ گزل انا سیر دنیا میں

اردو ترجمہ

حیاتِ قلب

جلد سوم

در بیان امامت

علامہ سید محمد باقر ^{نقشبند} مجلس علیہ الرحمہ

ترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال مرزا پوری

امامیہ کتب خانہ

مثل سوہلی - اندرونِ موجودہ رازد

حلقہ ۱۷، لاہور

توحید پاری تعالیٰ اور انکار

الكفر بتوحيد الله تعالى

DENIAL OF TAWHEED.

ترجمہ حیاتِ اقلوب علیہ وسلم، یاحیہ

فصل ۱۳: بیان از غرض و اہمیت مکتبہ روایتیں

کے لیے کہ خدا نے لوگوں کو رسالت اپنی معرفت پر پیدا کیا ہے اور توحید لا الہ الا اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ امیر المؤمنین وعلیٰ اللہ پر میرا رب کا عامل توحید ہے اور اگر امامت امیر المؤمنین کا اقرار نہیں کیا ہے خدا کی وحدانیت کا اس کا اقرار درست نہیں ہے اور وہ مشرک ہے۔

ایضاً مسند منیر حضرت صادق علیہ السلام سے خداوند عالم کے اس ارشاد
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ کے تفسیر میں روایت ہے یعنی جو لوگ
ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان
لائے پھر کافر ہو گئے اور ان کی راہ خیر و نہایت کی جانب ہدایت فرمائے گا۔
حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت اول و دوم و سوم کے حق میں نازل ہوئی ہے جو ابتداء میں
زبانی ایمان لائے پھر کافر ہو گئے یعنی کفر کو ظاہر کیا جس وقت کہ بہتر خدا نے
ان پر ولایت امیر المؤمنین پیش کیا اور فرمایا مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ سَاءَ مَا يَحْكُمُ
مِنْهُمْ مولا اور حاکم ہوں اُس کے علی مولا اور پیشوا ہیں۔ پھر جب حضرت نے ان کو بیت
کرنے کے لئے فرمایا تو مجبوراً زبان سے اقرار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس کے بعد
جبکہ منیر نے رعلت فرمائی تو بیعت سے کمر گئے اور کفر میں ترقی حاصل کی اور ان کو ان
پر جنوں نے غدیر خم میں امیر المؤمنین سے بیعت کی تھی سختی کی کفلاں کی بیعت کریں یا
امیر المؤمنین پر بیعت کے لئے سختی کی لہذا اس گروہ کے لئے قطعی خیر و نیکی اور ایمان کا
کو حصہ باقی نہیں رہا اور اس آیت إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ کے تفسیر میں فرمایا کہ بیشک جو لوگ دین سے برگشتہ ہو گئے اپنے پیچھے لوٹ گئے یعنی اسی
مالت کفر پر جس پر کہتے اس کے بعد جبکہ روایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی شیطان نے ان
کے لئے ملامت کو زینت دی اور ان کی آرزو میں دراڑ کر دی۔ حضرت نے فرمایا
وہ اول و دوم و سوم ہیں۔ امیر المؤمنین کی ولایت اختیار کر کے ایمان سے برگشتہ ہو گئے
ایضاً منیر حضرت نے اس ارشاد و سب العوتی و معنی یجوز فیہ یلحداد یظلم
لذکرہ میں عذاب الیم دہ سورہ الحج آیت ۲۵ کے تفسیر میں فرمایا یعنی جو شخص امر حاکم

جلد اول

از دیانات تفسیر کبیر

منہج الصّیّاقین

فی الزام المتخالفین

از تصنیفات عارف ربانی

ملا فتح الله گاشانی

بمقدّمه و پاورقی و تصحیح کامل آقای حاج میرزا ابوالحسن شعرانی

با کشف الایات صحیح

بسم الله

کتاب فروشی اسلامیّه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ۳۱۹۶۶

حق چاپ با این حواشی محفوظ است

متعہ پروردگار کی سنت ہے (استغفر اللہ)

المتعۃ من سنت اللہ (استغفر اللہ)

HUTTA IS THE PRACTICE OF GOD.

(۱۹۱)

سورة النساء - ۴

(۶ج)

کرده و هر که مخالفت آن کند مخالفت من کرده و هر که مخالفت من کند مخالفت خدا کرده و هر که مخالفت خدا کرده از اهل دوزخ باشد. و بدانید که متعہ امریست که حق تعالیٰ عر اہل آن مخصوص ساخته بچہ شرف من بر غیر من از انبیای سابق هر که یکبار در مدت عمر خود متعہ کند از اہل بہشت باشد و هر گاہ منع و متمنع با ہم بنشینند فرشتہ ایشان نازل گردد و حراست ایشان کند تا آنکہ از آن مجلس برخیزند و اگر با ہم سخن کنند سخن ایشان ذکر و تسبیح باشد و چون دست یکدیگر را بدست گیرند هر کتلی که کرده باشند از انگشتان ایشان ساقط شود و چون یکدیگر را بوسه دهند حق تعالیٰ بہر بوسہ حبی و عمرہ برای ایشان بنویسد و چون خلوت کنند بہر لذتی و شوئی حسنة برای ایشان بنویسد مانند کوفہائی بر افراشته، بعد از آن فرمود کہ جبرئیل مرا کہت یارسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ میفرماید کہ چون منع و متمنع بر خیزند و بغسل گردن مشغول شوند در حالیکہ عالم باشند بآنکہ من پروردگار ایشانم و این متعہ سبب من است بر بہر عمر من و من اعلان کہ خود گویم ای فرشتگان من نظر کنید باین دوشدہ من کہ بر خاستہ اند و بغسل گردن مشغولند بعد دانستہ کہ من پروردگار ایشانم گوید بر آنکہ من آمرزیدم ایشان را و آب بر هیچ مولی از بین ایشان ننگرد مگر کہ حق تعالیٰ بہر مولی ده حسنة برای ایشان بنویسد و دوشدہ جو کہ خود در جہ و فتنہ نماید پس ای المؤمنین ﷺ بر خاست و کہت و انا صدقہ من تبدیق کنند نام ترا یارسول اللہ ﷺ و پیوستہ جزای کسی کہ در این باب سعی کند فرمودہ ہر چہ را و ارا باشد اجر - منع و متمنع کہت یارسول اللہ اجر ایشان چہ چیز است فرمود چون بغسل مشغول شوند بہر قلمر آب کہ از بین ایشان ساقط شود حق تعالیٰ فرشتہ برافریزند کہ تسبیح و تقدیس او میخانه کند و ثواب آن از برای غافل ذخیرہ باشد و از قیامت ای علیٰ هر کہ این سنت را عمل فرماید و اجبای آن نکند از شدہ من نہ باشد و من از او بری باشم. و نیز در روایت آمدہ کہ رسول خدای ﷺ در روزی با اصحاب نشسته بود و از ہر جانب سخن میگذشت و از جملہ سخن متعہ دومیان آمد آنحضرت فرمود ای مردمان ہر چہ بدانید کہ متعہ چہ فضیلت و ثواب است؟ گفتند یارسول اللہ فرمود جبرئیل اکنون بر من نازل شد و کہت ای محمد حق ترا سلام می رساند و بتحیت و اکرام مینوازد و - می فرماید کہ امت خود را بہ متعہ کردن امر کن کہہ آن از سنن صالحان است هر کہ در وقت قیامت بمن رسد و متعہ نکرده باشد حسات او بقدر ثواب متعہ ناقص باشد ای محمد رحمی کہ مؤمن صرف متعہ کند نزد خدای افضل از ہزار دہم است کہہ در غیر آن اتفاق نمایند ای محمد در بہشت جمعی از خود را بمن هستند کہ حق تعالیٰ ایشان را از برای اہل متعہ آفریدہ ای محمد چون مؤمنی مؤمنہ داعی متعہ کند از جای خود بر نخیزد تا کہ حق تعالیٰ او را پامرد و مؤمنہ را

الأنوار النعمانية

تأليف

الغاية الجليل المجد المبتغى السيد نعم الدين الموسوي الجزائري

المؤلف سنة ١١١٢

بتفقيده

الحاج محمد باقر كاشي حقيقت الحاج سيد هادي تبي فاشيد

شارع تربيت سون المجد الجامع

ايران

تبريز

مطبعة «شرك چاپ»

(بانی مذہب شیعہ)

عبد اللہ ابن سبا نے امامت کے واجب ہونے اور علی کے سچے رب ہونے اور اس کا دعویٰ کیا تھا

اول من اظهر القول بوجوب امامة علي عبد الله بن سبا وان عليا هو الاله حقا

ABDULLAH - ABIN - SABAH MAINTAINED THE INDISPENSABILITY
OF IMAMAT AND CLAIMED THAT ALI WAS THE TRUE LORD.

انوار المصباح جلد دوم تألیف محمد بن عبد الوہاب بن محمد بن عبد الوہاب (طبع ایران)

۲۳۴-

نورنی بیان القرن وادبها

ج ۲

وخلقه لامن قامه وحل فيه ؛ ولا يرى الله في الآخرة ، والعبد خائف لقلبه ؛ ومتركب
الكبيرة لا مؤمن ولا كافر ، وإذا مات بلا نبوة بخلاف النور ، ولا كرامات للأولياء ، ويجب
على الله رعاية ماعو الأصلح ؛ والأولياء معصودون ، وشارك ابو علي في هذا كله اياها ثم
إتفرده بأن الله تعالى عالم بذاته بلا إيجاب صفة هي علم ولا حاجة توجب العلم ، فيكون
تعالى سديماً بصراً معناه انه حي لا آفة بهد يجوز الإيلاء للمؤمنين

وممنهم البهيمية انفرد ابو هاشم عن ابيه بإمكان إستحقاق الذم والعقاب بلا معصية
مع كونه مخالفاً للاجماع والحكمة بوثاقه لاثبوت عن كبيرة مع الإصرار على غير ما عاينوا
بقرينة ؛ ولما ربه ان لا يصلح إسلام الكافر مع أدنى ذنب أسر عليه ؛ بولايوة مع عدم القدرة
فلا يصح توبة الكاذب عن كذبه بعد ما سار أخرس بولايوة الزاني عن زناه بعد ما جب ،
ولا يشرك علم واحد بمعلومين على التفصيل فوفه أحوال لا معلومة ؛ ولا مجهولة ولا قديمة
ولا عاتية فقال الأمدى هذا تناقض لولا معنى لكون الشيء حادثاً إلا انه ليس قديماً ولا
ليكونه مجهولاً إلا انه ليس معلوماً

الفقرة الثانية من الفرق الإسلامية الشيعية ، وهم الذين شاعروا علياً عليه السلام وقالوا
انه الإمام بعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، أملاً جليلاً وإيماناً خفياً ؛ واعتقدوا ان الإمامة
لا تخرج عنه وعن اولاده ؛ فان خرجت فقاماً بظلم يكون من غيرهم ، وإماماً ببيعة منه يؤمن
أولاده ، وهم اثنتان وعشرون فرقة ، أصواتهم ثلاث فرق ، غلاة ، وزيديّة ، وإماميّة ، أمّا
الغلاة فثمانية عشر

السابقة فلان عبد الله بن سبا لعلي عليه السلام أنت الإله حقا فذمهم علي عليه السلام
المدائن ، وقيل انه كان يهودياً فذمهم ، وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وفي
موسى مثل ما قال في علي ، وقيل انه أول من أظهر القول بوجوب إمامة علي ، ومنه
تبعته أصناف الغلاة ؛ وقال ابن سبا ان علياً عليه السلام لم يمت ولم يقتل ؛ وإنما قتل ابن
مطيع شيطاناً تصور بصورة علي عليه السلام في الصحاب ؛ والرعد صوته ، والبرق شوقه ؛
وانه ينزل بعد هذا الى الأرض ويلاها عدلاً ؛ وهؤلاء يقولون عند سماع الرعد عليك السلام

نہ ہم اس رب کو مانتے ہیں نہ اس رب کے نبی کو مانتے ہیں جس کا خلیفہ ابوبکر ہو
ان الرب الذى خليفة نبيه ابوبكر ليس ربنا ولا ذلك النبی نبینا

WE NEITHER ACCEPT THAT GOD NOR PROPHET
WHOSE SUCCESSOR IS ABU-BAKR رضی اللہ عنہ

الانصار النصارى جلد دوم کتابت امام الرازی والمجربى والحقى الله (طبع ایران)

-۶۷۸-

نورنی حقیقہ بین الامامیہ

ج ۲

الصفاء ذاتیہ واعتزل شیوخهم فخر الرازی علیہم بأئمہ (بانج) قال ان النصارى
كفروا لانهم قالوا ان القدماء ثلثة والاشاعرة اثبتوا قدماء خمسة

أقول فلاشاعرة لم يسموا ربهم بوجه صحيح بل عرفوه بوجه غير صحيح فلا فرق
بين معرفتهم هذه وبين معرفة باقي الكفار لانه ما من قوم ولا ملّة الا وهم يدينون بالله
سبحانه ويشيرونه ! والله الخالق سوى شر ذمة شاقة وهم الدهريّة القائلون وما بهلكتنا الا
الدهر زأسوء الناس حالاً المشركون اهل عبادة الأوثان ومع هذا فهم انما يحدون
الأستام لثقتهم الى الله سبحانه زلنى كما حكماء عنهم فى معكم الكتاب وطريق الجمر
فتكون الأستام رسالت لهم الى ربهم ، فقد عرفوا الله سبحانه بهذا الباطل وهو كون الإصنام
معرفة اليه وكذلك اليهود حيث قالوا عزير ابن الله ، والنصارى حيث قالوا المسيح بن
الله ، فهما قد عرفاه سبحانه بأئمّة ربّ ذؤولك فقد عرفاه بهذا العشوان ؛ وكذلك من قال
بالجسم والصورة والتعطيل ؛ وذلك لما عرفت فى أوّل الكتاب من أنّ الكل قد طلبوا
سريته وحاشوا بحار وحدانيته بركات مشايخ وعرة وسبلا مظلمة ، فمن كان لعويل عارف
عرف الله سبحانه به ومن كان دليله أعشى مثله خائن معه بحار الظلمات وبما زاده كثرة السير
الأبعداً ، فلاشاعر ذمتهم سوء حالاً فى باب معرفة الصانع من المشرّكين والنصارى ،
وذلك ان من قال بالولد أو الشريك لم يقل الله تعالى محتاج اليه ما فى إيجاد أفعاله وبإدخال
محكماته فصرّتهم له سبحانه على هذا الوجه الباطل من جملة الأسباب التى أدركت
خلوقهم فى النار مع إخوانهم من الكفار ، وأنما فهم الكلمة الأملانيّة حقن الدماء والأموال
فى الدنيا قد تهايدوا وانفصلنا عنهم فى باب الربوبية ؛ فربنا من عرفد بالقدماء الأزل وربهم
من كان شركاؤه فى القدم ائمانية

ووجه آخر لهذا الأتلم الأتلى ربّه فى بعض الأخبار فوجدناه اننا لم نجشع
معهم على إله ولا على ابن ولا على امام ، وذلك انهم يقولوا ان ربهم هو الذى كان قد خلقنا
نبيهم خليفة الله معه ابوبكر ، ونحن لا نقول بهذا الرب ولا بذلك النبي ، بل نقول ان الرب
الذى خليفة نبيه ابوبكر ليس ربنا ولا ذلك النبي نبيتنا ووجه آخر لكّ جواب عن

شیعت کے (۱۴) چودہ خدا

اربعة عشر (۱۴) آلهة للشيعة الاثنا عشرية !!

FOURTEEN SELF CREATED GODS OF SHI'ITE.

چودہ ستارے (بند خدا) از سید نجم الحسن، مہراج کلن مرکزی حکومت پاکستان طبع الماسہ کتب خانہ لاہور

۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

ہوئے نہ گر ازل میں چودہ ستارے آدمی
زیغی خراب ہوئی آدم سے ہر خدا کی

چودہ ستارے سے مراد حضرات چاروں علیہم السلام ہیں جن میں سرشیل انبیاء تھا کہ حسین
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شفیع روز جزا اعلیٰ جنت حضرت امامت اسرار سلوفا علیہ السلام
اور بارہ امام علیہم السلام شامل ہیں۔ یہ وہ ذوات ہیں جو خالق کائنات کی طرح بے مثل و بے نظیر ہیں۔
جب عالم کو میں تھے، انھوں نے ملا کو کہ حسین و زبیر کا حق دیا۔ جبریل کو کہ عیسیٰ سے بہرہ دیا۔
آدم و حوا کو کہ سے بڑے آسمان کی طرح بے گرفت ہو چکے تھے انھیں شرف آسمانیت میں کر دیا
کے ذریعہ سے عروج و فروع بخشا، اور جب عالم بطور میں آئے تو عقول انسانی کو علم و معرفت کی
جلا دے کہ ہو گیا۔ گمراہوں کو نہ سہری کا عبادت مستقیم بنایا۔ جنت میں جانے کا راستہ دکھایا۔
ان کی عبادت سوائے کے لیے زبان قدرت مطلق ان کے و مشا جت حالات کے لیے اوراق قرآن
شاید انسان کی کمال ان کے کہ شرف حالات کے لیے نقل تھا کے۔ حالات و اوصاف ان کے لئے
جائیکے ہیں جن کی کو معلوم اور حقیقت آشکار ہو، اور جن کو دیا میں آزاد و زندگی بسر کے کاموقع ملا ہو
یہ وہ ذوات ہیں جن کے ہوتے سے عقل انسانی فاسد اور انسانی منظور ہے۔ میں نے اس کتاب میں جو کچھ
لکھا ہے وہ عاصی قرین اور کتب کی حد سے لکھا ہے مجھے اگر اس کا دعویٰ نہیں کریں، ان حضرات کے
حالات کا ایک شکر بھی کھرا کلا ہوں۔ بہر حال اسباب کی خواہش بھی کریں ان کے حالات و عقلمند و عارف
اس پر قائم بنائے اور کچھ نہ کچھ لکھ دیا۔ ع

مگر سچوں آفتد رہے عز و شرف

میں نے اس کی پوری سعی کی ہے کہ واقعات صحیح الفاظ و عبارات جو وہ حضرت اور عارفان جنت
کے جائیں۔ تاریخ و حالات و شہادت کی محنت پر بھی پوری قوت صرف کی جائے اور میں نے اس کی سعی
پیش میں بھی دینی کی کہ میں صحیح تاریخ منظر عام پر آجائے۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق اس کی کچھ کوشش
کی ہے کہ واقعات بعض معاصرین کے عذر و سبب لکھ دیتے ہیں وہ بھی صاف ہو جائیں اور اعتراض

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب التلویح و التلویح
 علی تفسیر کتب الہدیٰ و النور و النور
 جہان کتب میں برائے شریعت

منتخب

بصائر الدجیات

ترجمہ و تفسیر

لیفٹننٹ جنرل محمد شریف شمس الدین
 اقبال کالج، لاہور

الکتاب

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ریاض المصاب

مستفاد
عمره الذاکرین علیہ السلام
محمداً نبیاً ورسولاً

پیشہ ان
امامیہ کتب خانہ مفتعلی

اندرون موجودہ وزارت تعلیم لاہور

خود ساختہ کلمہ کا اقرار اور تمام ملائکہ علیہم السلام کی توحید

الاقرار بكلمة مختلفة واهانة جميع الملائكة

AN ACCEPTANCE OF SELF CREATED KALIMAH AND INSULT
OF AN ANGELS.

رياض المعاصي ج ۱ از سید ریاض الحسن المصطفیٰ کتب خانہ لاہور

۷۸

کھڑے گل لشکر کو شکست دی۔ اب لوگ سمجھے کہ یہ ابن عباس نہیں
ہیں، بلکہ خود علی ابن ابی طالب ہیں اور شاید اسی استقلال کو دیکھ کر رسول
نے ہمیشہ علمداری کا عہدہ انھیں کے سپرد کیا۔ اس لیے کہ علمداری کی قوت
پر فوج کی قوت موقوف ہے۔ اگر علمدار سے کسی وقت شمشیر ظاہر
ہو تو فوج لڑ نہیں سکتی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر غزوہ میں علم ان ہی جناب کے
ہاتھ میں ہوتا تھا، لطف یہ ہے کہ قیامت کے دن بھی اس خدمت کو
سلب نہیں کیا، علمداری کے عہدے کے واسطے انھیں کا انتخاب
ہوگا، شان اس علم کی یہ ہوگی کہ طول میں ہزار سال کی راہ تک بلند
اور قصبہ اس کا تقریبی ہوگا، اور وسط کا حصہ زمر و سبز کا سنان
باقوت شریح کی زمین پھر ہرے ہوں گے، ایک نور کا دنیا کے شرقی حصے
کو گھیرے ہوئے۔ دوسرا مغرب میں آسمان خاں کیجہ کو اپنے سامنے میں لیے
ہوئے اور اس پھر ہرے پر تین سطری قلم قدرت سے لکھی ہوں گی۔ پہلے
بسم اللہ الرحمن الرحیم، دوسرے علی محمد اللہ رب العالمین، اور تیسرے
میں لا الہ الا محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ ملائکہ کو حکم ہوگا کہ اس علم کو
اٹھائیں جب کوئی ملک یا اٹھائے گا تو وہاں قدرت سے آواز آئے
گی۔ آمین آمین اللہ العالی۔ کہاں میں شہر خدا علی ابن ابی طالب
اس نما کو منی کروہ جناب مجمع مختصر سے انھیں گئے اور اس علم کو جسے
ملائکہ نے اٹھا سکتے ہوں گے، مثل گلدستے کے لیے ہوئے پھر اس پر تاج
کی طرح لہرتا ہوا، صراط پر سے عبور کریں گے کوئی ہی سڑل اور ملک

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

کتاب مستطاب

اصول الشريعة عقائد شيعية

از افادات عالیہ

صدر المحققین سلطان محمد بن محمد باقر
صدر المحققین سلطان محمد بن محمد باقر

صدر مؤتمر علماء شیعہ پاکستان

ناشر

مکتبۃ البیتین، کوٹ فرید سرگودھا

قیمت روپے ۱۰۰/-

یہ اذرحیاتی
 اللہ
 فی سبیل اللہ

فرمایا رسول خدا ہے کہ
 میرے اہل بیت کی مثال
 کشتی نوح کی مانند ہے
 جو اس میں سوار ہوا
 نجات پاگا جو نہ ہوگا

حجۃ
 معینہ

لا إله إلا الله محمد رسول الله
 على ولي الله وصي رسول الله وخاتم الانبياء

سید عالم

علی
 ادا
 جبر
 شیعہ
 کلہا
 لڑی

طہریں نہائی نابھتوں مزلہتوں کے

من گھڑت کلمہ کی تصریح

التصريح بالكلمة المخترعة

EXPLANATION OF SELF CREATED KALIMAA

شیخ مذہب حق ہے (حق ۱۳ معصومین) مصنف عبد الکرم مشتق

۳۲۵

لوحید و رسالت کے ساتھ امتداد ولایت کو ضروری سمجھا اور کہا
 لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله وحی رسول الله
 خلیفہ من قبلہ فصل ۱

مستی خلفاء کا غلبہ عارضی تھا | میں نے یہ بھی سمجھا اور کہا
 ان کی مادی حکومتیں سے وابستہ ہے ورنہ دوحانی حکومت میں ان کو
 کوئی منصب حاصل نہیں ان کو عارضی طور پر غلبہ حاصل رہا۔ اور خود سے
 ہی جو وہ بعد میں تسلط اور غلبہ دوسروں کے ساتھ آگیا۔ مگر غلبہ عارضی
 کی شان پر ہے کہ ان کو حکومت عارضی کے بغیر ہی وہ سلطانی منصب
 ہے کہ آج تک دنی میں ان کا سکے جاری ہے۔ مگر دلوں دلوں پر ان کی
 حکمرانی ہے۔ پس میں نے عارضی غلبہ پر دائمی غلبہ کو فوقیت دیا۔

میں نے صحیح بخاری میں منصوص علیہم کی راہ ترک کر دی | میں خالقین جنت و عذاب
 انسانہ العالمین کی ناراضگی عارضی خلفاء کے خلاف اس شدت سے محسوس
 کی کہ سیدہ نے ان سے تادم و فوات کلام کرنا مناسب سمجھا۔ پھر مجھے
 رسول کی حدیث بھی بخاری میں ملی کہ جس نے غلطی کو ناراضگی کیا اس نے
 مجھے ناراض کیا میں یہ بھی جانتا تھا کہ رسول کی ناراضگی خدا کے غضب کا سبب
 ہے لہذا مجھے ہودہ کی مضمون علیہم کے نعرے میں نظر آئے جبکہ
 ہر بد مذہب میں سیدہ فاطمہ کی تلاوت کرتے ہوئے میں دعا کرتا تھا کہ تھے
 خدا مجھے سیدہ سے زیادہ نوازے کہ جو ان لوگوں کا مذہب ہے میں پریشا
 انعام ہوا کہ ان کی راہ میں پریشا غضب ہوا اور جو گمراہ ہوئے کلام باغی
 کے اس دعا پر اقتباس کی لازم رکھنے کے لئے میں نے ضروری سمجھا

مسلمانوں سے علیحدہ کلمہ طیبہ کا اظہار
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دلیل ایمان نہیں
اظہار کلمہ غیر کلمہ المسلمین .

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ليس بدليل الايمان .

SEPERATE KALIMAH TAYYABA (SELF MADE) INSTEAD OF
ORIGINAL ISLAMIC KALIMA TAYYABA.

شیخ محمد حبیب (پ ۱۳ ص ۱۳۹) مصنف عبد الکرم مفتاح

۳۲۴

مرزا حیرت نے اپنی کتاب سنبھارت میں صاف اعلان کیا کہ
"علی سے جو شخصیت رکھتا ضروری دین و دوزخ و ایمان کہا جاتا ہے یہ
بالکل غلط ہے۔ صوفی لوگ جو ان کو ہادی اسلام اور پیشوا اسے
اولیائے کرام کہتے ہیں یہ ان کا دھوکا ہے۔"

(کتاب مذکورہ صفحہ ۱۴۱-۱۳۹)

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جناب علی المرتضیٰ علیہ
السلام کو "ایمان مکمل" اور خیر العمرین کے القابات سے نوازا ہیں اور
ان کی شخصیت کی بیرونی کئی چیزوں کو بھیجے دعوایہ برائے کے بعض کو شرط
ایمان کہیں اور ان سے دشمنی کو اپنی تسنن کی شرط قرار دیں۔ میرے
ضمیر نے "ایمان مکمل" کو بند کیا اور اپنی تسنن کو بھیج دیا۔ میرے
سفر و دیار و قبالہ۔ لہذا میرے اختیار ایمان پر ایمان ہے یا نہ۔ اللہ تعالیٰ
کے جنت کو توڑ کر اعلان کر دیا کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

علی رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ و خلیفہ تبارک و تعالیٰ

مکمل کلمہ پر اعتبار نہیں ہے | میں نے خدا کی عطا کردہ

میں لائے ہوئے ذخیرہ تفصیل کر لیا کہ جب سے منبروں کا کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنا دلائل ایمان نہیں بلکہ اس کے
اتحاد پر بھی خدا نے صحابہ کو متافق قرار دے دیا اور دورِ حاضر
میں احمدی اس کلمہ کوئی کے باوجود کافر ہیں لہذا سمجھ لیا کہ اس کلمے
کا کوئی اعتبار نہیں کلمہ حق وہی ہے جو قبول و مقبول ہو۔ لہذا
قرآن میں "کلمہ طیبہ" میرے لئے نہ ہونا تاکہ کلمہ جمع ہے اور تین
سے کم یہ جمع کا اطلاق نہیں ہوتا خدیب کلمات تین ہوں گے پس

محرف کلمہ طیبہ کا اقرار

الاقرار بكلمة الشهادتين المحرفة .

AN ACCEPTANCE OF CHANGED KALIMAH TAYYABA.

شیعہ مذہب حق ہے (حق ۱۴ مصومین) مصنف عبد الکریم مشکین

۳۱۱

علیٰ و بنی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے۔

پس جو با اعراسیت سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام
ام تحریراً و تقریراً ثابت ہے کہ توحید و رسالت کے ساتھ علیؑ کی امامت
خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہدہ کو کلمہ
پس متبادل کہنا عین اطاعت خدا و رسول ہے اور اس کی مخالفت
بلا حرج نہ ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسب و
زیا کیا اور برتری مذی شریعت اور دیگر کتب صحاح کی روایات
کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بعض علیؑ سے کی جاتی تھی۔
ہم ان کے غرور و انصاف کہیں تو معلوم ہو رہے گا کہ موحید کی
پہچان لازماً اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے
ہوتی ہے اور منافق و منافق میں تمیز علیؑ و بنی اللہ سے ہوتی ہے۔
پس یہ یقینی حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو
لگتی ہے کہ اقرار ولایت علویہ کے بعد منافقت کا قلع بزع ان خود
ہو جاتا ہے لہذا کوئی اعتراف ولایت یہ سونچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے
بعد کوئی تدبیر ایسی کرے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ
ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت سمجھتے ہیں بھی وہ دے الفاظ میں
لیجاتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ہوتا۔ مگر
کچھ سال بعد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے لئے نفی خاتم النبیین
کی بردار کے بغیر غلام احمد جیسے مسمی عالم کی تربیت فاسقہ پر ایمان لا کر

مسلمانوں کے کلمہ طیبہ کا انکار اور خود ساختہ کلمہ طیبہ کا اعلان

انکار الکلمۃ الطیبۃ و اعلان کلمۃ الشیعۃ المخترعة

DENIAL OF ISLAMIC KALIMAH TAYYABA AND DECLARATION
OF SELF MADE KALIMAH.

مبلغ العلم بالمرسل العلم الہدیٰ قرطاب

۱۳۷

وَنَفْسِهِ قَاتِلُوا بَلَىٰ قَالَ اللَّهُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَا لَا فَخْرَ مَوْلَا - فَمَوْلَا
جن کا میں مولا بناتا تھا اس کا حیدر کو مار مولا ہے۔

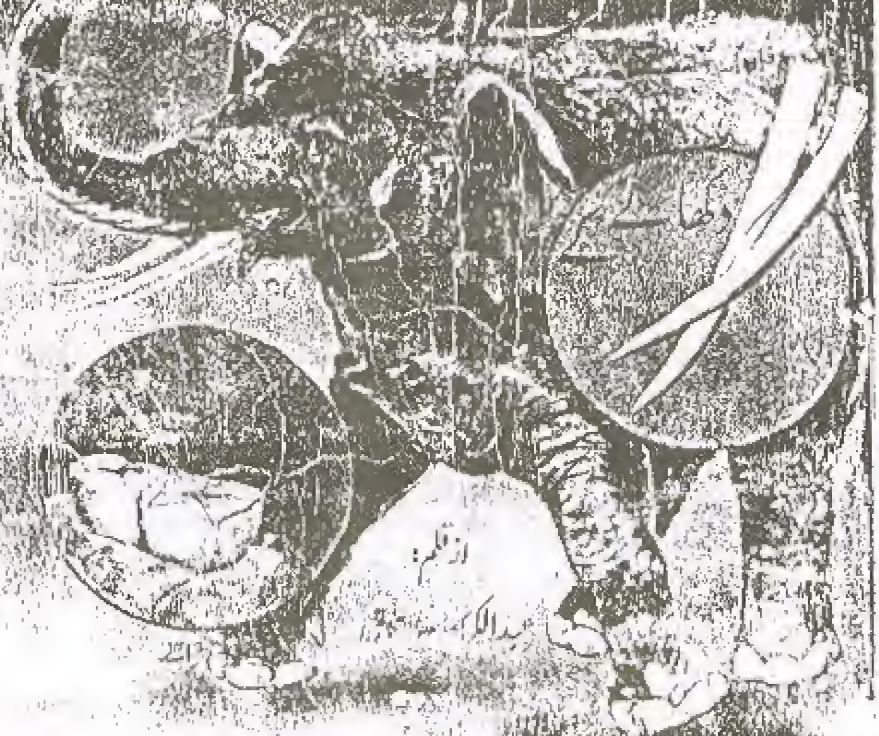
جب علی کا ہاتھ پکڑ کے مَن كُنْتُ مَوْلَا کہا تو آواز قدرت الٰہی میرے محبوب!
ایسے نہیں بکھڑا ہتھول سے بھی کر کے دکھا۔ مسند الوطیہ میں سے پڑھنا مولا، ص ۲۳
سے پڑھنا ہنری، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ نے تبرکات کا مسند حق بنایا، مکتول
کہ اس سے ایک چوڑی نکالی، عَن عَلِيٍّ عَمَّا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَ عَدِيٍّ حَيْثُ تَوَلَّى
فرماتے ہیں کہ خدیجہ غم پر رسول خداؐ میرے سر پر گہری کیسے بیچ آپ باندھ رہے تھے
جب آخری بیچ باندھ رہے تھے تو عرض اعظم سے آواز آئی اَلْيَوْمَ اُخْلَدْتُ كَلْبُكُمْ
دِينَكُمْ وَ اَنْصَحْتُ عَلَيْكُمْ بَعَثْتَنِي وَ اَصَيْتُ نَعْمًا اِلَّا سَلَامًا وَ دِيْنًا
کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا اور نصیحت پوری کر دی تو خدا کے بندے! اَلَا اِلَـٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ دین ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی دین ہے مگر کامل تب ہوتا ہے
جب خَلْقِي دِيْنُ اللّٰهِ اُجَلَا نے وزیر کامل ہیں جوتا۔

کہتے ہیں مولا کے معنی وہ نہیں ہیں جو ہم کہتے ہو، میں کہتا ہوں جھوٹا کیسا
پتہ کرو کہ حضورؐ کس معنی میں مولا ہیں جن معنی میں حضور مولا ہوئے اسی معنی میں علیؑ بھی مولا
ہوں گے۔ بخاری شریف ص۔ پہلی جلد۔ صفحہ نمبر ۳۶۳۔

حضرت ابو ہریرہؓ راوی - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ مَا مِنْ مُّوَحِّدٍ
اِلَّا دَاوُدُ اَوْ فِي النَّبِيَّاتِ دَاوُدُ وَ اِلَّا خَلْقٌ اَوْ اَمْرٌ وَاِنْ سَمِعْتُمْ اَوْفِي
يَا مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّ اَفْضَلَهُمْ قَائِلًا مُّوَحِّدًا وَ كَرَّكَ مَا لَا فَلَ كَرَّكَ
عَصِيَّتُهُ مَنْ كَانُوا اَوْ مِنْ كَرَّكَ كَرَّكَ اَوْ فَبَا عَاظِلًا بَنِي فَا كَا مَوْلَا -
جب کوئی آدمی فوت ہو جائے، لوگ کہتے کہ یا رسول اللہ! آپ اس کا جنازہ

ہاتھی کے ذراحت

میرزا حسن علی شاہ
میرزا حسن علی شاہ



علیؑ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے
الا ستعانة بعلي ليس بشرك بل هي سنة خاتم الانبياء

TO ASK FOR HELP FROM ALI (RA) IS NOT A
POLYTHEISM
BUT A WAY OF THE HOLY PROPHET (SAW).

اٹھنے کے وقت گناہ کے اور رکعتوں کے اور جلد دم از عبدالحکیم عثمان

۴۱

یارو رو کا حق یہ کہ کرنا تو خدا ہر جگہ لکھا گیا ہے۔ حضرت کے لفظ
کو لکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوتا حضرت جی! اور صلی اللہ علیہ وسلم
کا جملہ بارے میں وہ دیکھ اور چھوڑا ہے۔ ہم اور وہ دو درود و شہادت و
کر کے ناراضگی رسول گویا لینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ حضور کا ارشاد
ہے کہ اللہ پر وہم کٹا دو ورنہ بھیجا کر دے پھر یہ کہ درود کا حکم اس وقت
ہے جب آپ کا نام ناحی لیا جائے۔ تاہم اگر کسی کا کہ اسے گڑبگڑی کے
بعد ہم نے "صلی اللہ علیہ وسلم" کہہ دیا تو اس کی جگہ سے بھیج دیا ہے تو
ہم اس بھول کے لئے توبہ کرتے ہیں۔ اُمّہ اور اس کے رسول کے
اس کی معافی مانگتے ہیں۔ یارو رو عزیز! اگر خدائی ہمد یاروں
کے اقتدار و اختیار کو مال لینا، اللہ کے اقتدار و علی سے اس کی
مطلوبہ مصلحتی ہے تو یہ انداز فکر اور روش جنہم انتہائی گھٹیا ہیں۔
خدا سے تقدوس کی بادشاہت، عظمت اور جلالت کا حقیقی
اعتراف یہی ہے کہ اس کے مقرر کردہ اہل کاروں کی ہدایات کے
مطابق اس کے قہر (ظہن) کی اطاعت کی جائے۔ نہ کہ اس کے مقرر کردہ
عمال سے بغاوت کر کے براہ راست حاکم (علی) کی اطاعت کا زبانی
دعوہ کیا جائے۔

مغوضہ کے بارے میں جو اشارہ فاضل مجیب نے کیا ہے
اس پر غور کرنی کتاب "مشہد مذہب حق ہے" میں اس کا جواب
دے دیا ہے۔ باقی دشمن جتنے یا مکر سے میں تو یا علی مدد والی کہہ کر
برقی، اولاد و صحت، نفع حاجت برآمد ہی مولانا شکیل گشت علی
چاپوں گویا میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علی سے عہد مانگنا میرے
میرے نزدیک گناہ نہیں، انبیاء و اہل بیت کی نہیں سبقت خاتم الانبیاء

ادمانِ عالم اور فرقہ ہائے اسلام



مُصَنَّف سید علی حیدر نقوی

بی۔ اے۔

شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

اعلان صریح لکلمۃ الشیعۃ غیر الکلمۃ الطیبۃ .

DECLARATION OF SEPERATE KALIMAH TAYYABA
OF SHIA RELIGION.

ایمان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ از سید علی حیدر نعیمی

بہر حال کلمہ عقائد کا زبانی اظہار ہے اور دین کی حقیقت کا تحقیق
عقیدہ سے ہے۔ وہ نہ کلمہ تو تار و پانی بھی پڑھتے ہیں لیکن ان کو غیر مسلم
قرار دینا چاہیے کیونکہ دل سے ان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ
آخر کا نبی ہیں چنانچہ ایک دھم اور پچھتے مسلمان کے لیے تین شرطیں یہ ہیں
۱۔ عقیدہ سے کافر باقی ست اقرار کیا جائے ۔

۲۔ عقیدہ سے کہ اصونوں کو دل سے مانا جائے
۳۔ عقیدہ سے کہ مطالباتی عمل اختیار کیا جائے ۔

شیعہ اور سنی کلمہ میں فرق

سنی کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ

شیعہ کلمہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ وَجِبَّتْ رَأْسِي لِمَوْلَى
وَحُفَّتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ

ترجمہ: شیعہ کہہ رہا ہے خدا کو کیسا ہے اور محمد مصطفیٰ کی رسالت کی
گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شہاد ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ
خدا کے ولی ہیں اور رسول خدا کے وصی یا نائب یا شریعت غیر سے
خلیفہ رسول ہیں راہِ شیعہ عقیدہ سے یہ نبوت کی طرف سے امامت
مسئلہ شریعت یا دینی مسئلہ ہے اور نہ کوستہ نہیں اس طرح اس
کلمہ میں رسول کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف
بقولہ ہے ہا البتہ کہ امام فقہ شافعی فرماتے ہیں زجرانہ یا بیح
الحدوثہ ص ۱۸۱

علیؑ جیسے چند ۔ قسمیں الناس والجمہ
وصی صریحاً تھا ۔ امام الاثنی عشر والجمہ

یہ اذکار
 اللہ
 سبحانہ
 و تعالیٰ

قرمیا مول خدا ہے
 میرے اہل بیت کی مثال
 کشتی نوح کی مانند ہے
 اس میں سوار ہونا
 یا گیا جو رہ گیا

اللہ
 سبحانہ
 و تعالیٰ

اللہ اعلم

یہ اذکار
 اللہ
 سبحانہ
 و تعالیٰ

اللہ
 سبحانہ
 و تعالیٰ

اللہ
 سبحانہ
 و تعالیٰ

علی ولی اللہ کے بغیر کلمہ طیبہ قول مردود ہے

الكلمة الطيبة قول مردود بغیر (الكفر الواضح) علی ولی اللہ

KALIMAH TAYYABA WITHOUT ALI WALI ULLAH IS FALSE.

رسول کے دو کلمہ پڑھنا بھی دلیل ایمان نہیں

لہذا ایمان یا اسلام کے لئے محض لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

۲۸۴

کوہ دینا ہرگز کافی نہیں ہے۔ سورہ مفاققون میں فرمایا: **وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَہٗ سَبْعَ مَیْمُوْنٍ** یعنی وہ جس نے اس کلمے کا اقرار کھنڈ دہرود کائنات علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمان ہونے کی دلیل ہیں مگر اہل شیعہ سے تو تہجد و رسالت کے ساتھ جو ولاہیت علیہ کے اقرار کو ضرور ایمان قرار دیا ہے تو وہ اس لحاظ سے عقیدہ نہیں ہے۔ کلمہ مستند و مقبول ہونا چاہیے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قول مردود دہرود سے قطعی طور پر کھنڈ و دہرود بہت پرگز یہ حدیث نہیں ہے ہر حال یہ کلمہ دلیل ایمان نہیں۔ اہل المذہب کی دلائل و غلافات کا اقرار اس لئے ضرور ہے۔ یہ حکم کتاب بدست سے ہوا ہیں و افسوس ہے تاہم ہے۔ میں پیش اثبات اپنی کتاب "علی ولی اللہ" میں پیش کر چکا ہوں اقرار و ثابت علی کہ کتاب اہلسنت سے مدلل طریقہ پر حجت و ایمان ثابت کر چکا ہوں۔ اگر کلمہ ایمان لانے کی دلیل ہے تو میں قاضی

دو کلمہ فیصلہ

فیصلہ پیش خدمت کرتا ہوں۔ قاضی جی سے اپنی تحریر کتب کتاب کے صفحہ ۱۰۰ دیکھا ہے کہ "ان (علی) کی محبت کو ہم جو ایمان تسلیم کرتے ہیں" یعنی جب تک "ولاہیت علی" تسلیم نہ کی جائے ایمان کو جو دلائل سے جملہ دہتا ہے اور ولاہیت علی کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اگر "ولاہیت علی" فی الواقع اہل سنت سے نزدیک ایمان کا جزو ہے تو پھر جب تک اقرار کلمہ ایمان میں اس جزو کو شامل نہ کیا جائے گا ایمان اپنے جزو سے محروم رہ کر کامل نہیں ہوگا دھوڑا رہے گا۔ واضح ہو کہ اکثر اہلسنت "ولاہیت" کو منسوب بحث ہی لیتے ہیں۔ پس اگر کلمہ پڑھنے کا مقصد اہل مذہب کے لئے ہے تو پھر ضروری ہوگا کہ مکمل ایمان لایا جائے

دوسرا باب

شیعہ اور عقیدہ تحریف القرآن الکریم

الباب الثانی

الشیعة و عقيدة تحريف القرآن الكريم

Chapter II

The Shias and the belief of the
perversion of the Holy Quraan

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
تمیں (30) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

کتاب الشانی

جلد دوم

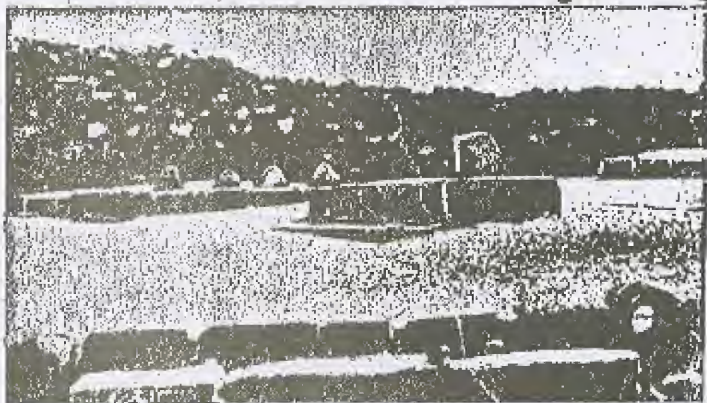
ترجمہ

اصول کافی جلد دوم



روایت مبارک حضرت امام محمد باقر
حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام

جنت البقیع ماضی
حال



حضرت ادیب اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم

امروہوی

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا مَا يَشَاءُ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
تو ان کو خبر ہو کہ حضرت نے اس کو فرمایا کہ
سبحان اللہ یہ عمل شیطان ہے۔ ان کا وصف نرم طبیعت وقت
قلب۔ اشک باری اور خوف خدا سے ہونا چاہیے۔

لَمْ يَشْعُرْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ سُبْحَانَ إِلَهِكَ ذَاكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
مَا هَذَا الْخُتْرَانِ مَا هُوَ لِلدِّينِ وَالرَّكْبَةِ وَالْمَلِكِ مُعْبِدَةٍ
وَالْوَجَلِ۔

عبداللہ بن ابی نعیم نے جابر سے اور انھوں نے امام محمد بن یزید سے اس حدیث بیان کی ہے۔

باب ۱۱

قرآن کئی دیر پڑھے اور کتنی رات میں ختم کرے

راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارجمین قرآن
کو ایک رات میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا تجھے یہ سنہ نہیں کہ تم قرآن کو
ایک دن سے کم میں پڑھو۔

قُلْتُ لَا فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اتَّخَذَ الْقُرْآنَ
فِي لَيْلَةٍ قَالُوا لَا يَجِبُ إِلَّا أَنْ تَقْرَأَهُ فِي أَثَلٍ مِنْ
شَهْرٍ۔

راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت
میں تھا کہ ابو بصیر نے کہا میں ماہ رمضان میں ایک رات کو ایک قرآن
ختم کرتا ہوں۔ فرمایا درست نہیں۔ انہوں نے کہا تو میری رات میں
ختم کروں۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے کہا تو تین رات میں فرمایا اہل علم
اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پڑھو پھر فرمایا اسے ابو عبد اللہ رمضان کا
پابقی ہے۔ اور اس کی وہ حوت ہے جس کے مثل کوئی فطرت نہیں
باقی نہیں کے لئے حضرت رسول خدا کے اصحاب قرآن کو پڑھتے تھے
ایک مرتبہ یا کچھ کم ہیں قرآن کو سرعت سے نہ پڑھنا چاہئے۔ بلکہ قرآن
سے پڑھنا جائے۔ اور جب ایسی آیت پڑھو جس میں ذکر نہ ہو تو
نگاہ جاؤ۔ اور غضاب جہنم سے پناہ مانگو۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ جَعَلْتَ ذَاكَ اقْرَأَ
الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ رَمَضَانَ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ لَا تَأَلَّ فُضِي
لَيْلَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فُضِيَ ثَلَاثٌ قَالَ هَذَا شَارِ
بَيْدَهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مَعْصُومٍ إِنَّ لِرَمَضَانَ حَقًّا
وَحَرَمًا لَا يَشْهَدُ شَيْءٌ مِنَ الشُّهُورِ وَكَانَ أَصْحَابُ
مَعْمُودٍ يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَوْ
أَثَلٍ إِنَّ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأُ هَذِهِ رِجَّةً وَلَكِنْ يُوْتَلُّ
تَرْتِيلًا فَإِذَا مَرُوتَ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ فَخَفَّ
عَنْهَا وَلَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔

راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ تم
میں میں قرآن کو ختم کرنا چاہتا ہوں یا سات دن میں پڑھ کرے یا
قرآن کا ایک ایسا نسخہ ہے جو چودہ اجزاء پر تفسیر کیا گیا ہے
پہرہ میں دو بار ختم ہو۔ صاحب الصغری نے اس حدیث کے ثبوت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ جو قرآن میں چھ ہزار آیتیں
آیتیں ہیں۔ اور ہر ایک آیت کے قرآن میں چھ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہر چودہ دن میں سے ہر روز
ہزار و سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کریں۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ثَلَاثُ لَيْلٍ
فِي كِتَابِ الْقُرْآنِ فَقَالَ الْخُرَاسَانِيُّ أَوْ أَسْبَغًا أَمَّا
إِنْ عِنْدِي مَصْحُفًا مَجْرُوعًا بِرَبْعَةِ عَشَرَ جُزْأً۔
پہرہ میں دو بار ختم ہو۔ صاحب الصغری نے اس حدیث کے ثبوت لکھا ہے۔ کہ حضرت کا مقصد یہ ہے کہ جو قرآن میں چھ ہزار آیتیں
آیتیں ہیں۔ اور ہر ایک آیت کے قرآن میں چھ ہزار آیتیں ہیں۔ ہمارا قرآن چودہ اجزاء میں اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہر چودہ دن میں سے ہر روز
ہزار و سو چار آیتیں پڑھ کر چودہ دن میں ختم کریں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الحُجَّت

تخلّفت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت آقا امام باقر علیہ السلام و آقا محمد باقر علیہ السلام

تألیف

مفسر قرآن علامہ نجیب الدین اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الازہری

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مؤلف دوم و مستد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ - کراچی ۱۵

۱۹۸۸
سنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثنائی

کتاب الحجت

تخلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت آقا امام غلامرضا مولانا الشیخ محمد تقی نقوی کلینی مدیر ارحمت

ترجمہ

مفسر قرآن مایہ نایاب دین محمد اعظم مولانا الاستاذ رفیع حسین صاحب قلم و قلم العالی نقوی الازہری

بانی و منظم جلفہ امامیت کراچی

مؤلف دروست دکن

ناشر

سہ شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ - کراچی ۱۵

۱۹۸۸ء

ائمہ (اوصیاء) کے علاوہ کسی کے پاس نہ پورا قرآن ہے نہ قرآن کا پورا علم
انه لم يجمع القرآن الا الائمة وانهم يعلمون علمه كله

NO ONE POSSESS COMPLETE KNOWLEDGE OF HOLY QURAN EXCEPT IMMAMS.

الاصول سن ۱۰۷۱ ج ۱، تالیف ابی جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق الحنفی الحنفی ۳۲۸ طبع ایران

ج ۱

کتاب الحجۃ

۲۲۸

فقلت کما کان یقول فی سجوده ، ثم اندفع فیہ بالسریانیۃ فلا والله ^(۱) ما رأینا قسماً
ولاجلایقاً اوضح لهجة منه به ^(۲) ثم فسرہ لنا بالعربیۃ ، فقال : کان یقول فی سجوده :
واتراک معذتبی وقد اظلمت للک عواجیری ^(۳) ، اتراک معذتبی وقد غفرت لک فی التراب
وجبی ، اتراک معذتبی وقد اجنبت لک المعاصی ، اتراک معذتبی وقد أسبرت لک لیلی ،
قال : فأوحی الله إلیہ أن ارفع رأسک فاننی غیر معذ بک قال : قال : إن قلت :
لا أعدتک ثم عدت بئنی ماذا ؟ ألت عبدک وأنت ربی ؟ قال : فأوحی الله إلیہ أن ارفع
رأسک ، فاننی غیر معذ بک ، إني إذا وعدت وعداً وفیت به .

﴿ باب ﴾

﴿ انه لم يجمع القرآن كله الا الائمة عليهم السلام وانهم ﴾

﴿ يعلمون علمه كله ﴾

۱۔ محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن عمرو بن أبي المقدام
عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : ما دعی أحد من الناس أنه جمع القرآن
كله كما أنزل إلا کذاب ، وما جمعه وحفظه كما أنزل الله تعالى إلا علي بن أبي طالب
عليه السلام والأئمة من بعده عليهم السلام .

۲۔ محمد بن الحسن ، عن محمد بن الحسن ، عن محمد بن سنان ، عن حماد بن مروان
عن المختل ^(۱) ، عن جابر ، عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال : ما يستطيع أحد أن يدعي
أن عنده جميع القرآن كله ظاهراً وباطناً غير الأوصياء ^(۲) .

(۱) بدل فی ای شرح : فلا والله ج لی فیض النسخ [فوائد] .

(۲) الحسن باللهج رئیس القنادی فی العلم کافی ، والباقی یكون قوله و يطلق على
قائدهم . (ج ۱) .

(۳) المهاجرة : نصف النهار حين يستكن الناس في بيوتهم كأنهم قد نهجوا شدة الحر . (ج ۱)
(۴) لا تخل بضم الهمزة وتفتح اللام وتشديد السين المشقة المشقة ورواها بقره منقول بكون اللون
وتسليمه العاد . (آت)

(۵) قوله عليه السلام ان عنده القرآن كله الیجاء الجملة وإن كانت ظاهرة فی انفس القرآن
و مشفرة بوقوع التعريف فیہ لکن تعبیدها بقوله : ظاهراً و باطناً بقید أن المراد هو العلم بجميع
القرآن من حیث مدانیہ الظاهر : علی القوم القنادی و مدانیہ المستنبط علی الایم المادی و کذا قوله
فی الروایة السابقة : وما جمعه وحفظه الخ حيث قد اجمع بالخط ناسم (العیاطی) .

هَذَا الْأَحْكَامُ

في شرح المفتحة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

المؤلف ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخراساني

مختص بمشرفه

الشيخ علي الآخوندی

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطانی

تلفظ ٢٠٤٦٠

الطبعة الثالثة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندی

وطی فی الدبر کے جواز کے لئے قرآن مقدس کے مفہوم میں رد و بدل

التحریر المعنوی فی القرآن لجواز وطی فی الدبر انعمود باللہ

AN ALTERATION IN THE HOLY QURAN FOR THE JUSTIFICATION OF SODOMY

مذہب الاحکام جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن المزیانی (م ۳۲۰ھ) (طبع ایران)

ج ۷ فی السنۃ فی عقود النکاح وزفاف النساء وآداب الخلوة والجماع ۱۱۵

علاء بن یقین وموسیٰ بن عبد الملک عن رجل قال: سألت ابا الحسن الرضا علیہ السلام عن اتيان الرجل المرأة من خلفها فقال: احتلتها آية من كتب الله عز وجل قول لوط: ﴿هؤلاء بناتي هن اظهر لكم﴾ (۱) وقد علم انهم لا يريدون النرج.

﴿ ۱۶۶۰ 》 ۳۲ — وعنه عن محمد بن خلاد قال: قال ابو الحسن عليه السلام: أي شيء يقولون في اتيان النساء في المحارم؟ قلت: انه يلغون ان اهل المدينة لا يرون به بأسا فقال: ان اليهود كانت تقول إذا أتى الرجل المرأة من خلفها حوج الولد احول فأئثر الله عز وجل: ﴿نساءكم حرث لكم فأتوا سرحتكم اني شئتم﴾ من خلف أو قد اتم خلافاً لقول اليهود ولم يمن في ادبارهن.

﴿ ۱۶۶۱ 》 ۳۳ — وعنه عن ابن فضال عن الحسن بن الجهم عن حماد ابن عثمان قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام او اخبرني من سأله عن رجل يأتي المرأة في ذلك الموضع وفي البيت جماعة فقال لي: ورفع صوته قال رسول الله صلى الله عليه وآله: من كان مملوكاً مالا يباعن فليبعه ثم ينظر في وجه اهل البيت ثم اصغرني إلى فقال: لا بأس به.

﴿ ۱۶۶۲ 》 ۳۴ — وعنه عن معاوية بن حكيم عن أحمد بن محمد عن حماد ابن عثمان عن عبد الله بن ابي بصير قال: سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يأتي المرأة في دبرها قال: لا بأس به.

﴿ ۱۶۶۳ 》 ۳۵ — وعنه عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان يقول: قلت لرضا عليه السلام: ان رجلاً من مواليك أمرني ان أسألك عن مسألة فيها يك واستحي منك أن يسألك قال: ما هي قال: قلت الرجل يأتي امرأته في دبرها؟ قال:

۱ - سورة هود الآية : ۸۷

- ۱۶۶۰ - الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۱

- ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - الاستبصار ج ۳ ص ۲۱۲ والمرج الثالث الكبير في

التمثيل ج ۲ ص ۶۹

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لننته اللہ کہ یہ نسخہ لا جواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام و حلال حاوی و ظائف و اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

خُفِّ الْعَوَام

حسب قیادی سرکار شریعت دارین العلماء و الاعلام سید الفقہاء العظام
مجتہد العصر جناب مولانا مفتی سید احمد علی صاحب قیادہ علم
و العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مجتہد العصر الزمان

جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قیادہ اعلی مقامہ

حسب فرایش

ملک سراج الدین نید ٹنسنز و پبلشر کشمیری بازار لاہور پاکستان

وَأَقْبَلْتُهَا مِنْهَا الْقُرْآنَ
وَمِنْ ذَلِكَ مَا فِي كِتَابِي

مِفْتَاحُ الْقُرْآنِ

الْمُعَرِّفَاتُ

دِيْبَاچِهٖ مَقْبُولُ ترجمہ

بملائے ملازمہ صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
وہ فرمایا کہ مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

موروثہ مولانا صاحب کتاب

مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
فرمایا کہ مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
ترجمہ مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم

مولانا صاحب کتاب مولیٰ القلم حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی

تحریف قرآن کا اقرار

الاقرار بالتحریف فی القرآن .

AN ACCEPTANCE OF TAMPERING THE HOLY QURAN.

مفتاح القرآن المعروف بہ دیباچہ ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین نکلہ طبع کرشن عمر لاہور۔

نکاح مقبول ترجمہ

اس انداز سے پڑھیں جس کی کہ ہم کہ آپ حضرات سے پڑھیں تو کیا ہم سوچیں کہ ان لوگوں نے جس فرمایا ہے کہ تم لوگ تو اسی طرح پڑھو جیسے تم کو تعلیم دی جائے۔ یہ کہ وہ تو آئینہ آئے۔ گارہی تم کو وسیع تعلیم دیگا۔ قول صاحب تفسیر صافی اس حدیث میں آئینہ ہوا ہے۔ اس سے مراد جناب صاحب الامر علیہ السلام ہیں۔ صاحب کتاب کافی ہاماد خود سالم ابن سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا میں نے جو کچھ میں نے ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور میں فرمایا ہے کہ الفاظ اس انداز سے پڑھئے جس انداز سے عام لوگ نہیں پڑھتے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس قرأت سے باز رہو اور اسی قرأت سے پڑھو جس طرح کہ عام لوگ پڑھتے ہیں۔ جب تک کہ قائم آل محمد کا زمانہ نہ چائے اس لئے کہ جب ان حضرت کا زمانہ آجائے گا تو کتاب خدا اپنی حد پر رہے گی میں نشان سے نازل ہوئی تھی اسی طرح اپنی جگہ پر آئی ہے اور وہ اس مصحف کو جاری فرماؤں گے جیسے خود جناب کافی فرماتے تھے اپنے دوست ہر ایک سے لکھا تھا۔ نیز ان حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ جناب امیر المؤمنین اوس کی کتابت سے فارغ ہوئے تھے تو اس سے لوگوں کے سامنے لائے تھے اور ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ یہ کتاب خدا اسی ترتیب کے مطابق ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ اور اپنے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ اور میں نے خود حضرت کے ارشاد کے اور ان کو ان دونوں دونوں کے نام میں پڑھا ہے تو ان لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے پاس جو مصحف ہے اس میں بھی سارا قرآن موجود ہے ہمیں آپ کے جمع کئے ہوئے قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ آگاہ رہو کہ کتب کے بارے میں تم اس کو کہی نہ دیکھو گے۔ میرے ذمہ وقتی ہی بات تھی کہ جب میں اس کو جمع کر سکوں تو تم کو اطلاع دے دوں۔ تاکہ تمہارا جی چاہے تو اس کو پڑھ کر اس سے نسخہ حاصل کرو اور اور بھی چاہے تو نہ بھی اس کی کتاب میں صاحب کتاب نے ہر اسناد خود بخود نقلی سے روایت کی ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب امام رضا علیہ السلام نے مجھے ایک صحیفہ عنایت فرمایا اور یہ ارشاد دیا کہ میں نے فکر و ڈالیدہ کر میں نے اسکو کھولا اور اس میں سورہ اذکر انکون کفیرا کو پڑھا تو اس میں قریش کے سرداروں کے نام جو ان کے باپ اور اس کے نام کے لئے تھے حضرت نے کہیں شخص کو میرے پاس بھیجا اور یہ کہلا دیا کہ وہ مصحف ہمارے پاس وہاں پہنچو اور تفسیر عیاشی میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اگر کتاب خدا کے معنی و مطالب میں پڑھنا اور لکھنا یا نہ لکھنا تو ہمارا حق نہیں صاحب عقل پر پادشہ زور دینا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہو کر کھٹکے کرے گا تو قرآن مجید اس کی ہر بات کی تصدیق کر دے گا۔ نیز اسی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید اسی ترتیب سے پڑھا جائے جس ترتیب سے کہ وہ نازل ہوا تھا تو ہم ہمارے نام کی اس میں پڑھتے۔ نیز اسی تفسیر میں انہی حضرت سے روایت ہے کہ قرآن مجید میں جو لکھا رہا وہ بھی اور جواب پورا ہے وہ بھی ہے اور جو آئینہ ہوئے دلائل نہ وہ بھی ہے اس میں آدمیوں کے نام بھی موجود تھے جو خدا نے گئے اور اس میں ایک ایک اسم سے اتنی خلقت صورتیں

تحریف قرآن کے بارہ میں کھلی صراحت

صراحة بينة عن عقيدة التحريف .

AN EXPLANATION OF TAMPERING THE HOLY QURAN IN DETAIL.

مصحح القرآن المعروف بہ ریاض ترجمہ مقبول احمد دہلوی از مولوی سید کلب حسین لکھنؤ طبع کرشن نگر لاہور۔

ریاض مقبول ترجمہ

۱۶۶

فرق نہ کر سکتے۔ کئی کو دینی سے الگ نہ رہا نہ۔ مثلاً ان اشعار کے اسباب سے تاوان لگتے ہو قرآن مجید میں جو ان
 میں ہیں وہ خواہ کیا کئی ہیں یا علیحدہ علیحدہ ان سے واقفیت نہ رکھتا ہو کتاب خدا میں علم تقنا و قدر و تقدیم و
 تاخیر میں وہ عینیک و لای ہر دلی استناد و تکیا نہ دے بلکہ اسباب قانع و وہل و متنا و مستحکم و مستحکم ہو جو ہیں ان سے
 کچھ لگاؤ نہ رکھتا ہو۔ آگے پانچ کی آیتوں کو نہ جانتا ہو اس حدیث سے واقف نہ ہو جو پہلے دلی چیز کی بیان
 میں کیے تھے اور اس کی دلیل اس کے بعد والی سے معلوم ہو جاتی ہے۔ مثلاً کہ کوئی حدیث سے لے کر ہو۔ مفصل بہ نسبت
 رخصت فرمائیں و احکام کے موقع احکام و محال سے کہنی بنی کی وجہ سے کلمہ گراہ ہو گئے کچھ نہ کچھ جھٹکا ہو اس سے
 واقف ہو کہ اس مقام کے اتفاق کا کس جگہ کے اتفاق سے فریق نہ ہے۔ آ یا ان کے معنی ما قبل پر مبنی ہوتے ہیں یا
 بعد پر۔ فرض ہوا ان چیزوں سے پہلے خبر ہو وہ نہ قرآن مجید کا عالم ہو سکتا ہے اور نہ اس کا اول اور جو شخص ایسر
 رہیں واقع کے ان قسم کی معرفت کا مدعی ہو وہ جھوٹا۔ مثلاً۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان باندھنے والا
 قرار پائے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہی مستحق جزا یا گرفتار ہے۔

چشمہ منقہ

قرآن مجید کے صحیح ہونے کا بیان اور اس میں معنوی تحریف ہونے کا ذکر اور یہ کہ اس میں کوئی کمی
 بیشی ہوئی ہے یا کچھ نہیں۔
 علی ابن ابی طالبؑ نے اپنی تفسیر میں باسناد خود جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ
 حضرت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب
 صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے فرمایا تھا کہ باغی قرآن مجید سب کا سب میرے بستر کے نیچے صحیفوں میں خیر
 اور کافرات میں موجود ہے۔ تم اس سب کو دیکر تنبیہ کر لینا۔ لہذا اس کو اس طرح ضائع نہ ہونے دینا جیسے
 یہودیوں نے قرابت کو ضائع کر دیا تھا۔ میں علیؑ نے فریقہ تفسیر اور شاذ پر لکھتے ہو گئے اور اس کو ایک زبرد کو لکھنے
 میں جمع کر لیا۔ پھر اس پر ہر رکاع کا اپنے گھر لے گئے اور یہ آداب رکھ دیا کہ سب تک ہیں اس کو اسلامی منش و خداد
 رسول و مبع نہ کر کوئی گاؤں وقت تک رونا نہ دیکھیں گا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ ایک حدیث جناب امیر علیہ السلام سے ہے اور قرآن مجید میں
 کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی۔ تو آپ ایسر چار دروازے اور کھنڈ اس سے بٹھنے کے لئے آجائے
 کا فی میں صحابہ بن سلیمان نے یہ روایت بھی صحابی کے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ
 صحابی ذکر کرتے ہیں کہ میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تھی آپ یہ قرآن جو باقی ہم قرآن مجید
 کی کچھ آیتیں اس انداز سے سنیتے ہیں جیسے ہمارے پاس نہیں ہیں اور ہم رستہ اچھا بھی نہیں جانتے کہ ہم اس کو

ذکاء الازھان بواب جلاء الازھان

ہزار ہزاری دس ہزاری



تالیف مولانا محمد رفیع الدین

پیشانیہ لکھی منظر دارین

الأصول

من
الكافي
تأليف

تأليفه لا إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في السرائر

المنقوش سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحة وثقة عليه على الكبر النجاشي

فخض بمشرفه

لشيخ محمد الزمخشري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضى آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشَّيْعَةُ وَ عَقِيدَةُ الْإِمَامَةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of
Imaa-mat (The religious Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

پرستین عظام و مقررین کینہ
نایاب تحفہ



المجاس الفاضلہ
اذکار العترۃ الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

نبیوں کو نبوت امامت کے اقرار سے ملی اعطیت النبوة للانبياء لاقرار هم بالامامة .

APOSTLEHOOD WAS GIVEN TO THE PROPHETS AFTER THE
ACCEPTANCE OF IMAMAT

الحائس العقلم فی اقرار انما اقرارہ از علماء مسلمین بقرن ۱۲

۱۲

غلام کا نہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ بے شک اگر غلام کا گھر ہوتا تو یہ آزاد کی نہ ہوتا۔
جب کینز نے دیکھا کہ آپ نے سولا کو امام کے یہ کلمات سنائے تو وہ شخص تائب
نیک نصیب سے وہ انسان جو روز قیامت یہ کہنے کی جرأت دیکھے کہ ہم
اللہ میں نے اپنے انشاء کو تیری عذی میں استعمال کیا تھا۔ اور یہ نصیب ہوگا
جس کے پاس یہ جواب نہ ہوگا۔

بعض غلام اپنے آقا کے سونفیدی، بعض اسن فیدی، بعض اس سے کہا
بعض سونفیدی ہوا کہ آپ۔ پس سونفیدی غلام حلالی رزق کھاتے ہیں۔ باقی
بابیت حرام خوردہ نہ رہتے ہیں۔ ہم اپنے اندر بھی لکھیں کہ ہم اللہ کے عید کی نسبت
بے شک جو غلام غلاموں میں سے سونفیدی غلام ہو وہ باقی غلاموں کا
ہے۔ یہیں وجہ حضرت کو آگے چلنے کا مقام ہے۔ سونفیدی کی حیثیت رکھتے
ہیں کہ ان سے ترک اولیٰ نہیں ہوا۔ تو ولادت لعا خلقت الاذلال کے عقاب
سے نکلنے ان کو فرمایا۔ اور ان کی سروری انکو عنایت فرمائی اور حضور
فرمایا۔ کرئی نہیں بن سکتا جب تک اس نے ولایت علی کا اقرار نہیں کیا اور ان
سورعت ہی خطا الذی جلا ید علی بن ابی طالب اور شیعہ معراج حضرت رسالت
تمام ارواح انبار سے بچھا کر انہوں نے جواب دیا کہ ہم سے تین ادارے گئے گئے
رسالت علی (علیہ السلام)

کیا آباد دنیا میں عن نالمن برا کسی کی نظر لگی کہ یہ گھر باقی ہوا۔
اسی تبلیغ عیبت کے لئے سادیاں جنگلوں پہاڑوں میں ماری ماری پھرتی ہیں
ماہک اسلام میں کوئی پہلا جنگلی کبادی۔ ویرانہ۔ ایسا نہیں جہاں کسی غریب
سید یا سید زاد کی مزار نہ ہو۔ دیکھئے کجا شہید۔ کجا عیترہ کجا ختم شہید عیترہ
و علی خا القیاس۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہزادی فاطمہ مسلمہ قرآن کی ساری
نظر تھیں آئی۔ اسے غریب بندہ کی شہزادی فاطمہ مسلمہ قرآن کی ساری
اور بی بی کو دین کس نے کیا برگاہ جب کہ اپنا حرم قریب سرحد تھا۔ شہر ساد

ترجمہ و تفسیر کے تحت شاہ ولی اللہ
 مہینہ و سال پر مشتمل و علم و دگر گاہ ہیں

ذکر العباس علیہ السلام

از
 قبلہ و کعبہ مولانا سید نجم الحسن حسینی

۱۳۵۶ھ

سیدہ خیرل بکلی
 نے تصانیف کیا

انبیاء سے بلند حضرت عباسؓ کا درجہ ہے

سیدنا العباس افضل من الانبياء

A RANK OF HAZRAT ABBAS IS SUPERIOR TO ALL PROPHETS

ذکر عباس از سید نجم الحسن ۱۱۵۶ھ شیعہ یک ایمانی لاہور

۹۲

حضرت عباسؓ کا عہد صلاح ہونا یہ ظاہر ہے کہ عہدیت کا درجہ بہت بلند ہے، کہ ایسے انبیاء بھی
 گزرتے ہیں جنہیں نہ لکھتا ہے نہ قرار دیا ہو کہ انکو عہد اپنے سپرد دے یا مستحق ہشتاد ہجرت ہے چنانچہ
 بنی اسرائیل کو کہ نصیب نہ ہو سکا، تو ان عہد میں چند انبیاء ایسے نکلے آئے ہیں جنہیں اس خاص لقب سے
 خوانے نہ آئے۔ اچھے ان میں خاص طور پر حضرت محمد مصطفیٰؐ اصل اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت داؤد علیہ
 السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت یسوع علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام
 اور حضرت یونس علیہ السلام اس لقب و خطاب سے متاثر قرار دے گئے ہیں۔ حضرت عباسؓ جو اپنے کلمات
 نفسیہ و فنیہ کی وجہ سے اس خاص خطاب کے قابل تھے، انہیں عہد صلاح قرار دیا گیا۔ جس کی سند
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس زیارت مخصوصہ میں دے رہے ہیں، جس کے بارے میں
 ابو حمزہ ثمالی ہیں، اور شاذ فرماتے ہیں،

السلام علیہ وعلیٰ آئینہ العبد المصلح

ایسے عہد صلاح آپؓ پر ملنے کی طرف سے مستحق ہو
 علو مرتبہ الزانی موسوی اپنی کتاب "تفسیر توحید" کے ۲۸۰ و ۵۶۰ میں لکھتے ہیں کہ
 حضرت عباسؓ کو یہ دو جہاد درجہ نصیب ہوا ہے، جس سے بہت
 سے انبیاء بھی انحراف گئے۔

حضرت عباسؓ کی نظریں میں

اہل عصمت ہی کہتے ہیں تری شان و کمال

قریب میں بہت کہ ایسے افراد ہوں گے جو کسی بلندی پر قائم ہونے کے بعد دوست اور دشمن
 طرف و درمہد و داور عنایت نہ رکھتے ہوں۔ لیکن درج ایسی طرح انہی تفکیر سے رہیں جاتی ہے۔
 جو خود بلند ترین درجہ کا مالک ہو۔ اگر کوئی ایسی شخصیت موجود ہو جس کی طرح خدا کرے تو میں
 کی ستائش نہ کر سکتا ہوں اور جس کی تعریف میں آئمہ صدیقین و اہل بیت علیہم السلام ہوں تو میرا اس کی فضیلت
 نہ کہ کوئی حد نہ ہوگی۔ حضرت عباسؓ علیہ السلام کی بہت کم آواز اس سے نکلیا جاسکتا ہے کہ خداوند
 عالم تذکرہ اللہ یاد میں آپؓ کو سسر اور ہا سے۔ الحمد للہ لا تعجزوا المصنوع یقتل فی سبیل اللہ
 کہہ کر موت کے بل بوتے پر آپؓ کو دیگر شہداء کی طرح نہ گئی دے رہا ہے اور خدا پہنچانے کا وعدہ
 فرما رہا ہے اور شہادت کے بعد بقول معصوم و درویشی کا قول کے بھانے درج ہزاروں کے
 بہشت میں اڑنے کا موقع دے رہا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ صلعم پر اللہ رحمت سے پہلے آپؓ کی شہادت کی

حَبَابِ رَسُول

حَبَابِ رَسُول

حَسَن نَجاشی

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار
انکار حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم .

DENIAL OF HADITH.

اصحاب رسول بحوالہ اصحاب رسول از علامہ حسین بخش جازا

۱۶

احکام کو نافذ کرنے والی پارٹی اور پیغمبر کی طرف منسوب کر کے روایت کرنے والے بخیر کہتے
راوی سب اس نزدیکی آئیں گے۔

جعلی احادیث کا پس منظر

- خیر القرون قوی الخ۔ میرزا نے سب زعموں سے اچھا ہے (میرزا صاحب نے لکھی)
 - صحابی کالتحجیم الخ۔ میرزا صاحب نے لوگوں کی طرف سے
 - الاستیجا اصحابی۔ میرزا صاحب کو سب ذکر۔
 - اکرموا اصحابی۔ میرزا صاحب کی قدر کرو۔
 - لاتجملوہم غرضاً۔ میرزا صاحب کو (سب دشمن کام) نشانہ نہ بناؤ
- شرع و قانونی معیار طبع تہذیبی دینی میں قناعتی نے یہ ادب اس قسم کی حدیثیں
نقل کی ہیں اللہ اصحاب رسولؐ میں بخاری صاحب نے ہیں ان میں سے کچھ نقل کی ہیں۔
میں عرض کرتا ہوں کہ ان احادیث کو ذکر میں حضرت پیغمبرؐ کو خطاب فرما
رہے تھے یا بعد میں آئے والوں کو خطاب تھا۔ یقیناً بعد میں آئے والے مسلمان
قرن ثانی ہر نہیں کہتے بلکہ بارہ راست مخالف ہی حاضر مسلمان تھے۔ جن کو مبارک کہا
جاتا ہے اور بعد میں آئے والے تھا اس خطاب میں شامل ہیں۔ پس احادیث مذکور میں
جن صحابہ کو خطاب کیا جا رہا تھا کیا انہوں نے خود ان احادیث پر عمل کیا یا
○ کیا جنگ جمل میں فرقہ میں سے مارے جانے والے ہزاروں کی تعداد میں صحابی
نہیں تھے؟

جامعہ علمیہ باب النجف جازا کی پہلی پیش کش
شعبان اکبر نور و اعظمین و متفہین کے لئے نادر و نایاب تحفہ



حجت الاسلام علامہ حسین بخش مدظلہ بانی و سرپرست جامعہ علمیہ باب النجف
پرنسپل جامعہ جعفریہ نجفی مدظلہ۔ گزشتہ سال ۱۳۳۱ھ میں شائع ہوا۔
در کتاب امامیہ دریاخان۔ حق۔
ناشر مکتبہ الذوار النجف دریاخان ضلع میانوالی۔ ریسرچ سوسائٹی۔ ۱۹۵۲ء

ائمہ معصومین سید المرسلین ﷺ کے قائم مقام ہیں
اور وہ انبیاء کرام عظیم السلام سے افضل ہیں

الائمة المعصومین قائم مقام سید المرسلین و هم افضل من الانبياء

IMAMAS ARE SUPERIOR TO ALL THE PROPHETS.

انوار الہمت فی امرار مصحف (مطہر تحفیر القرآن) از علامہ حسین علی چاؤا سرہست جامعہ ملیہ باب الہمت

۱۱

دلی تفسیر میں اسی اہل مدین سے منقول ہے کہ حضرت اسامہؓ نے دشاد فرمایا کہ آپؐ کوئی عرصہ عبادت اللہ کی ایک دنہ کاغذ لایا چھوڑ جائے جس پر علیؓ مطالب کرتے ہوں تو وہی کاغذ پر وہ فطراس کے اور بیعت کے درمیان مابین ہوگا اور اس کے سر پر عزت کے پردہ میں خدا سے ایک کلمہ محاکات کا جو ہم ہی دیکھتے ہیں اس سے سات کلمہ بڑا ہوگا۔
اس کا بی بی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ امام حسن کے علم سے فائدہ اٹھا کر اپنے جعفر صادقؑ سے

دعا و تفسیر میں ان میں حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت جعفر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ تمام نجات سے کلمہ حق کے بعد کون افضل ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ علامہ سائین بہرہ میں کیا کہ تمام نجات نجات دہن نظریں اللہ تعالیٰ سے اللہ کے بعد کون بدترین فرق ہے تو فرمایا کہ وہ علامہ سائین ہیں۔ جو بالکل کو نامہر گرتے ہیں اور حق پر پردہ ڈالتے ہیں۔

توضیح
جس طرح اہل مدین میں خلق خدا کے درمیان کلمہ حق کی اہمیت کے ذکر اور افراد کو سوائے بنی ہاشمہ کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں خلق خدا کے نفوس کی اصلاح کے ذکر اور افراد روحانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے ان کی ہاشمیت و صلوات کا بھی ذکر و تفسیر کے حق پرستے پر چسبیں چڑھتی ہیں۔ بلکہ اہل بیت علیہم السلام سے سرفراز فرما کر انہیں اس بعد کے نئے امور فرماتا ہے اور حضرت امام ابوہشیر سے کہ حضرت ناقہ انبیاء پر اب تک پہنچنے تک کی ایک لاکھ میں جزا دینا اور سب سے ان کے بعد ان کے اوصیاء کا بھی یہی حکم ہے سب فدا کی جاوے گا۔

چونکہ جب دنیا کا اسی مسئلہ میں سلطان مصلحت کی حیثیت رکھتے ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین کے مقدس نسب سے متعلق ہیں۔ ان کے اوصیاء علیہم السلام ان کے نائب ہونے کی حیثیت سے صرف گذشتہ اوصیاء کے مثل نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء سابقین سے بدرجہا افضل و اشرف ہیں۔

کیونکہ انبیاء کے ذریعہ ان کا تمام صرف اپنے ہاشمہ ہی کے ماتحت ہو گرتے ہیں اور باقی تمام دنیا کے مالک ہو گرتے ہیں اور دنیا و مافیہا ان کی حکمرانی ہے۔ خواہ عام انسان ہوں یا ان میں افسر و مخبر ہوں۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ تمام دنیا و مافیہا سب سے سرور کائنات کے سامنے دنیا کی حیثیت سے ہیں۔ لہذا وہ ان کے اوصیاء کو بھی دیکھا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضرت یعنی علیہ السلام حضرت قائم علیہ السلام کے انتشار میں موجود ہیں اور ان کی انتظام میں ان کے دنیا و مافیہا کو اپنے ماتحت بنائیں گے کہ مالک کون ہے اور کون مالک ہے؟
ائمہ اور ان کے انبیاء باقیین کا مشیہ انبیاء کے سرور اور مالک ہیں کون ہے سب سے اعلیٰ اور سب سے نیکو کہ ان کے

ہیں جس طرح ہوتی عمر کون ان کی عمری و عورتیں اور جو عبادت کا بھی عزت و تدار اور ہند و روم و ہند کے خاطر

انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؓ
برائے ابن الطالب علی بن ابی طالبؓ
جلد ۵



مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپاوی

جعفریہ دار التبلیغ امام بشارگاہ
سانہ کلاں لاہور

حضرت علیؑ کی فضیلت انبیاء اور ملائکہ پر فضیلة سيدنا علي ، على الانبياء والملائكة .

SUPERIORITY OF HAZRAT ALI (RA) OVER PROPHETS AND AN
ANGELS.

مسلم اہل جہد ہم از سوا طالب مسکن کر چاہی حضرت دارالافتاء جامعہ لاہور

۵۱

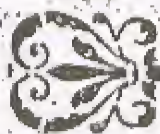
ملائے نورانی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر بڑا کرنا چاہا تھا اور علیؑ کی تعلیم
کے اس لیے نے واقعی عرب کی کابلیٹ دی تو جو تیس چالیس سال کی عمر میں گولہ سے سکے بعد حضرت
اکرمؑ نے ان کے ملے ملائکہ اس عمر میں نہ لیا ہوت مشکل ہوئی ہے لیکن پھر جو آقاؑ نے ان کو حضور اکرمؑ
کی عقل میں بیٹھنے والے ملائکہ کے محبوب انسان بن گئے تو جو پھر بیٹھتے ہی سفیر بن گئے جو حضور
کی گرد میں آگیا اور حضور اکرمؑ نے اپنے عذاب دہن کے ساتھ اس کی جہاں کی دروہالی حریت کی قسم
اگر وہ بڑا ہو کر خدا کی سرشت اور کائنات کا ملک اور نسیم جنت دار ہو گیا تو اس میں تعجب کیا
گذاشتہ ہوا کہ اس سے واضح ہو کہ اس کو سزا پر نہ دیا ہے کہ اس میں جہنم کا اندازہ کی تولد
بچے کے نہ میں مشفق کرتا ہے اسی طرح حضور اکرمؑ نے خدا کے تقدیر میں نہ دیا ہے کہ تو حضرت علیؑ
کے سپرد کر دیتے اور یہ نہ صرف اپنی قوم کو جس کا وہ نہایت دانا ہے ہر ایک اور دانا ہے ۔
مزید ایک ایک ہزار دانا ہے کھول دیکھو ۔
• جب کہ کسی مرنے کے ان نصیحت کرتا ہے ۔ لیکن اس کو کہہ دیتے تو اس نے تو راستہ کے انبیاء
کی نقل کرتا ہے اور انہیں اپنے دل دوتا ہے میں نگہ دیتا ہے ۔ اس طرح حضرت علیؑ میں حضور اکرمؑ کے تمام طور و
انوار اپنے آپ میں لاری دیتے ۔ جو یا کہ حضرت علیؑ السلام حضرت محمدؐ کو نکلتے ہیں ۔ اگر کسی نے حضرت
محمدؐ کو دیکھا ہے تو وہ حضرت علیؑ السلام کو دیکھے ۔ کہ حضرت علیؑ السلام علیہ السلام نے تو یہاں
نیک فرما کر دے ۔
• جس سے حضرت اسرائیلؑ کو اس کی بیعت میں حضرت میکائیلؑ کو اس کے رشتہ میں حضرت ہزاراہلؑ کو
اس کی عبادت میں حضرت آدمؑ کو اس کے علم میں ۔ حضرت فرشتہ کو اس کے خواستہ عرف کرنے میں حضرت
اہل بیتؑ کو عقلی خدا بننے میں حضرت یحییٰؑ کو مرثیہ وصال میں حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کو اس کے رشتہ میں
یہود و بنی اسرائیلؑ میں حضرت یسوعؑ کو اس کے صبر میں حضرت یونسؑ کو اس کے زہد میں ۔ حضرت علیؑ السلام کو
کو اس کی عبادت میں حضرت یونسؑ علیہ السلام کو اس کی ہر چیز لاری میں حضرت محمدؑ کو اس کے کمال حسب و
خلق میں دیکھا جاتے تو اسے چاہیے کہ وہ علیؑ بن ابی طالب کی طرف نظر کرے ۔ کیونکہ یہ میں پیغمبروں
کی قوت و عظمتیں پائی جاتی ہیں ۔ جو کو اللہ تعالیٰ نے ان دیا ہے کہ میں اور اس کے سوا اور کسی میں ان
جہ نہیں کیا

لے انشاء اللہ جلد میں اس کا تفصیل ذکر کیا جائے گا ۔

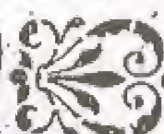
خاص تہذیب شیعہ کیلئے لکھی
یہ کتاب

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب
الافہو اثنیۃ
مکابر اثنیۃ



کتاب
حصہ اول، دوم
موسوم بہ



تنزیہ الانساب

قبائل العرب فی شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مفسرہ

قدۃ السالکین زیدۃ السالکین شہسوار عرضہ ملکوت بیکہ تازمیدان لاہور تہذیب نامی بہ عت
عالم علی غفرلہ زید بن زین الدین لانا محمد اناچان بڑی محمد ماہ عالم صاحب کتبہ مصطفوی چشتی

رضی اللہ عنہ

اماموں میں انبیاء والے اوصاف ہوتے ہیں۔

الانحة متصفون بصفات الانبياء

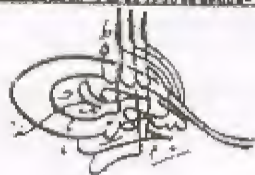
IMAMS POSSESS THE ATTRIBUTES OF PROPHETS

یہ باتیں کہ پیار و کرشمہ والا لہیز خدا (جس کا پناہ ہوگا۔ نوریت کے صفات انبیاء میں جب کہ مہدی اور کریم تھے۔ عیسائی آسمان سے اتریں گے، وہاں کو قتل کریں گے۔ انجیل میں جب کہ مہدی اور عیسیٰ و یحییٰ اور شیطان کو قتل کریں گے۔ اسی طرح قتل و شہادت میں شہادت امام حسین اور زکریا و یونس علیہ السلام کا اشارہ ہے۔ انجیل کتاب و انبیاء باب ۱۲ فصل ۱۱ آیت ۲۳ روایت میں مذکور ہے (ان کتاب لوصالی منہ) (یعنی مہدی سے ہے)۔

امام مہدی کی غیبت کی وجہ | نیکو بلا تخریروں سے معاف۔ اسلام کا احترام ثابت ہے۔ چکا یعنی واضح ہو گیا کہ امام مہدی کے متعلق جو عقائد

الانجیل کے ہیں وہی منصف مزاج اور شیخ متعصب اہل حقین کے علماء کے بھی ہیں اور مقصد اصل کی تائید قرآن کی آیتوں نے بھی کر دی، اب مہدی غیبت امام مہدی کی ضرورت اس کے متعلق جس سے کہہ کر اخلاق عالم نے ہدایت خلق کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ستر اور کثیر المتداولین کے اوصیاء بھیجے۔ ہر چوبیس ہزار سے ایک لاکھ تیس ہزار ۹ سو سالوں سے انبیاء کے اہل جو کہ ضرورت مندوں کو ضرورت لگے تھے۔ لہذا ان کے جملہ صفات و کمالات و غیر امت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کر دیے گئے تھے اور آپ کو خدا نے تمام انبیاء کے صفات کا بطور ہدایت دیا اور اپنی ذات کا ظہر قرار دیا تھا اور چونکہ آپ کو بھی اس دنیا کے فانی سے ظاہری طور پر ہوا تھا۔ اس لیے آپ نے اپنی زندگی میں ہی حضرت علیؑ کو مہدی کے کمالات سے خبر لپ کر دیا تھا۔ یعنی حضرت علیؑ اپنے فانی کمالات کے بطورہ نبوی کمالات۔ جسے امتاز ہو گئے تھے۔

سب کمالات کے بعد کمالات عالم میں صرف ایک علیؑ کی ہستی تھی جو کمالات انبیاء کی حامل تھی آپ کے بعد سے یہ کمالات اوصیاء میں منتقل ہوتے ہوئے امام مہدی تک پہنچے۔ بارگاہ دولت امام مہدی کو قتل کرنا چاہنا تھا۔ مگر وہ کلمہ جو جاتے تو دنیا سے انبیاء و اوصیاء کا نام نشان امت جاتا اور سب کی یادگار یہاں ضرب شمشیر ختم ہو جاتی اور چونکہ انھیں انبیاء کے اہل سے تھے اور عالم متعارف ہوا تھا۔ لہذا اس کا بھی ذکر ضرور ہو جاتا۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسی ہستی کو نہ ہونا چاہیے جسے جملہ انبیاء اور اوصیاء کی یادگار اور تمام کمالات کی ظہر ہو اور خداوند عالم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔ **وَمَنْ لَّمْ يَلِكْ بِبَاقِيَةٍ فِي عَقِيمٍ** (اور جو کسی شے میں لگے باقیہ قرار دے دیا ہے۔ فصل ابراہیم دو فرزندوں سے ملے ہیں ایک اسحاق اور دوسرے اسماعیل) اس آیت کی اصل سے نوا اور تمام جناب علیؑ کو زندہ و باقی قرار دے کر آسمان پر نشوونما کر چکا تھا۔ اب یہ یقیناً اسے اللہ تعالیٰ ضرورت ملنے کی تمہیل سے بھی کسی ایک کو باقی رکھے اور وہی کسی چکر و کرار آسمان پر ایک باقی موجود تھا۔ لہذا امام مہدی کو جو مثل اسماعیل سے ہیں زمین پر زندہ اور باقی



عمدة الطالب

جلد اول

ترجمہ و مناقب آل الی طالب

از

سکالٹ مولانا ملک محمد شریف صاحب قید شاہ مولوی
ملتان



کتابخانہ السیاحہ جلد ۱۵ شمس آباد کائناتی قلمخانہ کراچی

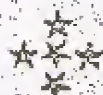
381

عدد ۱۰۵

(بار دوم)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَرْوَاهُ لَكَ عَلَا فَوْحِيكَ مَصَاحِبُ كَلَمٍ



مكتبة الساجد
شمس آباد کالونی متیان

ناشر
مكتبة الساجد ملتان
(مغربی پاکستان)

رسول اللہ پر ولایت علی کے اقرار کا بہتان
 لا افتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بالاقرار بولاية علی کرم اللہ وجہہ .

ALLEGATION OF ACCEPTING ALI'S رضی اللہ عنہ WILAYAT BY
 HOLY PROPHET MUHAMMAD صلی اللہ علیہ وسلم .

امامت ائمہ از مولانا ملک غلام حیدر کلہوستان

۵۷

و بعد اللہ و تبرک و تعالیٰ و گفت اشھد ان لا اله الا اللہ و اشھد ان
 محمد رسول اللہ حضرت فرمود اکنوز شہادت یدہ کر علی ولی من است
 بعد اللہ شہادت بولایت امیر المؤمنین دادہ رسول خدا فرمود اکنوز برگردو در
 باطن تان خود کہ ہر کی پس نیز و تبرک و تعالیٰ و گفت اشھد ان لا اله الا اللہ و
 اشھد ان محمد رسول اللہ حضرت فرمود ولی تو کی است اے داد عرض کرد ولی
 تو کیست اے فرزند حضرت فرمود و شہادت یدہ کر علی ابی طالب علیہ السلام
 ولی تو است پس آئندہ شہادت داد حضرت فرمود اکنوز برگرد بہماں باطن تان
 کہ ہر کی ۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا نے اپنے والدین کو بعد
 موت فرما فرمایا اور وہ اپنی اپنی قبر میں آجسے ہی شہادت فرجید و رسالت
 ادا کرتے گئے آنحضرت نے فرمایا کہ ان دو شہادتوں کے بعد اب یہ بھی شہدائی
 ہے کہ علی ابن ابی طالب کی ولایت کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے فرود فرما
 اقرار ولایت کی تو فرمایا کہ اب اپنے اپنے باغوں میں جہاں تمیں رکھا گیا ہے
 جاؤ چنانچہ وہ بصورت اول چلے گئے

اسی حدیث کو نقل کرنے کے بعد علامہ مجلسی نے فرٹ دیا ہے انہیں ولایت
 ظاہرے شہود کہ ایشاں ایمان شہادتیں اور شہادۂ اند و برگردانیدن ایشاں برائے
 اقرار بولایت علی ابی طالب بودہ تا ایمان ایشاں کامل ہو کامل تبرک و
 یعنی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اقرار شہادتیں ترعین حیات میں یہ دونو
 صحفراں رکھتے تھے لیکن زندہ کرنے کا صرف داحمد مقصد یہ تھا کہ علی کی ولایت

اسرار آل محمد

ترجمہ

اولین کتاب شیعہ در زمان امیر المؤمنین

تالیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق ھ

امام صادق

ہر کس از پیروان دستان کتاب سلیم بن قیس طالی را نداشته باشد
چیزی از مسائل امامت نرزد و نیست از ویدہای یاسچ
اگاہی ندارد این کتاب الفبا می شیعہ سہری از اسرار آل محمد است

توبین رسول اللہ ﷺ و سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا و سیدنا علی رضی اللہ عنہ

اھانتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
و ام المؤمنین عائشۃ و سیدنا علی

DESECRATION OF THE HOLY PROPHET (ﷺ) SYEDA AISHA (رضی اللہ عنہا)
AND SYEDNA ALI (رضی اللہ عنہ)

اسرار کمال محمد تألیف سلیم بن قیس کنی حنفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دغاے کائنات میں سب سے پہلی اور مستحق کتاب



دعای پیامبر ص در حق امیر المؤمنین

پیامبر (ص) در سفر یک لحاف داشت

آبان از سلیم چنین نقل می کند : از مقداد در بارہ علی (ع) پرسیدم : جنین گفت : ہمراہ پیامبر (ص) قبل از آنکہ بہ زنانہ دستور حجاب دہد در سفر بودیم ، و خدمتگار پیامبر علی بود و خدمتگار دیگری نہ داشت . پیامبر ہم یک لحاف بیشتر نہ داشت و عایشہ ہم ہمراہ وی بود . پیامبر (ص) بین علی (ع) و عایشہ می خوابید و لحاف می جزئ ہنای یکی نہ داشتند . شب هنگام کہ پیامبر (ص) بر می خاست لحاف را از وسط میان علی و عایشہ پائین می آورد تا بہ فرش می چسبید ، بعد بر می خاست و نماز می خواند .

بیماری علی (ع) و غمناک شدن پیامبر (ص)

یک شب ، علی (ع) را تب گرفت و او را بیدار نگہداشت . پیامبر ہم بہ بیداری او بیدار ماند و سراسر آن شب ، گاہی نماز می خواند و گاہی نزد علی علیہ السلام می آمد و بہ او تسلی می داد و بہ وی می نگریست تا صبح شد . وقتی نماز صبح را با اصحابش خواند چنین فرمود : خداوند ، علی را شفا و عافیت عنایت فرماید ، او از دردش مرا بیدار نگہ داشت . علی (ع) چنان عافیت پیدا کرد مثل اینکہ از بہت آن مرضی رھا شدہ باشد .

انسائیکلو پیڈیا حضرت علیؑ
برائے امین اطالاب علی بن ابی طالب
جلد ۱

خلاق و زائید

مولف: جناب مولانا طالب حسین کرباپوری

جعفریہ ارا التبلیغ امامیہ ارگاہ لاہور

علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں

الرسلا اولوالعزم فقراء مسئولون علی باب علی

ARCH PROPHETS SEEKS HELP FROM HAZRAT ALIؑ

عقبت نورانی جلد اول از ۱۵۰۱ حاجب صبی کرمانی مکتب دار الفیضہ مبارک، لاہور

۲۰۱

میں اور صلب ابوجاہل سے نکالتے وقت علیؑ کو (ام) بنا دیا۔

حدیث کے اس جملے سے واضح ہو گیا کہ خدا نے امامت علیؑ کا اعلان تخلیق ابوالحسنؑ نبی حضرت آدمؑ سے تقریباً چودہ ہزار سال پہلے کر دیا تھا۔ اور یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ہر دو کو حضرت علیؑ کو پہلو کر کے اور کے دہرہ اپنی بی بیوں بیارقم نہ کرنا۔ پس جلد کے سوا جو ہے اس کا امام ملت ہے لہذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ علم میں علم میں قصاصت میں بلاغت میں مشہادت میں مذلت میں بلکہ ہر صفات حسرت میں حضرت علیؑ سے و اپنی حاصل کر دیں اور اس میں کوئی مار بھی نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے خود اپنی اور یہ کتاب میں ان کے در پر آئے اور اپنے مسائل علیؑ کو لے کر لے کر دیا ہے۔ لہذا آپ کو چاہیے کہ آپ ہر صفات میں حضرت علیؑ کی در میں داخل رہیں اور جب آپ کی در پر آئیں گے تو وہ آپ کو اپنا چھوکیاں پہنلائے ہیں گئے، جنہوں کی صدا میں ہیں گی اور ملائکہ کی آواز میں سنائی دیں گی۔ کوئی مانگ رہا ہے اور کوئی مراد لہر رہی ہونے پر شک نہ رہا کہ وہ آپ کے نزدیک حضرت علیؑ کے در کے بھکاری تو اولوالعزم پیغمبر ہیں آپ نبیوں پر رہے ہیں۔ آپ نے ظہور میں نہ پھیریں کیوں ہر گز نہیں ہیں۔ آپ ان کو توڑ کر آگے بڑھیں شہر علم کو اور اور مکتب کو گھرا آپ کے لیے کھلا ہے۔ آپ بھولی پہنلا ہیں اور مہر بھر کر لائیں پھر جائیں اور بھر کر لائیں یعنی آپ شک کا نہیں گئے یعنی امام کے فرماتے ہیں کسی نہیں کہے گی۔

اس حدیث سے واضح ہو کہ آپ فوت قسم ہو گئے ہیں اور امامت شروع ہو رہی ہے اور امامت جناب حضور اکرمؐ کے امام حضرت علیؑ اور ان کے بعد ان کی اولاد سے گیارہ امام ہیں جو کہ حافظ نظام مصطفیٰ اور دنیا کی بقا ہیں۔ حضور اکرمؐ نے متعدد مقامات پر بابوفاصحت فرمایا کہ میرے بعد امامت کا وارث علیؑ ہے۔ امامت کا مالک علیؑ ہے۔ امامت کا دانا علیؑ ہے۔ لہذا امام وہ ہو گا جو علیؑ والا ہو گا۔ جو حضرت علیؑ کی مخالفت کرے گا امام بننا تو کسما وہ مومن تک بنائیں بن سکتا۔ لہذا امام دس بیوگا میں کا امام متین بھی کرے۔ اعلان بنی کرے اور تصدیق علیؑ کرے۔

اس حدیث سے واضح ہو کہ امامت حضرت علیؑ کا اعلان قبل از تخلیق در عالم نبوت جناب محمد مصطفیٰؐ کے ساتھ دیا لہذا حضور اکرمؐ کے سوا حضرت علیؑ تمام مخلوق کے امام ہیں۔ حضور اکرمؐ نے حدیث نور میں امامت کا ذکر فرمایا کہ یہ واضح فرمایا کہ امام وہ ہو گا جو نور ہوگا۔ لہذا لوگ جسے بھی امام بنانا چاہیں پہلے اس کو نور و انبیا کر دے۔

شیعہ کی طرف سے اہل بیت اور خاندانِ نبوت کی توہین

إهانةُ اهلِ البيتِ وآلِ النبوةِ من قِبَلِ الشيعةِ

Disgrace of the Members
of the Family and Progen of
the Holy Prophet by Shias.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
چھبیس (26) کتابوں کے چھتیس (36) حوالہ جات ہیں۔

الفرع

من

الكافي

تأليف

تفاز لا سلا ابني جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في التلويح

المنقوش سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحة قاله علف عليه

على الكبر الخفاري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤١٠

١٣٩١ ق
١٣٥٠ ش

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية فائقة

المجلد الخامس

في التصحيح

استخرج محمد الآخري

حقوق الطبع والتوزيع محفوظة لهذا الكتاب بالتصديق المحامي محفوظ للناس

زنا بالجبر کے جواز کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر الزام

الاتهام على سيدنا على بالقول بِأَبَاحَةِ الزَّنا (نعوذ بالله)

A FALSE ALLEGATION ON HAZRAT ALI (RA) TO PROVED RAPE
LAWFUL.

اسلام من الكافي جلد نهم تأليف ابى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق القمي المحقق ٢٨٨ هـ (طبع ايران)

۱۹۶۷ء

كتاب النكاح

صفحہ

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن معمر بن خلاد قال: سألت أبا الحسن الرضا علیہ السلام عن الرجل يتزوج المرأة متعة فيحملها من بلد إلى بلد، فقال: يجوز النكاح الآخر ولا يجوز هذا ^(۱).

۸۔ علی بن ابراہیم، عن أبيه، عن نوح بن شبيب، عن علي بن حسان، عن عبد الرحمن بن كثير، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: جاءت امرأة إلى عمر فقالت: إني زيت فطهرني، فأمر بها أن ترحم فأخبر بذلك أمير المؤمنين علیہ السلام فقال: كيف زيت؟ فقالت: مردت بالزينة فأصابني عطش شديد فاستقيت أعراياً فأبى أن يشربني إلا أن أمكنه من نفسي ظليماً أجدني العيش وخفت علي نفسي سقاني فأمكنته من نفسي، فقال أمير المؤمنين علیہ السلام: تزوج ورب الكعبة ^(۲).

۹۔ علی، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، عن عثمان بن مروان، عن أبي عبد الله علیہ السلام قال: قلت له: رجل جاء إلى امرأة فأنزلها فزوجه نفسها فقالت: أزوجك نفسي على أن تلمس مني ما شئت من نظراً أو التماساً و تنال مني ما ينال الرجل من أهله إلا أنك لا تدخل فرجك في فرجي وتلد ذبها شتقاً نهر أخفاف الفضيحة قال: ليس له إلا ما اشترط.

۱۰۔ عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن أسباط، وعبد بن الحسين جميعاً، عن الحكم بن مسكين، عن عمار قال: قال أبو عبد الله علیہ السلام لي ولسليمان بن خالد: قد حرمت عليك المتعة من قبلي ما دمتما بالمدينة لأنكما تكثران الدخول علي فأنخاف أن نؤخذ، فقال: هؤلاء أصحاب جعفر.

(۱) ظاہر آیت سالی السائل عن حکم المتعة اُجاب علیہ السلام بعدم جواز أصل المتعة ثبوتاً و حثلاً الزوال المتعاقب۔ رحمہ اللہ۔ علی أن المعنى أنه يجب على المشتقة إطاعة زوجها من الخروج من البلد كما كانت يجب في السابقة. أقول: لا بد من أن يكون المراء بالنكاح الآخر (المتعة) أي غير الدائم أي يجوز أصل المتعة ولا يجوز غيرها على الإخراج عن البلد. (آیت)

(۲) محمول علی وقوع النكاح بينهما بغير معين وهو سفایة الماء، لا كما في جاشي الطبروز (۱) رأى المرأة لعل المعنى والراء بهذا المعنى أن الإشتراط بين هذا الفعل بكم التزوج وبقرحه عن الزنا و الضمان التلکلی حمله علی أنها زوجة لنفسه متعة بشرية من ما ذكره في هذا الباب وهو بعيد لأنها كانت تزوجة وإذ لم يشترط الرجوع بزم من أن يثنى أن ثلثاً أو ثلثان مع خطائه لكن الأمر سهل لأنه باب التوادد.

کتاب الشافی

جلد دوم

ترجمہ

أصول کافی جلد دوم

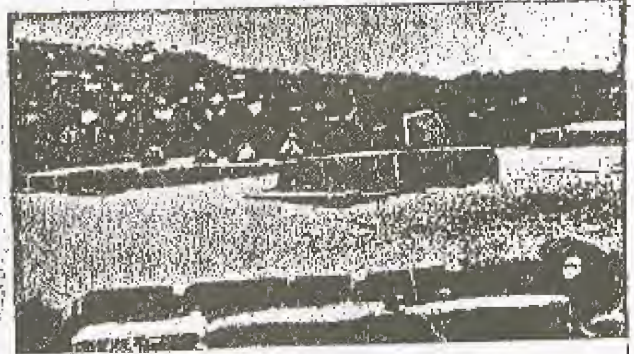


روحہ مبارک حضرت امام محمد باقر
حضرت امام ہدیہ صادق علیہما السلام

ماضی

جنت البقیع

حال



حضرت ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم
امروہوی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اہل تشیع کے نزدیک گالی دینا جائز ہے عند اہل التشیع يجوز سب علي رضي الله عنه

ABUSING HAZRAT ALI (RA) IS LAWFUL BY SHI'ITE

مشافہ بر سر اہل بیت علیہ السلام

۲۲۲

کتاب دیوانہ و الغفر

الاعباد و یسندون الزنا یرفوا عطا ھیر اللہ اجر ھم

مہرین

۹۔ قال استقبلت ابا عبد اللہ فی طریق ناعز

عندہ برعوض و مضیت فی خلعت علیہ بعد ذلک

تخلعت جلدت فی اللہ فی لا الاقلاق فاصرفت یحییٰ

حکرا ھو ان یشتفی عیث فقال یلوی ھم لک اللہ

ولکن رجلاً لقینی امس۔ نے موضع حکرا

و کذا فقال عیث السلام یا ابا عبد اللہ ما

احسن ولا اچھل

عائشہ مرتضیٰ تھے اور از روئے توفیق انار پادشہ تھے جسے اس اللہ

نے ان کو بار بار عطا فرمایا

واقی کہتا ہے میں اکثر تین چونتیس مرتبہ اللہ علیہ السلام

سے ملا ہوں تھے حضرت کی لکھ سے میری ملاقات اور آگے بڑھ گیا اس

کے بعد اس کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر نما بول رہا ہوں میں

کہتے ہیں ہاں ہاں اور میں نے کہا میں سے معافی مانگ لیتا ہوں

مگر آپ کو کوئی نوبت نہ پہنچے حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم

کرے لیکن ایک شخص کل کاہل نظام پر مجھے مل گیا اور جبکہ حال افسوس

کا جسم تھا اس نے کہا ایک السلام یا ابا عبد اللہ اس

نہ پر اچھا نہ کیا

اور مجھے میرے نام کے کینٹ کا ذکر کیا وہاں دو دنوں کے

معتزل رہا شکر کہ وہ بکرا تھا ایک تھیں سے کاہل چاہتے تھے

ابو جعفر علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے

ہیں کہ علی علیہ السلام نے مہر کو نہ پر کیا مگر اگر عتق رب تم سے

کہا جاتے گا کہ مجھے گالی دو تو تم مجھے گالی دے دیتا ہوں

مجھ سے برادرت ظاہر کرنے کو کہیں اگر نہ کرنا حضرت نے فرمایا۔

گوئی نے حضرت علی پر کیا جھڑبولا کہ پھر فرمایا حضرت

نے یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کا کہا جاتے گا تو تم

مجھے گالی دے دیتا اور اگر مجھ سے نہ کہہ کر کہتا ہے تو میں

دین چھوڑ رہا ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے انکار برادرت د

کرنا برائی دین مجھ پر ہونے سے تم مجھ کو برادرت نہ کرنا چاہتے

منا اس نے یہ کہا کہ پھر برادرت کے خلاف میں نقل ہونے

کو ترجیح دے رہا ہوں حضرت نے فرمایا یہ نہ کہ اس پر نہیں ملو

توضیح یہ ہے کہ اس نے اس پر عیب کو مقدم کیا

معتزل رہا شکر کہ وہ بکرا تھا ایک تھیں سے کاہل چاہتے تھے

۱۰۔ قیس بن ماری عبد اللہ علیہ السلام ان الناس

یقولون ان علیاً قال علی منیر لکوفہ ایہ الناس انکم

سنت عون الی سبی قیس بن ماری عون الی السبوة

منی فلا تروا منی فقال ما اکتلموا بکذب الناس

علی بنی عبد السلام ثم قال انما قال انکم سنت عون

الی سبی قیس بن ماری عون الی السبوة منی وانی

علی بن ماری وانی یقول ولا تروا منی

فقال لہ السبک لک انت ان اختار القتل دوت

افرا عرة فقال والله ما ذلک علیہ ووالہ الامام منی

علیہ عمار بن یاسر حیث اکبر ھو اعلیٰ سکة وقلیہ

مطعم بن النعمان فانزل اللہ عن رجل فیہ الامن

اکبر وقلیہ مطعم بن النعمان فقال لہ النبی

عندہ یا عمار ان عار وانی نہ فانزل اللہ عن رجل

عندہ وانی ان تعد جان علاوا۔

کر دینے کو کہتا ہے اس کا دل ایسا کہ طرف سے نظر نہ ہو اس تو میں پر رسولی تھے نہ اسے فرمایا کہ اگر وہ لوگ چھوڑ دے کہ

سَرَج

نَهْجُ الْبَلَاغَةِ

الجامع لخطب ورِثائِهِ وَحُكَمَائِهِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

لِلْأَبْنِ أَبِي الْخَلَدِ

الجزء الأول

حضرت علی اور حضرت عباس مناقق تھے۔ (اہل تشیع کا دعویٰ)
 كَانَ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَمَنْ مِثْلَهُمَا مُنَافِقَيْنِ (الاثنا عشرية)

HAZRAT ALI (RA) AND HAZRAT ABBAS WERE HYPOCRITE (SHI'ITE CLAIM)

﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأَعَدَّ لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا عَظِيمًا﴾

504

[illegible]

جلال الاعوان

در زندگی و مصائب چهارده معصوم علیه السلام

جلالیه دینی و محرمات محاسنی

کتابخانه شیخ ابوالحسن
مکتب اصفهان در شهر اصفهان
۱۳۸۴

حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا الزام
اتهام اطعام السم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم على عائشة و حفصة

AN ACCUSATION OF POISONING TO HAZRAT MUHAMMAD
(PEACE BE UPON HIM) BY HAZRAT AYESHA (RA) & HAZRAT
HAFSA (RA)

جلال الہیمن (فارسی) مولیٰ محمد یاقین کتب فروشی اسلامیہ - ایران

-۱۸۸-

زندگانی رسول خدا ﷺ

ج

دادند آنحضرت را در دست بڑغاله چون حضرت اقمه تناول فرمود آن گوشت
بسخت آمد و گفت یا رسول اللہ مرا بڑہر آودہ اند پس حضرت درمرض موش خود
می فرمود کہ امروز پشت مرا درہم شکست آن لقمہ کہ درخپیر تناول کردم و هیچ
پیغمبری و وصی پیغمبر نیست مگر آنکہ بشادت از دنیا می رود، و در روایت معتبر
دیگر فرمود کہ زن یہودیہ آنحضرت را زہر داد در ذراع گوسفندی چون حضرت
قدری از آن تناول فرمود آن ذراع خبر داد کہ من زہر آلودم پس حضرت آنرا
انتاحت و پیوستہ آن زہر در بدن آنحضرت اثر می کرد تا آنکہ بہمان علت از
دنیا رحلت نمود .

و عیاشی رحمہ اللہ بسند معتبر از حضرت صادق علیہ السلام روایت کرده است کہ
عائشہ و حفصہ علیہما السلام آنحضرت را بزہر شہید کردند و محتملست کہ ہر دو
زہر در شہادت آنحضرت دخیل بودہ باشد .

و شیخ مفید و شیخ طوسی و شیخ طبرسی و سایر محدثان خاصہ و عامہ روایت
کرده اند کہ چون حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم از دنیا رحلت نمود منافقان مہاجرین
و انصار مانند ابوبکر و عمر و عبدالرحمن بن عوف و امثال ایشان اہلبیت آن
حضرت را بر آنحال گذاشتند و بتعزیت ایشان بہر داخند و متوجہ تہمیز آنحضرت
نگر دیدند و رفتند بستیقہ بنی ساعدہ و متوجہ غصب خلافت شدند و باین سبب اکثر
ایشان نماز بر آنحضرت را دریافتند و امیرالمومنین علیہ السلام بریرہ را بزند ایشان فرستاد
کہ بنماز آنحضرت حاضر شوئد و ایشان فرقتند تا آنکہ بہت خود را وقتی تمام
کردند کہ حضرت را دفن کردہ بودند چون صبح شد فاطمہ علیہا السلام فریاد بر آورد
کہ وائوہ صباحاء یعنی روز بدیہ کہ روز است چون ابوبکر امین ابن سخن را
شنید از روی شہادت گفت کہ روز تو بدترین روزہاست، پس آن ملائین فرصت را
غنیمت شمرند کہ امیرالمومنین علیہ السلام متوجہ تقسیر و تہمیز و دفن آنحضرت شہابی
ہاشم بہصیت آن حضرت درمادہ اند، پس رفتند بایکدیگر اتفاق کردند کہ
ابوبکر را خلیفہ گردانند چنانچہ در حیات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم چنین توطئہ کردہ



مجلسی کتب خانہ
محله اکال ٹکڑہ شیخوپورہ

مکتبہ تعمیر ادب
نامی پریس بلڈنگ پیسہ اخبار ٹریڈ لاہور


حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کی توہین اہانة الرسول صلى الله عليه وسلم وعلى و فاطمة رضى الله عنهما

AN INSULT OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM),
HAZRAT ALIؑ AND HAZRAT FATIMAؑ.

جلاء العیون ناشرین مکتبہ تعمیر ادب ٹاؤن پریس چیمبر اخبار شریف لاہور مجلس کتب خانہ محلہ اکمل مڑہ شیخوپورہ

۱۸۹

تیرا کیا میں غضب خدا و رسول سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔
 کیا میں نے اپنے لئے بدنامی کے لئے معتبر نام محمدؐ و قرآن اور حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت
 ابوہریرہؓ ایک چادر کو کہہ اور ایک نہ جس کی تہیت میں یہ ہم بھی اور ایک بھڑناہست کر سقند
 کو جب اس پر تو لقم کرنا چاہتے تو اٹھ بیٹھے اور اس کے بالوں پر سو رہتے تھے جناب
 طاہر کو ہر صریح دیا۔ ایسا کہ حضرت روایت کی ہے کہ ایک دن جناب رسول خداؐ جناب
 نازا کے پاس آئے اور انہیں دوسرے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے فرمایا اے طاہر علیوں
 کہ وہ بھی ہو۔ نعم بخدا اگر میرے اہلبیت میں جناب ابوہریرہؓ کوئی بہتر نہ بتاؤ تھے اس
 نے تو دیکھ کر کہتا اور میں نے تھے اس سے تو دیکھ نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ تو دیکھ گیا۔ اور جب
 تک اسان دین اُتی ہے یا پھر انہیں دینا کا تیرے صریح دیا۔ ایسا کہ حضرت جناب
 جعفر صادقؑ سے روایت ہے صحابی چونکہ سب ان کو سنے میں شرم حجاز نہیں ہے کہ اگر
 رسول خداؐ نے سب زناات جناب امیرا در جناب طاہر سے فرمایا کہ سب تک میں زناات
 کوئی کام نہ کرنا۔ جب حضرت تشریف لائے اپنے دو دروں یا دین بہتر میں ان کے دروں
 را زناات سے۔ ایسا روایت کی ہے کہ لوگ زناات طاہر میں مبارکباد بالقرآن و اہلبیت
 جہر کرتا ہی ہی کہ غمور تھا کہتے تھے۔ یعنی یہ مراد جنت النفاق اور اولاد والی ہو حضرت
 رسولؐ نے فرمایا ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو علیؑ الحیضہ والبرکت۔ یعنی یہ مراد جنت بائیز و
 برکت ہے۔ اور ہر شہر شرب کے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ حق قاتل نے
 جناب امیرؑ پر جناب طاہرؑ کی زندگی میں اور عتیق حرام کی تھیں۔ کیونکہ وہ طاہر و عتیق ہا کہ
 حاضر و غائب تھیں۔ اور بعض محققین نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے سورہ طہ انی میں جنت
 کی لغتوں کی اقسام یہاں سنائی ہیں اور حیرتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ شاید اس
 وجہ سے کہ یہ سورہ اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اسی لئے حق تعالیٰ نے حضرت
 طاہرؑ کی روایت کے سبب حیرتوں کا ذکر نہ کیا ہو۔

The background of the entire page is a complex, abstract pattern of numerous fine, radiating lines that create a sense of depth and movement, resembling a stylized sunburst or a microscopic view of a material.

حق یقین

ترکیبات
عالم برائی مرحوم نامہ برائی

حضرت فاطمهؑ پر حضرت علیؑ کی توہین کا الزام

افتراء اہانة على فاطمة الزهراء

AN ALLEGATION OF INSULTING HAZRAT ALI
BY HAZRAT FATIMA

حق الحقن کاتب طاهر اترکلی فتح (قدیم ایران)

(۲۰۲) مدینہ طہران امیرکبیر

چون ترا خیدند زمین را بر ما شک کردند و بودیام تا بن و آفتاب در خندان که باوروشی
یاغیم بر تو و نازل میشد از جانب پروردگار عزت کتابها و جبریل به آیات قرآن و موسی ما
بودی توان پیدا شدی و جبرائیل پنهان شد کاش پیش از تو ما را مرگ رو میبخش چو پیش
و جمال خود را از ما پوشیدی ما مبتلا شدیم بپلانی چند که هیچ اندوهناکی از خلائق بمثل
آن مبتلا نشده بود نه از عجم و نه از عرب پس حضرت فاطمه بجانب خانه برگردد و حضرت
امیر انتظار معاودت او میکند چون بمزول شریف قرار گرفت از روی مصلحت خطابه ای
شجاعانه درشت یاب. اوسپناه نمود که مانند چنین در رحم پرده تشبیه شده و مثل خانان
در خانه گریخته ای و بعد از آنکه شجاعان دهر را بحد دلاکت افکندی و دایوب این نامردان
گیر دیده ای اینک پسر ایوب قافه بظلم و جبر بختیبه بد مرا و میبست فرزندم را از من میگردد
و با آواز بلند با من لجاج و مخالفت میکند و انتظار مرا پاری نمیکند و مهاجران خود را
بکنار کشیده اند و سایر مردم دیده ها پوشیده اند بحداف من دارم و نه مانی و نه باوری و نه
شامی خشمناک بیرون رفتم و غمناک بر گفتم خود را ذلیل گردی و در دوزی که دست از سطوات
خود برداشتی گر گمان می دند و می برند و تو از جای خود حرکت نمیکنی کاش پیش از
این مذلت و خواری مرده بدم و ای بر من در هر صبحی دشمنی محل اغشیاد من میزدی و باور
من نیست شد شکایت من بسوی پدر منست و مخالفت من بسوی پروردگار منست خداوند
تو از همه بیشتر است و عذاب و نکال تو از همه شدیدتر است پس حضرت امیر علیه السلام فرمود
ویل و عذاب بر تو نیست بر دشمن تو است حیر کن و آتش حزن خود را فرو نشان ای دختر
بر گزیده عالمیان و ای باقیمانده ذریه پیمبری من سستی در آمدن خود نکردم و آنچه
از جانب خدا مأمور بودم بعمل آوردم و آنچه مقتدر بود از طلب حق خود در آن تعبیر
نکردم و زوی تو و اولاد تو را خدا ضامنت و آنکه کفیل امر تو است مأمومت و آنچه
حق تعالی میپا کرده است در آخرت بهتر است از آنچه این اشتیاق از تو قطع کرده اند
پس اجر از خدا طلب نما و صبر کن حضرت فاطمه گفت خدایا اینست مرا و تو کور کبلیست
از برای من و ساکت شد .

مؤلف گوید که در این مقام تحقیق یعنی از امور لازمست (اول) دفع شبهه چند
که ممکن است در خاطرها خطوط کند اگر کسی گوید که اعتراض حضرت فاطمه (س) یا
حضرت امیر علیه السلام چه سبوت دارد یا جواب گوئیم که این معاوضه محمود بر مصلحت است از
برای آنکه مردم بدانند که حضرت امیر علیه السلام ترک خلاف بر شای خود نکرده و بنسب خدا را

حق ایستادن

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۴۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

پوش : محمد حسن علی

حضرت عائشہ کو زندہ کر کے عذاب دیا جائے گا (العیاذ باللہ)

تعذب عائشة رضي الله عنها بعد احيائها

WHEN MAHDI WILL APPEAR, HE WILL BRING TO LIFE
HAZRAT AYESHA (RA) AND AWARD LEGAL PUNISHMENT TO
HER.

-۹۴-

نورانی کیفیترجمہ ج ۶

ج ۶

الی المنزل فصبه وانجرت منه اثنتا عشر عينا فبروي ويشيع من شرب منها فاذا بلغ
التيه وسكن فيها انفس من تلك الصخرة ماء ولبن فيكون هو النذا عوض الطعام
والشراب .

وفي روايات اخرى انه يخرج من تلك الصخرة ماء وطعام وعلف لهم ولذواتهم
ويخرج عليه السلام ومعه عصا موسى عليه السلام اذا القاه من يده صارت نعينا ويكون ما بين فكيها
مقدار اربعين ذراعاً وتلق في حلقها كل ما يأمرها باطلاعها وبليس ثوب ابراهيم الذي
أتم به جبرئيل عليه السلام لقارماء تعود في النار فصارت عليه بردا وسلاما وهو قميص يوسف
عليه السلام الذي ألقوه عليه وجه يعقوب فارقه يسيراً ويخرج وهو لايس خاتم سليمان ومعه ثيابوت
بنى اسرائيل الذي فيه جميع موارث الانبياء وآثارهم وام يبق كافر على وجد الارض ولو
ان كافرا ابداً الى صخرة لو شجرة ثارت الصخرة هذا الكافر غدى فاقنوه وبمسح يده على
رؤوس المؤمنين فتشتاعف عقولهم واحلامهم فيصير كلمة ويكون المؤمن من القوة مالمو
اراد قلع جبل الحديد فقامه وبليهم كل شئ حتى سباع الهوى وتفخر بقاع الارض
بعضها على بعض وان واحداً من اصحاب القائم عليه السلام مشى عليها وبزع الله الخوف والحزن
من قلوب المؤمنين وبليهم قلوب اعدائهم وبثروا الله سبحانه اسماعهم وابصارهم حتى
انهم اذا كانوا في بلاد والهدى عليه السلام في بلاد اخرى يكون لهم من السم والبصر ما يرونه
ويشاهدون انواره ويسمون كلامه ومخاطباته معهم ويتكلمون معه ويردع الله عنهم الشف
والكسل والبلاء الاخراس وتزل لملار (قطار الخ) السماء بالبركان التي تمتعت غصبرا
خلافة امير المؤمنين عليه السلام ويرفع الحقد والبغضاء من بين المخلوقات حتى يرى الذئب
والشاة والسبع والبق، وحتى ان المرأة تخرج زوجها من المراق الى الشام والاضع رجلها
الا فوق المورد والازهار، مع انها لايصة حليتها ولا يضرها سارق ولا يسبع، واول ما
يظهر يضطح احدى بنى شبة الذين معهم مفاتيح الكعبة في هذه الاعمار وبغلقها (يعلقها) في
على الكعبة وينادي عليهم هولاء بنو شبة سراق الكعبة ! ويخرج اولاد قاتلي الحسين
عليه السلام فيقتلهم لانهم رضوا بصنع آباءهم ومن رضى بفعل قبيح كان كمن آناه ويصحب عايشة

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ قَبْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَاتَ أَلْفِ سَنَةٍ مَا يُحِصَى

کتاب مطالب علم برین و ادنیاب در روح بخش مرده و لان نور انزای قلوبک در بیان بهترین حالات حق که کبریات
خلایق در دوات صفا القام محمودیتان و بیانات حقیر از سلسله حیات و حیات عالمین و حیات در دنیا و آخرت و طایفه از کتب الطاهرین

جلد دوم

حیات القلب

تألیف

میرزا تقی محمد

فقدوة الحسنة من توفيق السالكين في سبيل الله والاسلم والهدى في العالمين الى الله تعالى
الجليل الاصفهاني طالب شراة وعلل البنية شراة به نصيب من الله في شراة كركسان مطهر

مطبع في كشور الهند في المطبعات
در شهر ناصیه نو کیشور حسن و قیام

حضرة عائشة کافره تھیں

کانت السیدة عائشة رضى الله عنها كافرة

HAZRAT AIYSHA WAS AN INFIDEL WOMAN.

حیات القلوب بلوروم

۶۲۶

ایہ بجاہ و بکر کا کردار تھا

تو اب یارسول اللہ! کاری کی سیڑھی نور میں اُورم مانند سچ سرخ کردہ کہ درمیان چشم شرف و ہر دو
یا آنکہ کامل و عیشت کو متناہیقت است آن امر برین ظاهر شد حضرت زمو کہ تفتیت و تامل بکن و مبادرت
آن متناہی حضرت امیر نبوی جرج رفت و بیک روایت جرج در باغی بر حضرت جن در باغ لڑ
جرج آمد کہ در کشایہ از ریشہ در آنہر غلب از حسین منار کہ حضرت مشاہدہ کرد و تفسیر بہ ہندوست
آن جناب دیدہ زہد دور انکشت و حضرت از دور باغ بالا رفت و جرج گریخت و آن جناب از غلب او
شتافت چن نزدیک شکر حضرت باور سد بر درخت خربا بالا رفت چن حضرت نزدیک او سر
خود را از درخت انداخت چن بر زمین افتاد غور قی کشودہ شد و فلو آن جناب بی اختیار بر عورت
افتاد و یہ کہ است مردان و زمان ہیچیک نادر و روایت دیگر حضرت نبوی غرقہ ام ابراہیم رفت
و از دور او سرفہ بالا رفت چن لکڑی جرج بر آن جناب افتاد و گریخت و خود را بزر بگندہ بر درخت خربا بالا
و چن حضرت بجای درخت رسید زمو کہ از درخت بزر آئی جرج گشت باطلی از خدا جرس و مکان بکر
میر کہ آتھای موی ہر ایک بر وہ اندیش عورت خود را کشود و فلو حضرت بر عورت او افتاد و ہر
حضرت او را بر دست نگہداشت حضرت رسول آورد حضرت از او پرسید کہ ای جرج حال خود را
بکن کہ چنان شد گفت یارسول اللہ! خدا تعالی ان آفت کہ از خدا گاران ایشان بہر کہ و قتل خاندان
شہود او را خواہد سر بکن و چن تلمیان تلمیان نہ گزیدہ بر بارہ مراد او بختہ مت شافرت و کہ بزر او را
و خدمت او کہ و سوسن او باشند میں حضرت رسول زمو کہ شکر میگویم خداوندی را کہ ہمیشہ بیچارہ را
کامل بہت دور سگواند کہ کذب و دروغ گویان را اظہار میکنند میں محتالی این آیت را تا وہاں لعل اللہ
ان جاء کہ فاسق بذنبا تبتیوان تصدیقاً توہ تابیہ الہ فخصبتوا اعلی ما فصلتہا منہا حدیث
کہ در پیش ما تا ذکر شد میں محتالی آیات تہت را کہ سنہان میگویند کہ برای عائشہ از دل شدہ از اس
ہیان نفر عائشہ و فاتی او فرستاد و علی بن ابراہیم ہند متبر و فکر روایت کردہ است کہ سیدہ فہیم کہ
حضرت امام جعفر صادق پرسید کہ ندای تو شوم یا حضرت رسول در وقتی کہ از زمو کہ جرج فہیم یا کہ
آیا سیدہ است کہ این نسبت را د از اس است یا آنکہ سیدہ است و حق تعالی سبب تفتیت کر و نہ
امیر المؤمنین کشیق را از ان قبلی دہ کہ حضرت زمو کہ لکہ حضرت رسول میدانست کہ ان از
و از بجای مملکت آن امر را خود و اگر حضرت رسول حکم جزم کشیق اوی نمود حضرت امیر را و اگر
پریشانت و لیکن حضرت برای آن این حکم را زمو کہ شاید عائشہ شافرت چن ہر اند کہ کسی
او کشتہ بشود و از گناہ خود بر گردیں آن مناقہ بر تفتیت دہرا و د شہود کہ نہ تفتیت

يقيم المهدى الحد على ام المؤمنين عائشة .

حیات القلوب اردو ترجمہ جلد دوم مؤلف علامہ باقر مجلسی ناشر امامیہ کتب خانہ موجی دروازہ لاہور

9-1

پیشگوئی بابائے حضرت عائشہ و خدیجہ کے حالات

شیخ طوسی وسید امین ٹاؤس نے بسند مستبر حضرت امیر المؤمنین سے روایت کی ہے کہ حضرت
فرما تے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو کچھ عرض
کر دیتے تھے شیخ آنحضرت کے اور عائشہ کے درمیان پیشہ کیا گیا عائشہ نے کہا میں اور آنحضرت کی گوشت کے
سوا کبھی اور کچھ کھتی حضرت نے فرمایا غرض اسے عائشہ نے کئے کے بارے میں مجھے اذیت مت دو۔
بلکہ شہرہ اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور رسول کا میرا پرے علی تعالیٰ اس کو در قیامت عطا فرما دے
گا اور وہ اپنے سے رسول کو پیشت میں اور دشمنوں کو دروغ میں داخل کریں گے۔

ابن ابیہر نے بسند مستبر حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ میں نے خواہش میں کی کہ میں نے جناب
رسول خدا پر چھوٹا بہت ہاتھ پڑا ہے اب میرے ہاتھ میں ایک اور عائشہ اور ابن ابیہر سے روایت کی ہے
بسند مستبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت قائم آل محمدؑ حاضر ہوں گے تو وہ عائشہ
کو زندہ کریں گے اور اس کی پروردگاری کریں گے اور جناب فاطمہ کا انتقام لیں گے۔ راوی نے کہا میں آپ
پر ظاہر ہوں کہ میں کسی مصیبت سے سوچا رہا ہوں کہ اسے فرمایا کہ اگر وہ اپنے پروردگار کی کھلی راوی
نے فرمایا کہ خداوند آنحضرت نے علی پر کبھی دھبہ جاری فرمایا اور علی نے قائم آل محمدؑ کو کھلی کھلی حضرت
نے فرمایا اس لیے کہ حق تعالیٰ نے آنحضرت کو رحمت بنا کر بھیجا ہے اور حضرت تاجہ علیہ السلام کو انتقام لینے
کے لئے بھیجا ہے۔

(بقیہ از صفحہ ۹) اگرچہ وہ نسبت اشرف خلق کے ساتھ ہو جو انبیاء و مرسلین ہیں اور ایمان جوئے کے سب سے کا فر اور اس کے ساتھ نسبت میں ناکو اور نقصان نہیں پہنچا تا اگرچہ وہ کافر شرعوں کے مانند ہو۔

جامعہ کو بدلتے بدلتے سمرقند میں چھوڑ دینا ہمارے ہوناب و مرگول کی خواہش خلاف فرمایا وہ کام ہے کہ لکھنؤ
الطاف و مرحمت سے میری اسے عین کمال میں پہنچاؤں کی خاطر ہے، اُن کی توفیق کو اپنے اس عزم کو کہتے ہوئے خواہ
تہا جسے اسے چاہے حال کا نہیں ۔ اور اس خدمت کمال اللہ علیہ کا وہ کام کا اُن کی توفیق اور خود ترک کرنا چھوڑنا
ایسے وقت میں بیکار صحت کو ہر کام نہیں تھا اور وہ دخل حضرت کا صمیمیت پر چسکا ہے اور عتاب جو
اک حضرت پر پڑتا ہے ظاہر ہوتا ہے نہ حققت میں دو چیز اُنہی دونوں پر یوں پر تشریف ہے کہ ان کی خاطر اُن کی
کے لیے کیوں اپنے کو چند توفیق سے محروم کرتے ہو۔ اور اُن دونوں کا ایک دوسرے کی مخالفت کے باہمی میں کہنا
اگر واقعی خدمت کو فروغ دینا صمیمیت میں جس میں ان کا استعانت اور اُن کے تحفہ و توفیق کا اظہار ہے اور بہت
کسی صمیمیت میں جس کے اور اس کے اکثر افسانوں کی حقیقت کا جس میں شیطان کو خلق کرنے کی صلیت اور
نفس انسانی کی خواہشیں اور ان کا فساد پر آمادہ رہنا وغیرہ ۔ اور میں کو یہاں سے کہ ہر معاملہ میں اہل ایمان پر تہمت
قائم ہے اور شدید اور اس کا دروازہ اپنے نوکر نہ ہونے اور شیطان کے دوسروں میں سے چھٹے اور
انہی میں سے جو کہ اس کو حاصل ہو گئے ہیں انکا ذکر کرتے اور ان حالات کا علم اُنہی پر بھیج دے۔ ۱۲

احسانات المؤمنین حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ کافرہ تھیں

كانت ام المؤمنین عائشة و حفصة كافرتين !!

MOTHERS OF MUSLIMS, HAZRAT AYESHA ؓ AND
HAZRAT HAFSA (RA) WERE INFIDELS.

مات القلوب جلد اول غزوات محمد اقر مجلسی باشرامیہ مکتب خانہ لاہور

باب ہوا در فضل و در جلال حضرت نور اللہ علیہ السلام

۱۵۴

در بیان مناقب حضرت عائشہؓ

بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب فوج کشتی سے اترے ابلیس نے ان کے پاس آکر کہا کہ زمین میں کسی شخص کا احسان ہو پر آپ کے احسان سے زیادہ نہیں ہے آپ نے ان کا مسقول پر لعنت کی اور سب کو جہنم میں پہنچا دیا اور پھر کو ان کے گمراہ کرنے کی کوشش سے راحت بخش۔ لہذا وہ غلطی آپ کو حملہ کرنا ہوں۔ اولیٰ ہو کہ ہرگز کسی پر تردد نہ کیجئے کیونکہ خدا نے میرے ساتھ کیا جو کچھ کیرا دوسرے عرض ہرگز نہ کیجئے کیونکہ جس نے آدم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب فوج نے اپنی قوم پر بدوئی کی اور وہ ایک برکتور و شیدان نے آپ کے پاس آکر کہا کہ آپ کا بھائی ایک احسان ہے چاہتا ہوں کہ اس فوج دہی۔ فوج نے کہا کہ میں اس بات سے نفرت رکھتا ہوں کہ تجھ پر احسان کروں۔ بتاؤ! احسان کیا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے اپنی قوم پر مغرب کی اور فوج کو یاد اب کوئی باقی نہیں ہے جسے میں گمراہ کروں۔ اور اب جو کو راحت ہے جب تک کہ دوسرا قرن آئے پھر گمراہ کروں گا۔ فوج نے فرمایا اس کا عرض کیا ہے! کہا بندوں پر میرے ہی اور کے سوا کوئی اور نہیں ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو تو میں ان سے بہت قریب رہتا ہوں: جبکہ وہ غصہ میں ہوں جبکہ وہ آدمیوں کے درمیان حکم کرنا ہوں اور میں وقت بندگی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب فوج علیہ السلام حیوانات کو کشتی میں داخل کر رہے تھے پکڑی لے نافرمانی کی آپ نے اُس کو کشتی میں پٹک دیا اُس کی قوم ڈرت گئی۔ اسی وجہ سے اُس کی شرمگاہ کھلی رہ گئی۔ اور وہ غصہ نے کشتی میں داخل ہونے میں سختی کی تو فوج نے اُس کی قوم اور نسبت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بری قوم پر پکڑی اُس سے اُس کی شرمگاہ بدستید رہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ نصف دنیا میں سب سے زیادہ ایک پاپڑ تھا اور

ابلیس علیہ السلام ان کی ذلت کا باعث ہے۔ اسی طرح اس آیت میں تمام تعالیٰ نے جس میں کو خداوند و دانش کی مثال بیان کی ہے فرمایا ہے کہ ان قوموں کی مثال نبی فوج و لڑائی سے ہے۔ وہ دونوں جہاں سے دو جنگ بندوں کے تصرف میں نہیں پھر ان دونوں نے ان سے خیانت کی تو ان بندوں نے عذاب خدا سے بھاگنے میں اس کی کوئی گناہ نہ پہنچایا۔ اور ان قوموں سے کہا گیا کہ وہ فوج کی آگ میں جہنم والوں کے ساتھ داخل ہو جائو۔ اور دائرہ و فاعل کے طریق پر حدیث وارد ہوتی ہیں کہ ان (فوج و لڑائی) کے عودوں کی خیانت ہے جس کو وہ ہم فرما تھیں اور کافروں سے سزوں کی چٹخوری کرتی تھیں اور اپنے شہرہوں کو آواز دہنات تھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَهُكَ ابْيَانُ لِلنَّاسِ هُدًى وَنُورٌ لِّلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ إِذَا أَكْرَمَهُمْ وَكَرِهَهُمْ لَمْ يَكُنِ لَهُمْ فَرْقٌ

قرآن مجید

لَا تَحْسَبُ أَنَّ الْكَاذِبِينَ

احمد شہد کہ ترجمہ با محاورہ جسکی محتال اہلیت کو بدست آرزو تھی مفسر
تفسیری مطابق مذہب ہاں میت از استفادہ دقیقہ شایں موزرانی منکر و
منظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول اللہ تعالیٰ علیہ دہلوی علی اللہ تعالیٰ
بحسن انتہا دسی لا کلام حاجی آغا شاد احمد صاحب مکملانی
و مشہدی دہلوی۔

مکتبہ دارالافتاء دارالحدیث لاہور
پیش رو چاند سیرت کیرٹن سنگھ لاہور

حِلَّةُ الْمُتَّقِينَ

از تألیفات

عالم ربانی

مُحَمَّدٌ الْمُحَاسِنُ

در محاسن آداب و محامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی
با انضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه
با تصحیح کامل
چاپ نخست

حق چاپ و نقل از این نسخه عکسی محفوظ و مخدوم است به

کتابفروشی اسلامیّه

غیاثان پانزده خرداد شرقی کلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ نخست اسلامیّه

نام غسل کی حالت میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے

یسلم الائمة بعضهم على بعض فى حالة الغسل

IMAMS EXCHANGED (GOOD WISHES (SALAAM) TO EACH OTHER DURING BATH.

عبارت شریف تالیف عالم ربانی علامہ محمد یوسف عظیمی (دہلوی)

در فضیلت شستن سر

(۱۱۸)

کہ غسل کند از آبی کہ از غسل مردم جمع شده باشد در حمام و خور و باو برسد سلامت نمکند مگر خود را و در حدیث موثق از حضرت صادق علیه السلام منقول است کہ زینهار کہ در حمام بریزه او منسوب کہ پیہ کرده را آب میکنند و بر پشت منسوب کہ درد اندرون بیم عیرست و شانه ممکن کہ مودا می ریزند و مساواک ممکن کہ دندانها را می ریزند و سردا بگل منسوب کہ دروا مسح و پندنا میکنند و لنگ را بر سر مردم محال کہ آب دروا میبرد و کف پا را بصال مساوی کہ باعث پیسی میشود و از آبی کہ در حوض های کوچک در حمام های سفیان جمع میشود از غسل مردم غسل ممکن کہ در آن غسل الہی بودی و نصرانی و کبیر و دشمن ما اہلبیت کہ از نعمہ بدتر است جمع میشود و خدا خلقی از سنگ نبیست و خلقی نکرد دست و کسی کہ عداوت ما اہلبیت دارد از سنگ نبیست است و از حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام منقول است کہ بول کردن در حمام موجب فقر و پریشانی است و در حدیث دیگر فرمود کہ مرد با کیز انشہ حمام برآورد اما باید کہ لنگ بسته باشند مابیند خزان پر ہنہ نباشند کہ نظر بصورت یکدیگر کنند و در روایتی وارد شده است کہ در حمام اسلام نکنند و آن در صورتی است کہ لنگ بسته باشند زیرا کہ در احادیث بسیار وارد شده است کہ ائمہ در حمام سلام کرده اند بر مردم .

فصل چہارم

در فضیلت شستن سر و بدن و دفع بوی های بدن از خود کردن از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ کافی است آب از برای خوشبو کردن بدن فرمودہ کہ جامہ بپوشد باید کہ پا کیزہ باشد و از حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام منقول است کہ شستن سر چرک را می برد و آزار چشم را دفع میکند و شستن جامہ غم و اندوہ را میبرد و پاکیزگی است برای نماز و فرمود کہ خود را پاکیزہ کنید بآب از بوی بدی کہ مردم از آن متاثر میشوند و در پی اصلاح بدن خود باشید و در سنگی کہ خدا دشمن می دارد از بندگانش آن کثیف گندیدہ را کہ پہلوی ہر کہ بنشیند از او متاثر شود فرمود کہ آب را بوی خوش خود بگردانید و از حضرت امام ہاشم علیہ السلام منقول است کہ حق تعالی غضب نکرد بر بنی اسرائیل مگر وقتیکہ ایشان را داخل مصر کرد و راضی نشد از ایشان مگر وقتیکہ ایشان را از مصر بیرون کرد و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ سر خود را بگل مصر مشوید و از کوزه های کہ در مصر میسازند آب بخورید کہ خوار و معذاتہ بخورد و غیرت را میبرد و از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول است کہ دوست نمیدارم کہ سر خود از گل مصر بشویم از ترس آنکہ مرا ذلیل گردانند و غیرت مرا ببرد و از جابر جعفی منقول است کہ شکایت کرد بہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام از آنکہ گرمی در سرمست و بسیار می ریزد و جامہ مرا چرکین میکند فرمود کہ

تفسير فرات الكوفي

تأليف

فرات بن ابراهيم بن فرات الكوفي
احد علماء الحديث
في القرن الثالث

« التفسير القيم الذي طالما تشوقت لرؤيته
نفوس العلماء ضم (على صغر حجمه)
ما لم تضمه التفسير الكبيرة مطابق تمام
المطابقة لأحاديث واخبار الزهراء والأئمة
عليهم الصلوة والسلام »

قرآنی آیات سے غلط استدلال

استدلال باطل من الايات القرآنية

WRONG LOGIC THROUGH QURANIC VERSES.

تفسیر قرأت الاول باب دوم آیت قرأت بن ابراہیم الکوفی التی قرآن عاتک (طبع نجف)
۳۹

(قرأت) قال حدثنا جعفر بن احمد مضافاً عن علي (ع) قال نزلت هذه الآية على نبي الله وهو في بيته (انما وليكم الله ورسوله اني قوله وهم راكعون) خرج رسول الله (ص) فدخل المسجد ثم نادى سائل فسأل فقال له اعطاك احد شيئاً قال لا الا ذلك الراكع اعطاني خاتمه يعني علياً

(قرأت) قال حدثني عبيد بن كثير مضافاً عن ابن عباس في قوله (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) اني قوله راكعون (فقال اني عبد الله بن سلام وروى عنه من اهل الكتاب ان نبي الله (ص) عند الظهور فقال لرسول الله اوتنا خاتمة ولا متحدث لنا دون هذا المسجد وان قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دينهم اظهروا لنا العداوة واقعدوا انت لا يا الطونا ولا يجهلونا ولا يكلمونا فتش علينا فبينهم يشكون الى النبي (ص) اذنزلت هذه الآية (انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا) فغلا عليهم فقالوا رضينا بأشور برسولنا مؤمنين. واذن بلال بالصدوة وخرج رسول الله (ص) الى المسجد والناس يصلون بين رآكع وساجد وقاعد واذا مسكين يسأل فدهاه النبي (ص) فقال هل اعطاك احد شيئاً قال نعم قل ماذا قل فاعلم فضة قل من اعطاك قل ذلك الرجل الله سألهم فاذا هو علي بن ابي طالب (ع) قال اني اعطاك قل اعطانيه وهو راكع فرحموا ان رسول الله (ص) كبر عند ذلك يقول ومن يقول الله ورسوله والذين آمنوا قلن حزب الله هم الذين) الآية

ه قرأت ه قال حدثني ابو علي احمد بن الحسين الحضري مضافاً عن ابن عباس قال نزلت ه (انما وليكم الله ورسوله ه الى آخر الآية) جاء بالنبي ه ص ه انما المسجد فنادى سائل فدهاه قل من اعطاك قل هذا المسجد قل ما اعطاني الا هذا الراكع والساجد يعني علياً ففقال النبي (ص) الحمد لله النبي جعلها في سر اهل بيته فقال وكان في حاتم علي (ع) الذي اعطاه السائل سبحانه من تخري بالي لعبد

ه قرأت ه قال حدثني جعفر بن محمد بن سبويه مضافاً عن ابي حاتم عبد الله بن محمد بن الحنفية قال اقبل سائل فسأل رسول ه ص ه فقال هل سألت احداً من اصحابي قال لا قال فأتى المسجد فسألهم ثم عدالي فخيرني فأتى المسجد فلم يعطه احد شيئاً قال فمر بعلي وهو راكع فناداه يد فاحذ خاتمه ثم رجع الى رسول الله ه ص ه فقال هل تعرف هذا الرجل قال لا قال فمرسل ه ص ه فاذا هو علي بن ابي طالب ه ع ه قل

المجلد الاول

من كتاب البرهان في تفسير القرآن

لنزه

العلامة الثقة المحدث الخبير والناقد البصير

السيد هاشم بن السيد سليمان بن سيد اسماعيل بن سيد عبد الجواد الحسيني
البحراني التوبلي الكركلي الشافعي في سنة ١١٠٧ أو ١١٠٩ رضان الله عليه

الطبعة الثانية

طبع على نفقة الصالح الوفي المخلص الصفي
خلام احاديث الائمة المعصومين

الحاج ابو انقاس بن محمد تقى

المشتغل بالسالك وفقه الله لمرضاته آمين

وفى على تصحيحه محمود بن مجتهد الموسوي الزندي

بمساعدة الثقة الصالح الشيخ نجيب الله بن كريم الله القزويني البازرغاني

تم في دار المطبعة الخيرية طبع سنة

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پھر کہا گیا۔ (العیاذ باللہ)

العلی رضی اللہ عنہ شبہ ببعضہ۔ (استغفر اللہ)

HAZRAT ALI (RA) WAS CALLED "A MOSQUITO"

الحج، الأول سورة الزمر (آ) آية ان الله لا يتنجس الا بشئ

وہدی بہ کثیراً ؎ ای بقول الذین کفر وان لہ یسئل بہنا البئس کثیراً ؎ وہدی بہ کثیراً ای فلا معنی لمثل لادہ ہ
ان مع بہ عن ہدیہ فور ہدیہ من یشاہ بہ، فرادۃ تعالیٰ علیہم قیام قتل معاویہؓ بل یشاہ ما یشاہ اللہ بالکفر
الا انما یشاہ بہ الذین علی انفسہم جرات اللہ ورسولہ علی خلاف ما امر اللہ بوجہ علیہ ام یسئل هؤلاء المفسدین
الخالصین عن دین اللہ و حالہم تر قال عزوجل الذین یتخذون عہدنا الذمۃ علیہم بالربوبیۃ والحدیث الذمیر
بالنبوت وعلی کلا بالامامۃ وشیعہ ما بالجنۃ والکفرۃ من بعد عہدناہ و احکامہ و تطیعہ او یفکون معامر اللہ
بہ ان یسلہ من الارحام والفرار من ان یساعدهم و یقتلوا حقوقہم و اقلل رحمہ و اوجبہم حرجہم رسول اللہ ﷺ
ان محترم ہمد کما ان حق قرابت الانسان بابہ و امہ و محمد اعظم حقاً من ابویہ و کذلک حق رحمہ و عہدہ
و قیلتہ و ذلیک و افصح وہ یسئلون فی الارض بالبرائۃ من فرض اللہ امامتہ و انتقاد امامتہ من قد فی اللہ مخالفتہ
خالف اللہ اجل عدۃ اللہ مع الخیر و بہ قد خسر و انفسہم و اہلہم اما سلوا الی الشیر ان حرموا الجنان فیما لہا
من خدایۃ الرحمہم عقاب الایہ و حرمہم نسم الایہ۔ و قال الباقی ﷺ الا ومن سام لنا مالا یدرہ اللہ بالا محقون
عالون لانفس بہ الاعلیٰ الموضح المبین، سلام اللہ علیہ الیہ من قصور الجنۃ ایضا مالا یقدر دہانہ و لا یقدر قدرہا
الا خلیلہ او واجبہ الارض ترک المبراج المجدال و اقتصر علی الخلیفہ فکانوا لایخو حرسہ اللہ علی الصراط فلا جاب اللہ
مالی الشیر لادرائہ اللہ انما لکۃ تہاولہ علی امثالہ و توافقہ علی ذویہ فلا مال لک من قول ابی ہریرۃ و لہ یام الکفین عیدی
ہذا لک مجادل و سام الامر لانہ فلا یتجادلہ و سلوہ فی جنات الی امتدیکون متبیحہا فبما یقرہم کما کان مسلماً فی
الدنیا لہم و اما من عارض یلم و کیف و نفس الجنۃ بالانفس لک الہ الملائکۃ علی الجبرائیل و اقلہا یا عبد اللہ
جاولا علی امثالک کما جادلت انت فی الدنیا المداکین لک عن امثک قیامہم الخلفہ مقدم ہذا عامل فاعلموا الا
فوقہم فیرافق و یدلج بعبادہ و یشہ فی ذلک الحساب عذابہ فما اعظم حائلہ تفتتہ و انت حراسہ لا یجیبہ
ہناک الا رحمۃ اللہ ان لم یکن فاذہ فی الدنیا جملۃ ذلیہ والا فوفی الثواب الایہین۔ قال الباقی ﷺ و یقول المؤمن
بہودہ فی الدنیا فی ثورہ و اہنہ و مواہدہ بالایۃ الملائکۃ و فی هنا الصمد فی الدنیا بہودہ فذوالہ عہدنا ہما
وعدناہ و ساموہ و لا تافقہ فہیئتہم بہیز۔ الملائکۃ الی الجنان و اما من قطع رحمہ فلا کان وصل و رحمہ و محمد
و قد قطع رحمہ شقہ الارحام محمد الی رحمہ و ذلوا لک من حسانتہ و طاعتنا ما شئت فاعتہ فیطوہ منہا
ما یشاہ فیفسد انت و یدعی اللہ المظلمین ما یظلمہم وان کان رسول ارحام نفسه و قناع ارحام محمد ﷺ بان محمد
حقیم و دہم عن و اوجبہم دہم غیرہم بسلامہم و قہم بالقارم و لیز القاب قبیحہ معالیہ من اہل ولا یقولہ
یا عبد اللہ لکنت عداوہ اکی محمد الکبر امثک لعداۃ هؤلاء فاستمن ہم الکی ہینوک فلا یجدہ عداۃ و لا میناً
و یرسل الی العذاب الایہ المہین۔

قال الباقی ﷺ و من سامنا بسلامنا و اقمنا بالسلامنا ولم یسم اضدادنا بسلامنا ولم یظہم بالسلامنا فلا عند
الشرورۃ التي عند ملأنا نسیر نحن و عاقب اعدائنا بسلامنا و اقامتہ قال اللہ تعالیٰ یقول لنا ہو یاقیمۃ الفرج و الی
اولیائکم ہو لا حلا معینوہم بہ فیکثرہم علی اللہ عزوجل فما یفکون قدر الدنیا کما فیہا کقدر عہدہ لہ فی السموات
والارض ہو علیہم اللہ ذوالی اہد فافقہم ہم اسما فافقہم فقول الباقی ﷺ فان یوفی من یسئل و الا انکم یزعم
ان اللہ یسئل علی کلک وان ملوکہ و هو الذیاب محمد و رسول اللہ ﷺ فقال الباقی ﷺ سمع هؤلاء شیعہ یسئلو علی
وجہہ الانکان رسول اللہ ﷺ فاعدا ذات یوم ہر و علی اذا سمع قائل یقول ما شاہ و اللہ ہمد و سمع آخر
یقول ما شاہ و اللہ و شہ علی ہمد و رسول اللہ ﷺ لا تفرقوا محمد و علیاً باللہ عزوجل و انکم فواللہ انہ لایستغ
محمد تم شہ علی ان متی اللہ عن الباعۃ التي لا تاروی ولا تکافی ولا تدانی و اما محمد رسول اللہ ﷺ و فی ہمد

ترجمه جلد سیزدهم
از کتاب
«بحار الانوار»

از تالیفات
علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه
رجمة الله علیه

بسرمايه آقای حاج سيد اسماعيل کتابچی و اخوان
فرزندان مرحوم حاج سيد احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیه

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶-۵۲۵۶۶۸

حق چاپ و تکثیرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

بپای انت اسلامیه

امام قائم سیدہ عائشہؓ کو زندہ کر کے (کوڑے ماریں گے) حد جاری کریں گے (معاذ اللہ)

الا ما م الغائب يحيى ا م الزمنين عائشة ويجلد ها ويقم عليها الحد !!

IMAM MEHDI WILL MAKE HAZRAT AIYSHA (RA) ALIVE
AND SCOURGE HER WITH STRIPES.

عبارۃ افراد نیز جلد دم کایف علامہ محمد باقر عالی طبع امیران

کیفیت اخلاق آنحضرت

۵۷۶-

ہر اہمیت و اجواب دہندہ است کہ بہ کردہ ہای اہل خود شاہد است ویرانی اہل اہل شافعیہ
کنندہ ۔ مولف کریم مراد از نجیب ہنہ ائمہ (ع) است یا قائم علیہ السلام است تھا و اہل افہار است و
نظر شیخ صدوق در کتاب علل الشرائع از ہندوی دین ولید در یکجا ایشان از برقی از از ہیر
شبیہ بن انس از از بعضی اصحاب سابق علیہ السلام روایت نموده کہتہ کہ ابوحنیفہ بہ خدمت آنحضرت
داخل شد باو فرمود خبردہ ہن اقول خدای تعالی سیروا فیہا لیالی وایاماً آمین یعنی در روی
زمین فیہا روزہا راہ پروردہ و حالتی کہ در امن ہستید آنحضرت از او پرسید این اہمیت و
کدام زمین است از ہنہ ہای روی زمین ابوحنیفہ در جواب کہتہ چنان کہمان دارم کہ آن سرزمین
مابین حکمہ و مدینہ باشد پس آنحضرت باصحاب خود متوجہ شدہ فرمود آبا میندیشہ در میان مکہ
و مدینہ سردارہ غلابین بریدہ میشود و اموالشان از ایشان گرفتہ می شود و از خودشان خاطر جمع
نہی شود تا اینکه گذشتہ میگردند ایشان عرش کردند آری چنین است کہ حیرمانی - واری
گوید پس ابوحنیفہ ساکت گردید بعد از آن آنحضرت نیز فرمود کہ با ابوحنیفہ خبردہ ہن از
قول خدایتعالی من دخلہ کان آئنا یعنی ہر کہ با تہما داخل شود در امن گدامت ابوحنیفہ کہتہ کہ آنحضرت فرمود
آیا از این قبضہ خبر دای کہ حجاج بن یوسف بسر زہرا دو کعبہ بیالای منجیق گذاشت و ابرا
کشت آیا بلای این بسر زہرا در امن بود - دای گوید پس ابوحنیفہ نیز ساکت شد و کہتہ ابو
حنیفہ از مجلس آنحضرت بیرون رفت ابو بکر حشری بہ خدمت آنحضرت عرض کرد فدای تو
نوم جوہلہ این دو مسئلہ چیست فرمود یا ابابکر آیتہ سیروا فیہا لیالی وایاماً آمین - عیالرت از
سیر کردن در آن وقتن باقام علیہ السلام ما اہلبیت یعنی کسانیکہ در ایام فادوش و خدمت راہ میروند
در امن میباشند و معنی آیتہ من دخلہ کان آئنا ایست کہ ہر کہ بہ بیت قائم علیہ السلام داخل کرد
دیدست ہبادکش دست زند و داخل اصحاب آنحضرت شود ہر آیتہ در امن می باشد تا آخر حدیث
در صحابہ علل الشرائع از ماجیلوہ از از غم خوش اواز برقی اواز بدوش اواز غم بن سلیمان
از ولادہ بن تمان از از عبدالرحیم قصیر روایت کردہ او کہتہ ابو جعفر ہن فرمود آگاہ باشم
کہہ قائم علیہ السلام ما فیما نہایت ہر آیتہ حمیرا یعنی عایشہ زندہ گردانیدہ شدہ بہ خدمت آن حضرت
آوردہ میشود تا اینکه باو نماز بانہ حد بزند و تا اینکه استقام فادہ (ع) و خضر علیہ السلام و الزل
ہستند عرض کردم فدای تو شودم برای کدام شہسیت باو حد میزند فرمود برای اثرا کہتشی ہایو
ایراہم علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرش کردم چگونہ شد کہ خدایتعالی آن حد را تا فیما قائم علیہ السلام
تاخیر نہود فرمود کہ تاخیر آن از این دہست کہ خدا غم صلی اللہ علیہ وسلم را برای خلاق رحمت فرستاد و

بخارا لائوار

حصہ سوم

در حالات حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف
علامہ

مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

حجت الاسلام علامہ مفتی سید طیب آغا خاڑی مجتہد
مقیم نجف اشرف عراق

انتباہ: یہ کتاب خاص مذہب شیعہ کی ہے۔
جلد حقوق محفوظ ہیں۔

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَنُورٌ عَلَى الْمُتَّقِينَ

اشارہ حیدری

اردو ترجمہ عربی تفسیر پر تنویر منسوب یہ

حضرت حجۃ اللہ فی الامام الحسن العسکری علیہ السلام

مترجمہ

جناب مولوی سید شریف حسین صاحب بھڑلوی

ناشران

امامیہ کتب خانہ لاہور

مقتل حویلی - حلقہ ۲ - اندرون موچی دروازہ

ولایت علی ابن طالب کا اقرار شرمگاہوں سے

اعلان ولایة علی من قبل الفروج .

EVEN REPRODUCTIVE ORGANS OF THE BODY ACCEPTED THE
WILAYAT OF HAZRAT ALI ()

آثار حیدری (اردو ترجمہ فقیر حسن سکری) سوچی وردانہ لاہور

۵۵۶

پارہ ۹
سورہ انفال
۳۵

پارہ ۹
سورہ انفال
۳۵

اُس کے سامنے سے شوق ہو گئیں اور رستہ بن گیا پھر از سر نو آکر باہم مل گئیں۔ کیا تم کو غدر پر تم کا واقعہ
کا فی نہیں ہے جب کہ میں نے علیؑ کو اپنا جانشین کیا تو تم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے تھے
اور فرشتے ان میں سے نزل کرائے جھانک رہے تھے اور تم کو پکار رہے تھے یہ ولی خدا ہے اسکی
مناہعت کرو۔ ورنہ تم پر عذاب خدا نازل ہوگا۔ اس سے ڈرو کہ تم کو یہ بات کافی نہیں ہے کہ تم
نے دیکھا کہ علیؑ چلتا تھا اور پیادہ سامنے سے ہٹتے جاتے تھے تاکہ تم کو کھانے کی ضرورت نہ پڑے
جب وہ گزر گیا تو پیادہ پھر اپنی جگہ پر آگئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا! ان لوگوں کو پھر اپنی
نشناہتیں دیکھا کہ یہ فرشتے نزدیک پہنچ گئے۔ بعد ازاں علیؑ نے دعا کی کہ اے خدا! ان لوگوں کو پھر اپنی
وشو لوگ اپنے گروں کی طرف واپس گئے تو اندر داخل ہونا چاہا زمین نے اپنے پاؤں کیو لیے اور ان کو
اندر جانے سے روک دیا اور آواز دی کہ ہاں ہے اندر قدم رکھنا تم پر حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ
ابن ابی طالب پر ایمان نہ لاؤ تب انھوں نے کہا کہ ایمان لائے اور یہ کہ کچھ دیر میں اقلیل ہوئے
پھر اندر جا کر دوسرے کچھ بدلتے گئے لیے اپنے لباس نکارتے کا ارادہ کیا تب وہ لباس ابن ابی طالب
ہو گئے اور وہ ان کو رستہ سے اوپر کھڑے لے آکر آواز دی کہ تم پر ہمارا آسمان آسمان نہ ہوگا جب
تک کہ وقت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو۔ تب انھوں نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اور
کپڑوں کو اتار دیا۔ پھر رات کا لباس پہنے کا ارادہ کیا تب وہ بھاری ہو گئے اور ان کو آواز
دی کہ تم پر ہمارا پستانا حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو اس وقت
انھوں نے اقرار کیا پھر کھانا کھانے لگے اُس وقت فقیر ان کے لیے بھاری ہو گیا اور جو کچھ بھاری
ہو جوتے تھے وہ ان کے منہ میں جا کر پھیراں گئے اور ان کو آواز دی کہ تم پر ہمارا کھانا حرام ہے کہ
جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو۔ تب انھوں نے ولایت علیؑ کا اقرار کیا اور ان
ذو پیشاب و پاخانہ کی ضروریات کو رفع کرنے گئے۔ تب وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور ان
کا دھیرہ لکھن متعذر ہوا اور ان کے پیشوں اور اکلات مناسل نے آواز دی کہ ہمارے ہاتھ
سے غلامی یا تم کو حرام ہے جب تک کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کا اقرار نہ کرو اس وقت
انھوں نے اس ولی خدا کی ولایت کا اقرار کیا پھر ان میں سے بعض نے دلنگ ہو کر اس طرح پر
دعا کی اللہم ان کان هذا الحق من عندك فما مظهر عايننا جبارة ربنا اللہ سے

دشمنان علی مژدہ باد

شیعان علی زندہ باد

یا علی ندو

حکمت
حق

حکمت
حق

جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے تہ تیغ مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر پی گراؤ نہ کریں۔

نوٹ: اس سے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھائیں۔

از قلم حقیقت و قسم

خادمِ مذہب شیخ وکیل محمد علامہ غلام حسین بخٹی فاضل
سرائ

حضرت عائشہؓ پر من گھڑت الزام۔ (استغفر اللہ)

افتراء الماخترعة علی عائشة رضی اللہ عنہا (استغفر اللہ)

A SELF CREATED ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۲

حالت حیض میں نبیؐ کی عائشہ کے خصوصی پروگرام

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۶۲ کتاب الحيض
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۳۲
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغم ص ۶۵ م عبد الوہاب شرانی
- بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ قرأتی ہیں فیباشرتی
 پہلا پروگرام [رسول اللہؐ داناہا لعلیٰ کر میں جب حالت حیض میں پہنچی تھی
 تو رسول پاکؐ میسے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ نے رسول پاکؐ پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۱۲۲ میں اللہ پاکؐ نے فرمایا ہے
 فاعلموا ان اللہ آتی الحيض "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُسے
 دوری اختیار کرو اور اس کے قریب نہ جاؤ اس کے پاک ہونے تک" مطلب
 یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو، حضرت عائشہؓ کہتی ہے کہ میری حالت
 حیض میں میرے ساتھ نبی کریمؐ مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کا
 ہے۔ کیا فی قولہ تعالیٰ فالنفل باشر وھن؟ اعجاز اسلام میں مسلمانوں
 پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت امیرؓ عہ
 رات کے وقت جماع کر لیتے تھے اُس کے بعد مجھ حکم ہوا کہ اللہ پاکؐ تمہاری خیا
 کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے
 جماع اور مباشرت کرو، بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہؓ
 کہہ رہی ہیں کہ میں بھی مباشرت کرتے تھے گویا نبیؐ نے مخالفت قرآن کی بھی کیا

حضرت عائشہ کی لرزہ خیز توہین - (معاذ اللہ) اهانة عائشة المقتزلة الا عصاب - (معاذ اللہ)

REVILE OF HAZRAT AYESHA (RA)

۲۷۱

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پر وہ تھا۔ یہ فرمایا ہے کہ ان سترت زائل
بدنہا کہ دخت غیل عائشہ نے بدن کا پھلہا حصہ چھپایا اور تھا مگر شارح بخاری نے
نیچے حصہ کی مدد بنی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے، لعنت خدا
کی بخاری کھنے والے پر اور اسکی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریمؐ
کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ تو جیسی تھی اسی روایت سے اور دیگر
روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کہی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہیے
تھا۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ
کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریمؐ نے لوگوں
کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں بھیجا تو حضرت عائشہ نبی پاکؐ کے بعد کوئی
غیر تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

سرواں کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملا جو سگھائے بنو امیہ ہیں اور شیعیان حیدر کار کے مذہب کے بارے
یوں عموماً کہتے ہیں کہ شیعوں نے سکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئے گا تو
برہنہ آئے گا، اسکا ہاتھلا جواب امام مہدیؑ جب آئے گا تو علانیہ آئے گا
دوسرا جواب دیکھلا آئے گا نہ کہ نگاہ کر آئے گا اور کپڑے اتار آئے گا امام
مہدیؑ سر پہ عورت نہیں پہنے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ
لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو
غسل کرنے دیکھا چکا ہے ہیں اہل سنت مہجائی جواب دیں کہ اس نیم برہنہ غسل
کرنے سے عائشہ نے سہراں کی شان بڑھائی ہے یا پیچھے گھرانے کی عزت،
بڑھائی ہے۔ یاد لوں کی عزت اتار کر اسے اتھ بھرا آئی ہے۔

حضرت عائشہؓ پر بے بنیاد الزام - (نعوذ باللہ)
افتراء المخترعة علی سیدہ عائشہ (نعوذ باللہ)

A BASELESS ALLEGATION ON HAZRAT AYESHA (RA)

۲۶۸

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ در جواب فقہ حنفیہ بلاخط کریں
اس میں بخاری شریف کے حوالہ بات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء نبی اکرمؐ میں غسل
نیچے ہو کر نہیں کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کے ساتھ ایک برتن

میں کرتی تھیں

اہل سنت کا معتبر کتاب بخاری شریف صفحہ ۳۵۵ کتب الغسل عن عائشہ
قالت کنت اغتسل أنا والبی من اناء واحد۔
ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاکؐ ایک برتن میں غسل
کرتے تھے۔

(نوٹ) حضرت عائشہؓ نے رپورٹ عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد
اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی
خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھیں شرفاً و غرلاً ان کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں
کرتی۔ جیسی روح و پیسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے گئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف صفحہ ۳۵۸ کتب الغسل
ترجمہ: انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ دن اور رات میں صرف ایک
گھڑی اپنی گہرہ ہویوں سے ہمبستری فرمایتے تھے کسی نے پوچھا کہ
کیا حضور پاکؐ میں اتنی قوت باہ تھی انسؓ نے کہا انجناب میں عیس مردوں

حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی توہین

اهانة عائشة رضي الله عنها ومعاوية رضي الله عنه - (العباد بالله)

AN INSULT OF HAZRAT AYESHA (RA) AND HAZRAT
MUAVIYA (RA)

۶۵

جناب معاویہ بی بی عائشہ کے قاتل ہیں

۲۹۔ اہلسنت کی مقبر کتاب تاریخ حبیب السیر ج ۲ ص ۱۰۱
در تاریخ عاقلہ ابرو از ریح الارواح و کامل السیفینہ منقول
است کہ در شہر شہر سستہ و حسین کہ معاویہ بن ابی سفیان
بہت بیعت یزید بدینہ رفتہ حسین ابن علی عبداللہ بن عمر
عبداللہ بن ابی بکر عبداللہ بن زبیر و ابی جہلہ صدیقہ رضی اللہ
عنہما و ابی طلحہ و اقرض بنی ہاشم و معاویہ و عثمان
نوفیس چاہ کندہ سر آمد ایضا شک پوشیدہ کہ کسی ایسے بر زبیر
اکی نہاد کہ حکمہ صدیقہ را بہت ضیافت طلب داشت و بر آن
کسی نشانہ نادر چاہ افتاد و معاویہ سر چادر ابا بکر مضبوط
کردہ از دہنیہ بکشد رفتہ

ترجمہ

۵۵ھ میں معاویہ مدینے آیا بیعت یزید لینے کی خاطر امام
حسین علیہ السلام عبداللہ بن عمر عبداللہ بن زبیر و ابی بکر
عبداللہ بن زبیر کو بیعت یزید کے بارے میں دیکھ پہنچایا۔
بی بی عائشہ صدیقہ نے یزید کی بیعت لینے کے بارے میں
معاویہ کو علامت اور تودہ بھٹ کی۔ معاویہ نے کسی عزیز کے
گھر میں ایک کنواں کھدوایا اور گناہوں سے اس کا تختہ چھپا

بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

اكانت عائشة رضي الله عنها أنسة أمريكية ام سيد أروبيه؟

HAZRAT AYESHA (RA) WAS NOT AN AMERICAN OR EUROPEAN LADY.

حقیقت، فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ جمہ الاسلام غلام حسین جعفری جامع المسند اچ بلاک نازل ٹاؤن لاہور
۴۴

۲۷۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہؓ کہتی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ عائشہؓ تو مجھے شادی سے پہلے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔
فرشتہ تجھے ربیعی چادر میں لایا۔ جب میں نے چادر کھولی خانہ اھی انت میں تو اس میں تھی۔

بخاری شریف۔ ج ۴ ص ۲۰۲ کتاب الزکیا باب الحرب فی النساء
نوٹ۔ بی بی عائشہؓ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی اور اس کے رشتہ کی خاطر اس کا ٹوٹو دکھانا پڑا۔ حضورؐ پاک اور عائشہؓ دونوں مکہ میں رہتے تھے اور بنو نزل اہلسنت وہ چھ سال کی بچی تھی۔ یہی حضورؐ پاک تو خود عائشہؓ کو دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے یہ تصور بدلا
دیکھو کہ سلام گھڑت ہے۔

۲۸۔ سنی فقہ میں ہے کہ بی بی عائشہؓ کہتی ہے کہ تنز و جنادھی بنت مسندہ بنیں کہ حضورؐ نے مجھ سے نکاح کیا تو میں چھ سال کی تھی اور میری شخصیت جوئی تو میں نو سال کی تھی۔

بخاری شریف۔ ج ۴ ص ۲۰۲ کتاب الزکیا

نوٹ۔ مکہ کی زینب بی بی عائشہؓ میں کیا رکھا تھا کہ حضورؐ پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی اماں جی سے اپنے پیاس برن کے سن میں شادی رچائی۔

و شمعان علی مرودہ باد

شیعان علی زندہ باد

یا علی ندو

حکمت
حقیقہ

حکمت
حقیقہ

در
جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت کر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت
کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش
کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹ: اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت دوست

خادم مذہب شیعہ دیکھال محمد علامہ غلام حسین بخاری فاضل
عراق

ام المؤمنین حضرت حفصہؓ بد خلق تھیں جس بد خلق عورت کو لینے کیلئے کوئی تیار نہیں تھا
اس کیلئے فقہ میں اہل سنت نے ایک باب بنادیا

كانت ام المؤمنين حفصة رضى الله عنها سيئة الاخلاق

ولم يكذب احد يقبلها وقد بوء اهل السنة حول الموضوع فى الفقه

HAZRAT HAFZA (RA) WAS INDECENT WOMAN.

تحفہ ضیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نجفی راج پاک اڈال ٹاؤن لاہور

۱۲۳

بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۱۳

نوٹ۔ بی بی حفصہ بد خلق تھی جیسا کہ صحابہؓ اللہ تعالیٰ عنہم میں ہے کہ کسی بد خلقی کے باعث حضورؐ نے اسے طلاق دی تھی اور طلاق کے بعد حضرت عمرؓ نے سر میں خاک ڈالی تھی۔ سنی بھائیوں نے کیا منکاری کی ہے کہ جس بد خلق عورت کو لینے کے لئے کوئی تیار نہ تھا اس کے لئے فقہ میں ایک باب بنادیا کہ اپنی بہن اور بیٹی اہل غیر کو پیش کرنا جائز ہے۔

۱۲۳ سنی فقرہ میں ہے کہ شادی کے وقت پر گھر میں ڈھونک یعنی چابیہ کیونکہ وہ بیع بنتہ متوفہ سے جب حضور پاکؐ نے نکاح کیا تھا تو اس کو قہر پر بلند رازی ہوئی تھی۔

بخاری شریف کتاب النکاح باب قرب الدف فی النکاح ۱۴

نوٹ۔ تلے پتہ بخاری شریف ص ۱۴ دھونک سے کیا بنے گا کچھ کنجریاں بھی اگر منگوالی جائیں اور تھوڑا سا مزہ بھی کھدایا جائے تو محفل کی رونق دو بالا ہو جائے گی اور پھر اس نیک عمل کا ثواب امام بخاری کی روح کو ہدیہ کر دیا جائے گا کیا ہرج ہے۔

۱۲۴ شادی سے پہلے وہ بچہ کا نو دو ہوا میاں کو دکھایا جائے کیونکہ رسول پاکؐ کے پاس شیشی دو مال میں نکاح سے پہلے فرشتے بی بی عائشہؓ کی تصویر لائے تھے۔ بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۱۴

نوٹ۔ ابھی بخاری شریف کتاب النکاح صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ فرشتوں کو تصویر سے اتنی نفرت ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل ہی نہیں

حضرت عائشہؓ کے بارہ میں فحش کفریہ کلمات

کلمات الکفر حول ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا .

INDECENT AND VULGAR LANGUAGE USED AGAINST
HAZRAT AIYSHA (RA).

تحفہ حنیفہ در جواب تحفہ جعفریہ تالیف غلام مذہب شیعہ علامہ غلام حسین عثمانی ایچ بلاک اوائل ٹاؤن لاہور

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم

برہنہ ہو کر مسدودوں کو غسل جنابت سکھایا۔

- ۱۔ اہل سنت کی ستر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب النسل
 - ۲۔ اہل سنت کی مستتر کتاب فتح الباری ص ۴۶ باب النسل بالصرار
- بخاری شریف | دخلت اذا واخر عائشہ علی عائشہ فخالها
کی عبادت | انھوں نے غسل النسل کی تعلیم دے کر بائنا نہ میں صراحت فرمائی کہ

افادت علی داسہا دیننا اور سہنا حجاب۔
توجہ دے۔ محمد بن سعد قاتل ام شہین کا پوتا ابو جبرین حنفی بیان کرتے ہیں
کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھی عائشہ کا عاشرہ
کے پاس آئے ہیں عاشرہ کے بھائی نے ان سے بڑی کریم کے غسل کے بارے میں سوال
کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا سگوا یا پھر
اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اسکے درمیان
پردہ تھا سو ٹوٹی اور باب انصاف اس روایت میں علامہ اہل سنت نے شرمسار
کی کتاب حدیث توڑ دی۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا
لوگ تھے کہ وہ بچی کی پورے ہی پوئل کو چھو کر ان جناب کی میسر اور جوان بیوی سے غسل
جنابت کا طریقہ سیکھتے تھے اور اس شریعت کی تحقیر واریبی کے لئے یہ کرم کے جوار کرنے
کا طریقہ پھر یہ چھریا تو پھر کب وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھ کر علمی دنیا میں اپنا نام
روشن کرتی تھیں احوال دلا قوۃ الا باللہ احمد رضا بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف
کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح یہ کہ۔

حضرت عائشہؓ کی ناقابل تحریر توہین اھانتہ غلیظہ لام المؤمنین رضی اللہ عنہا .

HUMILIATION AND INSULT OF HAZRAT 'AYESHA رضی اللہ عنہا

خلفہ خفیہ در جواب محمد بن عمرو تکلیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین مفتی ایچ بلاک نازل لاہور

۳۳۴

مگر دونوں مندرتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کے اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نسا میں نفقہ دلو بندہ میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف بے چاری عورت پر برسرِ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نسا بالسل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ دلوہی ہال کے منبر پر ایک اور جوڑا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت جوتے ہیں اہل سنت اپنی نسا کی بیویوں سے اُنکی حالت نسا میں بسان کرتے تھے اسی نئے علم اور اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دلو بندہ نے بیسے بٹی پاک کا نسا میں عائشہؓ کو پیار کرنا دلو بندہ کی احباب اب توروشن ہو گئی کہ تمھاری فقہ میں عورت کو بحالت نسا چومنا اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اسکو چومنا یہ سب جائز ہے ، اور تمھاری بخاری شریف ص ۱۱۱۱ کتاب القبولۃ باب القبولۃ علی الفروغ میں یہ صاف لکھا ہے بنی کیم جب نسا پڑھتے تھے تو میں اُن کے قید کی طرف سوچاتی تھی آنجناب جب مسجد میں جاتے تھے تو منور غزنی کہ میرے ساتھ مجوزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دیا کرتے تھے معلوم ہوا کہ بحالت نسا اپنی بیوی کو فخر دلو بندہ کی مٹی مہرہ جائز ہے یہی دلو بندہ دعوہ و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دلو بندہ بھی اور شرفاء دلو بندہ بھی بحالت نسا بیویاں کو چومتے تھے انکی شرمگاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو سٹھاسی مسجدتے تھے۔

شیعہ

اور

تخریبِ قرآن

تالیف

مجتہ الاسلام والمسلمین آقا علی میلانی مدظلہ

ترجمہ: محمد افضل حیدری

ناشر

مصباح القرآن پبلسٹ

۱۰۔ گنگا رام بڈنگ، شاہراہ امتداد عظیم، لاہور

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا ہے ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا
فی القرآن کل ما کان وما یکون وما هو کائن .

**QURAN IS THE MENIFESTAJON OF PAST, PRESENT AND
FUTURE.**

شعبہ اور تحریف قرآن از آکامی علی میلانی ترجمہ محمد افضل حیدر معراج ٹرسٹ لاہور

۹۳

(۱۲) دوسرے حصے میں حرام کا تذکرہ۔
(۱۳) تیسرے حصے میں سنن و احکام میں۔
(۱۴) چوتھے حصے میں تم سے جو گزر گئے یا تمہارے اُن کے والدین کی خبریں ہیں۔
غیر انہی خبر سے جو تمہارے درمیان موجود اختلاف کو دفع (دور) کرنے کی وجہ بنے گی اے
ایم محمد! قرآن سے ہر دے کے قرآن پر اصرار میں نازل ہوا ایک حصہ پر اُسے بانٹے ہیں اُسے
دوسرے حصے دشمنوں کے ہاتھ میں ہے تیسرے حصے میں سنن و امثال ہیں اور چوتھا حصہ قرآن و
احکام پر مشتمل ہے۔

۵۔ محمد بن سیدان بعض اصحاب سے اور وہ ایم ابو المسوح سے نقل کرتے ہیں:

ہم نے امام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ پر نذرانوں۔
ہم قرآن میں ایسی آیات سنتے ہیں کہ ہم نے کبھی نہ سنا اس میں وہ آیات نہیں ہیں۔
غیر جس طرح آپ کی عہد و انما میں قرأت کرتے ہیں ہم اُس طرح قرأت بھی نہیں کر سکتے کب ہم
گناہگار ہیں؟

تو امام نے فرمایا کہ نہیں تم گناہگار نہیں ہو البتہ قرآن کو ایسے پڑھو جیسے تمہیں تعلیم دی گئی
ہے اور چھر عترت پر اسے پاس ایک شخص تمہیں تعلیم دینے اور سکھانے کے لیے آئے ہو گئے۔
۶۔ امام جعفر الصادق سے منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا:

قرآن میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ ہو چکا۔ جو رہا ہے اور آئندہ ہو گا اس میں لوگوں کو نام نہیں اڑ
دے مجھے بتائے گئے ہیں غزائیں ایک ہی نام اسنے طریقوں سے کیا ہے کہ تاہلی شراہ میں اور اس
کو حفظ و پی جی جانتے ہیں کیے

۱۔ اصول کمال جلد ۱ ص ۱۲۵

۲۔ اصول کمال جلد ۲ ص ۱۲۵

۳۔ اصول کمال جلد ۳ ص ۱۲۵

۴۔ تفسیر عاشر جلد ۱ ص ۱۳

الشہید المسموم

فی تاریخ

حسن المعصوم

انرا

مولانا سید منظر حسن سہارنپوری اعلیٰ الشہ مقامہ

و مصنف

تہذیب المتین فی تاریخ امیر المومنین
و دیگر سوانح عمری ائمہ معصومین علیہم السلام

ناشر

ولی العصر پریسٹ، رتھ متہ، ضلع جھنگ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کی توہین
اِہانۃ الامام حسن رضی اللہ عنہ .

AN INSULT OF HAZRAT HASSAN (RA)

الشیخ الاسلام فی تاریخ حسن الاسلام از سید عقیل حسن سارنہروی دلی العصر فرسٹ ۱۴۱۵ھ

۲۳۳

شادی کی۔ سند میں نہیں بھی اس کے ساتھ نکاح کی خوش روکھا تھا حضرت کو یہ حال معلوم ہوا تو طلاق دیا جس
سند نے خلیفہ کیا غصہ نے وہ دعوت سند کو مشرک اور کہا میں اس کے نکاح میں نہ آؤں گی کیونکہ اس نے مجھے
خوش کیا ہے۔

بذلِ شہس اموال برادران

جس جتنی صفات اللہ علیہ نے بعض اذن مسلمان گران و قوم ہزار و اراج میں بذل کی ہیں۔
روایت ہے کہ بیکر ایک عورت کے ساتھ شادی کی اس کے گھر کی سوکیز میں پہلی شہدائی کو بھیجیں
ہر ایک کے ساتھ ایک عسلی ہزار و اراج کی تھی۔

دیگر حسن بن حیدر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام حسن نے وہ عورتوں سے شہدائی میں
ہزار و اراج اور کچھ شہسین بھرا نہ شہدائی ان کے لئے تھے۔ ان میں ان عورتوں نے کہا ایک حبیب قلی سے
دیوانی ہوئی ہے اس کے نکاح میں یہ متاع کیا چیز ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت
آپ کے ساتھ بیرون لیا تھا محبت تھا کیا تھیں ؟

صورت طلاق آن امام افاق

ابن ابی احمد یہ متفرق تھا جو جو محمد بن حیدر سے روایت کی جو کہ امام حسن کی لیلی کے سلطان کا
نقد کرتے تو اس کے پاس بھیج کر فرماتے تھے کہ ان اہل کفر و کفر چاہتی ہو کہ تم کو حق مال
بمنشوں وہ کہنے جو کہ مرثیہ مبارک ہو یا حق مال خزانے یہ تمہارا لیکھا اٹھتے تو یہ حق مال اوپر امام طلاق
اس کے پاس بھیج دیتے۔

ابو عبد اللہ خیر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے پیچ میں بیسوں کو طلاق دی۔ اور لوگوں کو
ہدایتی مورخ کا قول ہے کہ امام حسن کثیر التزوید تھے۔ خود بہت مغرور بین دین سے غاوی کی اس کے
علم سے حسن بن حسن پیدا ہوئے امام افاق حبت طلحہ میں حیدر اللہ سے عقد کیا اس سے ایک
پسر ہو گیا نام طلحہ تھا۔ ایک روز جب آپ امام بشر بن مسعود انصاری تھے جس کے گھر سے ذیہ بن
احمد میں آئے۔ حدیث نبی بن تیس وہ وہ وہ تھی جیسے زہر ملا ہوا بلا کر آپ کو شہید کیا اور

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کفریہ کلمات

کلمات کفریہ حول سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

A REMARKS OF INFIDELITY ABOUT HAZRAT HASSAN (RA)

القید المسوم فی تاریخ حسن العسوم از سید ملکر حسن سارچندی دلی العصر ٹرسٹ لاہور

۲۲۸

اور میں شہر سے فرار ہو گا، اس میں تیسہ بخش کی فکر میں ہیں۔ وہ خود پہلے سے خلافت و بیسالی دینی و دنیوی کا لڑاؤ کیا، مردان نے وہ غلام تیرا کھینچا، اگر میرا کہیں ایدہ ہوا، کوڑا لکھا، اگر اس عورت کو پریشان رکھو، کسی سے بات نہ کرے، ورنہ گرفتار نہ ہو، خونی المام میں سے دھا بھی اس کے لب آٹھا، جس سے ڈانٹا، جس سے دھنا، دشمنان چھو جاتے، گندھا اور ہمارا شام میں پہنچے، تو معاویہ نے نکمرا کو کھڑے میں آٹا، سرگرم شکر و دھنک سہا کر میں، دو کاٹیں، منکریں، اسی وقت شب و روز تمام شہر کے لوگ رحم توڑتے، او کو رہی ہر ہمارا کوشت میں لٹکا کر مال در یافت کیا، اسنے بڑے بڑے لباس پہنے، ڈالنے اور آپ کی شہادت پانے کی بغض کیفیت بیان کیا، اور بچہ یہ سب کام بہت بڑید اور تباری، مڑاں کردادی میں کے اس شراب سے کہا، تو یہ کیا کیا کھلا گیا، جبکہ ٹھیکہ دار و رولی سے شرمہ آئی، اور شہر اٹھنا، و گیسو سے تاجدار میں پیشہ سنا، خار کا ڈر، خیال نہ کیا۔ سیدہ عقیقہ و کرم و طاقت و طاقت، ان میں کو یاد کر کے، وہ بڑی۔ زاری کہنے کی تیرا پناہ و نہ شوق لڑتے، دو کاسی چلے، مرد دھنا دینے، حکم دیا کہ کرم اسب سے بائدہ کر، یا شش و کھرا، مارے، ڈالیں، اور کھینچ کر، کہہ کر، چڑھ کر، چل میں، لہو میں، اور دست دیا، یا مذکر و دیس ڈالیں، ایک فرسخ میں چڑھیں، میں نے کو طرفان نما، یا مہا، پیدہ ہوئی، اور ایک بچہ لڑا، اسکو لٹا کر لگیا، اور اس جہر میں، لکھ ڈالیا۔ پھر اس کا کہیں پتہ و نشان ملو، آؤ، کہ چٹاں مکہ نہیں آتے، میں!

ازواج

بیسالی جو آنحضرت کے حند میں آئیں، کثرت سے ہیں، حتیٰ کہ بعض روایات میں تعداد ازواج بیسے تک لکھ دی گئی، حال یہاں شریک بیان ہوئی ہے، کثیر ہیں، ان کے سوا بعض ظاہر ازادہ تر، باعث حکما ہے کہ جلال نبی، آنحضرت صلوات اللہ علیہ کا کچھ عورات قرینتہ ہوتی، اور اکثر ابتدائے مغازی میں ان سے کچھ بیویاں تھیں، نیز فرزند و سوانح کا جان کر، بعد ہر کہ عورات آپ کی ہم بستری کی خواہش کرتی، اور گویا کہ یہ معلوم تھا کہ عرصہ و روزانہ کی شرف سے مشرف نہ ہیں، تاہم قصوری خدمت میں سے سختی و جفا اپنے لئے کافی جانتی تھیں، یہاں باعث متاکر یہ المومنین نے جو ایک مرتبہ بطور ہڈ، خواہی سرسبز و کھاکر کیا، بعد حرم پانے، اپنی کو دشمن مطلق ہیں، میں، ازواج کثرت سے طلاق دیتے ہیں، تم اپنی لڑکیاں ان سے باز رکھو۔ تو بعض کا ہر قوم نے ہر ایسے ایک بزرگ نے قبیلہ سہمان سے ٹھہرے، ہر کہ کہ کفر و کفر

سیر الکرامۃ

علوی کبریا

ما غور
انا
السلطان
المبین

ایک
تاریخی تجزیہ

انجمنہ الکرامۃ

سیاست راشدہ از علی اکبر شاہ ساجدہ الہدی

۶۲

چند کے نام پیش کرتے ہیں۔

صحیح مسلم کتاب فضائل الصواب باب فضائل اہلبیت مسند احمد ابن حنبل جزو اول جزو ثالث مستدرک حاکم جزو ثالث۔ صحیح ترمذی ک مہم سورۃ ج اشعۃ المعانی شیخ عبدالحق محدث دہلوی جلد چہارم۔

آنحضرت نے چاہا کہ لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ اہلبیت میں ازواج شامل نہیں ہیں لہذا اسل سل نو حیدر یک روزانہ نماز چنگا نہ خانہ پر جانے رہے آپ کا یہ معمول تھا کہ دروازے ہی سے اہلبیت رسالت کبر کرکے چلا ہوتا تھیں وہ شتر میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ :-

”ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جناب رسول خدا روزانہ نو مہ تک بعد از نماز آیہ تطہیر حضرت علی کے دروازے پر ہر ایک نماز کے بعد تشریف لاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اسے اہلبیت رسالت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آیہ تطہیر تلاوت فرماتے پھر الصلوۃ رحکم اللہ۔ روزانہ ہر نماز کے بعد پانچ وقت آنحضرت ایسا کرتے“

آیہ تطہیر حقین پاک کے لئے نازل ہوئی اس کے راوی جیسے پاس رکھتا ہوں جن میں ازواج رسول بھی شامل ہیں۔ چند کے نام ہیں۔ النبی بن ماکہ۔ اسود بن ابی ذر۔ عائشہ۔ ام کلثوم۔ ابوسعید خدری۔ عبداللہ ابن عباس۔ جابر ابن عبداللہ وغیرہ اور تم اور حضرت علی۔

تقریباً سب ہی علماء اہل سنت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں موائے چند کے ان کے درجہ کو ان حضرات نے ازواج کو بھی اہل بیت میں شامل کر کے پاک و طاهر کر دیا۔ اگرچہ اس کا جائزہ میں تو بات صاف ہو جائے گی۔ جس کے پانچ بات تو یہ ہے کہ اگرچہ ازواج پر چسپاں بھی ہوتی ہے تاہم ازواج رسول کیلئے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہودہ تھیں پھر یہ بات کہنی عجیب ہے کہ معصوم بھی نہ تھیں اور برائے بائیں ہاں

کتاب مستطاب

خوشخاور ترمینہ شہانے پشاور حصہ دوم

مُصَنَّف

حضرت حجتہ الاسلام سید محمد سلطان الوعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع یارنگی

ناشر

کتاب خانہ اشاعت کتب و رسائل جویں اڈسوا

ملنے کا پتہ

افتخار بکس ڈپو رجسٹرڈ بین بازار اسلام پورہ لاہور۔

ام المؤمنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ نبی کریمؐ کی رسالت و نبوت کے بارہ میں مشکوک تھیں
 کانت ام المؤمنین عائشۃ فی ریب من نبوة الرسول

*HAZRAT AYESHA (RA) WAS DOUBTFUL ABOUT THE
APOSTLEHOOD OF PROPHET MUHAMMAD (PEACE BE UPON
HIM)*

مورسید سار خود شید قادر زبہ تہائے پادشہ دہلوی ۱۶۰ از سید محمد سلطان شیرازی افکار بک دہلوی

چیل کے گھر تشریف لے گئے تو ان کو سلام پہرا کر دے دیں اور حاضریہ سے فارغ ہو کر چلے گئے۔ دوسرے دن
 ان کے گھر پہرا کر دے دیں اور حاضریہ سے فارغ ہو کر چلے گئے۔ دوسرے دن ان کے گھر پہرا کر دے دیں اور حاضریہ سے فارغ ہو کر چلے گئے۔

امت الفاضل شرفه ازلت ہی الشہادہ

قسم تہ وہ جو کہ اپنے کو واقعہ ناپاک نہی سمجھتے ہوئے۔

ایمان عملوں سے قائم ہو کر ہم تک نہیں رہا، معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ شاید انشاء اللہ وہ لوگ جو جتنی بھی سچی باتیں کہیں اور غیب تو ان حضرات کی شان میں ایسے تصرف سے اسماں کو گونگی نہیں۔

اس قسم کی امانتیں آپ کی کتابوں میں کثرت سے ملتی ہیں جو سب کی سب ان حضرات کے لئے تیار کی گئی ہیں اور ان کی تائید اور دلچسپی کا باعث بنتی ہیں۔

آمنہ فریقین کے علماء و متفکرین کو غور و فکر میں تاریخ اسلام میں دوسرے ادوار و عہد کے لئے کوئی ایسا کوئی نہیں ملتا جس سے یہ اند کوئی تنقید کیوں نہیں کی جاسکتی کہ خود حضرت عمر کے زمانہ میں اس قسم کا کاروانہ نہیں گزرا تھا۔ حالانکہ یہ کہ طویل عرصے تک کی بدنامی کا سبب بنے اور ہم بھی عائشہ کے لئے یہی قرار دیتے ہیں جو خود روایت کے اکثر علماء نے کہا ہے۔ آپ نے امام غزالی کی کتابیں اور تاریخ طبرستان میں جو یہی اور ابن رستم کوئی اور کلاماں تعبیر کیا ہے کہ آپ کے لئے دوسرے علماء نے ان کو حکام خدا و رسول کے مقابلے میں سرکش اور باغیان قرار دیا ہے، تو ایسا اور انہی کے لئے ذوالی کے حکم سے، مخالفانہ کیجئے اور سلطنت کے ذمے سیدھے اس کے بعد کیا آپ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ میں خود امام المؤمنین کی بی بی و بیعت زندگی کو داخلہ کیوں کیا؟ اور خدا و رسولؐ نے ایسا حکام سے سرکش و بغیانہ رسولؐ کے مقابلے میں نبیادت اور اہل حضرت کے علم و تربیت سے یہ جنگ کرنے سے باز رہنے کے اور کیا تاریخ میں وارنہ ہو سکتا ہے۔ ۹

عَلَا لَمَجْدِ آيَتِ مُحَمَّدٍ صَوْرَهُ قَدْ اَوْرَثَ اَهْلَهُ، مِمَّنْ تَوَارَا اَنْ خُصَّتْ كِي قَامَ بِهِ لِيُورِثَ، نَبِيُّ نَاطِقٍ فَرَاغَتْ بِهِ.

وقسمون في بيوتكم ولا تدركهم شمير الجهادية الأولى -

یعنی اپنے اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھ کر اور چلنے نہ مارا جاوے۔

چنانچہ ان حضرات کی ڈوسری بیویوں نے اس حکم کی پابندی بھی کی اور بیکری فردوسی کا نام لگے ٹھہرے باہر قدم نہیں لگائی تھیں۔ یہاں تک کہ اعتراف نہ ہو، اس کی روایت کی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نادی احمد

زنجانی منزلی زنجانی سٹریٹ:

۵۵۸۴۰
مغلیہ روڈ گڑھی شاہو لاہور

سید قسمت
مکتبہ ایضیت

حضرت علیؑ کے بارہ میں غلو

الغلو فی علی رضی اللہ عنہ

OVER PRAISING THE STATUS OF HAZRAT ALI (RA)

۹۹

ہی ہیں۔ سب سے پہلے یہ اہم مبارک خدا کی طرف سے دہی کو عطا ہوا ہے۔ دجور اقدس تمام انبیاء کے علاوہ بیت اللہ میں پیدا ہوا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا کا ہمنام فرشتہ اور ملک صدق اور ایلیا اسی وجود اقدس کے اسماء مقدسہ ہیں۔ غلی آپ کو خدا کا دیا نام ہے کہ خدا نے رکھا تھا اور ملک صدق وضعی نام تھا جو آپ کی سلامت مدی سے مشہور ہوا یا انبیاء ماسلف کہ ہر ملک سے بچا کر سلامت رکھنے سے مشہور ہوا۔ فرشتہ آپ کو اس لئے کہا گیا کہ عالم دنیا میں اس وقت تک نہ آئے تھے اس واسطے وہ فرشتہ سیرت تھے۔

اس امر کو حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے بیان کیا تھا۔ پیدائش باب ۳۹۔ آیت ۱۰۔ ۱۱
"یہود سے ریاست کا عطا ہونا جوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے۔"

یہ ترجمہ ۱۹۹۹ء کا ہے اس سے قبل اس لفظ سیلا کو شیلہ اور شلو اور شیلو لکھا جاتا رہا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ یہود کے قبیلہ کی حکومت شیلہ یا کر سیلا و شلو و شیلو کے آئے تک قائم رہے گی پھر ختم ہوگی۔
اس امر کو حضرت یسویا اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

یسویا باب ۹۔ آیت ۶

کہ ہمارے لئے ایک (کا تولد ہوا) اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا (جائیکا) اور سلطنت اس کے کا رہے پھر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب، مشیر خدا لئے قادر۔ بدیت کا باب، سلامتی کا شہزادہ اس کی سلطنت کے اقبال اور سفاقی کا کچھ انتہائی نہ ہوگی۔

پس اس فرمان سے سیلا یا کر سیلا کی آمد کا ثبوت ملتا ہے جو ملک صدق ہے جس کو سلامتی کا بادشاہ کہا گیا ہے۔ اسی آیت میں اس کو سلامتی کا شہزادہ کہا ہے اور وہی جہاں خدا ہونے کی وجہ سے عجیب ہوا یعنی مظہر العجایب جس کو مشیر خدا کے نام سے کہا گیا ہے سیلا یا کر سیلا خبرانی لفظ ہے جس کا عربی ترجمہ اسد اللہ مشیر خدا ہوتا ہے اور دوسری لفظ شیلو یا شلو کا ترجمہ قاتل اژدر ہوتا ہے جس کو جی در ایلی کہ

حضرت علی کی توہین

اھانة على رضى الله

AN INSULT OF HAZRAT ALI (RA)

۹۷

حیدر کہا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تسمیہ کے باعث مرجب یہودی کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا:

”أَنَا الَّذِي سَجَلَنِي أَحْمِي حَبِيدُهُ“

”میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھ رکھا ہے۔“

حضرت عیسیٰؑ نے دنیا سے جانے کے قریب بنی اسرائیل کو فرمایا تھا۔

متی باب ۲۱ - آیت ۴۳

”اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور ایک اور قوم کو جو اس کے میوے لائے، دی جائے گی اور جو اس چھپر پر گرے گا پتھر ہوگا اور میں پر وہ گرے گا اسے پیس ڈال لے گا۔“

۲۔ منبرت عیسیٰ کے بعد خدا کی حکومت یا نبوت قوم عرب کو ملی۔ جن میں سے حضرت رسول خداؐ عمر ہوئے جن کے ساتھ ان کے پیش کار و پیشرو خدا کے ہمنام حضرت علیؑ پیدا ہوئے جنہوں نے یہودی حکومت اور طاقت کا مرجب، عنبر اور حادثہ خیزوں کو فتنے کر کے ختم کر دیا۔ جو باوجود دینی و رسول نہ ہونے کے ابوریعین ابام خلق ہوئے اور مرہر اور پیشوائے عالم پیدا کئے۔ گئے جو سردار جہاں بنی موعود کے پیشکار و پیشرو تھے جن کے طریق پر حضرت عیسیٰؑ بھی اُسی بنی موعود کے پیشرو تھے۔ یہی ملک صدق جو خدا کے ہمنام اور دباہ گہر پاس کے ابوریعین تھے ان کے سوا اور کوئی وجود دنیا میں ان آدمی کا نہیں پیدا ہوا۔ لہذا (دور ڈ آف گاڈ اینڈ درک آف گاڈ) کے مطابق خدا کے اس قول کا فعل ملک صدق ہمنام خدا کی اس درگاہ کا ابوریعین کاہن بھی وجود اقدس حضرت علیؑ ہی تھے اور ہیں جن کو ملک بنی اور حضرت عیسیٰؑ نے ایلہ کے مقدس نام سے یاد کیا۔ جن کی معرفت یسعیاہی نے اپنے صحیفہ میں اس طرح لکھا ہے:

”جاگ جاگ تواتانی ہیں لے لے خداوند کے بازو جاگ۔ جیسا اگلے

زمانے میں اور سلف کی پشتوں میں کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے راہب

کو کاٹا اور اٹھ دھکے کو گھائل کیا۔ کیا تو وہی نہیں جس نے سمندر اور پریے

گھراؤں کا پانی سکھا ڈالا۔ جس نے دریا کی تنہا کو رستہ بنا ڈالا تاکہ وہ

جن کا قدیم لیگیا پار آئیں۔ (یسعیاہ باب ۵۱ - آیت ۹)



عمدة الطالب

جلد اول

ترجمہ مناقب آل ابی طالب

از

علاء الملک مولانا ملک محمد شریف صاحب قیدہ شاہ ولی
ملتان



کتابخانہ السیاحۃ
شمس آباد کٹونی - ملتان - پاکستان

(بار دوم)

ملعون دارالینس! ... خدا کی قسم اگر ابو طالبؑ کے فرزند اچھے نفسی بھی نہ آپ کے ساتھ قبضہ رکھتے ہوں۔
 کے فوج کے وقت میں اس کے باپ کے ساتھ اس کے مال کے ہم ہی شریک ہوئے اور اس کے مال میں بھی شریک ہو تاکہ
 کو آپ نے اسے عزوجل کی کتاب کی آیات نہیں پڑھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے مال کو اپنے مال
 اور دارالینس میں شامل نہ کیا۔

[illegible]

میں نے کہا ہے، اے علی! تجھے حضور و محمدؐ کی ایک کڑی غلطی کی سزا آج، تجھے آج ہی ان کے پیروں پر
گوئی سزا کا مل جائے۔ انا کہ جو ظلم میرا ہے، اسے بغض نہ رکھنا ہے میں اس کے واسطے سزا تیرا کہ ان کے واسطے تو
میرے لیے سزا ہے۔ انا کہ ان کے لیے میں مر رہا ہوں۔ رشاد کہ صرف اللہ تعالیٰ والا اور اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ نے علی
سے یہ ایک غلطی کر دی تھی۔ انا نے اسے چھوڑ دیا۔

[illegible][illegible]

ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے طور پر سمجھے، اللہ اس کو لعنت کرے۔

تہذیب و تمدن ہندو

کتاب سلیم بن قیس کی

متوفی حدود شہ

اسرا

مولانا ملک محمد شریف صاحب قبلہ شاہ رسولی بلتان

ناقص

مکتبہ الساجدہ، قسطنطنیہ، کالونی بلتان (منہر پاکستان)

عزیز پریس، مولوی کی گلی، ملتان

ہر آدھن تعداد ایک ہزار

نیرعل کو ان کے سینوں کے سامنے تالی لیا تو حضرت نے تالی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میں نے
 غصیبہ کا کٹر کے ساتھ ساتھ حملہ کر دیا۔ یہ لوگ بھی ہیں ان پر ٹوٹ پڑے۔ کھلا اور
 محنت کے ساتھ میں نے سامنے سے حملہ کر دیا۔ ان کو ان کے ہاتھ سے بٹا دیا۔ اور ان میں کوئی
 نہ رہے۔

جواپنے لئے مانگا۔ وہ تمہارا ہے لئے مانگا

ابن سلیم بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے کھانسی نے مقداد سے وصفت
 علی بن ابی طالب کے متعلق دریافت کیا۔ مقداد نے کہا کہ رسول اللہ کے ساتھ سفر کر رہے ہیں
 رسول اللہ نے نبی اور تو را کو پر وہ کام حکم نہیں دیا تھا۔ مقداد نے رسول اللہ کی خدمت کر رہے تھے۔
 رسول اللہ کے پاس اور کوئی غلام نہ تھا۔ رسول اللہ کے پاس ایک ہی غلام تھا۔
 رسول اللہ کے ساتھ نبی کی عاتقہ تھیں۔ رسول اللہ علی اور نبی کی عاتقہ کے درمیان تھے
 تھے۔ لا حضرت پر صرف یہی ایک لحاف ہوتا تھا جب رسول اللہ رات کو نماز رکعت کی غامہ
 نبی پر نہایت تھے۔ نبی رسول اللہ کی طرف سے وہاں سے دھارے تھے۔ رسول اللہ عاتقہ کی
 کھانہ نہ بھیجے رہا کرتے تھے۔ گو وہ پیسے کے کپڑے کے ساتھ کل جاتا تھا اور وہی لحاف کے رکھا
 کے یہ حضرت علی اور نبی عاتقہ کے درمیان ہوتا تھا۔ رسول اللہ عاتقہ کی
 پہنچے تھے۔ حضرت علی کو ایک لحاف ہوتا تھا وہاں ہوا گیا۔ پھر کے سامنے لٹکے رہتے کہ
 بیان کیا۔ حضرت کو بیڑی کی وجہ سے رسول اللہ کی وجہ سے رسول اللہ نے اس
 صورت میں رات بسر کی کہ کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے تھے اور کبھی حضرت علی کو تسلی اور
 نہ دانا ہی میں مصروف ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ صبح تک ایسا ہی کرتے رہے۔ رسول اللہ

پانچواں باب

شیعہ اور عقیدہ امامت

الباب الخامس

الشَّيْعَةُ وَ عَقِيدَةُ الْإِمَامَةِ

Chapter V

The Shias and the doctrine of
Imaa-mat (The religious Guidance and Leadership).

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
انتیس (29) کتابوں کے انچاس (49) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من
الكتاب
تأليف

تأليف العلامة الأبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الشافعي

المؤلف في سنة ٣٢٨ - ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على الكبرقاري

فحصه بمشرفه

الشيخ محمد الأنصاري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضي اخوندی
تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الجزء الثاني

الطبعة الثالثة

١٣٨٨ هـ

تبارك وتعالى بطاعتنا ونهى عن معصيتنا ، نحن الحجّة البالغة على من دون السماء و فوق الأرض .

٧ - عده من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن سعيد ، عن عبد الله بن بحر ، عن ابن مسكن ، عن عبد الله بن محمد بن أبي عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : الأئمة بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله ، إلا أنهم ليسوا بأنبياء ولا يحل لهم من النساء ما يحل للنبي صلى الله عليه وآله ، فأما ما خلا ذلك فهم فيه بمنزلة رسول الله صلى الله عليه وآله .

﴿ باب ﴾

(أن الأئمة عليهم السلام محدثون مذهبهم)

١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحجاج ، عن القاسم بن محمد ، عن عبيد بن زرارة قال : أرسل أبو جعفر عليه السلام إلى زرارة أن يعلم الحكم بن عتيبة أن أوصياء محمد عليه وعليهم السلام محدثون .

٢ - محمد ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن زياد بن سوفة ، عن الحكم بن عتيبة قال : دخلت على علي بن الحسين عليه السلام يوماً فقال : يا حكم هل تندي الآية التي كان علي بن أبي طالب عليه السلام يعرف قاتله بها ويعرف بها الأمور العظام التي كان يحدث بها الناس ؟ قال الحكم : قلت في نفسي : قد وقعت على علم من علم علي بن الحسين ، أعلم بذلك تلك الأمور العظام . قال : قلت : لا والله لا أعلم ، قال : ثم قلت : الآية تخبرني بها يا ابن رسول الله ؟ قال : هو والله قول الله عز ذكره : (وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي) (ولا تحدث) ، وكان علي بن أبي طالب عليه السلام محدثاً فقال له رجل : يقال له : عبد الله بن زيد ، كان أخا علي عليه السلام لأمه ، سبحان الله محدثاً ؟ كآفته ينكر ذلك ، فأقبل علينا أبو جعفر عليه السلام فقال : أما والله إن ابن أمك بعد قد كان يعرف ذلك ، قال : فلما قال ذلك سكنت الرجل ، فقال : هي التي هلك فيها أبو الخطاب ^(١) فلم يدر ما تأويل المحدث والنبي .

(١) هو محمد بن مكيمة الاسدي الكوفي كان غالياً مذهباً ، كان يقول : ان الإجماع أبداً لا سح أنهم محدثون ولم يفرق بين المحدث والنبي ثم عدل عنه وكان يقول : اللهم آلهة (ذكره الشهرستاني في الملل والنحل) .

الأصول
من
الكافي
تأليف

تفادلاً من الأجل إلى جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكلي في السر والبري

المؤلف في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيحه وعلق عليه على أكبر نقارى

فهيض بمشروعه

إلى محمد بن الفضل

الناشر

دار الكتب الإسلامية

مرضى آخوذي

تهران - بازار سلطاني

تمن ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجزء الأول

« باب سؤال العالم وتذاكره »

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن مجتهد أسأله جنابة فسلوه فسلوه فقلت قال : قتلوه ألا سألوا فإن دوابهم السؤال ^(١).

٢ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن حماد بن عيسى ، عن حريز عن زرارة ومحمد بن مسلم ويزيد ^(٢) العجلي قالوا : قال أبو عبد الله عليه السلام لحمران بن أعين ^(٣) في شيء سأله : إنما يهلك الناس لأنهم لا يسألون .

٣ - علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن جعفر بن محمد الأشعري ، عن عبد الله بن مبهم القداح عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال : إن هذا العلم عليه قتل ومفتاحه المسئلة . علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن أبي عبد الله عليه السلام مثله .

٤ - علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى بن عبيد ، عن يونس بن عبد الرحمن عن أبي جعفر الأحول ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا يسع الناس حتى يسألوا ويتحققوا ويعرفوا إمامهم . ويسمعهم أن يأخذوا بما يقول وإن كان تقيته .

٥ - علي ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن محمد بن زكريا ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : أف لرجل لا يعرف نفسه في كل جمعة لأمر دينه فيشاعده ويسأل عن دينه ، وفي رواية أخرى لكلمة مسلم .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عبد الله بن مسكان ، عن

(١) الجودور ، الصواب بالجديري - بضم الجيم وفتح الدال وكسر الراء - وهو داء معروف ، وتوله : « قتلوه » أي كان فرقة التيسم لمن أكثر بسله أو تولى ذلك منه فقد أعلن على قتله . وقوله : « ألا سألوا » - بتشديد اللام - حرف تعريض وإذا استعمل في النفي فهو للتوبيخ واللوم ويمكن أن يكون بالتحقيق استفهام توبيخي . والمعنى : بفتح الباء وتشديد الياء - « اجعل وامن الاحتذاء لوجه المراد والسيرته » آت .

(٢) بالياء المشددة والراء المفتوحة والياء الساكنة والادل معدلة .

(٣) بفتح الهجزة وسكون العين المشددة وفتح الياء بعدها الذوق .

الأصول

من
الكافي
تأليف

تفكر الامتياز الى جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق

الكلي في السرائر

المنو في سنة ٣٢٨ ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وثلق عليه على الكبر لغفاري

فحص بمشروعيه

الشيخ محمد الأنصاري

الناشر

دار الكتب الامنية

مرضى اخوذي

تهران - بازار سلطاني

تقريب ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الجريدة

﴿ باب ﴾

٥ (الفرق بين الرسول والنبي والمحدث)

١ - عدّه من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن ثعلبة بن ميمون ، عن ذرارة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل : «وكان رسولا نبيا ما الرسول وما النبي» قال : النبي الذي يرى في منامه ويسمع الصوت ولا يعاين المثلك ، والرسول الذي يسمع الصوت ويرى في المنام ويعاين المثلك ، قلت : الإمام ما منزله ؟ قال : يسمع الصوت ولا يرى ولا يعاين المثلك ، ثم تلا هذه الآية : وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث ^(١) .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن إسماعيل بن مرار قال : كتب الحسن بن العباس المعروف إلى الرضا عليه السلام : جمعت فداك أخبرني ما الفرق بين الرسول والنبي ؟ قال : فكتب أو قال : الفرق بين الرسول والنبي ، والإمام أن الرسول ينزل عليه جبرئيل فيراء ويسمع كلامه ويقرأ عليه الوحي وربما رأى في منامه نحو رؤيا إبراهيم عليه السلام ، والنبي ربما سمع الكلام وربما رأى الشخص ولم يسمع والإمام هو الذي يسمع الكلام ولا يرى الشخص .

٣ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن محبوب ، عن الأحول قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن الرسول والنبي والمحدث ، قال : الرسول الذي يأتيه جبرئيل قبلا ^(٢) فيراء ويكلمه فهذا الرسول ، وأما النبي فهو الذي يرى في منامه نحو رؤيا إبراهيم ونحو ما كان رأى رسول الله صلى الله عليه وآله من أسباب النبوة قبل الوحي حتى أتاه جبرئيل عليه السلام من عند الله بالرسالة وكان ثم عليه السلام حين جمع له النبوة وجاءته الرسالة من عند الله يجيئه بها جبرئيل ويكلمه بها قبلا ، ومن الأنبياء من جعل له النبوة ويرى في منامه ويأتيه الروح ويكلمه ويحدثه ، من غير أن يكون يرى في اليقظة ، وأما المحدث فهو الذي يحدث فيسمع ، ولا يعاين ولا يرى في منامه .

(١) قوله : «ولا أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي ولا محدث» الآية قرأه أهل البيت عليهم السلام وهو يتبع الدال المشددة (الم)

(٢) قبلا يضيئون ولا يحدثون ولا يسمعون وعنه أي ميانا وملايلة (الم)

الأشياء مما يشاكل ذلك ، ولو كان يصل إلى الله الأسف والصخر ، وهو الذي خلقهما وأنشأهما لجلال لقائل هذا أن يقول : إن الخالق بيده يومئذ ، لأنه إذا دخله الغضب والصخر دخله التغيير ، وإذا دخله التغيير لم يؤمن عليه إلا بادة ، ثم لم يعرف المكوّن من المكوّن ولا القادر من المقدور عليه ، ولا الخالق من المخلوق ، تعالى الله عن هذا القول علواً كبيراً ، بل هو الخالق للأشياء لا بحاجة ، فإذا كان لا حاجة استحالة الهدى والكيف فيه ؛ فافهم إن شاء الله تعالى .

٧- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن محمد بن حمران عن أسود بن سعيد قال : كنت عند أبي جعفر عليه السلام فأشأ يقول ابتداء منه من غير أن أسأله : نحن حجة الله ، ونحن باب الله ، ونحن لسان الله ، ونحن وجه الله ، ونحن عين الله في خلقه ، ونحن ولاية أمر الله في عبادته .

٨- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن أحمد بن محمد ، عن ابن أبي نصر ، عن حسان الجهمي قال : حدثني جاشم بن أبي عمارة الجعفي قال : سمعت أمير المؤمنين عليه السلام يقول : أنا عين الله ، وأنا يد الله ، وأنا جنب الله ، وأنا باب الله .

٩- محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع ، عن حمزة بن بزيع ، عن علي بن سويد ، عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام في قول الله عز وجل : «وإياصررتي على ما فرطت في جنب الله» ^(١) قال : جنب الله : أمير المؤمنين عليه السلام وكذلك ما كان بعده من الأوصياء ، بل المكان الرقيب إلى أن ينتهي الأمر إلى آخرهم ^(٢)

١٠- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن محمد بن جمهور ، عن علي بن السلت ، عن الحكم وإسماعيل ابني حبيب ، عن يزيد المعجلي قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : بنا عبد الله ، وبنا عرف الله ، وبنا وحد الله تبارك وتعالى ، وبنا حجاب الله وتعالى ^(٣) .

(١) الرمز : ٥٥ .

(٢) الجنب القريب وقوله : يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله أي إلى قرب الله و جواره ومنه قوله تعالى : «والصاحب الجنب» وهو الرقيق الذي يسرع إلى الإنسان ، وكنتي هذه بالجنب لكونه قريباً ملامحاً له وأول الجنب يمشي عليه السلام كشدة قربة من الله تعالى وكذا الإمامة الهاديون من ولده عليهم السلام فانهم من أكون المراد بالمقربين .
(٣) يعني بسبب علينا وإرشادنا للناس وكبرتنا بينهم وبنا الله بصفوة وبقرنة ومعه حجاب الله يمشي أنه متوسط بينه وبين عبادته يصل الرتبة والهداية من الله إلى عباده (لن) .

٤- أحمد بن محمد^(١) وعبد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن علي بن حسان عن ابن فضال ، عن علي بن يعقوب الهاشمي ، عن مروان بن مسلم ، عن يزيد عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام في قوله عز وجل : «وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبي (ولا محدث)» قلت : جعلت فداك ليست هذه قرأتنا فما الرسول والنبي والمحدث؟ قال : الرسول الذي يظهر له الملك فيكلمه والنبي هو الذي يرى في منامه وربما اجتمعت النبوة والرسالة لواحد والمحدث الذي يسمع الصوت ولا يرى الصورة قال : قلت : أصلحك الله كيف يعلم أن الذي رأى في النوم حق ، وأنه من الملك ؟ قال : يوفق لذلك حتى يعرفه ، لقد ختم الله بكتابكم الكتب وختم بنبيتكم الأنبياء .

باب

تتوهم الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بإمام

١- محمد بن يحيى الططار ، عن أحمد بن محمد بن يحيى ، عن ابن أبي عمير ، عن الحسن بن محبوب ، عن داود الرقي ، عن العبد الصالح عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بإمام حتى يعرف^(٢)

٢- الحسن بن محمد ، عن مكي بن محمد ، عن الحسن بن علي الوشاء ، قال : سمعت الرضا عليه السلام يقول : إن أبا عبد الله عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله عز وجل على خلقه إلا بإمام حتى يعرف .

٣- أحمد بن محمد ، عن محمد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن سعد بن سعد عن محمد بن حمادة ، عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : إن الحجّة لا تقوم لله على خلقه إلا بإمام حتى يعرف .

٤- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن البرقي ، عن خلف بن حماد ، عن أبيان بن تغلب قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : الحجّة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق .

(١) كناه الناصبي . (آث)

(٢) في بعض النسخ : حتى يعرفه ، وكذا في النسخة الثالثة .

﴿ باب ﴾

﴿ أن الأرض لا تخلو من حجّة ﴾

١- عدّة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن أبي عمير ، عن الحسين بن أبي العلاء قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : تكون الأرض ليس فيها إمام ؟ قال : لا ، قلت : يكون إمامان ؟ قال : لا إلا وأحدهما صاحب .

٢- علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن أبي عمير ، عن منصور بن يونس وسعدان ابن مسلم ، عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سمعته يقول : إن الأرض لا تخلو إلا وفيها إمام ، كيما إن زاد المؤمنون شيئاً ردّهم ، وإن نقصوا شيئاً أتمّهم لهم .

٣- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن ربيع بن محمد المصلي ، عن عبد الله بن سليمان العامري ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : عازالت الأرض إلا لله فيها الحجّة ، يعرف الحلال والحرام ويدعو الناس إلى سبيل الله .

٤- أحمد بن محمد بن ، عن محمد بن علي ، عن الحسين بن أبي العلاء ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت له : تبقى الأرض بغير إمام ؟ قال : لا .

٥- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن يونس ، عن ابن مسكان ، عن أبي بصير ، عن أحدهما عليه السلام قال : قال : إن الله لم يدع الأرض بغير عالم ولو لا ذلك لم يعرف الحق من الباطل .

٦- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد ، عن القاسم بن محمد عن علي بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الله أجل وأعلم من أن يترك الأرض بغير إمام عاقل .

٧- علي بن محمد ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أسامة : وعلي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أسامة وحشام بن سالم ، عن أبي حمزة ، عن أبي إسحاق ، عن يونس ، عن أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام أن أمير المؤمنين عليه السلام قال : اللهم إني لا تخلي أرضك عن حجّة لك على خلقك .

٨- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن محمد بن الفضيل ، عن أبي حمزة ،

فأُكسى ويستنطق رأسه، فأنطق على حد منطلقه، ولقد أُعطيت خصالاً ما سبقني إليها أحد قبلي، علمت المنايا والبلايا، والأُنساب، فصل الخطاب^(١)، فلم يفتني ما سبقني، ولم يمزب عني ما غاب عني، أبشّر بأذن الله وأُؤدّي عنه، كل ذلك من الله مكنتني فيه بعلمه. الحسين بن عبد الله شعري، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جهمور العمسي، عن محمد بن سنان قال: حدثنا المنفل قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ثم ذكر الحديث الأول.

٤- علي بن محمد، وعبد بن الحسن، عن سهل بن زياد، عن محمد بن الوليد شباب السمرقاني قال: حدثنا سعيد الأعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبي عبد الله عليه السلام فابتدأنا فقال: يا سليمان ماجد عن أمير المؤمنين عليه السلام يؤخذ به ومانئ عنه ينتهي عنه جرى لعن الفضل ماجرى لرسول الله صلى الله عليه وآله ولرسول الله صلى الله عليه وآله الفضل على جميع من خلق الله، المعتب^(٢) أعلى أمير المؤمنين عليه السلام نهي عن أحكفه كالمعتب على الله عز وجل وعلى رسوله صلى الله عليه وآله والرأفة عليه في صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله، كان أمير المؤمنين سلوات الله عليه باب الله الذي لا يؤتى إلا من سبيله الذي من سلكه بغيره خلفه، وبذلك جرت الأئمة عليهم السلام واحد بعد واحد، جعلهم الله أو كان الأرض أن تسبهم. والحجة البالغة على من فوق الأرض ومن تحت الثرى.

وقال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الفارق الأكبر وأنا صاحب العصا والميسم، ولقد أقرت لي جميع الملائكة والروح بمنزلها أقرت لمحمد صلى الله عليه وآله ولقد خلعت على مثل حولة محمد صلى الله عليه وآله وهي حولة الرب وإن شأنا لله يدمي فيكسي ويستنطق وأدعي فأكسي وأستنطق فأنطق على حد منطلقه، ولقد أُعطيت خصالاً لم يعطها أحد قبلي، علمت المنايا والبلايا، والأُنساب، فصل الخطاب، فلم يفتني ما سبقني، ولم يمزب عني ما غاب عني، أبشّر بأذن الله وأُؤدّي عنه الله عز وجل، كل ذلك مكنتني الله فيه بأذنه.

٥- محمد بن يحيى وأحمد بن محمد جميعاً، عن محمد بن الحسن، عن علي بن حسان

(١) المنايا والبلايا: آجال الناس ومصائبهم وتصل الخطاب: الخطاب المنقول الفهم المشابه، فلم يفتني ما سبقني أي علم ما سبقني ما غاب عني أي علم ما ياتي. (٢) المعتب: أي بمنزلة النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام إذا شاقوا أن يعلموا علموا ﴾

١- علي بن محمد وغيره ، عن سهل بن زياد ، عن أيوب بن نوح ، عن صفوان ابن يحيى ، عن ابن مسكن ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الربيع الشامي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الإمام إذا شاك أن يعلم علم .

٢- أبو علي الأشعري ، عن محمد بن عبد الجبار ، عن صفوان ، عن ابن مسكن ، عن بدر بن الوليد ، عن أبي الربيع ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إن الإمام إذا شاك أن يعلم أعلم^(١) .

٣- محمد بن يحيى ، عن عمران بن موسى ، عن موسى بن جعفر ، عن عمرو بن سعيد المدائني ، عن أبي عبيدة المدائني ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً أعلمه الله ذلك .

﴿ باب ﴾

﴿ أن الأئمة عليهم السلام يعلمون متى يموتون ، وإنهم لا يموتون ﴾

﴿ إلا باختيار منهم ﴾

١- محمد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطاب ، عن سليمان بن سماعة وعبد الله بن محمد ، عن عبد الله بن القاسم البطل ، عن أبي بصير قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : أي إمام لا يعلم ما يسيبه ، وإلى ما يصير ، فليس ذلك بحجة لله على خلقه .

٢- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محمد بن بشير قال : حدثني شيخ من أهل قطيفة الربيع من العاقبة ببغداد ممن كان يتقل عنه ، قال : قال لي : قد رأيت بعض من يقولون بمثلهم من أهل هذا البيت ، فما رأيت مثله قط في فضله وتسكته فقلت له : من ؟ وكيف رأيته ؟ قال : جئنا أيام السندي بن شامك^(١)

(١) كذا في جميع النسخ التي رأيناها .

(٢) أي أيام دوايه وروايته لهادرون الرشيد . (قن)

٥- علي بن إبراهيم ، عن محمد بن عيسى ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : **إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَى الشَّيْخَةِ (١) فَحَبَسَنِي تَقْسِي أَوْهَم ؛ فَوَقَيْنَهُم وَاللَّهُ بِنَفْسِي .**

٦- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الموشاء ، عن مسافر أن **أَيَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَهُ : يَا مَسَافِرُ هَذَا الْقَنَاءُ فِيهَا حَبِيبَانِ ؟ قَالَ : نَعَمْ جَعَلْتَ فِدَاكَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِحَةَ وَهُوَ يَقُولُ : يَا عَلِيُّ مَا عَزَدَنَا خَيْرُكَ (٢) .**

٧- محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الموشاء ، عن أحمد بن عائذ ، عن أبي خديجة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال ، كنت عند أبي في اليوم الذي قبض فيه فأوصاني بأشياء ، في غسله وفي كفنّه وفي دخوله قبره ، فقلت : **يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ مِنْذُ اسْتَشْكَيْتَ (٣) أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، مَا رَأَيْتُ عَلَيْكَ أَثْرَ الْمَوْتِ .** فَقَالَ : **يَا بَنِيَّ أَمَا سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يُنَادِي مَنْ دَرَا الْجَدَارَ يَا مُحَمَّدُ تَعَال ، عَجَل .**

٨- عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن سيف بن عميرة ، عن عبد الملك بن أعين ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : **أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام حَتَّى كُنَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (٤) ثُمَّ خَيْرَ النَّصْرِ أَوْلَقَهُ اللَّهُ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى**

﴿ بَاب ﴾

(١) **أَنَّ الْأَمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَإِنَّهُ (٥) (٦)**

(٢) **لَا يَخْفَى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ (٧)**

١- أحمد بن محمد ، عن محمد بن يحيى ، عن محمد بن الحسين ، عن إبراهيم بن إسحاق الأحمري ، عن عبد الله بن حماد ، عن سيف الثمالي قال : **كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَمَاعَةً مِنَ**

(١) لتزكيتهم النية أو عدم إغياهم لإمامهم وخلوصهم له متناهية . (آث)

(٢) أي علمهم بواقعة ما أقول كما ليس يكون الميعاد في وقتنا هذا . (آث)

(٣) أي مرضت .

(٤) أي أنزل الله تعالى ملائكته بأمره فداروا بالجنة حتى إذا سلوا بين السماء والأرض ظهر خير بيت الإمامين . (ع)

(٥) من النص [أنهم] .

يومها ذلك إن كان نهاراً، أوليتها إن كان ليلاً، ثم ترى في منامها رجلاً يشترها بغير علم، عليهم حلیم، فتفرج لذلك، ثم أنتبه من نومها، فتسمع من جانبها الأيمن في جانب البيت صوتاً يقول: حلت بخير وتصيرين إلى خير وحلت بخير، أبشري بغير علم، عليهم، وتجد حقة في بدنها ثم لم تجد بعد ذلك أمناً لمن جنبها ويطفأ إذا كان لتسع من شهرها سمعت في البيت حساً شديداً، فإذا كانت الليلة التي ولد فيها ظهر لها في البيت نور تراه لا يراه غيرها إلا أبوه، فإذا ولدته ولدته قاعداً وتذنت له حتى يخرج متربهاً يستدير بعد وقوعه إلى الأرض، فلا يخطي القبلة حيث كانت بوجهه، ثم يمس ثلاثاً يشير بأصبعه بالتحديد ويقع سروراً^(١) مختوناً ورباعية من فوق وأسفل وناباه وضاحكه ومن بين يديه مثل سبيكة الذهب نور وقيم يومه وليته تسيل يداه ذهباً وكذلك الأنبياء إذا ولدوا وإتباعاً أعلام من الأنبياء.

٦- عدة من أصحابنا عن أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن جميل بن دراج قال روى غير واحد من أصحابنا أنه قال: لا تشككوا في الإمام فإن الإمام يسمع الكلام وهو في بطن أمه فإذا وضعته كتب الملائكة بين عينيه وتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم، فإذا قام بالأمر دفع له في كل بلدة منار ينظر منه إلى أعمال العباد.

٧- علي بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى بن عبيد قال: كنت أنا وابن فضال جلوساً إذ أقبل يونس فقال: دخلت على أبي الحسن الرضا عليه السلام فقلت له: جعلت فداك قدأكثر الناس في العمود، قال: فقال لي: يا يونس هاتراء، أترأى محموداً من حديد يرفع لصاحبه؟ قال: قلت: ما، أدري، قال: فكأنه ملك هو مثل بكل بلدة يرفع الله به أعمال تلك البلدة، قال: فقام ابن فضال فقبل رأسه وقال: رحلك الله يا أبا عبد الله لا تنال تجيب، بالحديث الحق الذي يفرج الله به عنا.

٨- علي بن محمد، عن بعض أصحابنا، عن ابن أبي عمير، عن حمزة، عن زرارة، عن أبي جعفر عليه السلام قال: للإمام عشر علامات: يولد مطهر مختوناً، وإذا وقع على الأرض وقع على راحته رافعاً صوته بالشهادتين، ولا يجنب، وتنام عينيه ولا ينام قلبه، ولا يتنأب ولا ينمطى، ويرى من خلقه كما يرى من أمته، ونحوه كرائحة المسك والأرض موحدة

فَتَذَكَّرُوا الْإِذَاعَةَ ، فَقَالَ : احْفَظْ لِسَانَكَ تُعْزَ* ، وَلَا تُمَكِّنِ النَّاسَ مِنْ قِيَادِ وَقَيْتِكَ فُتْذَلْ* .

١٥ - عُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحَدِ بْنِ عُمَدَ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ نُجَيْجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ ، إِنَّ* أَمْرًا هَسْتَوْدُ مَقْتَضِعَ بِالْمِثَاقِ ^(١) فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا أَذْلَهُ اللَّهُ

١٦ - الْحُسَيْنُ بْنُ عُمَدَ : وَعُمَدُ بْنُ يَحْيَى ، جَمِيعاً ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَدَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِ بْنِ أَبِيهِ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي مُسَوِّدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَفْسُ الْمُهِمُّومِ لِلْمُتَمَتِّعِ* لِلنَّاسِ تَسْبِيحٌ وَحَمْدٌ لَا مَرْنًا عِبَادَةً وَكُتْمَانَهُ لِمَرْثَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، قَالَ لِي عُمَدُ بْنُ سَعِيدٍ : اكْتُبْ هَذَا بِالذَّهَبِ ، فَمَا كُنْتُ شَيْئاً أَحْسَنَ مِنْهُ .

﴿ بَاب ﴾

﴿ الْمُؤْمِنُ وَعَلَامَاتُهُ وَصِفَاتُهُ ﴾

(٥) ١ - عُمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاهِرٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ قَتَادَةَ الْحَرَّانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : هَمَّامٌ - وَكَانَ عَابِداً ، فَاسْكَاً ، مُجْتَهِداً - إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صِفْ لَنَا صِفَةَ الْمُؤْمِنِ كَأَنَّا نُنْظَرُ إِلَيْهِ ؟ فَقَالَ :

يَا هَمَّامُ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَفَيْتُ الْفُطْنِ ، بِشَرِّهِ فِي وَجْهِهِ ، وَحَزَنُهُ فِي قَلْبِهِ ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا ^(٦) وَأَذْلُ شَيْءٍ نَفْسًا ، زَاجِرٌ عَنِ كُلِّ قَانٍ ^(٧) ، حَاضٍ عَلَى كُلِّ حَسَنٍ ^(٨) .

(١) المقتضى اسم منقول على بناء التفضيل أى مستور أصله من المقتاع . « بالهبة » أى بالهدية الذى أخذ الله رسولوه والائمة عليهم السلام أن يكتموه عن غير أهله (آ٢) -

(٢) منقول فى النهج باختلاف كثير . (٣) فى بعض النسخ [قدرا] .

(٤) « زاجر » أى نكد أو غير .

(٥) « حاض » أى حريص .

اِنَّمَا يَرِيءُ اللّٰهُ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرَّجْسُ اَهْلُ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہرانی
ایرانی اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابوالبیان
مولانا سید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوشہ کبیر ملوی خطیب شیعہ ملت ان

ملنے کا پتہ

حیات اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شیعہ حیرل بک ایجنسی انصاف پریس لاہور

لذا انہیں یہ نہ کہتے کہ انہوں نے میرے حکم کے سوا شیطان اور اس کی اولاد کو دینی پکڑتے ہوئے کہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے۔ اس آیت سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ عداوت ابلیس اور اس کی ذریت کے انسانوں میں سے بھی اکثر لوگوں نے اپنا ولی و مرشد مقرر کیا ہے۔ جن کا دینی ہونے کا شرعی کوئی حق نہ تھا اور وہ خدا کے نزدیک بمنزلہ ابلیس اور ذریت ابلیس ہی ہیں۔ لیکن وہ انسان صورت ابلیس سیرت ظالم ہیں جن کے لئے برا بدلہ ہے۔ دن رات کا مشاہدہ ہے کہ ابلیس اور ذریت ابلیس کو کسی نے ولی نہیں بنایا۔ بلکہ انسان انسانوں کو ولی مقرر کرتے ہیں اور یہاں دینی اولاد آدم مراد ہے جو لوگوں کو اپنے آپ کو دینی و مرشد ظاہر کر کے گمراہ کر رہی ہے۔

اہل بیت کے سوا کوئی ولی نہیں: خداوند عالم نے اپنے بعد ولایت مطلقہ بیت ہی پر کیا ہے انا و لیکنہ اللہ و رسولہ والذین امنوا۔ اور تمام کے تمام قرآن میں دوسری آیت شعلے کی جس سے ثابت ہو کہ باقی انبیاء اور ملائکہ بھی ولی ہیں اور ان کا تصرف بھی ماسو علی اللہ تمام پر ہے اور یہ پہلے ثابت ہو چکا کہ فوق درجہ ولایت مطلقہ اور کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ حکومت بادشاہی ہدایت و حفاظت ہے۔ پس خدا کے بعد رسول اور اس کے بعد اہل بیت ہی جملہ ماسو علی اللہ پر مشصرف و غالب حاکم و بادشاہ اور ہادی و محافظ ہیں۔ اور وہ اس لئے کہ معیار ولایت ان سب کو حاصل ہے۔ باقی انبیاء اور ملائکہ یہ منصب نہیں رکھتے۔ پس جبکہ انبیاء و ملائکہ اس ہمدہ پر فائز نہیں۔ تو یہ معصوم حالت کیونکر اس ہمدہ کے کوسے سے نکل سکتے ہیں یہ بھی ثابت ہو گیا۔ اور عقل سلیم کے تسلیم کی۔ کہ تمام مخلوقات انس و جن ملائکہ و انبیاء سب کے درمیان واسطہ فیض اور وسیلہ کاملاً جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ اور ان کے اہل بیت ہیں۔ جب تک لوگ ان کی معرفت حاصل نہیں کرتے معرفت خدا حاصل نہیں ہو سکتی۔ عام امت کے لوگ نہ ہادی ہیں نہ امام اور نہ لوگوں پر ان کی اطاعت ضروری بلکہ جمالی بیت رسول کے بواہادی اور امامت کا دعویٰ کرنے سے وہ اولاد شیطان سے ہو گا۔ رسول اور اہل بیت رسول ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی اطاعت خدا کی تا فرمانی اور جیسا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے مشرک ایسے ہی ان کی جگہ کہہ کو بھٹانے جاسے۔ لائے اور شریک کرنے سے مشرک۔ چنانچہ حدیث معتبر متفق بلکہ

اِنَّمَا يَرِيءُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

جللاء العمون

جلد دوم

تالیف خاتم المحدثین ملا محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ابن علامہ محمد تقی مجلسی طہری
ایران اعلیٰ اللہ مقامہا و مترجمہ علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی مقدمہ و حاشیہ

سید الواعظین رئیس المتکلمین زبدۃ العلماء فاضل جلیل جناب ابو البیان
مولانا السید ظہور الحسن صاحب قبلہ کوثر کبھر لوی خطیب شیعہ ملت ان

لئے کاپی

حمایت اہلبیت وقف رجسٹرڈ

شعبہ جنرل پکٹ انجنی انصاف پریس لاہور

پہننے میں مشغول ہوئی، جس خاتون کا نام بھی، اور حضور کے گناہِ شُبہ پر بھی، اس وقت صبح کا زہن قریب تھا کہ میرے دل میں وعدہ حسنِ مسکری سے مشک مکے، ناگاہ امام حسنِ مسکری نے اپنے جھوٹے آواز دی کہ سورۃ اناخواننا فی بیۃ القدر، نرمیں پر پڑھیں، میں نے نرمیں خاتون سے پوچھا، کیا حال ہے، انہوں نے کہا، جو کچھ میرے مولائے فرمایا تھا، ظاہر ہوا، بسبب میں نے سورۃ اناخواننا پڑھنا شروع کیا، اس فضل نے حکم نرمیں میں بتلاوات دیا، اناخواننا میرا ساتھ دیا، اور مجھے سلام کیا، میں ڈر گئی، حضرت امام حسنِ مسکری نے آواز دی کہ قدرتِ خدا سے عجب نیکوئے حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو نگہبست گویا فرماتا ہے، اور ان کو کائنات بزرگی زمین پر اپنا محبت کو تاج ہے، جب امام حسنِ مسکری نے فرمایا، کہ نرمیں خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پردہ چلی، جو گویا یہ دیکھ کر میں بفریاد و فغان، امام حسنِ مسکری کی طرف و ڈھری حضرت نے فرمایا، اے جو بھی لوٹ جائیے، نرمیں کو اپنی جگہ دیکھئے گا، جب میں واپس آئی، پر رخصا ٹھٹھکیا، اور نرمیں خاتون کو ایسا نورانی پایا، کہ میری آنکھیں پیکا چرند ہو گئیں، حضرت صاحبِ العصر کو دیکھا، کہ قبلہ رخ مسجد میں، انگشتانِ مبارک کو آسمان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، اشہد انما والہ الا اللہ وان جلدی رسول اللہ وفات ابی امیر المومنین علیہ السلام

چہرہ پر ایک لاک کا ٹاٹا لیا جب اپنے ناک تک پہنچے فرمایا۔ اھم! عجیب و غریب و انہمی اصری و نیست و
مطلق و اصلاح الودع صحت فاق و قسطاً یعنی صحت و شوکت کوٹنے لکھ سے فرمایا ہے اسے وفا کر اور میرے
امر خلافت و امامت کو ترک کر میرے انتقام کو دشمنوں سے سٹ اور سلاطین کو ظالم اور زمین کو میرے سبب سے
نہ اصری و غیرو اصری غلوئی میں یہ فرق ہے کہ نہ اصری غلوئی میں است بند رستائزئی کرتی ہے پہلے پچھ پھر غلطی پھر برائی پھر برے بھابھے کے
داخلگان ناک۔ پادشہ زبان تمام اذیتا ہوتی ہیں مگر لاک نہیں کر سکتے۔ ہاتھ پیر نہیں سیکتے زبان بول نہیں سکتی۔ ہڈی ہل نہیں سکتے۔
برگس مسوم کے سینہ فنی و رطل اس کے صحت جھٹلی میں جیسے گواہی ملی دیتے ہی لاک کوستے ہیں۔ ہر آدمی کو پیدا کر دوتا حضرت مہدیؑ
کا فرزند کی دوسری پکڑتا حضرت مہدیؑ کا پیر ہر محبت لاک کی گواہی اور اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہیں دلیل ہے۔ ایسے نائب رسول و
نہادام و مہدی پیدا ہوتے ہیں لاک کو کہتا ہے اگر اس کے اعلان مثلہ نہیں کرنا کہ نہ کرے تو جان نہیں کاہلی نہیں ہو سکتا ہے حضرت علیؑ کا
ہو کر دستہ رسول پر صفت آسمانی کی تلاوت کرنا۔ اندرون کے دو گھر سے کرنا اہم سٹ کا صلہ بیان کرنا۔ اس سے اہم صحت کا دھڑہ نہ پڑی
کر حضرتان کے چاند کی تعدیل کرنا۔ اور اہم صحت پیدا ہو کر شکست۔ بعد فرما کر کہ شہادت پر شہادت اس پر کہ میں دلیل ہے یہ ان کی
اور رسول کی جنس ایک ہے۔ ان کے اہم اور رسول کے اہم کا استقام و لاک ایک ہے۔ اور یہ برحق و درشاہ رسول ہیں۔

شعبہ نگار کا یہ تذکرہ نہ ہی ساقیہ جہ کوئی نئی ویرانوں پر نہیں کر سکتے۔ نیز انہیں مصمم کا مقصد بھی ہے کہ نادر کی فریاد و غمت و رنج و غلامت کیلئے لازم نہیں۔ بلکہ طاقت و حکایت خدا و انہما لازمی ہے۔ یہاں کہ نبوت کے لئے حکومت بنی عباس سے تلاش میں کسی کو کام نہیں ہو سکتی کے پیشے کا چرچہ ہے تو فوراً ان کو فخر کر دیا جائے۔ ہاں یہی غرض ہے کہ یہی نہیں۔ ان کا راجہ معلوم کرنے کے لئے۔ لیکن۔

(۶) حاشیہ (۱) صفحہ ۱۰۰

پڑھنے میں مشغول ہوئی، جس خاتون کا نام بھی، اور حضور کے گناہِ شُبہ پڑھی، اس وقت صبح کا زہن قریب تھا کہ میرے دل میں وعدہ حسنِ مسکری سے مشکِ مکئی نہاگا، امام حسنِ مسکری نے اپنے جھوٹے آواز دی کہ سورۃ اناخواننا فی بیۃ القدر، جس پر پڑھتے ہیں نے جس خاتون سے پوچھا، کیا حال ہے، انہوں نے کہا، جو کچھ میرے مولائے فرمایا تھا، ظاہر ہوا، بسببِ میں نے سورۃ اناخواننا پڑھنا شروع کیا، اس فضل نے حکمِ جس میں بتلاوت دیا، انونہ، میرا ساتھ دیا، اور مجھے سلام کیا، میں ڈر گئی، حضرت امام حسنِ مسکری نے آواز دی کہ قدرتِ خدا سے عجب نیکوئے حق تعالیٰ ہمارے اطفال کو نگہبست گویا فرماتا ہے، اور ان کو کائنات بزرگی زمین پر اپنا محبت کو تپ ہے، جب امام حسنِ مسکری نے یہ فرمایا، کہ جس خاتون میری آنکھوں سے غائب ہو گئی، گویا میرے اور ان کے درمیان ایک پڑھائی ہو گیا، یہ دیکھ کر میں بہ فریاد و فغان، امام حسنِ مسکری کی طرف و ڈھری حضرت نے فرمایا، اسے جو بھی لوٹ جائیے، جس کو اپنی جگہ دیکھنے لگا، جب میں وہاں آئی، پڑھا ٹھہ گیا، اور جس خاتون کو ایسا نوالی پایا، کہ میری آنکھیں چمکا چڑھ جو گئیں، حضرت صاحبِ العصر کو دیکھا، کہ قبلہ رو مسجد میں، انگشتانِ مبارک کو آسمان کی طرف اٹھا کھڑے ہیں، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنْ اَبِي الْمَوْدِنِ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

[illegible]

شہ حبیب اللہ گلایہ خوار نہ رہی ساتھ نہ ہو کوئی نئی دیر ہوئی پھر نہیں کر سکتے۔ نیز انہیں مصمم کا مقصد بھی ہے کہ وہ انکا
فریضہ وقت و بجائی امت و خلافت کیلئے لازم نہیں۔ بلکہ طاقتور صحابہ خدا کا ہونا لازمی ہے یہاں کہ نبوت کے لئے حکومت بنی عباس
مستعد لاش میں کسی کو کام نہیں ہو سکتی کے پیشے کا چرچہ چلے تو قورآن کو توڑ کر دیا جائے۔ ہاں یہی غرض تیس پھر وہی نہیں۔ ابنا رحل معلوم
کرنے کے لئے۔ لیکن۔ (۶) عاشق را لعل صوفیہ

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخراساني

الجزء الأول

إن حجاج البجلي يلقب بالأمير الذي كان له في طاب القوي القوي قوت (طيرسي) (طيرسي) من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

قالوا : بل .

قال : أما علمتم أن الحضر لما غرق السفينة ، وأغام الجدار ، وقتل الغلام كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران ع ، إذ غطي عليه وجه الحكمة في ذلك ، وكان ذلك عند الله تعالى ذكراً وحكمة وسواباً ؟ أما علمتم أنه ما من أحد إلا يقع في عتبه بيعة إمامية زمانه إلا القاسم ع ، ع ، الذي يصلي خلفه روح الله موسى بن مريم ع ، فإن الله عز وجل يغني ولادته ويغيب شيعته فلا يكون لأحد في عتقه بيعة إذا خرج . ذلك التاسع من ولد أبي الحسن ، ابن سيده الإمام ، يعطي الله صوره في قيته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب دون أربعين سنة . ذلك ثلثون سنة . ذلك ثلثون سنة . ذلك ثلثون سنة .

عن زيد بن وهب الجوهري (١) قال : لما طعن الحسن بن علي ع بالمدائن أتته وهو مترجع ، فقلت : ما ترى يا ابن رسول الله ؟ قال : الناس متحيرون ؟

فقال : أرى والله أن مباشرة خبري من مؤلام يزعمون أنهم لي شعبة ابنوا قتل وانتهوا قتل وانتهوا مالي ، والله لن أخل من معاوية عهداً أحسن به دمي وأمن به في أهلي ، خبر من أن يشاروني لتضييع أهل بيتي وأهلي ، والله لو فالت معاوية لأخذوا بعنقي حتى يدموني إليه سلماً ، والله لن أسأله وأنا عزيز بخير من أن يقتلني وأنا أمير ، أو يمن علي فيكون سنة على بني هاشم آخر الدهر ولما نية لا يزال بمن أيا وعقبه على الخبي من واليت .

قال : قلت : تترك يا ابن رسول الله شيعتك كالغنم ليس لها راع ؟

قال : وما أصنع يا أخا جهنة إن الله أعلم بامر قد أدى به إلى ثقاته : إن أمير المؤمنين ع قال لي : ذات يوم وقد أتني لرحلاً : يا حسن أخرج كيف بك إذا رأيت أهلك ثوباً ؟ قلت : بك إذا دلي هذا الأمر بنوا أمية ، وأسيرها الرعب البليغ ، الراسخ لا عجاج (٢) ، بأكل ولا شج ، يموت وليس له في السباه ناصر ولا في الأرض عاود ، ثم يستولي على غربها وشرورها ، يدين له الجبال ويطول ملكه ، يستن بسن أهل البدع والضلال ، ويبت الحق وسنة رسول الله ص ، ينس المال في أهل ولايته ، وينتعه من هو أحن به . ويدل في ملكه المؤمن ، ويولي في سلطانه الفاسق ، ويجعل المال بين أتباعه دنوا ، ويشتد عباده خولا .

(١) ذكره العلامة ، وروى في لؤلؤه على عليه السلام في القسم الأول من ملاحظته من ١٩٤ واشبع ل رسول الله صلى الله عليه وسلم . (٢) ذكره العلامة ، وروى في لؤلؤه على عليه السلام في القسم الأول من ملاحظته من ١٩٤ واشبع ل رسول الله صلى الله عليه وسلم . (٣) ذكره العلامة ، وروى في لؤلؤه على عليه السلام في القسم الأول من ملاحظته من ١٩٤ واشبع ل رسول الله صلى الله عليه وسلم . (٤) ذكره العلامة ، وروى في لؤلؤه على عليه السلام في القسم الأول من ملاحظته من ١٩٤ واشبع ل رسول الله صلى الله عليه وسلم .

حق یا لقمین

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سندی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علی

مسجد باشد و همه از آن علی و شیخ طوسی و بعد از آن حضرت امام رضا (ع) روایت کرده است که از علامات ظهور حضرت قائم است که بدن برهنه گردد پیش قریص آفتاب ظاهر خواهد شد و منادی ندا خواهد کرد که این امیر المؤمنین است برگشته است که ظالمان را عذاب کند و ایضا شیخ روایت کرده است از حضرت ابی عبدالله که چون قائم ما خروج کند نزد قبر هر مؤمنی ملکی بیاید و او را ندا کند که ای فلان صاحب تو و امام تو ظاهر شده است اگر میخواهی ملحق شوی باز ملحق شو و اگر میخواهی در نعمت و کرامت خدا باشی هم آنچه باش پس بعضی بیرون آیند و بعضی در نعیم الهی بمانند و در زیارتش جامعه مشهوره و اکثر زیارات منقوله خصوصاً زیارت حضرت امام حسین (ع) ذکر رجعت و اظهار اعتقاد به آن مذکور است و در متمجد و مصباح الزائر و سایر کتب از حضرت امام جعفر صادق (ع) منقوست که هر که دعای عهد نامه را چهل صباح بخواند از انوار حضرت قائم باشد و اگر پیش از ظهور آن حضرت بمیرد حق تعالی او را از قبر بیرون آورد در وقت خروج آن حضرت و در عهد نامه منور مذکور است که خداوند را اگر خایل شود میان من و آن حضرت رگی که بر پندگان خود حتم و لازم گردانیده پس بیرون آورد مرا از قبر من در حالتی که کفن خود را بر کمر بسته باشم و مشغیر و نیزه خود را برهنه کرده باشم و لبیک گویم دعوت کسی را که جمیع خلق را بسوی یاری او دعوت می نماید و شیخ در مصباح از حضرت امام جعفر صادق (ع) زیارت بعید حضرت رسول ﷺ و ائمه (ع) را روایت کرده است و در آن روایت مذکور است که من قائم بفضل شما و اقرار دارم بر رجعت شما و انکار نمی کنم قدرت خدا را بر هیچ چیز و فائز نمی شوم مگر به آنچه خدا خواسته است و صاحب کامل الزیارات از حضرت امام جعفر صادق (ع) زیارتی از برای حضرت امام حسین (ع) روایت کرده است و در آن زیارت مذکور است که یاری من از برای شما مهیا است تا حکم کند خدا و مبعوث گرداند شما را پس با شما خواهم بود نه با دشمنان شما پس من از آنها هستم که ایمان دارم بر رجعت شما و انکار از این کنم هیچ قدرت خدا را و تکذیب نمی کنم هیچ مشیت او را را نمی گویم هیچ چیزی را که خدا خواهد نمی تواند بود و پسند صحیح در زیارت دیگر همین است و روایت کرده اند و ایضا پسند معتبر زیارت دیگر از برای حضرت امام حسین (ع) و جمیع ائمه روایت کرده است و در آن زیارت مذکور است که خداوند مبعوث گردان او را در زمان پسندیده ای که انتقام یکشی باو از برای دین خود و یکشی باو دشمن خود را بدستی که تو او را وعده کرده و نونی پروردگاری

وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَافِرُونَ ط

الحمد لله الذي هدانا لهذا كتابنا هذا نأشأه حق وایمان

تحقیق المتین

اورد و ترجمہ

حق الثقیین

از تصنیفات عابدین جناب استاد ابی ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید محبت حسین صاحب مرحوم بیانی

بجس استقامت اقرار نام مولوی غلام عباس شیخ امامیہ ہنر لکھنؤ

بانتہا نام لکھنؤ

[illegible]

حق یقین

آرکائیفات
عالم ربانی مرحوم علامہ سید محمد رفیع مجلسی

تخواهند بود و بخدا سوگند که میان بهشت و دوزخ نیز منزلی میباشد و من نمیتوانم از ترس مخالفان سخن بگویم و تکیه قائم علیه السلام ظاهر می شود پیش از گذر اینها به سپاه خواهد کرد با اعدای ایشان و ایشان خواهد گشت و در مجرای بیان نیز مضمون این حدیث را از آنحضرت روایت کرده است و این در کتاب زهد به سند صحیح از ابن ابی ابراهیم روایت کرده است که امام علیه السلام در باب جهنمیان گفت که داخل جهنم می شوند هنگامی که بیرون می آیند به دوزخ خواهند رسید صحیح از حضرت باقر علیه السلام منقول است که آخر کسی که از جهنم بیرون می آید مردی است که او را تمام میگویند و در جهنم عسری ندا خواهد کرد خدا را که یا حجتان یا حجتان

مؤلف گوید که این جماعت که در این احادیث معشر وارد شده است که از جهنم بیرون می آیند و داخل بهشت می شوند محتمل است که ضایق شده در اینها داخل بوده باشند و ممکن است که مخصوص مستغنیان بوده باشد و این را بویژه روایت کرده است که در آنجا حضرت امام رضا علیه السلام از برای تأمین نوشته است از مجلس امامت که او است که خدا داخل جهنم نمیکند مؤمن را و حال آنکه او را وعده بهشت گردانست و بیرون نمیکند از جهنم کافر را و حال آنکه او را وعده آتش فرموده است و مخلد بودن در آن و گناهکاران اهل نوحه داخل آتش می شوند و بیرون می آیند از آن و شفاعت از برای ایشان جایز است و در خیال در حدیث اعش از حضرت صادق علیه السلام نیز این را روایت کرده است و اینها در کتاب فضایل الشیعه از حضرت صادق علیه السلام روایت کرده است که پاشیمان خود فرمود که خانه های شما از برای شما بهشت است و قبر های شما از برای شما بهشت است و از برای خلق شما بهشت و باز گشت شما به سوی بهشت خواهد بود و پسندیدید دیگر از آنحضرت منقول است که فرمود که مردی شما را دوست میداند و نمیداند که چه میگوید و اعتقاد شما را نمیداند خدا او را داخل بهشت میکند و مردی شما را دشمن میداند و نمیداند که چه میگوید و اعتقاد شما را نمیداند خدا او را داخل جهنم می کند و کلینی و عیاشی از ابن ابی نعیم روایت کرده اند که گفت به حضرت صادق علیه السلام عرض کردم که من اختلاط میکنم با مردم بسیار می شود تعجب من از گروهی چند که ولایت شما ندارند و ولایت ابو بکر و عمر دارند و ایشان را امانت و راستگویی و وفایست و از گروهی چند که ولایت شما دارند امانت و راستگویی و وفا ندارند پس درست نشد و رو بمن آورد غضب الله فرمود که دینی نیست برای کسی که عبادت کند خدا را یا ولایت امام جائزی که از جانب خدا نباشد امامت او و عتایی و غصبی نیست برای کسی که عبادت کند خدا را یا ولایت امام عادل که از جانب خدا منسوب باشد امامت او گفتن آنها را دینی نیست و بر اینها عتابی نیست فرمود بلی مگر

بِأَمْرِ اللَّهِ
لَهُكَ ابْنَانِ لِلنَّاسِ هَكَذَا عِظْنَا الْمُتَّقِينَ
إِنَّ كَلَامَكَ كَرِيمٌ كَيْفَ يَكُونُ

قرآن مجید

لَا عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ الْمُطَهَّرُونَ

الحمد لله کہ رحمتہ باریجاوردہ جسکی عینان الہیت کو مدت آرزو تھی مفسر
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفاد دقیقہ شریں مورد قرآنی حکم و
منظر لائق جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی علی اللہ مقام
سبحون استہام دس بالاکلام حاجی آغا شاد احمد صاحب کربلائی

مشہدی دہلوی
مفتی محمد رفیع الدین صاحب
پروفیسر کمالیہ
پروفیسر کمالیہ

ترجمه جلد سیزدهم
از کتاب
(((بحار الانوار)))

از تالیفات
علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی آرومیه
رحمة الله عليه

بسرمايه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیة

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ - ۵۲۵۴۴۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ اول

ترجمه جلد سیزدهم
از کتاب
«بحار الانوار»

از تألیفات
علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی آرومیه
رحمة الله علیه

بسرمايه آقای حاج سید اسمعیل کتابچی و اخوان
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیة

تهران - خیابان ۱۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۲۱۹۶۶ - ۵۳۵۴۳۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ است اسلاب

در حالیکه احباب چنانکه در برگزیده اند و آنحضرت میگویند که اذهر چاکه آمده یا خجابر کرد
 ملأ بالدار فاماده احتیاج نیست پس آنحضرت شدت کشیده و همه ایشان را بقتل میفرستادند
 آن داخل گوفه میشود جمیع منافقان را که شکاکند عرصه تیغ یسویخ میگرداند و قمرها را
 عیان ایشارا خراب میکند و آنانرا که بازی میکنند بقتل میفرستاد تا بعدیکه تعدادی عزوجل
 راضی شود در کتاب مذکور ذکر نموده که ابو خدیجه از صادق علیه السلام روایت کرده که آنحضرت
 فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میکند امر ناز و احکامها آوردن از چنانچه رسول خدا و اولاد اسلام
 بخلافرا بامر جنت دعوت نمود در کتاب مذکور آورده که علی بن عقیب از پدرش روایت کرده
 روایت و فتنه قائم علیه السلام قیام میکند با عدالت حکم مینماید و در عصر اولیای دهم از میان خلائق
 برداشت میشود و راهها امن میباشد و زمین برگشتهای خویش را بیرون میآورد و هر حق از باطل
 خود برگرداند میشود و اهل هیچ دین باقی نمیماند مگر اینکه اهل اسلام میکنند و یایمان
 میشود و معروف میباشد آنها نشیئت قول خداوند سبحانه را «و له اسم من فی السموات
 والارض ملوعاً و اله ترجمون» یعنی کسانی که در آسمانها و زمین هستند از معجزات پندادند
 کردگار مطیع و مطاع میشوند و برگشته شما بسوی او خواهند شد و در میان خلائق بطریق دارد و
 خداوند تعالی حکم میکند پس در اینوقت زمین خزینه های خود را ظاهر دیر کثرت نموده و آشکار
 میگرداند و در اینوقت مردی از شما کسی پیدا نمیتواند بکند که مدتی باو بقصد بالعسل در
 حق وی نماید زیرا که همه مؤمنان غنی و خاندان میباشد بعد از آن فرمود که دولتها آخر دولتها
 است هیچ ظالمی که برای ایشان سلطنت مقرر شد باقی نمیماند مگر اینکه پیشتر از ما سلطنت
 میکنند برای اینکه نگویند در وقتیکه حسن سلوک و رفتار ما را می بینند که اگر ما هم سلطنت
 بریم هر آینه بطریق و سیرت ایشان رفتار میکنیم و ایست معنی قول خدای تعالی «و العاقبة
 للمتقين» یعنی عاقبت کار برای متقین است پس آخر دولتها دولت ائمه (ع) میباشد
 در کتاب مذکور ذکر نموده که ابی بصیر از یاق علیه السلام در حدیث طولانی روایت کرده که آنحضرت
 فرمود که چون قائم علیه السلام قیام میفرماید بگوفه میآید و چهار مسجد در آنجا خراب میکند و
 مسجد کنگره را در دوی زمین باقی نمیماند مگر اینکه کنگره های آنرا خراب میکند و
 آنها را بکنگره میگذارد و راههای بزرگ را پیشی شاهراها را وسیع میگرداند و هر بنیره که
 شرف برافت آنرا میشکند و میزها را و اولاد آنها را که مشرف بر آنها اند برهم میزند و
 بدنی باقی نمیگذارد مگر اینکه آنرا زایل میگرداند و میبرد و سستی باقی نمیگذارد مگر
 اینکه آنرا بریا میدارد و شهر فسطاطیه و چین و کوههای دین را میگرداند پس هفتسال

امام قائم آل محمد بنی شریعت لائیں گے اور نئے احکامات جاری کریں گے

الاحكام الغائبه یا تشریعت جدیدہ و پجری احکام جدیدہ

IMAM MEHDI WILL BRING NEW SHARIAH
AND COMMANDMENTS.

نہاد اسلام بزمہ دم تالیف علامہ محمد باقر عالی شیخ اہل بیت

علامات للہود

۵۹۷۔

در حالیکہ اسباب جنگ در بر گزیدہ اند و آنحضرت میگویند کہ از مرجعہ آمدن یا تجاوز کرد
یاد را بولان نامہ احتیاج نیست پس آنحضرت شمشیر کشیدہ و ہمہ ایشان را بقتل میرساند بعد از
آن داخل گوتہ میشود جمیع منافقان را کہ شکار کند عرصۂ تیغ یزدیخ میگرداند و قسرها
علم را بشمارا خراب میکند و آنرا کہ باری میشکند بقتل میرساند تا ہمہ بیکہ بخدای عزوجل
راضی شود۔ در کتاب مذکور ذکر نموده کہ ابو عبدیہ از صادق علیہ السلام روایت کرده کہ آنحضرت
فرمود کہ چون قائم علیہ السلام قیام میبرد امر تازہ و احکام میآورد تازہ چنانچہ رسول خدا و اول اسلام
خلایق را بامر جدید دعوت نمود در کتاب مذکور آورده کہ علی بن عقبہ از پدرش روایت کرده
لوگتہ وقتیکہ قائم علیہ السلام قیام میکند با عدالت حکم مینماید و در ہر روز او ظلم زمین از میان خلایق
برداشتہ میشود و بر اہم امن میباشد و زمین پر گنہای خویش را بیرون میآورد و ہر حق از باطل
خود بر گرداندہ میشود و اہل ہیج دین باقی نمیمانند مگر اینکہ اہل اسلام میکنند و با ایمان
مشہور و معروف میباشد آیا نشیدہ قول خداوند سبحانہ را • ولہ اسلام من قر السورۃ
والادب طوعاً و آلہ ترجمہ زمین • یعنی کسانی کہ در آسمانها و زمین هستند از جمیع قالب پندارندہ
کردہ کار مطیع و مہر دار میشوند و بر کشت شمشیر سوی او خواهند شد و در میان خلایق بطریق دارد و
بعد از آنکہ حکم میکند پس دوا بنوقت زمین خربہ ہائی بخورد و ظاہر در کائنات خویش را آشکار
میگرداند و در اینوقت مردی از شہا کسی پیدا میشود کہ مدقہ پای بندہ بالحقان در
حق وی نماید زیرا کہ ہمہ مؤمنان غنی و فاقہار میباشد بعد از آن فرمود کہ دوا بعد از آخر دوا
است و هیچ طلبی کہ برای ایشان مصلحت مفروضہ باقی نمیداند مگر اینکہ بیشتر لزماً مصلحت
میکند برای اینکہ نگویند در وقتیکہ حسن سلوک و رفتار ما را می بینند کہ اگر ما ہم بسلطنت
برسیم ہر آیتہ بطریق و سبب ایشان رفتار میکنیم و ایست معش قول خدای تعالی • والذائقۃ
للتقوی • یعنی عقابت کار برای متقیانست پس آخر دوا دوا انتہ (م) میباشد
در کتاب مذکور ذکر نموده کہ این بعد از باقر علیہ السلام در حدیث طولانی روایت کرده کہ آنحضرت
فرمود کہ چون قائم علیہ السلام قیام میبرد بگوتہ میآید و چہار مسجد در آنجا خراب میکند و
مسجد کنگرہ دار در دوی زمین باقی نمیمانند مگر اینکہ کنگرہ های آنرا خراب میکند و
آنها را بکنگرہ میکشد و دوا ہای بزرگ را پیشی شاہراہ را وسیع میگرداند و ہر شجرہ کہ
بطرف برافست آنرا میکشد و میزایا را و نادرانہا را کہ مشرف بر اہم اند بر ہم میزند و
بہمن باقی نمیکشد مگر اینکہ آنرا زایل میگرداند و بر میدارد و سنی باقی نمیکند مگر
اینکہ آنرا بر زمینہا در شہر فسطاطیہ و چین و کورہای دیہاترا مسخر میگرداند پس ہنسا

وعلامت همه اینها درعشق است در کتاب قرب الانساز از این سید اواز ازادی روایت کرده او گفته که من دابو بصیر بتقدم صادق علیه السلام داخل شدیم و علی بن عبدالمطلب هم با ما بود پس بخدمت آنحضرت عرض کردم که آیا توئی صاحب ما فرمود که آیا صاحب شما هشتم یعنی صاحب شما یستم زیرا که صاحب شما قائم علیه السلام است یا اینکه صاحب شما جوانیست تازه. و بعد بطریقی در کتاب احتیاج از یزید بن وهب جعفی از احسن بن علی بن ابیطالب از پدرش سالی الله علیه و آله روایت نموده که آنحضرت فرمود که خداوندی در آخر زمان بود و در کارش که مانند ملک خوار است و دوایم نادانی غلاتی مرد را میبرد میگرداند و او را با علامتی خود مویب میکند و باران وی را از چیزهای بد تنگ میدارد و در مقابل رنج و تعبش بار یاری میکند و صورت میدهد و او را بر همه اهل زمین غالب میگرداند تا اینکه از راه میل و رغبت با وزراء اجبار و اکراه دین اسلام را قبول نمایند زمین را بر اعدا و قسط و نور و برهان میگرداند همه اعلای شهرها باطاعت و زمین وی میبایند کفاری نمیباشد مگر اینکه ایمان میآورد و بدکرداری نمیشاید مگر صالح و بیکو کار میشود و در ملک خود با درندگان مصالحه میکند و زمین نباتات خود را جبرویناند و آسمان برکش را تزلزل میگرداند و خزاین زمین برای وی ظاهر و آشکار میشود و چهل سال بیابان مشرق و مغرب هلاک میشود پس طلوعی باد برای کسیکه ایام آنحضرت را بیابد و کلام او را بشنود و آنرا بگوید که اخبار مختلفه که در خصوص بیان مقدار ایام سلطنت او در شده بعضی از آنها محمولست برده محنت سلطنتی یعنی همه محنت سلطنتی فلان متناوب بشود و بعضی از آنها بر زمان استقرار دولت محمولست و بعضی دیگر محمولست بر حساب سال و ماه که در نزد ما است بعضی بر سال و ماه آنحضرت که حاوانی اند محمولست و الله یعلم - شیخ صدوق در کتاب کمال الدین از محمد بن ابراهیم بن اسحق اواز حسین بن منصور اواز غنم بن هرون هاشمی از احسن بن عیسی اواز احمد بن سلیمان بن هادی از ارموی بن هشام اواز ابراهیم بن محمد بن اواز بدشی غنم اواز بدشی امیر المؤمنین علیه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود که رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود که ممدی از ما اهل بیت است خدا کار او را دوست میدارد و در روایت دیگر بدین شرح و لغو است که خدا کار او را دوست دارد و یک شب اصلاح میکند در کتاب مذکور از اعلی القالی اواز محمد بن مالک اواز احسن بن محمد صحابه از احمد بن حرث اواز مغضی بن عمر اواز صادق علیه السلام او از پدرش علیه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود که در وقتی که قائم علیه السلام قیام میکند این آیه را تلاوت میفرماید فقرت منکم لیا شتمکم فذهب الی دبی معکما و جعلنی من الدرساین؛ یعنی از شما گرفتم و در وقتی که از شما گرفتم پس برورد کار من شریستی و بگوئی بمن عطا فرمود و مرا از جمله فرستادگان

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت! امام غائب دعویٰ نبوت کریں گے کہ اللہ کے حکم سے نبی مرسل بنا کر بھیجا گیا ہوں الامام المغانب سوف يدعى النبوة !!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHET HOOD.

بحار الانوار ج ۱۰ صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۳

خروج آنحضرت

۱۰۲

وعلامت همه اینها درعشق است در کتاب قرب الانسا از ابن سعد افراز اردی درویش کرده او گفته کہ من دابو جبر بندهم صادق علیه السلام داخل شدیم وعلی بن عبدالعزیز ہم با ما بود پس بعد از آنحضرت عرض کرد کہ آیا نبوی صاحب ما فرمود کہ آیا صاحب شما هشتم یعنی صاحب شما یستم زیرا کہ صاحب شما قائم علیه السلام است یا اینکه صاحب شما جوان است تا آنکہ حدیث طبرسی در کتاب احتجاج از یزید بن وہب جہش ادا حسن بن علی بن ابیطالب ادا از پدرش سابق علیه السلام روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ خداوند مای در آخر زمان وارد روزگاریکہ مانند سناک خوار است و دو ایام نادانی اخلاق مرد میرا میریز میگرددند واورا با غلامیکہ خود مرید میگردد وایران وی را از چیزهای بد نکم میدارد و در مقابل و نفع و تبش باوی یاری میکند و تسرت میدهد و اورا بر همه اهل زمین غالب میگرددند تا اینکه از راه میل و رغبت با از راه اجبار و اگر اهل دین اسلام را قبول نمایند زمین را بر از عدل و قسط و نود ویرهان میگرددند همه اعیان شهرها باطاعت وین وی می آیند کافری قیامت مگر اینکه ایمان پیداورد و بد کرداری تمییزد مگر صالح و نیکو کار میشود و در ملک خود با وزنه گان مصالحه میکند و زمین نباتت خود را جبر و یابد و آسمان برکش و نازل میگرددند و غزاین زمین برای وی ظاهر و آشکار میشوند چو ملک باین مشرق و مغرب مالک میشود پس طوسی یاد برای کسیکہ ایام آنحضرت را بیابد و کلام اورا بشنود و آن کو بد کہ اخبار مختلفه که در خصوص بیان مقدار ایام سعادت آنحضرت وارد شده بعضی از آنها محمول است بر عهد محبت سلطنتی یعنی همه حدیث سلطنتی فلان مقدار میرسد و بعضی از آنها بر زمان استقرار دولت محمول است و بعضی دیگر محمول است بر حساب سال و عمار که و نزد جا است و بعضی بر مال دماء آنحضرت که اولانی اند محمول است و الله یعلم - شیخ صدوق در کتاب کمال العین از محمد بن ابراهیم بن اسمعیل او از حسین بن منصور ادا از یحیی بن هرون فاشمن ادا از احمد بن محمد او از احمد بن محمد بن ابی ایوب ادا از معاویہ بن شهاب او از ابراهیم بن محمد بن سنانہ ادا از پدرش عبد الوہاب بن ابی العزیز علیه السلام روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ رسول خدا صلی الله علیہ و آله و سلم فرمود کہ مدی انما اهل نیست است خدا کار آفر و در یک شب درست میکند و در روایت دیگر بدین شرح و لفظ است کہ خدا کار آفر و در یک شب اصلاح میکند هر کتاب مذکور از ملائکای آواز چندین مالک از آن حسین بن محمد صانع از احمد بن حرث اواز متفق بن عمر او از صادق علیه السلام او از پدرش علیه السلام روایت نموده کہ آنحضرت فرمود کہ در دقیقه قائم علیه السلام قیام میکند این آیه و ثلاث میفرماید و قدرت منکم لما یشتکم قوهی ای دبی منکم و جعلی من الدوسلین یعنی از شما که بنم در دقیقه از شما سریدم پس بر روزگار من شر یعنی و یزیدی بن عطاء فرمود و مرا از جمله فرستاد کلا

کردم اینها را در وقتی خواهم کرد که در عالم شود پنهان و مستور کرده ام و از واقع شدن اینها
 چاره نیست در آن زمان ترا و همه سوار گان و پیادگان لشکر ترا هلاک خواهد نمود پس برو هر چه
 میخوانی بکن پس بدو تنگ تو تا روز وقت سلویم از چهل لغت مهلت دادم شدگانی مؤلف میوید
 ظاهر اینست که این علامات مذکوره با هلاک نمودن شیطان و تابعان او در همه ارباب پیغمبر واقع
 او واقع نمیشود بلکه کفایت میکند اینکه در بعضی اوقاتی که بعد از بعثت پیغمبر است واقع شود
 و اینوقت نیست مگر خلافت قائم (علیه السلام) چنانچه در اخبار سابق گذشت و بعد از این هم مذکور
 خواهد شد - و سید علی بن محمد النعمانی در کتاب الغیبه باستاند خود از باقر (علیه السلام) روایت نموده که آن
 حضرت فرمود چون قائم ها اهل بیت ظاهر میگردند این آیات را تلاوت میفرمایند * فترت منکم
 لما خنتکم فوجب لی ربی حکما * یعنی در وقتی که از شما فرار نمودم پس برود کار من ایست
 و پیغمبری عطا فرمود پس از هلاکت نفس خود ترسیدم فرار کردم وقتی که خدای تعالی بمن اذن
 داد و کار مرا اصلاح آورد ظهور کرد و پیروز شما آمدم - و باستاند خود از احمد بن محمد آداری
 از رفع حدیث بابی بعید نموده او از صادق (علیه السلام) روایت کرده که آن حضرت فرمود که اگر
 قائم (علیه السلام) خروج نماید بعد از آنکه بسیاری از خلایق او را انکار کرده اند هر آینه در صورت
 چو آن بتزد ایشان بر میگرد و در اعتقاد امتش ثابت قدم نمی شود مگر هر آن مؤمنی که
 خدای تعالی در عالم خود اول عهد و پیمان گرفته باشد - و باستاند خود تا سماعه او از صادق (علیه السلام)
 روایت کرده که آن حضرت فرمود که گویا قائم را می بینم که در کوه ذی قاری با برهنه ایستاده
 مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا اینکه به امام ابراهیم (علیه السلام) میاید و در آنجا دعا میکند
 و باستاند خود از حضرت می او از باقر (علیه السلام) روایت کرده که آن حضرت فرمود جبرئیل در سمت دست
 راست و میکائیل از جانب دست چپش راه میدهند و نیز از آن حضرت روایت نموده که آن حضرت
 فرمود که چون قائم (علیه السلام) تمام میکند و داخل کوفه میشود هر آینه در آنوقت هیچ مؤمن ایمانده
 مگر اینکه در آنجا میباشد - و از کتله فضل بن شاذان از رفع حدیث نموده از سعد او از امام
 حسن عسکری (علیه السلام) روایت نموده که آن حضرت فرمود که محل و جای یکقدم از زمین کوفه
 در دست راست در نظر من از یکپایه خانه که در مدینه باشد - و از فضل بن شاذان از آن معین
 اسبغ روایت کرده او گفته که از صادق (علیه السلام) شنیدم میفرماید که هر کس در کوفه خانه دارد
 آنرا تنگ بدارد و از دست ندهد - و باستاند خود از باقر (علیه السلام) روایت کرده که آن حضرت فرمود
 که مهدی (علیه السلام) در شهر حیره - منزه میگرداند صفائی را در زیر درختی که شاخه اش کشیده و
 وراز است - و باستاند خود تا به شهر ارباب او از صادق (علیه السلام) روایت کرده که آن حضرت فرمود آقا

اہل تشیع کی طرف سے اعلان نبوت!

امام قائم و موعی کریں گے کہ رب نے مجھے نبوت و پیغمبری عطا فرمائی ہے

ادعاء النبوة من قبل الشيعة .

سید علی الامام الفائب أن الله بعثني نبيا و رسولا!!

IMAM MEHDI WILL DECLARE HIS PROPHETHOOD.

۴۴۴۔ علامہ انوار بزمہ دوم علامات ظاہرہ قائم (ع) کتب خانہ محمد باقر علی طبع ایران

کردم اپنا را درویشی خواهم کرد کہ در علم خود پہنای و مسود کردہ ام و از واقع شدن اپنا چارہ بستہ در آزمون ترا و ہمہ سوار کان و زیاد کان لشکر ترا ہلاک خواہم نمود پس بروہرچہ میفرمای پس بگوئیکہ تو تا روز وقت سلوہ از جہلہ ملت وادم شدگان می مولف میوید ظاہر نیست کہ این علامات مذکورہ با ہلاکت و دین شیطان و تباہی او و رہبہ ایام یطہر ذات ارواح نبیوہد بلکہ کفایت میکند اینکہ در بعضی اوقاتی کہ بعد از بعثت پیغمبر است واقع شود و اینوقت نیست مگر خلافت قائم علیہ السلام چنانکہ در اخبار سابق گذشت و بعد از این ہم مذکور خواہد شد ۔ و سید علی بن عبدالحمید در کتاب الذبیہ با سند خود از باقر علیہ السلام روایت نموده کہ آن

حضرت فرمود چون قائم ما اہلیت ظہور میکند این ایودا ثلاثہ میفرماید * ضرورت منکم لما خشتکم فوجب لی ربی حکما * پس در وقتی کہ از شما فرار نمود پس برود در کلان نبوت و پیغمبری عطا فرمود پس از ہلاکت نفس خود فرسیدم فرار کردم و رفتی کہ خدای تعالی بمن اذن داد و ذکر مرا اصلاح نمود ظہور کرد و نیزہ شما آمد ۔ و با سند خود از احمد بن محمد ازادی از رفع حدیث بابی بصیر نموده او از صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ اگر قائم علیہ السلام خود چ نماید بعد از آنکہ بسیاری از خلایق او را انکار کردہ اند ہر آئینہ در صورت چوہن بتزد ایشان بر میگردد و در اعتقاد امامتش ثابت قدم نمی شود مگر ہر آن مؤمنی کہ خدای تعالی در عالم خو اول عهد و پیمان گرفته باشد ۔ و با سند خود تا سماعہ اوائی صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ اگر بایا کہ در آن حضرت فرمود کہ گویا قائم را می بینم کہ در کوہ قبی طوی با پرہنہ ایستادہ مانند موسی بن عمران انتظار میکشد تا آنکہ بمقام ابراہیم علیہ السلام میاید و در آنجا دعا میکند و با سند خود از حضرمی اوائی باقر علیہ السلام روایت کردہ کہ آنحضرت فرمود جبریل در سمت راست و میکائیل از جانب دست چپش راہ میدرد و نیز از آن حضرت نزات نموده کہ آن حضرت فرمود کہ چون قائم علیہ السلام بقام میکند در داخل کوہ میشود ہر آئینہ در آنوقت ہیچ مؤمن نمیاند مگر اینکہ در آنجا میاید ۔ و از کتاب فضل بن شاذان از دفع حدیث نموده از سعد از او امام حسن عسکری علیہ السلام روایت نموده کہ آن حضرت فرمود کہ محل و جای یکتادم از زمین کوہ دوستر است در نثار من از یکباب خانہ کہ در مدینہ باشد ۔ و از فضل بن شاذان او از معین اسبغ روایت کردہ او گفتہ کہ از صادق علیہ السلام شنیدم میفرماید کہ ہر کس در کوہ خانہ وارد آئرا نگہ بدارد و از دست نہدہد ۔ و با سند خود از باقر علیہ السلام روایت کردہ کہ آن حضرت فرمود کہ ہمدی علیہ السلام دوشہر حیرہ خرم میگردد و سفینی را در زیر درختی کہ شاخہ ہایش کشیدہ و دراز است ۔ و با سند خود تا بہ بشیر بہائی از صادق علیہ السلام روایت کردہ کہ آنحضرت فرمود آبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب الفوائد
 من کتب الفوائد
 من کتب الفوائد
 من کتب الفوائد

منتخب

بصائر الدرجات

مجموعہ کتب

ایضاً کتب
 ایضاً کتب
 ایضاً کتب
 ایضاً کتب

کتاب الفوائد
 کتاب الفوائد
 کتاب الفوائد
 کتاب الفوائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کتاب الفوائد
 فی معرفۃ اللہ وکتابہ
 وکتابہ فی معرفۃ اللہ
 وکتابہ فی معرفۃ اللہ

منتخب

بصائر الدجیات

ترجمہ و تفسیر

ایضاً بحال محمد شریف شمس الدین
 الشافعی مولیٰ پاکستانی

القائمر

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وہابی عہدہ و انصارہ و بیٹی ندوی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
طراقتہ رماہ آل محمد رحمہ و کلہم
سلفہ و کلہم نکرہ حراماً و کلہ
نہی و نجسہ و فاحشہ داغم و غلہم
وجود و غشہ منہ منہ آدم علیہ
السلام ابی وقت قیام قائماتہ کل
ذلک بعدہ علیہا و یلہا ایہ
فیسترفان یہ فیفتنہ نہما فی ذلک
الوقت منظام من حضرتہ بصدیقہ
صلی الشجرہ و یا مرفا و اتخرج من
الارض فتخرجہما و الشجرۃ ثم بأمرہما
فتنہما فی الیم نسا

قال المفضل یا سیدی ذلک
آخر عذابہما
قال حیات یا مفضل و اللہ یرید
و لی حضرت السید الاحقر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و الصلی
الاحقر سید المرسلین و خاتمہ
الحسن و الحسن و الائمة علیہم
السلام و کل من محض الایمان محضاً
و من کفر عشا و لیتقن منہما بحجیم نعلہما
و لیتقن فی کل یوم و لیتقن الف تلذذ و ان
الحاماتہ

او آپ کے انصار کو فوج کیا ہوا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کا قہنی
ہوا اول محمد کا خون بہانا اور سرخون کا بہانا
سر نکاح حرام کا ذکر کرنا، ہرگز اجابت
ناحشہ گناہ، غلہم و جو رک آدم علیہ السلام
سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان
سے ذکر فرمائیں گے، حاضرین کی موجودگی
میں ان سب کا ان سے قصص میں لیں گے
پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل
ان کو اور درخت کو جلا دے گی، پھر ہوا
کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا
کر سمندر میں پھینک دے گی

مفضل فرمایا: مولانا یہ ان کے سب سے
آخر کا عذاب ہو گا؟
وہم: اے مفضل! سید اکبر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ، فاطمہ حسن حسین و ام
علیہم السلام کے سر میں پرے درجہ کے کافر
دوبارہ دنیا میں کریں گے، ان سے ان
کے ہر برس کا کام کا بدلہ لیا جائے گا، ہر
رات اور ہر دن میں ہزار وندہ قتل ہوں
گئے، جب تک اللہ تعالیٰ جانتا گا، ان
سے یہ سلوک ہو گا

شیعہ امام مہدی حضرت "اوم سے لے کر خود اپنے دور تک کے تمام گناہ
زنا، خیانت، فواحشات اور ظلم و جور کا قصاص لینگے"

يقتص المهدى ابتداء من آدم حتى زمانه لكل جريمة من الزنا والخيانة والظلم والجور الخ .

SHIA IMAM MEHDI WILL RETALIATE ALL THE SINS, SINCE HAZRAT ADAM'S PERIOD.

پہارہ العروجات از فاضل الجلیل محمد شریف بن شیر محمد شاہ رسولی البکستانی

44

اور آپ کے انصار کو ذبح کیا جزاء رسول
ارشاد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا
ہر اول محمد کا خون بہانا اور ہر خون کا بہانا
ہر نکاح حرام کا ذکر کرنا ہر زنا و خبیثت
ناحشہ و گنہم، ظلم و جور کا آدم عید السلام
سے لیکر قائم آل محمد تک سب کا ان
سے ذکر فرامیں گئے، حاضرین کی موجودگی
میں ان سب کا ان سے قصاص میں لیں گئے
پھر آگ کو حکم دیں گے وہ زمین سے نکل
ان کو اور درخت کو جلا دے گی، پھر مٹی
کو حکم دیں گے وہ ان کی راکھ کو اٹھا
کر کشتہ میں پھینک دے گی

مفضلؒ - مولاناؒ یہ ان کے سے

آخر کا عذاب ہوگا ؟

۱۰۴۔ اے مفصلؑ! سید اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام حسن حسین ائمہ علیہم السلام کے کوسن پر رہے درجہ کے کافر و بدکار و سناپیں کرتے رہے، ان سے ان کے ہر برے کام کا بدلہ دیا جائے گا۔ ہر راستہ اور ہر دین میں ہزار و ہفتہ نقل ہوں گے، جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے گا۔ اس سے ہر سو کو مٹا گا۔

دینی سے وابستہ اور انصاریہ و سنی مذہبی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ذرا تھوڑا سا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 سفار و کل فرج کلمہ حرام و کل
 نفعی و خیرت زنا حرام و دھم و ظلم
 وجود و غم مذہبی آدم علیہ
 السلام دینی و تہذیبی قائم رہا، کل
 ذلک پیدہ علیہا و یزیدہا ایہ
 فیہ ترفان بہ فیخص نہما فی ذلک
 الوقت بظلم من حضورہ بصلیہ
 علی الشجرہ و یا منہاذا تختہ من
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الشجرہ ثم یا منہا
 متشہما فی ایام نسفا

قال الفضل بن يسير في ذلك

آخرین فصل این کتاب

قال صيحات يا مفضل والله مردف
وليحييهم الربيع الاكبر محمد بن
الله صلى الله عليه وآله والصيحات
الاكبر اسير المؤمنين وخاطمه
الحسن والحسين والائمة عليهم
السلام وكل من يحض اليهم محضاً
ومحزوناً كرهنا ولقد عرفت ما يحجبهم
فلهذا يلقونني على غير وليدة الف تلويدان
الجماعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم جو کہ اللہ ہی پرست ہیں اور
نہ کہ کسی اور کو، ہم نے یہ کتاب
تشریف لایا ہے کہ اس میں
ہر ایک کو اس کی حاجت ملے

پودہ ستارے

(مجموعہ اضافہ)

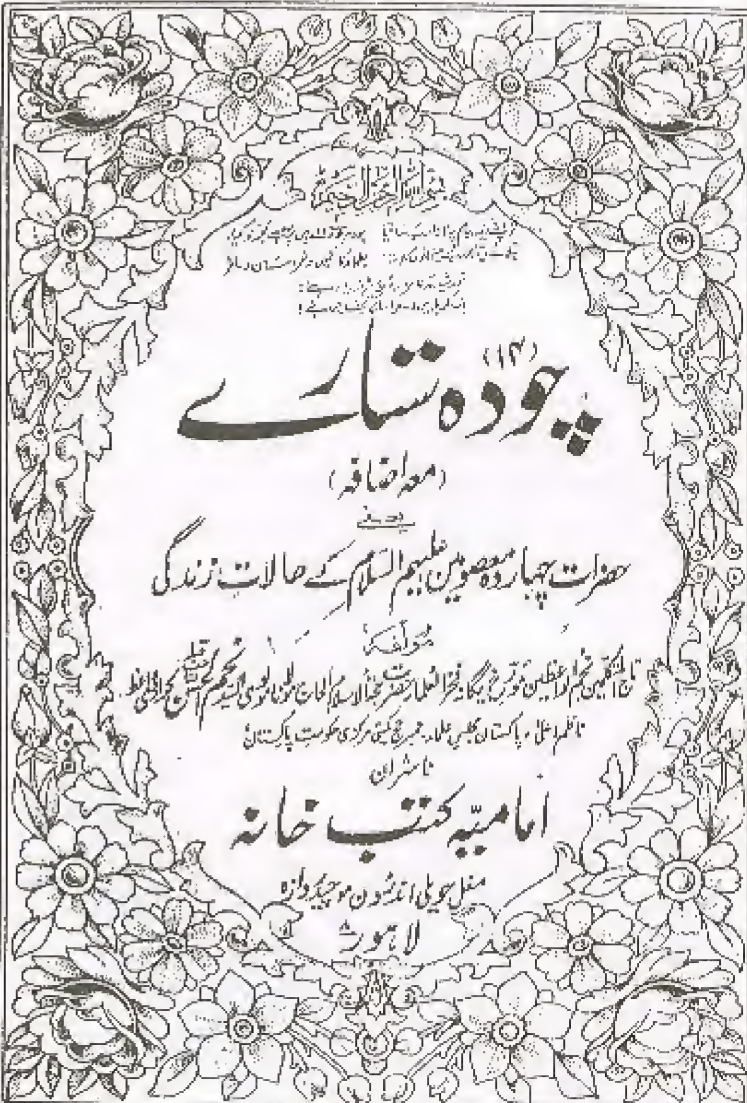
حضرت چہار معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مولانا
آغا ابراہیم شاہ عظیمی نور محمد یگانہ فخر اہل بیت حضرت خدایا علیہ السلام
ماہنامہ علم پاکستان مجلس علماء جمعیۃ کتب مرکزی حکومت پاکستان
نامہ شریانی

امامیہ کتب خانہ

منزل سویلی اندرون موجیہ وارہ

لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ترجمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ رب العالمین
 الحمد للہ رب العالمین
 الحمد للہ رب العالمین

پودہ شاہ

(معدہ اضافہ)

حضرت چہار معصومین علیہم السلام کے حالات زندگی

مؤلف: علامہ محمد باقر عظیمی
 ناشر: علامہ محمد باقر عظیمی، جامعہ اسلامیہ، لاہور
 پاکستان، لاہور

امامیہ کتب خانہ

منزل حویلی اندرون، مہجدوارہ
 لاہور

رکھا اور انھیں بھی اسی طرح دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ دیا جس طرح حضرت عیسیٰ کو محفوظ رکھا تھا (۳)۔
یہ سنی امت اسلامی سے ہے کہ زمین جنتِ خدا اور امام زمانہ سے خالی نہیں رہ سکتی (اصول کا نام، ص ۲۳)۔
طبع (مکشور) چونکہ جنتِ خدا اس وقت امام مہدی کے سوا کوئی دیکھتا، اور انھیں دشمن قتل کر دینے پر تیار ہوئے تھے اس لیے انھیں محفوظ و مستور کر دیا گیا۔ حدیث میں ہے کہ جنتِ خدا کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور انھیں کے ذریعہ سے روزی تقسیم کی جاتی ہے (بخاری، ص ۴۶)۔ یہ سنی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مظاہر تھے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ انھیں کی طرح ان کی غیبت بھی برقی یعنی جس طرح بادشاہ وقت کے مظالم کی وجہ سے حضرت نور، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت جیسری اور حضرت حمزہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عہد حیات میں مناسب وقت تک غائب رہ چکے تھے۔ اسی طرح یہ بھی غائب رہتے۔ (۴) قیامت کا آنا مسلم ہے اور واقعہ قیامت میں امام مہدی کا ذکر بتاتا ہے کہ آپ کی غیبت مصلحتِ خداوندی کی بنا پر ہوئی ہے (۵)۔
(۶) سورۃ انا انزلناہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول ملائکہ شب قدر میں ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ نزول ملائکہ انبیاء و اوصیاء ہی پر ہوا کرتا ہے۔ امام مہدی کو اس لیے موجود اور باقی رکھا گیا ہے تاکہ نزول ملائکہ کی مرکزی فرض پوری ہو سکے، اور شب قدر میں انھیں پر نزول ملائکہ ہو سکے۔
یہ سنی ہے کہ شب قدر میں سال بھر کی روزی وغیرہ امام مہدی تک پہنچا دی جاتی ہے اور کئی اس وقت پر گرتے رہتے ہیں (۷)۔ جیگر کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ دوسری بات ہے کہ عام لوگ انکس حکمت و مصلحت سے واقف نہ ہوں۔ غیبتِ امام مہدی اسی طرح مصلحت و حکمتِ خداوندی کی بنا پر عمل میں آئی ہے۔ جس طرح طواف کعبہ، رمی جمرہ وغیرہ ہے، جس کی اصل مصلحت خداوندیہ عالم ہی کو معلوم ہے (۸)۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ امام مہدی کو اس لیے غائب کیا جائے گا تاکہ خداوندی عالم اپنی ساری مخلوقات کا استخارہ کر کے یہ جانے کہ کیا بندے کو مرنے پر اور باطل پرست کو مرنے پر (اکمال الدین)، (۹) چونکہ آپ کو اپنی جان کا خوف تھا اور یہ لگتا ہے کہ "من خاف علی نفسه احتیاج الی الاستتار" کہ جسے اپنے نفس اور اپنی جان کا خوف ہر وہ پرشیدہ جوئے کو لازمی جانتا ہے۔ (المرتضیٰ)، (۱۰) آپ کی غیبت اس لئے واقع ہوئی ہے کہ خداوندی عالم ایک وقت یعنی میں آپ کو جو مظالم کئے گئے ہیں۔ ان کا بدلہ امام مہدی کے ذریعہ سے لے گا۔ یعنی آپ مجددِ اول سے لے کر نبیِ اُمیہ اور بنی عباس کے ظالموں سے مکمل بدلہ لیں گے۔ (اکمال الدین)۔

علامہ شیخ قدوسی عفی عنہ
ہیں کہ شہرِ صیقل کا یہاں سے کہ

غیبتِ امام مہدی جعفر جامعہ کی روشنی میں

کا نور ہوگا (۸) زمانعام ہوگا (۹) اچھی باغی ہوگا زمین بہت نہیں گی (۱۰) جھوٹا لون ملال بھجایا جائے گا۔
 (۱۱) رشوت عام ہوگی (۱۲) شہوت افشاری کی پیروی کی جائے گی (۱۳) دین کو دنیا کے بدلے بیجا جائے گا
 (۱۴) عزیز داری کی پرواہ نہ ہوگی (۱۵) اچھوتوں کو عامل بنایا جائے گا (۱۶) پرواہی کو کمزوری و کمزوری
 پر کھول دیا جائے گا (۱۷) ظلم و فحش کے طور پر کیا جائے گا (۱۸) بادشاہ و امرا فاسق و فاجر ہوں گے۔
 (۱۹) وزیر چھوٹے ہوں گے (۲۰) امانت دار خائن ہوں گے (۲۱) ہر ایک کے مددگار ظلم پر ہوں گے
 (۲۲) قاریاں خزان فاسق ہوں گے (۲۳) ظلم و جور عام ہوگا (۲۴) طلاق بہت زیادہ ہوگی -
 (۲۵) فسق و فحش نمایاں ہوں گے (۲۶) فریب کی گواہی قبول کی جائے گی (۲۷) شراب نوشی عام
 ہوگی (۲۸) افلاک بازی کا نور ہوگا (۲۹) سچی یعنی عورتیں عورتوں کے ذریعہ شہوت کی آگ بجھائیں
 گی (۳۰) مال خدا و رسول کو مالِ فہیت بھجایا جائے گا (۳۱) صدقہ و خیرات نہ بجا کر فائدہ
 اٹھایا جائے گا (۳۲) شریروں کی زبان کے خوف سے نیک بندے خاموش رہیں گے (۳۳)
 شام سے سبائی کا خروج ہوگا (۳۴) یمن سے بانی برآمد ہوگا (۳۵) مکہ اور مدینہ کے درمیان ہتھیار
 اُٹھ زمین و جنس جائے گی (۳۶) لوگوں اور مقام کے درمیان آبی لکھڑ کی ایک معجزہ قوت ہوگی
 (نور الانوار ص ۱۵۵ طبع مصر) (۳۷) بنی عباس میں شدید اختلاف ہوگا (۳۸) دار شعبان کو
 شہر گریں اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گرہن ہوگا (۳۹) لڑال کے وقت آفتاب ناوقت مصر
 قائم رہے گا۔ (۴۰) مغرب سے آفتاب نکلے گا (۴۱) نفس و کبر اور شر صالحین کا قتل (۴۲) مسجد
 کو فکری دیوار غریب و برباد کر دی جائے گی (۴۳) غزاسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے برآمد ہوں
 گے (۴۴) مصر میں ایک مغربی کا نام ہوگا (۴۵) ترک جزیرہ میں ہوں گے (۴۶) روم روم میں
 پہنچ جائیں گے (۴۷) مشرق میں ایک ستارہ نکلے گا جس کی روشنی مغرب تک پھیلے گی (۴۸) ایک
 شرعی ظاہر ہوگی جو آسمان اور شہر پر غالب آجائے گی (۴۹) مشرق سے ایک لڑبست آگ
 بھڑکنے لگی جو ۳ یا ۴ روز باقی رہے گی اور بروایت خلیفہ ص ۱۰۷ آگ مغرب تک پھیل کر عالم کو
 تیس شمس کر دے گی (۵۰) عرب مختلف بلاد پر قابض ہوں گے اور عجم کے بادشاہ کو مغرب کر دیں
 (۵۱) مصری اپنے بادشاہ و عالم کو قتل کر دیں گے۔ (۵۲) شام نہاب و برباد ہو جائے گا (۵۳) قیس
 عرب کے جھنڈے مصر پر لہرائیں گے (۵۴) غزاسان پر بنی کندہ کا پرچم لہرائے گا (۵۵) فرات کا پانی
 اس درجہ چڑھ جائے گا کہ کو فکری کی گلی کوچوں میں پانی ہوگا (۵۶) عدد و عریان نبوت ظاہر ہوں گے
 (۵۷) انور اولاد ابو طالب سے و عجمی دست کریں گے (۵۸) بنی عباس کا ایک خلیفہ غم و غم
 طولا و خافتیر، نذر آتش کیا جائے گا (۵۹) بغداد میں کرج میسائل بنایا جائے گا (۶۰) سیاہ آندھی
 کا آنا (۶۱) زلزلوں کا آنا (۶۲) اکثر مقام پر زمین کا و جنس جانا (۶۳) موت فحشاء یعنی انکھائی موت

نظر رکھ کر دیکھ رہا ہے۔ لوگ قرابین پیغمبر اور آئمہ علیہم السلام کی تکذیب کر رہے اور عوام مسلم بلاوجہ اعتراضات کر کے اپنی ملاقات غراب کر رہے ہیں اور شاید اسی وجہ سے مشہور ہے کہ برب دنیا میں چالیس مروج کاٹل رو جائیں گے۔ تب آپ کا خطور ہوگا۔ (۲۷) حضرت حفصہ جو زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک زندہ اور موجود رہیں گے۔ انھیں کی طرح حضرت امام ہمدی بھی زندہ اور باقی ہیں اور قیامت تک موجود رہیں گے اور جب کہ حضرت حفصہ کے زندہ اور باقی رہنے میں مشکلاؤں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ حضرت امام ہمدی کے زندہ اور باقی رہنے میں بھی کوئی اختلاف کی وجہ نہیں ہے۔

نبیست صغریٰ و کبریٰ اور آپ کے رفرا | آپ کی نسبت کی دو حیثیت تھی، ایک صغریٰ اور دوسری کبریٰ نبیست صغریٰ کی مدت ۵۵ یا ۷۲ سال تھی۔ اس کے بعد نبیست کبریٰ شروع ہوگئی۔ نبیست صغریٰ کے زمانہ میں آپ کا ایک نائب خاص ہوتا تھا جس کے زیر انتظام ہرقدم کا نظام چلتا تھا۔ سوال و جواب، خمس و زکوٰۃ اور دیگر مراحل اسی کے واسطے طے ہوتے تھے مخصوص مقامات محدودہ میں اسی کے ذریعہ اور سفارش سے سفارہت قرار دئے جاتے تھے۔

سب سے پہلے جنہیں نائب خاص ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا نام نامی واکیم گرامی حضرت عثمان بن سعید عمری تھا۔ آپ حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن مکی علیہ السلام کے معتد خاص اور اصحاب غلص میں سے تھے۔ آپ عبید بن اسد سے تھے آپ کی کنیت ابوہریرہ تھی، آپ سامروہ کے قریب مکہ کے رہنے والے تھے۔ وفات کے بعد آپ بغداد میں دروازہ جہد کے قریب مسجد میں دفن کئے گئے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد حکم امام علیہ السلام آپ کے فرزند حضرت محمد بن عثمان بن سعید اسلمی منزلت پر فائز ہوئے، آپ کی کنیت ابو جعفر تھی۔ آپ نے انہیں وفات سے مراد قبل (یعنی قبر گھرواوا) تھی، آپ کا گناہ تھا کہ میں یہ اس لیے کر رہا ہوں کہ جسے امام علیہ السلام نے بنایا ہے اور میں اپنی تاریخ وفات سے واقف ہوں۔ آپ کی وفات جمادی الاول ۷۱ھ میں واقع ہوئی اور آپ ماں کے قریب بمقام دروازہ کوہ سربراہ دفن ہوئے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد بواسطہ مرحوم حضرت امام علیہ السلام کے حکم سے حضرت حسین بن زرارہ اس منصب عالیہ پر فائز ہوئے جو جعفر بن محمد بن عثمان سعید کا گناہ اگر میرے والد حضرت محمد بن عثمان نے میرے سامنے حضرت حسین بن زرارہ کو اپنے بعد اس منصب کی ذمہ داری کے متعلق امام علیہ السلام کا پیغام پہنچایا تھا حضرت حسین بن زرارہ کی کنیت ابو قاسم تھی آپ محمد بن جعفر کے رہنے والے تھے۔ آپ خفیہ طور پر محمد بن ابی اسلمہ کا دورہ کیا کرتے تھے۔ آپ دونوں فرقوں کے نزدیک معتقد تھے۔

علی مسجد میں سو رہے تھے، اسٹن میں حضرت رسول کریم تشریف لائے، اور آپ نے فرمایا: "قہر
یا دابستہ اللہ!" اس کے بعد ایک دن فرمایا: "یا علی! اذاکان اخر جکی اللہ الخ!" اسے علی!
بب دنیا کا آخری زمانہ آئے گا، تو خداوند عالم تمہیں براہِ خدا کرے گا۔ اس وقت تم اپنے دشمنوں
کی پیشانیوں پر نشان لگا دو گے۔ (مجمع البحرین ص ۱۲۷) آپ نے بھی فرمایا: "کرم علی دابستہ اللہ!"
پس لغت میں ہے کہ وہ اب کے معنی پیروں سے چلنے پھرنے والے کے ہیں۔ (مجمع البحرین ص ۱۲۷)۔

کثیر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آل محمد کی حکمرانی جسے صاحب ارجح المطالب نے باوجود
لکھا ہے اس وقت تک قائم رہے گی جب تک دنیا کے تقیم ہونے میں چالیس لاکھ باقی رہیں گے۔

(ارشاد مہند ص ۱۳۷ و اعلام الوری ص ۱۶۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چالیس دن کی مدت قبروں
سے مردوں کے نکلنے اور قیامت کبریٰ کے لیے ہوگی جس وقت حساب و کتاب و حساب و کتاب و حساب و کتاب

اور دیگر لوازم قیامت کبریٰ اسی میں آدا ہوں گے۔ (اعلام الوری ص ۱۶۵) اس کے بعد حضرت علی
علیہ السلام لوگوں کو جنت کا پروانہ دیں گے۔ لوگ اُسے لے کر کل صراط پر سے گزریں گے۔ (صواعق

محرقة علامہ ابن حجر مکی ص ۱۷۷ و اسعاف الرطب ص ۱۷۷) پھر آپ حمزہ کو شری
رنگداری کریں گے۔ جو دشمن آل محمد حمزہ کو شری ہو گا، اُسے آپ اٹھادیں گے۔ (ارجح المطالب ص ۱۶۷)

پھر آپ نوار الحکمہ یعنی محمدی جہنم کو جنت کی طرف اٹھائیں گے، پھر اسلام آگے آگے ہوں گے۔
ایمبار اور شہدار و صالحین اور دیگر آل محمد کے ماننے والے پیچھے ہوں گے۔ (مناف المطالب ص ۱۶۷)

قلمی و ارجح المطالب ص ۱۶۷) پھر آپ جنت کے دروازے پر جائیں گے اور اپنے دوستوں کو بغیر
حساب و داخل جنت کریں گے اور دشمنوں کو جہنم میں بھونک دیں گے۔ (کتاب شفا قاضی عیاض و

صواعق محرقة) اسی لیے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت
عثمان اور بہت سے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا تھا کہ اعلیٰ زمین اور آسمان دونوں میں میرے وزیر ہیں

اگر تم لوگ خدا کو راضی کرنا چاہتے ہو تو اعلیٰ کو راضی کرو، اس لیے کہ علی کی رضا خدا کی رضا اور علی
کا غضب خدا کا غضب ہے۔ (مودۃ القرنی ص ۵۵-۶۳) علی کی محبت کے بارے میں تم سب کو

خدا کے سامنے جواب دینا پڑے گا اور تم علی کی مرضی کے بغیر جنت میں نہ جا سکو گے اور علی سے کہہ
دیا کہ تم اور تمہاری شیعہ "خیر المرء" یعنی خدا کی نظر میں اچھے لوگ ہیں۔ یہ قیامت میں خوش ہوں گے

اور تمہارے دشمنی ناشاد و نامراد رہیں گے، ملاحظہ ہو کنز العمال جلد ۲ ص ۲۱۷ و تحفہ اشعاع عشریہ
ص ۱۶۷ تفسیر فتح البیان جلد ۱ ص ۲۳۳)۔

سید نجم الحسن کراروی

کوثر مولانا صاحب پشاور سٹی

احل تشیع کا من گھڑت عقیدہ

عقیدہ اہل التشیع المختارۃ

SELF CREATED DOCTRINE OF SHI'ITE

۶۰۲

میں ایسے بڑے فتنہ کے ساتھ گئے اور حضرت امام محمد علی علیہ السلام کے مد میں جو لوگ زندہ ہوں گے ان کی تعداد چار ہزار ہوگی (غایۃ المقصد و مبداء ص ۷۷) شہدار کو بھی رجعت میں لانا پوری زندگی ہی جانتے گئے تاکہ اس کے لیے رجعت آئے اس سے اہیت کے حکم عمل نفسی ذائقۃ الموت کی تکمیل ہو سکے اور انھیں موت کا مزد نصیب ہو جائے (غایۃ المقصد و مبداء ص ۷۷) اس رجعت میں بعد قرآنی آل محمد کو حکومت عام عالم دی جائے گی، اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جس پر آل محمد کی حکومت نہ ہو، اس کے متعلق قرآن مجید میں "ان الارض بیضا ہا علی اسی الصالحین" و "رسول ان یمن علی الذین استضعفوا فی الارض و یجعلہا علیہم" موجود ہے (حق الیقین ص ۷۷)۔

اب رہا یہ کہ کائنات کی ظاہری نگاہ سے بدوہداشت آل محمد کے پاس کہ تک رسد گئی اس کے متعلق ایک روایت آٹھ ہزار سال کا سوال دے رہی ہے اور یہ یہ جانتے ہیں کہ میرزا حسین صاحب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیر قورانی حکومت کریں گے اور دیگر آثار میں ان کے وزراء اور سفراء کی حیثیت سے ممالک عالم میں انتظام و انصرام فرمائیں گے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ہر امام علی الترتیب حکومت کریں گے۔ حق الیقین وغیرہ تصدیر حضرت علی علیہ السلام اور نظام عالم پر قورانی کے متعلق قرآن مجید میں بصر امت موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"انصرخنا لہم و ابسنہ۔ من الارض" (پ ۱۰ صفحہ ۷)

علاوہ کے قرآنی شیعہ روشنی کا اتفاق ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ ملاحظہ ہو میزان الموعود آل عواد زہری و عالم التذلل علامہ مغربی و حق الیقین علامہ مجلسی و تفسیر صفائی علامہ حسن فیض اس کی طرف توجہ دیتے ہیں بھی اشارہ موجود ہے۔ (تذکرۃ المحققین ص ۷۷)۔ آپ کا کام یہ ہوگا کہ آپ ایسے لوگوں کی تصدیق نہ کریں گے جو خدا کے مخالف اور اس کی آیاتوں پر یقین نہ رکھنے والے ہوں گے۔ وہ صفحا اور مرد کے درمیان سے برآمد ہوں گے ان کے ہاتھ میں حضرت سیدان کی انگوٹھی اور حضرت محمد بن کا عطا ہوگا۔ جب قیامت قریب ہوگی تو آپ عطا اور انگوٹھی سے ہر مومن و کافر کی پیشانی پر نشان لگائیں گے۔ مومن کی پیشانی پر ہذا مومن حقا اور کافر کی پیشانی پر "ہذا کاذب حقا" تحریر ہو جائے گا۔ ملاحظہ ہو: (کتاب ارشاد الطالین اخوندرو بزنہ ص ۷۷) و قیامت نامہ تدرۃ المتعین علامہ فریح الدین ص ۷۷ علامہ بدوی کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے ص ۷۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ دانت الارض و دوسرے وقت نکلا گا اور جب اس دانت الارض کا عمل وہ آگد شریط ہو جائے گا تو باقی قورہ بند ہو جائے گا اور اس وقت کسی کا ایمان نہ لانا کر نہ ہوگا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت

ظہورِ آش کے بعد

نادر کے بعد حضرت امام محمدی علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے نیکاب لگا کر کھڑے ہوئے۔ اب تک سایہ آپ کے سر مبارک پر ہوگا، آسمان سے آواز آتی ہوگی کہ ”یہی امام محمدی ہیں“ اُس کے بعد آپ ایک منبر پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیں گے اور دین حق کی طرف آسنے کی سب کو ہدایت فرمائیں گے۔ آپ کی تمام سیرت پیغمبر اسلام کی سیرت ہوگی اور انھیں کے طریقہ پر عمل پیرا ہوں گے۔ ابھی آپ کا خطبہ جاری ہوگا کہ آسمان سے جبریل دیکھا گیا کہ اگر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہوگی۔ ہزاروں ملائکہ کی بیعت کے بعد وہ ۳۱۲ مؤمنین بیعت کریں گے جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو چکے ہوں گے۔ پھر عام بیعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔ دس ہزار افراد کی بیعت کے بعد آپ سب سے پہلے کوثر تشریف لے جائیں گے، اور دشمنانِ اہل حق کا قلع کنج کریں گے۔ آپ کے ہاتھ میں عصا سے ٹوٹن ہوگا جو آٹھ سو کا کام کرے گا اور طوارِ حامل ہوگی یہ لہجیات مجوسی صلی، تواریخ میں ہے کہ جب آپ کوثر پہنچیں گے تو کوئی ہزار کا ایک گروہ آپ کی مخالفت کے لیے نکل پڑے گا، اور کہے گا کہ یہ بنی ظالمہ کی ضرورت نہیں، آپ واپس جاسیے یہ سن کر آپ تلوار سے اُن سب کا قصہ پاک کر دیں گے اور کسی کو بھی زخم نہ چھوڑیں گے۔ جب کوئی بھی دشمن اہل حق اور منافق وہاں باقی نہ رہے گا تو آپ ایک منبر پر تشریف لے جائیں گے اور واقعہ کربلا کا ذکر کریں گے یعنی مجلسِ حسینؑ چھیں گے۔ اُس وقت لوگ جو گریہ ہو جائیں گے اور کسی گھٹنے نہک رونے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر آپ حکم دیں گے کہ مشدّد حسینؑ تک شرفات کاٹ کر لائی جائے اور ایک مسجد کی تعمیر کی جائے جس کے ایک ہزار دروازے ہوں، چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اس کے بعد آپ زیارت سرور کائنات کے لیے مہذبہ سورہ تشریف لے جائیں گے۔ (اعلام الدینی ۲۶۳، ارشادِ مفید ص ۵۳۲ نورالابصار ص ۱۵۵)۔

تقدوة الحذیقین شاہ رفیع الدین رقمطراز ہیں کہ حضرت امام محمدی جو علم لدنی سے بھرپور ہوں گے جب کہ آپ کا ظہور ہوگا اور اس ظہور کی شہرت اطراف و اکناف عالم میں پھیلے گی تو افواجِ مہذبہ و کرامت آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور شام و عراق و چین کے ابدال اور اولیاءِ خدمت تشریف میں حاضر ہوں گے اور عرب کی فوجیں جمع ہو جائیں گی، آپ اُن تمام لوگوں کو اُس خزانہ سے مال دیں گے جو کعبہ سے برآمد ہوگا۔ اور مقامِ خزانہ کو ”مناجی الحکیمہ“ کہتے ہوں گے، اسی اثنا میں ایک شخص خراسانی بنام فرج کے کہ حضرت کی مدد کے لیے مکہ معظمہ کو روانہ ہوگا، راستہ میں اِس لشکرِ خراسانی کے مقتدرہ الجیش کے کمانڈر منصور سے نصرانی فوج کی ٹکر ہوگی، اور خراسانی لشکر نصرانی فوج کو پسپا کر کے

جامعہ المصطفویہ دارالعلوم دیوبند

اسلم القتال

جلد دوم

ترجمہ

منتہی الآمال

تالیف

شفیع المحدثین اقامی شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ

مؤلف کی تصدیق و تصدیق

مؤلف کی تصدیق

مؤلف کی تصدیق

مترجم

مولانا سید صفدر حسین قلی خاں

اقامیہ ریپبلکیشن گنٹ روڈ لاہور پاکستان

پر دانہ کی۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو جس کے سپرد کیا تھا، پس زحیں خاتون رونے لگیں تو آپ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیتے گا اور بہت جلد ہی اسے تیرے پاس لڑھکیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰ محمد کو مادر موسیٰ کی طرف پٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف پٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں نہٹیں ہوں پس حکیمہ نے پوچھا کہ یہ پرندہ کون تھا کہ صاحب الامر کو آپ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آنکہ علیہ السلام کے ساتھ موعود ہے جو انہیں خدا کی طرف سے موفّق کرتا ہے اور خلا سے ان کی نگاہ ہٹائی کرتا ہے اور انہیں علم کے ساتھ ذہانت دیتا ہے۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرت کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اسے میرے مید و سوار یہ دو سال کا، بچہ کبں کلے ہے۔ حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اہل صیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشو و نما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال بچے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شلم ماہ میں بات کرتے ہیں۔ اور زبان ٹپھتے ہیں اور لیتے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے اذان ہوتے ہیں۔

پس حکیمہ فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی یہاں تک کہ میں نے حضرت کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل سرو کی شکل و صورت میں دیکھ کر حیران ہو گیا اور اپنے جیب سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپ مجھے فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ زحیں کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عنقریب تمہارے درمیان سے جاسے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامر سے ملاقات کرتی ہوں اور جن چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوالی کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوال کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حکیمہ خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامر کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی شاقی ہوں تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کو نابالغ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و ادلی ہے۔ یعنی اس کا

جزء من جامع المنصور في بيان احوال مصر في سنة ١٠٠٠

احسن المقال

مترجمہ
منتہی الآمال

تأليف
شبكة المحدثين إمامي شيخ عباس قمي عليه الرحمة

24

مترجمہ
مولانا سید صفدر حسین قندنجی

اقامیت ریلوے کشتی ۱۴۔ نورمہینہ لاہور پاکستان

پر دانا کی ۔

پس حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تجھے اس کے سپرد کرتا ہوں کہ موسیٰ کی والدہ نے حضرت موسیٰ کو جس کے سپرد کیا تھا۔ پس اس میں خاتون رونے لگیں تو آپؑ نے فرمایا خاموش رہو اور گریہ نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے علاوہ کسی کے پستان سے دودھ نہیں پیتے گا اور بہت جلد ہی اسے ترسے پاس لٹوادیں گے کہ جس طرح کہ موسیٰ کو مادر موسیٰ کی طرف پٹا دیا تھا جس طرح کہ خدا فرماتا ہے کہ پس میں نے موسیٰ کو اس کی ماں کی طرف پٹا دیا تاکہ اس کی ماں کی آنکھیں روشن ہوں پس حکیم نے پوچھا کہ یہ پردہ کون نکلا کہ صاحب الامر کو آپؑ نے جس کے سپرد کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ روح القدس ہے جو کہ آنکہ علیہم السلام کے ساتھ نہ توکل ہے جو اس میں خدا کی طرف سے موفقی کرتا ہے اور خطا سے ان کی نگاہ باری کرنا ہے اور انہیں علم کے ساتھ درست دیتا ہے۔

حکیم کہتی ہیں کہ جب چالیس دن گزر گئے تو میں حضرت کی خدمت میں گئی۔ جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ ایک بچہ گھر کے اندر چل پھر رہا ہے تو میں نے عرض کیا اے میرے سید و سرور یہ دو سال کا بچہ کس کا ہے۔ حضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ اولاد انبیاء و اوصیاء جب امام ہوں تو وہ دوسرے بچوں سے مختلف نشوونما پاتے ہیں اور وہ ایک ماہ کا بچہ دوسرے ایک سال تک کے کی طرح ہوتا ہے اور وہ شکم مادر میں بات کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں اور لینے پر درگاہ کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ملائکہ ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ہر صبح و شام ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

پس حکیم فرماتی ہیں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں میں چالیس دن میں ایک مرتبہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتی یہاں تک کہ میں نے حضرت کی وفات سے چند دن پہلے ان سے ملاقات کی تو انہیں مکمل سرو کی شکل و صورت میں دیکھ کر پہچان لگی اور اپنے جیسے سے عرض کیا کہ یہ شخص کون ہے کہ آپؑ مجھے نہاتے ہیں کہ میں اس کے پاس بیٹھوں۔ فرمایا یہ فرج کا بیٹا ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے اور میں عتقرب تمہارے درمیان سے جانے والا ہوں۔ تم اس کی بات کو قبول کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت کرنا۔

پس چند دنوں کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے عالم قدس کی طرف کوچ کیا۔ اور اب میں ہر صبح و شام حضرت صاحب الامر سے ملاقات کرتی ہوں اور جس چیز کا میں ان سے سوال کرتی ہوں وہ مجھے اس کی خبر دیتے ہیں اور کبھی میں سوال کرنے کا ارادہ کرتی ہوں اور وہ مجھے سوالی کرنے سے پہلے جواب دے دیتے ہیں۔

اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے۔ حکیم خاتون کہتی ہیں کہ میں حضرت صاحب الامر کی ولادت کے تین دن بعد ان کی ملاقات کی شائق ہوئی تو میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے مولا کہاں ہیں۔ فرمایا میں نے اسے اس کے سپرد کیا ہے جو ہماری اور تمہاری نسبت اس کا حق دار و وارث ہے۔ یعنی اس کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَقَدْ بَيَّنَّهٗ بِذِي عَظِيمٍ
لاہور میں اس کا نمبر ایک بشکریہ لکھی ہوئی ہے۔

ذبح عظیم

مصنف

سید اولاد حیدر فوق بلگرامی، اعلیٰ اللہ مقامہ

ناشر: مکتبہ رضویہ ۱۶/۸ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ملنے کا پتہ:۔۔۔ حق برادرز - انارکلی، لاہور

قیمت ہفتہ میں ۳ روپے

وجودی و رسول اللہ اکرم بنی
 رسالتہ آسمانی سے سالک الہی
 و عرفان الہی اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

و حق تعالیٰ و رسول اللہ اکرم بنی
 رسالتہ آسمانی سے سالک الہی
 و عرفان الہی اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

مقام پر تھیں گے۔ جو صاحب حق الہی حقیت و حق
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

یہاں سے ملے ہوئے ہیں جو اہل علم
 و عرفان الہی اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

یہاں سے ملے ہوئے ہیں جو اہل علم
 و عرفان الہی اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

یہاں سے ملے ہوئے ہیں جو اہل علم
 و عرفان الہی اللہ تعالیٰ علم
 حق و کائنات الہی حقیت
 از لسان فیض اللہ تعالیٰ عالم
 اسرار و طامح حبیب اللہ حقہ
 و شہید شہداء الہی انور و شہداء
 تعالیٰ اسرار الہی اسرار

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الهدى والبرهان والنجاة من الضلال
والغواية واليه المرجع والمآب

اشهد ان لا اله الا الله
احمد الله على ما هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

الشيخ العلامة
الميرزا محمد باقر
الاصطخري

مشهور

بمطبعة
الميرزا محمد باقر
الاصطخري

من تصنیف ماهر علم الاثر وادب
الدين وادب الادب وادب الادب
وادب الادب وادب الادب

مطبعة
الميرزا محمد باقر
الاصطخري

جدول حالات جناب امام حسین علیہ السلام متعلقہ محاسن

| | | | |
|------------------------|-----------------------|------------------------------|--|
| اسم مبارک | حسین | تعداد اولاد | <p>۱۔ حضرت علی اکبر علیہ السلام</p> <p>۲۔ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام</p> <p>۳۔ حضرت علی نقی علیہ السلام</p> <p>۴۔ حضرت علی رضا علیہ السلام</p> <p>۵۔ حضرت علی ہدیٰ علیہ السلام</p> <p>۶۔ حضرت علی مجتبیٰ علیہ السلام</p> <p>۷۔ حضرت علی نقی علیہ السلام</p> <p>۸۔ حضرت علی نقی علیہ السلام</p> <p>۹۔ حضرت علی نقی علیہ السلام</p> <p>۱۰۔ حضرت علی نقی علیہ السلام</p> |
| کنیت | ابو عبد اللہ | لقب نگین | ایک اللہ بالبحر اکبر |
| لقب | سید الشہداء | یوم و تاریخ تولد و سال شہادت | دو تہینہ ولقبو حید اعظم ۹۱ھ |
| جا و تولد | مدینہ منورہ | جا و شہادت | کربلا معلیٰ |
| یوم و تاریخ و سال تولد | یوم پچھنہ ۳ شعبان ۶۰ھ | شہادت | عداوت یزید لعین کے سبب شہر لعین کے پھرنے سے مارا |
| نام والد ماجد | علی علیہ السلام | سن شہادت | ۵۴ برس ۹ سینہ ۶ یوم |
| نام والدہ بزرگوار | فاطمہ بنت رسول | ارشاہ و | یزید لعین |
| حاکم وقت پیدائش | یزید جرد | مدت حیات | ۱۰ سال ۱۰ یوم |
| تعداد اولاد | ۵ نذر علاوہ کثیران | جا و دفن | کربلا معلیٰ |

شہر النور امام علیہ السلام

مدینہ منورہ امام علیہ السلام

کربلا معلیٰ امام علیہ السلام

امام آفاق

مادر زکریا صغیرا

مادر جعفر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
 وَنَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا يَمْشِي عَلَى كَفَيْنٍ
 مِثْلَ الْبُرْجَانِ
 وَنَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا يَمْشِي عَلَى كَفَيْنٍ
 مِثْلَ الْبُرْجَانِ
 وَنَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ مَا يَمْشِي عَلَى كَفَيْنٍ
 مِثْلَ الْبُرْجَانِ

أحسن الفوائد
شرح العقائد

حصہ اول

[illegible]

كامله من العلم والعلمين من الفقهاء والمحدثين من الأئمة وغيرهم من علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي عليه الرحمة

سرکار صدر المستعین الشکین تحت الاسلام و الدین حضرت علامہ محمد حیدر صاحب قلم کے اعلیٰ درجہ کے افسانہ نویس

تاشقند الغدير پر تنگ پریں بلاک نمبر ۱۰۳۲

يعني ذلك في الترجعة وذلك

اِنَّهُ يَقُولُ بِعَدْلِكَ لِيَمِيْنٍ

لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

یہاں اٹھائے جانے سے رجعت میں اٹھا کر اسی کمرے کے

مہدیؑ: خدا فرماتا ہے: اے لوگو! تم کو اللہ نے ایک نیک اور خدا پرست بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔

جانشین کر دے جس کی بابت یہ لوگ باہم اختلاف کرتے ہیں

ولست الاخياري في الميزان ونحوها مما يجب الايمان به من اجله عندنا والارض سنداً

وأصبح دلائل وأقنعة الله هي اختيار الروح القدس والخطوات نحو ميامينها لا مدينهم في حقيقةهما

كقواعد الاختلاف في الخصائصات العامة طرد البينان، ونحوها فيجب الإتيان بما صلي الرجعة

أجمعاً لأنهم بعض المؤمنين وبعض الكفار فيجعلون إلى الدنيا وإيماناً تقام بينهما اليهودية ١٢

والإحاديث في رحلتها بدير المرمانيق والمسيح متوازية معنوية وفي باقي الألفاظ قريبة

من التواضع وكيفية رجوعهم هل على الترتيب أو غيرة فكل علمها الى الله سبحانه

والی اولیاء، دج اہل کی بات متکاثرہ، اخبار متواترہ اور مہیبت سے تشیعہ ملازمین امتناعیہ کے کلام سے

میں نے سوچا ہے کہ اصل ذہنیات یہ تھی ہے، اس میں ہرگز کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے، اور اس کا منکر نہ ہو گا۔

اس سے واضح ہے کہ اگرچہ عقیدہ ضروریات مذہب انسانی میں سے ہے مگر آزاد میزاج اور غیر دہشہ اور افسردہ خیال پر

ایمانی رنگت کا جب سچے کے مسلح جبر و آیات کا دور چلی وہ اٹھ روایات سے ہر عقیدہ رجعت کے بارے میں وارد ہوئی

ہیں۔ مہتمم کے غلط سے زیادہ مستحق ہیں اور نہ مہتمم کے انبیاء سے زیادہ ہیں۔ اور نہ دلائل کے غلط سے زیادہ واضح ہیں۔

مذہب کے جس خصوصیات کی اصلاح کا ہونا اصل ریاست کی حقانیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، جس طرح کہ مراد

میراث و غیرہ اصول و ضوابط میں اختلاف ہو جو کسی (میں) کی تعلیم یا تفسیر میں جملہ اہل الفہم اس کی رحمت پر ایمان رکھتے

عزیز! کہ جس نے اسے دیکھا ہے، وہ اسے دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔

پھر اگر وہ سرگرم اور کوشش کرنے والا ہو تو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں ہوتی ہیں جو اس کی زندگی میں بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔

[illegible]

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

رجعت کے بارے میں بعض تعلیمات کے خواجہ

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

ان لوگوں پر سب دشتم نہ کرو ورنہ لوگ تمہارے
علیٰ پر سب دشتم کر دیں گے۔ پھر فرمایا جو شخص وہی نہ
کوڑا کرے۔ اس نے گویا خداوند عالم کو بڑا کہا۔ اور
جس نے خدا کو بڑا کہا خدا تعالیٰ اسے ناک کے بل
آتش جہنم میں اور نہ عذاب اللہ سے گا۔ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر علیہ السلام
سے فرمایا یا علی! اگر شخص تم پر سب کرتا ہے وہ
مجھ پر سب کرتا ہے اور جو مجھ پر سب کرتا ہے وہ
خدا پر سب کرتا ہے۔ تفسیر واجب سے اور حضرت
تاکم آل محمد کے ظہور تک اس کا تزلزل کرنا عجز نہیں ہے
میں مذہب امامیہ سے خاصہ چربا کے گا۔ اور خدا ز رسول و ائمہ چرک کا مخالفت ممکن ہو گا۔

ظن الا لایۃ فلا یجوزہم فلا یقہم فیہا
عنیکم و قال الصادق من سب و لی اللہ
فقد سب اللہ و من سب اللہ اکبہ اللہ
حنی منخریہ فی نار جہنم قال ابی ہریرۃ
من سبک یا صلیٰ فقد سبتی و من سبتی فقد
سب اللہ و النقیۃ و اجبت لا یجوز و جنہا
الی ان یخرج النفاق فممن قریب کما قیل
خروجہ فقد خرج عن دین اللہ و عن
دین الامامین و خالف اللہ و رسولہ و ائمہ
تاکم آل محمد کے ظہور تک اس کا تزلزل کرنا عجز نہیں ہے
میں مذہب امامیہ سے خاصہ چربا کے گا۔ اور خدا ز رسول و ائمہ چرک کا مخالفت ممکن ہو گا۔

کرتے رہتے ہیں مالا کہ یہ ایک فطری امر ہے جسے بلا اختیار مذہب و ملت ہر شیعہ و کثرت و انسان اپنی
بجہداشت اور مال و جان کی حفاظت کے لئے ضرور عمل میں لواتا ہے۔ وہ من یسکری سکرہ یا بالکساف
و قلبہ مغلطی بالایمان اگر کثرت و ایمان بوقت ضرورت تفسیر سے کام نہ لیں تو وہ فہم اور عین
اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ اس کے متعلق یہ کس طرح مستحضر ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کے اس فطری حق کو
اس سے سلب کرے اور اس فطری آقا سے کو حرام قرار دے جبکہ دین و حجت کے کو باطل و انہی کے
اور یہاں دین اسلام نے تفسیر کو نفاذ جائز ہی نہیں تھا بلکہ اس کی اہمیت پر بہت کچھ زور دیا ہے چنانچہ
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ ما علی وجہ ولا رض من شیء احب الی من التعلی
بہذا دے کے زمین پر جسے تفسیر سے زیادہ کوئی چیز بھی محرم نہیں ہے۔ (اصول کافی) بلکہ یہ بھی ممکن فرمایا کہ
لا دین لمن لا تعلیم لہ (اصول کافی) جس میں تفسیر نہیں اس میں کوئی دین نہیں ہے۔

تفسیر کے جواز پر آیات متکاثرہ اور اخبار متکاثرہ کہ متنازعہ کتب میں فریقین میں موجود ہیں تاہم
اختصار ہم ذیل میں چند آیات و اخبار پیش کرتے ہیں۔

ارشاد و تدریس ہے۔ من کفر باللہ من بعد ایمانہ لا من اکفر
و قبیہ مغلطی بالایمان تو کن من شرح لا تکفر صلا علیہم

جواز تفسیر کی پہلی آیت

عَلَّمَ الْغَيْبَ الْأَكْبَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحْمَدُ الْأَمِينُ الرَّضْوِيُّ بْنُ الْقَنُولِ

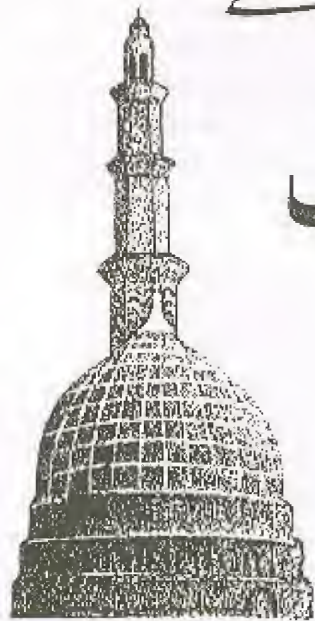


وہ غیب ان ہے اور اپنی غیب کی بات کسی پر ظاہر نہیں کرتا مگر جس
پیغمبر کو پسند دے۔ ابن ۱۰

مَضَامُ الْهَكْلِ فِي عَقْدَةِ الْمُصْطَفَا

عالم الغیب

محمد ﷺ



مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپاپوی

الناشر: جعفریہ اراکین تبلیغ، افصال وڈ، ساندہ کلاں © لاہور

اس ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس سے متغیر و بدلے نہیں
 کہ اس کے حصول کا کوئی طریقہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ
 بطریق وحی یا الہام کے بتائے یا بطریق معجزہ یا کرامت
 کے استدلال کرنا علامت ہے جس میں ممکن ہوا
 اس لئے فتادیں ہم ذکر کیا ہے کہ چاند کے ہلنے کو
 دیکھ کر کوئی غیب کا مدعی بن کر کہے کہ پانی بر سے
 نکلا یہ کفر کی علامت ہے۔

تعالیٰ لا سبیل الیہ لعلباد الاعلام انما
 بطریق المعجزة او الکرامۃ او ارشاد الی
 الاستدلال بالامالۃ فیما یکن فیہ
 دلالت ولہذا ذکر الفتویٰ ان قولہ تعالیٰ
 عند سوا یتھالک القمر یکن مطرا
 منعا یتھالک الغیب بعلامۃ الکفر

عقائد حنفیہ کے ترجمان کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ خدا اپنے بندوں کو معجزے اور کرامات
 کے طور پر وحی اور الہام کے ذریعے غیب کی تعلیم دے دیتا ہے۔
 کتب شیعہ میں اس آیت کے ذیل میں یہ روایات تحریر ہیں کہ،

عن الباقری عنہ الا یتھالک قال وکان
 عمن الرضا "عن الرضا" وفي الخراج عن الرضا
 فیما فیہ رسول اللہ عند اللہ مرفعی و
 عنہ ما لایزال وکان رسول اللہ
 اطلعہ اللہ علی ما یشاء من غیبہ
 فعلن ما لایزال و ما یكون الی یوم القیامۃ
 تفسیر حاشی ۲۵

(۶) امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں
 "ومن الرضا" سے مراد نبی کریم ہیں کتاب
 خراج میں ہے کہ امام علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ حضور
 صلعم خدا کے مرفعی ہیں اور ہم میں رسول کے
 وارث ہیں۔ جسے خدا نے جو چاہا اپنے علم غیب سے
 آگاہ کیا پس ہم پہلے اور قیامت تک آنے والے
 واقعات کو جانتے ہیں۔ اصول کافی جلد ۲ ص ۲۵۵ تفسیر حاشی ۲۶

"عالم الغیب فلا یتھالک غیبہ
 اخذاً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی
 غیبہ المرفعی من رسول وهو منہ

قرآن مجید کی اس آیت میں "من رسول" سے
 مراد حضرت علی ہیں کیونکہ حضرت علی واقعی رسول
 لاحقہ ہیں تفسیر برخان جلد ۱ ص ۳۱۲

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی سے فرمایا: انما ذلک المرفعی
 من الرسول الذی اظہرہ علی غیبہ کہ اس آیت میں اس رسول سے مرفعی میں ہوں جس پر غالب
 کو فائز کیا گیا ہے۔ مرآۃ الانوار ص ۲۴

قال طبری من الرسول فانہ یتدل

(۷) مجلسی صاحب قمر مرآۃ العقول ص ۱۸۶ نوکاشور لکھنؤ
 علامہ طبرسی فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ تَجَارِبُكَ رَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ رَهَقُوكَ
کتاب مستطاب

تجلیات صدق

جلد (1) مجلہ دوم

آفتاب بدایت

تألیف لیلیف

محققین سلطان المتکلمین حجة الاسلام والمسلمین سرکار علی الملک الشیخ محمد حسین صاحب قلم العنبر

ناشر
مکتبہ اصغریہ : امام بارگاہ بلاق بکر سرگودھا
ہفت روزہ صادق ۱۸ نور چیمبرز ٹمپٹ روڈ لاہور

انسانیکو پیریا حضرت علی
برہن الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲

وسیلہ انبیاء

مستفاد
محقق و تہ جہات مولانا طالب حسین کریم الوہی

جسٹریٹریل تبلیغ امام شاہ گاہ
سید احمد
لاہور

حب حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا نے نیل کے پاس پہنچے تو ٹھہرانے لگے خدا نے فرمایا مت ٹھہراؤ میری توجہ محمد کی نبوت اور علی کی ولایت کا ذکر کرو دریا میں راستہ خود بخود بن جائے گا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے نیچے کوا استعمال کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ بجا اھم جو ذرا علی متن ہذا الماء حضرت موسیٰ لایکنا تھا کہ راستہ خود بخود بن گیا اور حضرت موسیٰ اپنی قوم اُسیٹ دریا سے یوں گزر رہے تھے جیسے دریا نہ تھا صحرا تھا۔

تفسیر منہج الصادقین جلد ۷ ص ۱۵۱

عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت سلیمان کے دربار میں تخت بلقیس کو ملک سہار سے کس نے حاضر کیا تو حضور اکرم نے فرمایا کہ اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم کے ذریعے حضرت علیؑ نے حاضر کیا۔

(۱۹) ابوجہان سید باشم ۱۱۰۶ھ البیہان ص ۲۲
میں وہی علیؑ ہوں جس نے قوم عاد و ثمود اٹھائے
رس اور ان کے مابین بہت زیادہ اقوام کو ہلاک کیا
اور میں بکو وہ علیؑ ہوں جس نے حاضرین کو ذلیل کیا
میں ہی صاحب مدین ہوں اور فرعون کو ہلاک کرنے
والا ہوں اور حضرت موسیٰ کو نجات دینے والا ہوں

(۲۰) یہ عبارت مختصر البصائر ص ۱۲۷ اور طوابع الاذکار کے صفحہ ۹۹ پر بھی ہے۔
(۲۱) دریندک
اکسر العبادات ص ۲۶

قال علیؑ کنت مع ابراہیم
فی نار نمرود وجعلتہ علیہ برداً
وسلاماً وکنت مع موسیٰ وعلیتہ
التوراة ومع عیسیٰ وعلیتہ الانجیل
حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ نمرود کی آگ میں یہ
حضرت ابراہیمؑ سے ساتھ تھا میں حضرت موسیٰؑ کے
بھی ساتھ تھا اور ان کو تورات کی تعلیم میں سے دی
میں حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ تھا اور انہیں انجیل کی تعلیم

سپریم عظام و مقررین کیسے
نایاب تحفہ



المجالس الفاخرہ
فی
اذکار العترة الطاہرہ

علامہ حسین بخش جاڑا

برائی چٹکاراں ایک دن فتنہ کی ہوا سے سلگیں گی اور صبر کے شعلے غریبوں انفرادی گناہات کو انفرادی کی راہ میں تبدیل کر دیں گے۔ زمانہ رسالت میں شیعوں کے دھوکے خیر: بنیادی عقیدہ اٹھوئی کے دین مبارک سے صادر ہوئی۔ اس فرقہ کے صرف ظہور کی نہیں بلکہ ہستی کا مایاب اور ملحق ہونے کی نوبت سرست بھی زبان رسالت سے ظاہر ہوئی۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ حضرت علیؑ کے مقابل حبیب سے پیدا ہوئے اور حبیب سے لوگوں نے حضرت علیؑ سے اختلاف کیا اور مذاہب میں آئے غلام صرف باتوں میں یا تعریات و محیات میں اس وقت سے حضرت علیؑ کے ساتھیوں کو شیعہ بنی۔ کا خطاب ملا۔ کیونکہ شیعہ پر کار و کار اور لقب کو کہتے ہیں۔ حبیب کسی نے حضرت علیؑ سے منسوب کیا اختلاف کیا اور کہے کہ حضرت علیؑ کے خلاف ہو گئے اور کہے موافق جو موافق تھے وہ شیعہ بنے۔ کہلاتے اب یہ اختلاف رشتہ بن گئے ہیں جو غلام شیعہ بنی سامعہ میں ہو یا مسیحہ بنی حنین میں ہو یا یمن میں ہو۔ جنگ میں ہیں بریا صفین و نہروں میں ہر جگہ جناب علیؑ کے موافق اور سامعہ میں موجود تھے اور وہ شیعہ بن گئے تھے۔ لہذا شیعہ فرقہ کا وجود حضرت علیؑ پر مسلم کے زمانہ سے ہے۔ اور یہ فہرست اس وقت ظاہر ہوا جب جناب علیؑ سے لوگوں نے اختلاف و منافیہ کیا۔

بقدر حاشیہ ۱۰ کی صورت ایک فقرہ جس میں ابن ابی ناسر کی روایت کو قرار کیا گیا کہ نبوت علیؑ کی شریعتوں میں دوامیت علیؑ ایک شرط ہے۔ اور حبیب شرط ہے۔ مشرودہ معتقد بنیاد ہے۔ انباء کو نبوت علیؑ نہیں اگر قرار نہ کرے اور نہ محمدؐ علیہ السلام کی۔ لہذا وہ بنی حبیب قضاہ علیؑ اور یہ پر روایت علیؑ کا احسن و اعلیٰ تا کہ میں غیر انکار و روایت کے مومن کی بن سکتا ہے۔

پھر ثابت ہو کہ دنیا کو اگر شیعہ کہتے ہیں تو وہ کار و کار و آثار اس وقت سے ہے جس وقت سے انباء کا حال ایدہ ج میں وہ ہوا۔ اس زمانہ کے کائنات حبیب مومن و مومن بنی شیعہ اس وقت حضرت محمدؐ پیدا۔ اسلام کی صحیح تصویر شیعہ ہی اور نہ بنی گروہ ہے

فرقہ کیلئے ہیں۔ باقی فرقہ اس وقت انبیاء ماحل کرتا ہے۔ حبیب اس کے مقابلہ میں کوئی
مثالیں مقابلہ میں نہ ہو۔ اختلاف باہمی یعنی نہ جو متضاد افراد ہیں نہ ہرگز
افراد کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اور فرقوں کا وجود کیسے ظاہر ہو سکتا ہے۔

مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں تو ماننا پڑے گا کہ اس فلاں شخص کے مقابلے میں کوئی اور پارٹی موجود ہے، اور اس کا پارٹی میٹر رسمی موجود ہے۔ اگر اس کے مقابلے میں کوئی میٹر اور پارٹی موجود نہیں ہے، تو پھر تو ایک جماعت ہوئی ایک گروہ ہوا ایک ہی پارٹی، اور ایک ہی پارٹی میٹر، پھر اس قول کا کوئی مطلب ہی نہیں کہ میں فلاں فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں اور فلاں رشتہ کے پیرو کا دعویٰ میں سے ہوں۔

اگرچہ زیادہ رسالت میں شبہ فریہ نمایاں نہ تھا، مگر خود رسول اگر تم نے اس کی نشاندہی کر دی تھی، حضور رسول پاک جناب علی علیہ السلام کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا علی انت و شبیحک ہم الفاضلون اے علی آپ اور آپ کے شبیحہ کامیابی حاصل کرتے ہوئے ہیں، جناب رسالت آپ کو علم تھا کہ علی کا ستارہ بڑھلا، اگر آج نہیں جتے مگر مقدمہ لینے کی دہلی

حضرت عائشہؓ اور میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھا تو انہوں نے نماز سے باز نہ آئے۔ آپ کو یہ معلوم ہوا تو فرمایا کہ آپ نے اسے روک دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے روک دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسے روک دیا ہے۔

صاحب کتاب آگے تحریر فرماتے ہیں یہ فشریح اور تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اور
 لڑھچ ان پیغمبروں سے جو تمہارے پہلے بھیجے گئے۔ یتا بیع المردۃ ذکر لیسنت انبیاء مرسلہ
 مطبوعہ دفتر، صلا مہر۔

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہو کہ تمام صحیح روایات کے مؤید اور مستند المصنفین و راویان مجتہدین و فضلاء

تحفہ کارِ جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ
حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخنصری الموسوی مدظلہ

مہارتیہ

مولانا سید زوار الحسنین ہمدانی (فاضل عراق)

افشاریک پور حیدر اسلام پور لاہور

۴۔ امامت

● معنی نذر ہے کہ جو دلیل نبوت کے لئے تحریر ہوئی ہے کہ خلق انبیاء کی محتاج ہے وہی امامت میں بھی جاری و ساری ہے کیونکہ ولایت مطلقہ اور نصب امام شہ کی جانب سے دین خاتم النبیین کے باق رہنے کے لئے اور اللہ کی حجت کے بندوں پر تمام ہونے کے لئے اور احکام الہی کے بیان کے لئے ضروری ہے اور چونکہ امامت بھی نبوت کی طرح منصب الہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے چاہے نبوت اور رسالت کے جلیل القدر عہدہ کے لئے منتخب کرے۔ اسی طرح امامت کے معاملہ میں بھی کسی کو کوئی اختیار حاصل نہیں بلکہ خود پروردگار عالم جسے چاہتا ہے اسے اپنے نبی کے ذریعہ مافظہ دین معین کر لیتا ہے۔

یہ معلوم ہوتا چاہئے کہ جس طرح نبی کے لئے اس کا معصوم ہونا ضروری ہے اسی طرح امام کا معصوم ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر نبی کے لئے احکام الہیہ کو ہم تک پہنچانے میں ایمین اور خطا و نسیان سے محفوظ ہونا ضروری ہے تو امام کو بھی حفظ احکام کے لئے ایمین اور خطا و نسیان سے محفوظ ہونا بھی واجب ہے تاکہ اس دین کے احکام میں رد و بدل نہ کرے اور چونکہ مقصد امامت یہ ہے کہ انسانی دنیا کو منزل کمال تک پہنچایا جائے اور نفوس بشریہ کو علم و عمل صالح سے سنوارا جائے لہذا امام کے لئے بھی ملوک و صفات، سکرام و سلاطین اور تمام احکام الہیہ کی واقعیت کے لحاظ سے سارے زمانہ پر فوقیت رکھنا ضروری ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

منتهی اللہ کہ یہ نسخہ لا جواب و صحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام و حلال جاری و ذائقہ اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

خُفِّ الْعَوَام

حسب فتاویٰ سبکدش رعیت دارین العلماء الاعلام سید الفقہاء و العظام
مجتہد العصر جناب مولانا مفتی سید احمد علی صاحب قید و نام نظام
العالی ابن حضرت حجۃ الاسلام آیت اللہ فی الانام مجتہد العصر الزمان
جناب مفتی سید محمد عباس صاحب قید علی مقامہ

حسب ذرا لیش

ملک سراج الدین نیدل سنز و پیشتر کشمیری بازار لاہور پاکستان

امامت نبوت کے مساوی ہے

الامامة تساوى النبوة .

IMAMAT IS EQUAL TO PROPHETHOOD

تقدیم امام صادق علیہ السلام

ابن ابی اسلمہ

مسلم امام ہیں میں یہ بارہ امام معصوم ہیں اور جناب رسالت گائب اور جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام علیہا السلام ہیں انہیں کو چہاار وہ معصوم کہتے ہیں واما اول سے گیارہ معصوم شہید ہوئے اور جناب امام ہدی علیہ السلام بارہویں امام مہدی علیہ السلام کے امام خدا غائب ہوئے اور زندہ ہیں۔ جب مصلحت ہوگی خدا کی تب ظاہر ہوں گے تمام عالم کو عدل سے تہریر کریں گے بعد اس کے کہ ظلم سے بھر گیا ہوگا اور سب امام مثل انبیاء کے پاک و معصوم اور مشرفین عظام اور سچے آدمی خطا ان سے صادر نہیں ہوتی اول عمر سے آخر عمر تک اور تمام انبیاء اور رسولوں اور اوصیاء الیہم السلام اور مومنین ہیں جس نبی اور وحی کے ماں باپ مومن نہ ہوں گے۔ وہ نبی اور وحی نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تارخ سے آذر بت تراش نہ تھا بلکہ یہ آپ کا چچا تھا چونکہ آذر نے حضرت ابراہیم کو بالاقا اور عرب لوگ چپا کو بھی باپ کہتے ہیں اس سبب سے کلام اللہ میں لفظ اب آیا ہے اور ابراہیم جو نبی اور وحی عاصی اور فاطمی ہوگا وہ نبی اور وحی نہ ہوگا اور اسی طرح وحی بھی چپا کہ معصوم ہو اگر عاصی مقام نبی پر مکرانی کرے وہ ظالم اور فاجر ہوگا اور ایمان لانا خود پر بھی واجب ہے یعنی جناب صاحب الامار علیہ السلام ظہور اور فروج فرمائیں گے اس وقت مومن خاص اور کافر منافق عینوں سب زندہ ہوں گے عالم کو پر از عدل و داد کریں گے ہر ایک اپنی داد و انصاف کو چھوئے گا اور ظالم منراہیں گے فصل پانچویں بیان میں قیامت کے مراد قیامت سے یہ ہے کہ خدا نے قضاے خاک سے جموں کو پیدا کرے گا اور روحوں کو ان میں داخل کر کے زندہ کرے گا مومن دین دار وہ غلہ بہشت ہوں گے اور کافر بدکار ہے اسے دوزخ میں جگہ ملے گی اور پہلی صورت کی آواز سے مردے قبر سے زندہ ہو کر نکلیں گے دوسری آواز میں سب جائداد مر جائیں گے سوائے ذات خدا کے کوئی باقی نہ رہے گا اور تیسری آواز میں صورت کی پھر سب زندہ ہوں گے صراط و کتاب سب کا ہوگا اور بعد اس کے کبھی نہ مریں گے۔ جو قابل بہشت ہے جنت میں رہے گا اور جو قابل دوزخ ہے جہنم میں جلا کر سے گا اور جناب رسولی خدا و ان کے ہدی علیہ السلام وقت موت اور بنا بر مشہور قبر میں ہر شخص کی تشہیف لائے ہیں۔ مومن کو بشارت کہانی موت کی دہشت نہیں۔ اور کافر انسانی کو شدت عذاب و عقاب کی خبر

تقدیم امام صادق علیہ السلام

چھٹا باب

شیعہ اور صحابہ کرامؓ و خلفاء راشدین

الباب السادس

الشيعة و الصحابة و خلفاء الراشدين

Chapter VI

The Shias and Companions of the Prophet and the Righteous Caliphs.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
بمتر (72) کتابوں کے ایک سو تین (103) حوالہ جات ہیں۔

الأصول
من
الكافي
تأليف

تأليفه العلامة الأبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليتي السمرقاني

المنقوش سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صحيح وعلق عليه على الكبر نقاري

فهيض بمشروعها

الشيخ محمد الباقر

الناشر

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

دار الكتب الإسلامية

الجزء الأول

مرقضى آخوذي

تهران - بازار سلطاني

تمن ٢٠٤١٠

حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے بارہ میں بدترین کلمات

کلمات قدرة حول سیدنا طلحةؓ والزبیرؓ

AN INSULTING REMARKS AGAINST HAZRAT TALHAؓ
AND HAZRAT ZUBAIRؓ

الاصول من الکتاب جلد اول باب اول من عمر بن الخطاب بن ابي طالب النزل ۲۲۸ من ایران

۲۴۵

کتاب الحجۃ

۱۳

إلا لطبع الدنيا ، وبعثوا ذلك قولكم : وقطعت رجلاه لا تعيبان بحمد الله من ديني شيئاً وأما الذي صرفني عن حشركما ، فالذي صرفكما عن الحق " وحلكنما على خلد من رقابكما كما يخلع الحرون لجناحه وهواله ديني لا شريك به شيئاً فلا تقولوا : وأقول " نعماً وأضعف دعواً فتستحقان اسم الشرك مع التناق ، وأما قولكما : إني أشجع فرسان العرب ، وهربكما من بعني ودعائي ، فإن لكل موقف عملاً إذا اختلفت الاستدراجت ليو الخيل وعللاً سحراً كما أجوافكما ، فتم يكفيني الله بكمال التلب ، وأما إذا أبيتما بآتي أمدوا الله فلا تهن عاين أن يدعو عليكما رجل ساجر من قوم سحر بزعمتما : اللهم أفض الزبير وشقطة واسفك دمعه على ضلالة وعرف فسطحة المذلة واذخر لهما في الآخرة شرّاً من ذلك ، إن كانا ظلماني واغتربا عليّ وكما شهادتهما وعصياك وعصيا رسولك في ، قل : آمين ، قال خدش : آمين .

ثم قال خدش لنفسه : والله ما رأيت حجة قطة أمين خطأ منك ، حامل حجة ينقض بعضها بعضاً لم يجعل الله لها ماسكاً ، أنا برأ إلى الله منها ، قال عليؓ : راجع إليهما وأعلمهما ما قلت ، قال : لا والله حتى تسأل الله أن يردني إليك عاجلاً لأن روفاً فتي لرساء فيك ، ففعل ولم يلبث أن انصرف وقتل معه يوم الجمل رجلاً .

٢ - عليؓ بن محمد بن الحسن ، عن سهل بن زياد أبو علي الأشعري ، عن محمد بن الحسن جميعاً ، عن محمد بن عليؓ ، عن نصر بن مزاحم ، عن عمرو بن سعيد ، عن جراح بن عبد الله ، عن رافع بن سلمة قال : كنت مع عليؓ بن أبي طالب صلوات الله عليه يوم النهروان فبينما عليؓ جالس إذ جاء فارس قال : السلام عليك يا عليؓ فقال له عليؓ : عليك السلام مالك شكك أمك . لم تسلم عليؓ بأمر المؤمنين؟ قال : بلى ما أخبرك عن ذلك كنت إذ كنت على الحق يصفين فلما حكمت الحكمين برئت منك وسميتك مشركاً ، فلم يجت لأبدي لي أين أصرف ولا يني ، والله أن أعرف هذا من ضلالتك أحب إلي من الدنيا وما فيها فقال له : عليؓ : شكك أمك فسميتي قريباً ورك علامان الهدى من علامات الضلالة ، فوقف الراسيل قريباً منه فبشما هو كذلك إذ أقبل فآمن بر كس حتى أتى علياًؓ فقال : يا أمير المؤمنين أبشر بالفتح أقر الله عينك ، قد والله

الأصول من الكافي تأليف

تأليف الإمام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق
الكليبي السمرقاني

أتمم في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على الكبريتي
في شهر ربيع الثاني
الشيخ محمد الأفندي

الطبعة الثالثة

١٣٨٨

الناشر
دار الكتب الإسلامية

الجزء الأول

مرقضى آخوندی

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

خلفائے ثلاثہ اور صحابہ کرام حضرت علیؑ کی ولایت کے انکار کی وجہ سے کافر ہو گئے

کفر ارتد الخلفاء الثلاثة و بقية الصحابة لانكارهم ولاية علي .

SAHABAS BECAME INFIDEL BY DENYING THE DIVINE RIGHT (WILAYAT) OF HAZRAT ALI

.....

—۴۲—

کتاب الحجۃ

ج

۴۰۔ الحسن بن محمد ، عن معمر بن محمد ، عن محمد بن عمرو ، عن فضالة بن أيوب ، عن الحسين بن عثمان ، عن أبي أيوب ، عن محمد بن مسلم قال : سألت : أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل : " الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا " فقال : أبو عبد الله عليه السلام استقاموا على الأمانة واحداً بعد واحد ، تنزل عليهم الملائكة ألا تخافوا ولا تمشونوا وأبهرودا بالجحفة التي كنتم توعدون (۱) .

۴۱۔ الحسن بن محمد ، عن معمر بن محمد ، عن الرشاد ، عن محمد بن الفضل ، عن أبي حمزة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله تعالى : " قُلْ إِنَّمَا أُعْطِيكُمْ بِوَاحِدَةٍ (۲) " فقال : إِنَّمَا أُعْطِيَكُمْ ولاية علي عليه السلام هي الواحدة التي قال الله تبارك وتعالى : " إِنَّمَا أُعْطِيَكُمْ بِوَاحِدَةٍ " .

۴۲۔ الحسن بن محمد ، عن معمر بن محمد ، عن محمد بن أوزعمه وعلي بن عبد الله ، عن علي بن حصان ، عن عبد الرزاق بن كثير ، عن أبي عبد الله عليه السلام يقول الله عز وجل : " إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أُزِيدُوا كُفْرًا (۳) " ، و إن نقبل توهم (۴) ، قال : نزلت في فلان وفلان وفلان ، آمنوا بالنبي صلى الله عليه وآله في أول الأمر وكفروا حيث عرضت عليهم الولاية ، حين قال النبي صلى الله عليه وآله : من كنت مولاه فهذا علي مولاه ، ثم آمنوا بالبيعة لأمر المؤمنين عليه السلام ، ثم كَفَرُوا حيث عرض رسول الله صلى الله عليه وآله ، فلم يقرؤا بالبيعة ، ثم أُزِيدُوا كُفْرًا فَأَخَذْنَاهُمْ مِنْ بَيْعَةِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَمُؤُوا لَهُ ، لم يبق فيهم من الإيمان شيء .

۴۳۔ وبهذا الاستناد ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله تعالى : " وَإِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى (۵) " فلان وفلان وفلان ، ارتدوا عن الإيمان في ترك ولاية أمير المؤمنين عليه السلام قلت : قوله تعالى : " ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَئِنْ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ نَسْتَعْلِمُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ (۶) " قال : نزلت والله فيهما وفي أتباعهما وهو قول الله

(۱) تفسر ۳۰ ، (۲) البقرة ۱۷۰ ، (۳) النساء ۱۲۶ .

(۴) آل عمران ۶۰ ، وهذا تنبيه على أن مورد اللفظ في الآية واحد ، وإن كل واحد من المعنيين الآخر لأن قوله : " لَنْ نَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ " وقع في موضع واحد فكأن الله لم يقبل توبتهم ، فلهذا قال : " وَلَمْ يَمُؤُوا لَهُ " .

(۵) مائدة ۱۰ ، (۶) مائدة (ص) ۱۸ .

اسرار آل محمد

ترجمه

اولین کتاب شیعه در زمان امیرالمؤمنین

تألیف

سلیم بن قیس

متوفای ۹۰ ق هـ

امام صادق ع

هر کس از پیروان دوستان کتاب سلیم بن قیس عالی را نداشته باشد
چیزی از مسائل امامت نبرد او نیست و از وسایلی که هیچ
آگاهی ندارد آن کتاب الفبا ی شیعه سری از اسرار آل محمد است

رسول اللہ کے بعد چار کے علاوہ سب مرتد ہو گئے ابوبکرؓ کو سالہ کی مثل عمر سامری کے مشابہ ہے

ارتد الناس کلهم بعد النبی الا اربعة

ابوبکر مثل العجل و عمر مثل السامری .

AFTER THE SAD DEMISE OF THE PROPHET ALL SAHABAS TURNED
APOSTATES EXCEPT FOUR.

اسرا راکل محمد تکلیف سلیم بن قیس کوفی مثنیٰ ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتاب

۲۳

حدیث ارتداد اصحاب

در بارہ عثمان

عثمان گفت : یا ابا الحسن ، آیا مزہ نوواہن اصحاب واجع نہ من حدیثی ہست ؟
علی (ع) فرمود : ہاں ، از رسول خدا (ص) شنیدم ترا پس کرد وطلب آموزش نکرد
پس از پس کردن عثمان خشمگین شد وگفت : من بانوکاری ندارم ، وٹکن تو مرا در زمان
پیامبر (ص) بعد از او رہا ہی کنی !
علی (ع) فرمود : آری خداوند بینی ترا بزمین پمالت .

زبیر بن ابیساں ؟!

عثمان گفت : قسم خدا ، از رسول خدا (ص) شنیدم کہ فرمود : زبیر از اسلام سر
مگردد وگنہہ میثود .
سلطان میگوید : علی (ع) آہستہ بہ فرمود : عثمان راست میگوید . وفتیہ اش
این است کہ بعد از قتل عثمان زبیر با من بیعت میکند ، و بعد بیعت مرا مینکند و مرتد
گنہہ میثود !

حدیث ارتداد اصحاب جز چہار نفر

سلطان میگوید : علی (ع) فرمود : ہمہ مردم بعد از پیامبر (ص) از دین برگشتند
بجز چہار نفر .

مردم بعد از پیامبر (ص) دو دستہ میشوند : یک دستہ بمنزلہ ہارون و پیروانش ، و
دیگری بمنزلہ گوسالہ و پیروانش . علی (ع) شبہ ہارون است . عقیق (امویگر) است
گوسالہ و عمر شبہ ساری اند .

... و شنیدم از رسول اللہ (ص) کہ میفرمود : گروهی از اصحابم کہ از انحراف و مباحثات
منزلت و مقام از ناحیہ من هستند روز لیلۃ می آیند تا از صراط بگردند ، در این هنگام
من آنہا را می بینم و مستحکم ، آنہا نیز مرا می بینند و بی حساسد ، و مردمی اضطراب پیدا
میکند .

در این هنگام می گویم : پروردگارا ! اینہا اصحاب من اند ! حوالت مآبد : نعمانی
اینہا بعد از نوحہ کردند ، ہمہ اینہا رفتی از بود و رفتند نہ غلبہ میکنند و از اسلام رو
کردن شدند . من دم میگویم : از رحمت خدا دور باشد .

سیدنا ابو بکر وقت مرگ کلمہ نہ پڑھ سکے (نعوذ باللہ)

لم يتمكن سيدنا ابو بكر رضي الله عنه عند الموت با لنطق بالشهادتين

(نعوذ بالله من ذلك)

SYEDNA ABU BAKR (RA) COULD NOT RECITE
QALIMAH

11/1/78

AT THE OF HIS DEATH.

امراء آل محمد تالیف سلیم بن قیس کوفی ص ۹۰ ہماری مذہب شیعہ کی روایت کائنات میں سب سے پہلی اور مستند کتب

ابوبکر بر عمر لعنت کرد! ۲۱۱

اتش اسل السافلین مردہات مادہ (وقتی عمر (ابوبکر) دیوانہ شدہ و خارج شد در حالی که می گفت: این مرد (ابوبکر) دیوانہ شدہ و

ابوبکر، پیامبر را سحر می پنداشت

عمر گفت: تو، دومی آن دو نفر (پیامبر و ابوبکر) خستی جنگمی که در عمار بودند!

ابوبکر گفت: ایا برای تو نقل نکردم، وقتی که با محمد در غار بودند هم می گفت: کنشی جعفر و یارانش را (که از راه دریا به حبشه می رفتند) می بینم که در میان دریا سیر می کنند، به محمد گفتم: آنرا نشانم بده، آنحضرت دست بصورت من مالید و نگاہ کردم و گفتی را دیدم! با این عمل پیامبر یحییٰ کردم که او سحر است!

عمر، با شنیدن این سخنان از ابوبکر، رو به حاصران کرد و گفت: پدران هذیان می گوید، آنچنان وی شنیدید پنهان کنید تا اهل بیت پیامبر (س) سحر آسوزنی نکنند!

ابوبکر، هنگام مرگ قدرت گفتن لا اله الا الله را نداشت

محمد بن ابوبکر می گوید: سپس عمر با برادر از اطاق خارج شدند تا برای نماز وضو بگیرند. پس از رفتن آنان سخنانی از پدرم شنیدم که اینان شنیده بودند. وقتی اطاق خلوت شد به او گفتم: ای پدر، بگو: لا اله الا الله، گفت: ایضا! تو نخواهم گفت، بلکه قدرت ندارم آنرا بگویم تا داخل تابوت شوم! وقتی اسم تابوت میان آمد همان کردم هذیان می گوید، گفتم: کدام تابوت را می گوئی؟ گفت: "تابوتی از آتش با قفل آتشی قفل شده است، دوازده نفر در آنجا هستند که من و این رفیقم از جمله آنها هستیم، گفتم: عمر را بگوئی؟ گفت: اری، و ده نفر دیگر در چاهی از جهنم هستیم، بر در آن چاه سنگ بزرگی است که هنگامی که خداوند اراده کند جهنم تشرور شود آن سنگ را بر می دارد.

ابوبکر هنگام مرگ بر عمر لعنت کرد

محمد بن ابوبکر گفت: می درم گفتم: هذیان می گوئی؟ گفت: نه بخدا، هذیان نمی گویم، خداوند این صهاک (عمر) را لعنت کند! او مرا از دگر خدا باز داشت بعد آنکه من رسیده بود، بد رفیقی بود عمر، خداوند او را لعنت کند، صورت مرا زیر من

سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے جس نے مسجد میں سب سے پہلے بیعت کی وہ شیطان تھا

كان الشيطان اول من بايع ابا بكر في المسجد !!

SATAN WAS THE FIRST TO SWORM THE OATH OF ALLEGIANCE FROM
ABU BAKR رضی اللہ عنہ IN THE MOSQUE

اسرار آل محمد تألیف سلیم بن قیس کلبی متوفی ۹۰ ہجری مذہب شیعہ کی دنیائے کائنات میں سب سے پہلی اور مستحکم کتاب

۳۰ _____ واداران علی (ع)

میں سامعہ یا ابوبکر بیعت خواہند کرد بعد از آنکہ بر سر حق با اختلاف پیدا می کنند و
با دلیل با استدلال می کنند ، بعد به مسجد می آیند و اول کسی که با او بیعت می کنند
شیطان است که بصورت پیر سالخورده ای جدی حواحد بود که این حرفها را خواہد گفت .
بعد خارج شده ضامین خود را جمع می کنند ، آنها هم در مقابلش سجدہ کردند و می گویند :
ای رئیس بزرگ ، ما تو همان کسی هستیم که آدم را از بیعت راندی . او هم می گوید : کدام
است بعد از پیامبرش گمراه شد ؟ یا خیال کرده اید من دیگر راهی بر آتان ندارم . بنقشہ
را چگونه دیدید آنکاه که امر خدا را مبنی بر اطاعت از علی ، و امر پیامبر را راجع سے
ہمیں مطلب ترک کردند .

و این همان گفتہ خداوند است کہ فرمود : لا یلق صدق علیہم ایلین ظنہ فائیدہ
// فریقا من المؤمنین // یعنی : همانا شیطان حدسی کہ درباره آتان زده بود مرحله
عمل رسانید سہم او را پیروی کردند جر گروہی از مؤمنان .

و اداران علی (ع)

سلمان میگوید : چون شب شد علی (ع) قاطعہ (ع) را بر الاغی سوار کرد و دست
دو فرزندش حسن و حسین را گرفت و بر در خانہ ہمہ اہل جنگ بدر از ہاجرین و انصار
برد و حق خویش را بہ آتان یاد آوری کرد و از آنها خواست کہ او را باری کنند .

حیچکس جواب مثبت نداد مگر چہل و چہار نفر . امام (ع) ہم بہ آتان دستور داد
تا ہنگام صبح یا سرہای تراشیدہ و اسلحہ دردست برای ہم پیمانی با برگ آمادہ شوند .
ہنگام صبح جز چہار نفر بہ پیمان خود وفا نکردند . راوی گوید : بہ سلمان گفتیم آن
چہار نفر چہ کثانی بودند ؟ پاسخ داد : بن ، ابوذر ، مقداد ، و زبیر .

شب بعد ، باز علی (ع) بہ سواغ آتان رفت و آنها را از پیمانشان آگاہ ساخت . آنها
ہم وعدہ فردا صبح را دادند . باز فردا صبح غیر از ما چہار نفر کسی حاضر نبود .
شب سوم نیز نزد آنها رفت ، باز کسی جز ما حاضر نبود .

جمع آوری قرآن بدست امیر المؤمنین علی (ع)

امیر المؤمنین (ع) چون حیلہ کبری و بی وفائی آتان را دید ، "خانہ نشینی" را
برگزید و مشغول جمع آوری و ترتیب قرآن شد و از خانہ خارج نشد تا آنرا جمع آوری
نمود ، فرآنی کہ در اوراقی ، و پراکنده و پارہ پارہ بود .

حضرت عمرؓ کے کفر میں شک کرنا کفر ہے - الشك في كفر عمر ، كفر (نعوذ بالله من ذلك)

IT IS INFIDILITY TO DOUBT ABOUT THE INFIDILITY OF
HAZRAT UMER (RA)

جلال العین (فارسی) مولی محمد یاسر مجتبیٰ کتب فردوسی اسلامیہ - ایران

۶۲۰

جریان حدیث دوات و قلم

ج ۱

ہیں است ، پس اختلاف کردند آنها کہ در آن خانہ بودند بعضی گفتند کہ قول قول عمر است وبعضی گفتند کہ قول قول رسول خدا ﷺ است و گفتند در چنین حالی چگونہ مخالفت رسول خدا ﷺ روا باشد ، پس باز دیگر پرسیدند کہ آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول اللہ فرمود کہ بعد از این سخنان کہ من از شما شنیدم مرا حاجتی بآن نیست ولیکن وصیت میکنم شمارا کہ بالعل بیت من سلوک کنید ورواؤ ایشان نکر داند ایشان برخاستند .

مؤلف مآورد : کہ این حدیث دوات و قلم در صحیح بخاری و مسلم و سایر کتب معتبرہ اہل سنت مذکور است بطریق متعددہ . چنین روایت کرده اند ایشان از ابن عباس کہ او گریست آن اند کہ آب درہاش سگریزہ مسجد را تر کردومی . گفت کہ روز پنجشنبہ وجہ روز پنجشنبہ روزی کہ در رسول خدا ﷺ شدید شد و کشت بیاورد دواتی و کشتی تاینویسم از برای شما کتابی کہ گمراہ نشوید بعد از آن هرگز ، پس نزاع کردند در این و سزاوار نبود کہ نزاع کنند در حضور پیغمبر خود ، پس عمر گفت کہ رسول خدا بعد از این می گویند برو اینی دیگر گفت کہ در روا غالب شدہ است نزد شما قرآن هست پس استمارا کتاب خدا .

پس اختلاف کردند اہل آن خانہ و ہایکدیگر مخالفہ کردند بعضی گفتند بیاورید تا بنویسد رسول خدا ﷺ برای شما کتابی کہ بعد از آن گمراہ نشوید بعضی گفتند کہ قول قول عمر است چون آوازا بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت ، دلنگ شد و فرمود کہ برخیزید از پیش من ، پس ابن عباس می گفت کہ بدستیکہ مصیبت بدترین مصیبتہا آن بود کہ مانع شدند میان رسول خدا ﷺ و میان آنکہ آن کتاب را از برای ایشان بنویسد بسبب اختلافی کہ نمودند و آوازا کہ بلند کردند .

ای عزیز آیا بعد از این حدیث کہ چند عالمہ روایت کرده اند هیچ عاقل را مجال آن هست کہ شک کند در کفر عمر و کفر کسی کہ عمر را سامان داند اگر بمثل ای عاقلی خواهد کہ وصیت کند کسی مانع وصیت خودش مردم و را ملتہامی .

الأنوار النعمانية

تأليف

الحجرات

العلامة الجليل المحمّد الميرزا السيد نعم الله المولى الحجة

المؤلف سنة ١١١٢

بنفق

الحاج محمد باقر كاشي حقيقت الحاج سيد هادي تبي فائدت

مولى المجد الجامع

فارغ تربت

ایران

تبریز

مطبعة «شرك چاپ»

عائفة ، ثم تزوجها رسول الله ﷺ وهذا اختلاف لا أثر له لأن عثمان في زمن النبي ﷺ قد كان ممن اظهر الاسلام وأعلن التفاني وهو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قد كان مكنكاً بطوامر الأوامر كعائنا نحن ابناً وكان يسبل الى مواصلة المناقبين وجاءه الأيمان الباطني منهم مع انه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لو اراد الايعان الواقعي لكان أقل قليل ، فان أغلب الصحابة كانوا على التفاني لكن كانت تلك تفانيهم كسنة في دينه ، فلما انتقل الى جوارحه وارتد عن تفانيهم اوسيه ورجعوا القهري ، ولذا قال رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ارتد الناس كلهم بعد النبي ﷺ إلا أربعة سلمان وأبوذر والمقداد وعمار وهذا مثالا لا شك فيه .

وَالْبَعْضُ الاشكال في ترويح علي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أم كلثوم لعمر بن الخطاب وقت تعلقه (١) لأنه قد ظهرت منه المناكير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عن الذين يرتدوا أعظم من كل من ارتد ، حتى أنه قد وردت في روايات الخاصة أن الشيطان يسل بسهمين غلاماً من عبيد جهنم ويساق الى المحشر فينظر ويرى رجلاً أمامه تقوم سلاسله العذاب وفي عنقه مائة وعشرون غلاماً من أغلال جهنم فيدنو الشيطان اليه ويقول ما فعل الشقي حتى زاد علي في العذاب

٥ فبانت بها وتزوج عثمان بعدها أم كلثوم وتوفيت عنه . وقبل تزوج عثمان اولاً أم كلثوم وامر به علي بها حتى توفيت ثم تزوج وفيه مكناهها وتزوج أبو العباسين وبيعة وزينب وتزوج أمير المؤمنين عليه السلام فامة سيدة نساء العالمين عليها السلام وجميع من أهل البيت والتفني من علماء الاسلام قالوا ان خديجة ع - كانت علماء ولم يتزوجها أحد قبل رسول الله ﷺ ووقية وزينب كانتا ابنتي هالة أخت خديجة من أمها وكان عمرها عند ما تزوجها رسول الله ﷺ ثمان وعشرين سنة ورسول الله ﷺ مع في الخامسة والعشرين قال المؤرخ الفقيه ابن السام الحنظلي في شذرات الذهب (وجميع كثير من أنها ابنة ثمان وعشرين) أنكر ج ١ ص ٦٤ ط مصر وهذا القول أقرب الى التحقيق والله العالم

(١) وما هو جدير بالذكر هنا ان الشيخ الاعظم رئيس المذهب الشيخ المفيد قدس سره أنكر تزوج عمر أم كلثوم في (المسائل السروية) وقال : ان الخبر المراد بترويح أمير المؤمنين ع - ابنته من عمر أم بيت وطريقه من الزبير بن نكله ولم يكن موثقاً في النقل وكان مشهوراً فيما يذكره من بشعة لامير المؤمنين ع - وغير مأمون والحديث عنه مختلف متواتر يروي أن أمير المؤمنين ع - تولى الفقه على ابنته وتارة يروي عن العباس انه تولى ذلك عنه وتارة يروي انه كان عن اختيار وابنته وتارة يروي انه لم يلق الفقه الا بعد وفاته من عمر وشهره ليس واضحاً

الأنوار النعمانية

لمؤلفه

العالم العامل والكامل الباذل صدر الحكماء ورئيس العلماء

السيد نعمته الشهابي

طاب ثراه وجعل الجنة مثواه

الوفى ١١١٢ هـ

الجزء الثاني

منشورات

مؤسسة الأمل للطبوعات

بيروت - لبنان

من يد : ٧٦٤٠

الیہ الحکم الشرعی لا یمکن الجہل بالشروط کثیر من الناس ؛ خصوصاً اهل القرى
و الصحاری ، و یؤیدہ قولہ علیہ السلام الناس فی سعة مما لم یعلموا فاذا عرفت هذا فنقول
ان المرء لما خرج من الکوفة ما کان فعدہ القتال مع الحسین علیہ السلام و اما
امرہ صید اللہ من زیاد لعنہ اللہ بأن یأتی بہ الی الکوفة ؛ و اما منعه لہ عن الرجوع الی
المدينة بعد ان طلب الحسین علیہ السلام ان یأتی لہ فیہ فقد کان جاهلاً بأن مثل هذا یمخرج
من القین و یمکن الرجل مرتداً بہ ، و من ثم لما رجع الی الحسین علیہ السلام و تاب حلفہ
بأنی ما کنت أعلم ان القوم یفعلون بک هذا ، وقد کان صادقاً فی سینه ، و حیثما الذی
سدر منه نوع من انواع الکبائر فلما تاب علیہا قبل الحسین علیہ السلام توبتہ منها ؛ و یؤیدہ ان
کثیر من الشیعة و من اقارب الائمة علیہم السلام کانوا یؤذون انفسہم علیہم السلام بأنواع الادی
مثل العباس اخو الرضا علیہ السلام و مثل اقارب مولانا الصادق علیہ السلام ؛ وقد کان جماعۃ منهم
یسعون بقتلہم و إعادہم عند خلفاء الجور و مع هذا کذلک انما أراد أحد من الشیعة ان
یذکرہم بسوء فی مجالس الائمة علیہم السلام یغضبون علیہم السلام و یماتون فی قبیۃ و یقولون ان
هؤلاء اقاربنا و ہذا معہم لا تشرشوا لہم بسوء من کلام خبیث و غیرہ ؛ فالذی سدر من الشر علی

تقدیر العلم منہ مثل الذی سدر من هؤلاء مع ان الائمة علیہم السلام فیلوا احوالہم قبل التوبة فکفوا نوابہا

الثانی ان المیزان من الدین المأخوذ فی التعریف انما ہو دین الاسلام علی ما
صرحوا بہ لادین الشیعة قطاً ؛ وذلك انہ لو کان المراد بالمرتد من انکر ما علم نبوتہ
من دین الشیعة ضرورة لکان مخالفاً ؛ کلہم مرتدین فی ہذہ الدنیا ؛ لان کون علی بن
ارباب علیہ السلام ہو الخلیفة الاول بالنسب والا شقاق معاً ثبت من دین الشیعة ضرورة ،

فکان یجب ان یسکرم علی عامة اهل الخلاف والاعتداد والصرح بہ من علما انما یخلافہ
فی ہذہ الدنیا ، و اما فی الآخرة فمناہم اشد من المرتدة و ضرہ ، و حیثما منع الحسین
علیہ السلام من الرجوع الی المدينة وان کان حراماً الا انہ لیس ضروریاً من دین الاسلام
ولا یقول مخالفاً بکفر مثل هذا ، نعم قالوا بکفر کل من خرج علی إمام عادل و حاربہ
و المرء فی وقت الحرب کان للإمام علیہ السلام لا عامہ ، فلم یصدق علی من ہذہ الجمة ابداً

الجزء الثالث
الأقوال النعمانية
تأليف

العلامة الجليل المجد الميرزا السيد محمد باقر الموسوي الخراساني
المؤلف سنة ١١١٢
بنفق

الحاج محمد باقر كاشي حقيق
سوق شيشه خانه
تبريز
الحاج سيد هادي بني هاشم
سوق المجد الجامع
ايران

مطبعة «شرك چاپ»

وأما لغوية الخلق وأرددهم موارد الهلاك ، فيقول عمر للشيطان ما فعلت شيئاً سوى أنني
فُصبت خلافة علي بن أبي طالب والظاهر أنه قد استقل سبب شغلونه ومزيد عذابهم ، ولم
يسلم أن كل ما وقع في الدنيا إلى يوم القيامة من الكفر والنفاق وإستيلاء أهل الجور
والظلم إنما هو من فعلته عنه ، وسببني لهذا مزيد تحقيق إنشاء الله تعالى ،

فإذا ارتد على هذا النحو من الأرسل فكأنه ما غ في الشريعة ما كونه وقد حرم
الله تعالى نكاح أهل الكفر والأنداد وأنفق عليه علماء الخاصة
تقول قد نسي الأصحاب عن هذا بوجوب عامي وخاصي

أما الأول فقد استفاض لي أخبرهم عن الصادق عليه السلام لما سئل عن هذا الساكعة
فقال أنه أول فرج غصبه جرمه فيل هذا أن الخلافة قد كانت أعز على أمير المؤمنين عليه السلام
من الأولاد والبنات والأزواج والأموال ، وذلك لأن بها إستمات الدين وإتمام السنة
ورفع الجور وإحياء الحق وموت الباطل ، وجميع فوائد الدنيا والآخرة ، فإذا لم يضر على
النازع عن مثل هذا الأمر الجليل الذي ساهم كثير من المدفع عنه زمان معارضة وقد يند
عليه الأزواج وسفك فيه الدم ، حتى أنه قتل لأجله ستين ألفاً في معركة صفين وقتل
من عسكره عشرين ألفاً وواقعة الطفوف أشهر من أن تذكر ، فإذا قلنا منه المنع في ترك
هذا الأمر الجليل وقد كان مذكوراً كما سيأتي الكلام فيه عند ذكر أسباب خلعنا عليه السلام
الحرب في زمان الثلاثة الساعاء الله تعالى ، والتجذبات فتحه الله سبحانه للعباد وأمرهم بإثابة
وأمرهم به ، كما أوجب عليهم المسأوة والصيام حتى أنه يورع الأئمة الطامعون عليهم

ثم بعض الرواة يذكر أن عمر بن الخطاب ولما ساء زيد بن الخطاب من يقول أن يزيد بن عمر
عليه السلام ومنهم من يقول أنه قتل ولا عقيل ومنهم من يقول أنه وأمه قتل ومنهم من يقول أن أمه بعيت
بهم ومنهم من يقول أن عمر أمير أم كلثروا رجس الله درهم ومنهم من يقول أن عمر امرأة
آلاف درهم ومنهم من يقول كان مهرها خمسمائة درهم وهذا الاختلاف ما يعطل الحديث ثم
إنه لو صح لكان له وجهان لا باقيا ، فمعصية النبي في ضلال الضميرين على أمير المؤمنين عليه السلام
انظر إلى آخر ما ذكره قدس سره في الجمل المانح من البحار ٦٢٥ طائفة الضرب والسيد
المرتضى علم الهدى قدس سره أيضاً بحقيقات صاحب الفهم في كتاب الفيس القيم (الشافعي) فراجع.

کتاب

حق البصیر

از تألیفات

مرحوم علامه مجلسی قدس

بر پایه

آقای حاج سید محمود کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیة طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه ۹۰ سعیدی

النفوس ذوات حضرت باقر علیه السلام فرموده است و اما اهل بهشت پس ایشان را جنت میکند
 باخبرات حسان و اما اهل جهنم را عذرا که اذیشان را جنت میکند باشیطانی که او را گمراه
 کرده است و حقیقتی فرموده است فَاللَّهُ تَعَالَى قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُخَلِّقَ مَا يَشَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْعِزَّةُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 تولى یعنی پس ترمانیدم شما را از آنشی که پیوسته افروخته است و زبان نمیکشد ملازم
 آن آتش است مگر شقی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیمبران را و پشت گرفتند بر
 حق و از علی بن ابراهیم از حضرت عسائی علیه السلام مردی است در تفسیر این آیه که در جهنم وادی
 هست و در آن وادی آتشی هست که نمیسوزد بآن آتش و ملازم آن نمیشد مگر شقی ترین
 مردم که میراست که تکذیب کرد رسول خدا را و در ولایت علی علیه السلام و پشت گرفتند از ولایت او
 و قبول نکردند بعد از آن فرمود که آتشها بعضی از بعضی پست تر است و آتش این را دایمی مخصوص
 نامیاند دشمنان اهل بیت است و هر یک این است آنکه شیخ مفید در کتاب اختصاص از حضرت
 صادق علیه السلام روایت کرده است که حضرت امیر المؤمنین علیه السلام فرمود که روزی بیرون رفتم بهشت
 کوفه و تئیر در پیش روی من راه میرفت ناگهان ایستادید گفت من را که عجب پیر گمراه
 شقی هستی تو گفت چرا این را میگوئی یا امیر المؤمنین علیه السلام بخدا سوگند ترا حدیثی نقل کنم
 از خودم و از خداوند عزوجل و در ما بین ما ثانی نبود بدینکه چون مرا بر زمین فرستاد
 خدا بسبب آن خطائی که کردم چون باستان چهارم رسیدم ندا کردم که الهی رسیدی گمان
 ندارم که از من شقی تر خلقی آفریده باشی حقیقتی و حق فرموده پسوی من که بلکه آفریده ام
 خلقی را که از توفیق تراست بر پسوی خازن جهنم ناموسرت از او جای او را بنمایانند و من
 پسوی مالک و گنیم خداوند تو را سلام میرساند و میفرماید که این پشامی کسی را که از من
 شقی تر است مالک مرا برد پسوی جهنم و سر پوش بالای جهنم را برداشت آنی بیام بیرون آمد
 که گمان کردم که مرا مالک را خواهد خورد مالک میان گفت که ساکن شو ما کن شد پس
 مرا برد بطیفة دیم آنی بیرون آمد از آن بیام نزد گمراهی گفت که ساکن شو ما کن شد
 و همچنین هر مرتدائی که میرد از مرتبه سابق تیره تر و گمراه تر بود تا بطیفة عظم بر دانی از آن
 بیرون آمد که گفتم کردم که مرا مالک را خواهد خورده است خدا آفریده است خواهد سوخت
 پس دست بردیده های خود گذاشتم و گفتم ای مالک امر کن او را که سرد و ساکن شود والا
 همین مالک گفت تو نه خواهی مرد تا وقت معلوم پس بیرون دهم مرا اویدم که در گمراهی ایشان
 در تئیر های آتش بود و ایشان را بجانیه بالا آویخته بودند و بر سر آنها کرده ای استاده بودند و
 گردنهای آتش در دست داشتند و بر سر ایشان میزدند که تم مالک اینها کشتند گفت مگر نه

ز قوم جهنم بعضی طعام خودند و بعضی لایهای آتش بدنه‌های ایشانرا در دلو گرد زغالی آهن بر سر ایشان گویند و ملائکه بسیار غلیظ بسیار شدید ایشانرا در شکنجه دارند و بر ایشان در می‌کوبند و بروی ایشانرا در آتش می‌کوبند و با شیا ملین ایشانرا در زنجیر می‌کوبند و در فلها و پندها ایشانرا مقید می‌سازند اگر دهان کنند دعای ایشانرا مستجاب نمی‌شود و اگر حاجتی طلبند بر آورده نمی‌شود و این است حال جمعی که بجهنم می‌روند و از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام منقولست که جهنم را هفت در است از پشت در فرعون و هامان و قارون که گنایه از ابوبکر و عمر و عثمان است داخل می‌شوند و از پشت در دیگریشی لب داخل می‌شوند که مخصوص ایشانست و کسی با ایشان در این باب مشرتک نیست و یکند دیگر باب اظلی است و یکند دیگر باب بستر و یکند دیگر باب عاویذ است که هر که از آنند داخل شود هفتاد سال در جهنم فرو می‌رود پس جهنم حیوشی حیزه ایشانرا بطبقه بالای جهنم می‌افکند پس هفتاد سال دیگر فرو می‌روند و ابد الابد حال ایشان چنین است در جهنم و یک در دوزی است که از آن دشمنان ما و هر که با ما جنگ کرده و هر که یاری ما نکرده داخل جهنم می‌شوند و این در بزرگترین درهاست و گرمی و شدتش از همه بیشتر است

و منقولست که از حضرت صادق علیه السلام پرسیدند از خلق فرمود که در دوزخ است در جهنم که در آن هفتاد هزار خانه است و در هر خانه هفتاد هزار حجره است و در هر حجره هفتاد هزار ماری است و در شکم هر ماری هفتاد هزار سیوی زهر است و جمیع اهل جهنم را بر این دره گذار می‌افکند و در حدیث دیگر فرمود که این آتش شما که در دنیا است یکجزو است از هفتاد جزو از آتش جهنم که هفتاد مرتبه آنرا با آب خاموش کرده اند و باز آفرینخته است و اگر چنین شیکروند هیچکس طاقت نزدیکی آن نداشت بدستی که جهنم را در دوزخ ثابت به سحرای محشر خواهند آورد که سراسرا را بر روی آن بگذارند پس جهنم فرهادی در محشر بر آورده که جمیع ملائکه مقربین و انبیاء مرسلین از بیم آن بیز انوی استغاثه آیند و در حدیث دیگر منقولست که خداوند دادیست در جهنم که در آن بیست و سی قصر است و در هر قصری بیست خانه است و در هر خانه چهل اتاق است و در هر اتاق ده ماری است و در شکم هر ماری بیست و سی ماری است و در لیش هر ماری بیست و سی سیوی زهر است و اگر یکی از آن ماریا زهر خود را بر جمیع اهل جهنم بریزد از برای ملائکه همه کافی است و در حدیث دیگر منقولست که در کتب جهنم هفت مرتبه است (اول) جهنم است که اهل آن مرتبه را بر سنگی تافتند و بدادند که صاع ایشان مانند یک میجوشد (و مرتبه دوم) لای است که حقتغالی در دوزخ آن را بنرماید که بسیار کشنده

و کشت میان خود و میان اهل عالم هر که مخالفت تو باشد در ولایت و امامت اعلی است زندق
است هر چند از نسل محمد صلی الله علیه و آله و علی و فاطمه علیها السلام باشد و حسن علیه السلام و حسین علیه السلام دیگر
فرمود که هر که مخالفت شما کند و از ريسان ولایت بدرود از او یزاری بجوئید هر چند
از نسل علی و فاطمه علیها السلام باشد و در عقاب الاعمال از آن حضرت دوايش کرده است که حقتالی
دای علیه السلام را مشایه میان خود و خالشی قرار داده است و بغیر او تناسلی نیست هر که متابعت او
کند مؤمن است و هر که انکار او کند کافر است و هر که شک دوا کند مشرک است و اینها از آن
حضرت منقول است اگر انکار حضرت امیر علیه السلام کند جمیع هر که در زمین است خدا همه
را عذاب کند و داخل جهنم کند و اینها در کمال الدین از حضرت کاظم علیه السلام مروی است که هر
کس شک کند در معرفت امام هر دمان بفرخص او و نعمت او کافر شده است بجمیع آنچه خدا
فرستاده است و در کتاب اختصاص از حضرت صادق علیه السلام منقول است که ائمه بعد از پیغمبر ما دوازه
تجربند که ملکان با ایشان سخن میگویند هر که یکی از ایشان را کم کند یا زیاد کند از دین خدا
را ببرد و میرد ای از ولایت ما ندارد و در تقریب احوال و دوايش کرده که آزاد کرده حضرت
عالی بن الحسین علیه السلام از آن حضرت پرسید که مرا بر توحیف خود معنی هست مرا خبر ده از حال ابو بکر
و حضرت فرمود هر دو کافر بودند و هر که ایشان را دوست دارد کافر است .

و اینها در دوايش کرده است که ابو حمزه ثمالی علیه السلام از آن حضرت از حال ابو بکر و حضرت سؤال
کرد فرمود که کافرند و هر که ولایت ایشان را داشته باشد کافر است و در این باب احادیث بسیار
است و در کتب مشرق است و اکثر در چهار الانوار مذکور است و اما اصحاب کبار از شیعه امامیه
که گناهان کبیره کرده باشند یعنی توبه کرده باشند خلافت نیست میان علمای امامیه که ایشان
مباشد در جهنم نخواهند بود و شفاعت رسول خدا صلی الله علیه و آله و ائمه البته با کثرت ایشان ملحق خواهند
شد چنانکه گذشت و اما آنکه آیا بعضی از ایشان ممکن است داخل جهنم شوند و شفاعت
ایشان ملحق نگردد یا آنکه بعضی خدا هیچیک داخل جهنم نمیشوند و عذاب ایشان یا
در دنیا است یا در وقت مردن یا در قبر و در محشر و احادیث در این باب اختلاف و اینها بسیار دارد
و گویا سبب اختلاف و اینها آنست که شیعه جرأت بر ارتکاب کبایر و معاصی نمائند و معتزله
اهل سنت را اعماد آنست که اصحاب کبار در جهنم خواهند بود و احادیث و اخباری در این
مقال بسیار است چنانکه این باب در دست حسن علیه السلام و حسین علیه السلام دوايش کرده است
و مخالف جمیع پیغمبر خواهد بود و احدی مگر اهل کفر و انکار و اهل شلاله اشلال و شرک و کسی
که اجتناب از گناهان کبیره کرده باشد از مؤمنان او را از گناهان صغیره سؤال نمیکند حق

او یا رد گفته اند میگویند که این است و ساحر است و دیوانه است و بخوابش خود
سخت میگویند و هر که با او جنگ کرد با شکست مواجهه را جزای خود میبماند و همچنین بر میگرداند
یکبار از آنکه را تا صاحب الامر ع و هر که یاری ایشان کرده تا خوشحال شوند و هر که از
ایشان دوری کرده آنکه پیش از آخرت عذاب و خواری دنیا مبتلا گردند و در آنوقت ظاهر
میگردد تاویل آیه کریمه که ترجمه اش گذشته و فرموده ان لمن علی الذین استضعفوا فی الارض
تا آخر آیه.

مقتضی پرسید که مراد از قرون و همان در این آیه چیست حضرت فرمود که مراد
ابوبکر و عمر است مثل پرسید که حضرت رسول خدا ﷺ و امیر المؤمنین با حضرت صاحب
الامر ع خواهند بود فرمود که بلی تا چار است که ایشان جمیع زمین را بگردند حتی پشت
کوه قاف و آنچه در عالم است و جمیع دریاها را تا آنکه هیچ موضعی از زمین نباشد مگر
آنکه ایشان ملی نمایند و دین خدا را در آنجا برپا دارند پس فرمود که گویا میبینم ای مفضل
آن روز که ما گروه امامان نزدیک خود رسول خدا ﷺ ایستاده باشیم و با حضرت شکایت
کنیم از آنچه بر ما واقع شده است چنانکه بعد از وفات آنحضرت و آنچه بر ما رسانیدند از
تکذیب و رد گفته های ما و دشنام دادن و کفر کردن ما و رسانیدن ما بشکایت و بد بردن خلفای
چون ما را از حرم خدا و رسول به شهرهای ملک خود و شهرهای کفر و مشرک گردانیدن
ما پس حضرت رسالت پناه گریان شود و بفرماید که ای فرزندان من نازل نشده است شما
مگر آنچه بعد شما پیش از شما واقع شده بود پس ابتداء کند حضرت فاطمه ع و شکایت کند
از ابوبکر و عمر که فساد را از من گرفتند و چنانکه حاجتها بر ایشان اقامه کردم و سود نداد
و نامه ای که تو برای من نوشته بودی برای فساد عمر گرفت و خصوصاً با جردان و سایر و آب دهن
نجس خود را بر آن انداخت و باره کرد و من بسوی قبر تو آمدم ای پدر و شکایت کردم و
ابوبکر و عمر بسوی سقیه بنی ساعده رفتند و با ما نقاد اتفاق کردند و خلافت را از شوهر من
امیر المؤمنین ع غصب کردند پس چون که آمدند او را به بیعت بیرند و او ایستاد و عین مهر در
خانه ما جمع کردند که اهل بیت رسالت بسوزانند پس من صدا دادم که ای عمر این چه
جرات است که برخدا و رسول میسائی که مثل پیغمبر را از زمین براندازی عمر گفت
پس کن ای فاطمه که محمد حاضر نیست که صلاحی که بیاورد و امر و نهی از آسمان بیاورد علی
را بگوید و بیعت کند و اگر نه آتش میاندازم در خانه و همه را بسوزانم پس من گفتم
خداوند من بتو شکایت میکنم اینکه پیغمبر تو از میان رفته و امتش همه کافر شده اند و حق را

کرده اند گویند دو مصاحب و هم خوابه ادا بود و عمر پس حضرت صاحب در حضور خلق از روی مصلحت پرسد که کیست ابو بکر و کیست عمر و بچه سبب ایشان را از میان جمیع خلائق با چند مدفن کرده اند و گاه باشد که دیگری باشد که در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای همین در اینجا دفن کرده اند که خلیفه رسول خدا و پدر زن آن حضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که آید بیاید ایشان را بشناسد گویند پلی ما سفت می شناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که شك داشته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوار را بشکافند و هر دورا از قبر بیرون آورند پس هر دورا پادشاهان باز آمد آورد بهمان صورت که داشته اند پس فرماید که گفتار از ایشان پند آورند و بنگشایند و ایشان را بخلق گشتند و درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگ بر آورد و شاخه هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته اند گویند که ایست و الله شرف و بزرگی و ما را ستگار شدیم بحسب ایشان و چون این خبر منتشر شود هر که در دل بقدر حبه ای از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم علیه السلام ندا کند که هر که این دو مصاحب و دو هم خوابه رسول خدا را دوست میدارد از میان مردم جدا شود و بیک طرف بایستد پس خلق دو طایفه میشوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگر نه به مذاق الهی گرفتار میشوید ایشان جواب گویند ای مهدی آل رسول صلی الله علیه و آله ما پیش از آنکه بدانیم که ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امر و بیزاری از شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم که مقربان درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هر که بنواپسان آورده است و از هر که ایمان بایشان نیاورده است و از هر که ایشان را پند خواند پند آورده و بردار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید باد سپاه را که بایشان وزد و ایشان را بهلاکت رساند پس فرماید که آن دو ملعون را بریز آورند و ایشان را بقدرت الهی زنده گردانند و امر فرماید خلائق را که جمیع شوند پس هر تلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد و زدن مسلمان فارسی را و آتش افروختن پند خانه امیر المؤمنین علیه السلام و قاتلین و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عثمان ایشان و ماران او اسیر کردن ذریه رسول و زینش خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که بناحق ریخته شده و هر فریبی که بهرام جماع شده و هر سودی و حرامی که خورده شده و

وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَافِرُونَ ط

الحمد لله الذي هدانا لهذا كتاب مستطابا وحنانا رحمة وایمان

تحقیق المتین

اردو ترجمہ

حق النقیس

از تصنیفات عالیہ جناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلیٰ ائمہ نظام

بہ ترجمہ

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب موم بانی

بحسن اہتمام احقرانام مولوی غلام عباس شیخ امامیہ بنزل سیکرٹری

یادہ اعظمیہ لاہور

کتاب

حق البصیر

از تألیفات

مرحوم علامه مجلسی قدس

برمایه

آقای ساجد صید و سمیع کتابچی

مدیر

کتابفروشی علمیه اسلامیة طهران

خیابان ناصر خسرو

تلفن ۲۳۳۰۰

چاپخانه جدیدی

و انکار کند یکی از اهل ایمان بعد از او را بپزله کسی است که ایمان وی یلورد به جمیع پیغمبران و انکار کند پیغمبری محمدا و حضرت صادق علیه السلام فرمود که منکر آخر عامل منکر اول است و حضرت رسول صلی الله علیه و آله فرمود که اهل ایمان بعد از من دو آئینه نهند ایشان حضرت امیر است و آخر ایشان حضرت قائم است اطاعت ایشان اطاعت من است هر که انکار کند یکی از ایشان انکار من کرده است و حضرت صادق علیه السلام فرمود که هر که شک کند در کفر دشمنان ما و ستم کنندگان بر ما کافر است و اعتقاد ما در آنها که با علی جنگ کرده اند مثل فرمود پیغمبر است هر که با علی قتال کند با من قتال کرده است و هر که با علی جنگ کند با من جنگ کرده است و هر که با من جنگ کند با خدا جنگ کرده است و سخن آنحضرت در حق علی و فاطمه و حسین که من جنگم با هر که با ایشان جنگ کند و صلحم با هر که با ایشان صلح کند اعتقاد ما در بر اوست آنستکه یزیدی جویند از بنمای چهار گانه یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویه و زنان چهار گانه یعنی عایشه و حفصه و هند و ام الحکم و از جمیع اشیاع و اتباع ایشان و آنکه ایشان بدترین خلق خداوند و آنکه تمام نمیشود اقرار بخدا و رسول و ائمه مگر به یزیدی از دشمنان ایشان .

و شیخ مفید در کتاب المسائل گفته است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه هر که انکار کند اطاعت احدی از ائمه را و انکار کند چیزی را که خدا بر او واجب گردانیده است از فرمن اطاعت ایشان پس او کافر و گدرا هست و معنی خلود در جهنم است و در موضعی دیگر فرموده است که اتفاق کرده اند امامیه بر آنکه اصحاب بدعتها همه کافرانند و بر امام لازم است که ایشانرا توبه بفرماید در وقتی که متسکن باشند بعد از آنکه ایشانرا بدین حق بخواند و حجتها را بر ایشان تمام کند اگر توبه کنند از بدعتهای خود و بر او راست بیایند قبول کنند و الا ایشانرا بکشد از برای آنکه مرتدند از ایمان و هر که از ایشان ببرد بر آن مذموب و از اهل جهنم است و سید مرتضی در شافی و شیخ موسی در تلخیص گفته اند که فرمود امامیه ثابت است که هر که جنگ کند با حضرت امیر او کافر است و دلیل بر این اجماع فرقه بدعتیه امامیه است بر این و اجماع ایشان حجت است و اینرا میدانیم هر که با آنحضرت جنگ کند کفر است و او خواهد بود و انکار امامت او کفر است همچنانکه انکار نبوت کفر است زیرا که خدا خلیفتم در این باب بیک نحو است پس استدلال کرده اند با حدیث بسیار در این باب و شیخ زین الدین در رساله حقایق الایمان نیز سخن بسیار در این باب گفته است و معلوم میشود که کفر واقعی ایشان را اجماعی میداند و آنچه از اخبار در این باب ظاهر میشود آنستکه غیر مستضعفین از مخالفان در احکام آخرت

حق یا نقس

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مدرس: محمد حسن علی

می کنند و حورهای و غلامان و کنیزان و پسران و دختران در خدمت ایشان ایستاده اند و بر دور ایشان میگردند و بانوام خدمات ایشان قیام می نمایند و ملائکه خداوند جلجل می آید پسوی ایشان از جانب پروردگار ایشان با انواع عطاها و کرامتها و تحف و هدایا و میگویند سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقیبی الله اریس میگویند آن مؤمنان که مشرف گردیده اند بر کفران و منافقان که ای ابوبکر و ای عمر و ای عثمان تا آنکه همه را پناهمای ایشان ندا میکنند چرا در موافق خزی و خواری خود مانده اید بیائید پسوی ما تا درهای بهشت را برای شما بگشاییم تا خلاص شوید از عذاب خود و ملحق شوید ب مادر امیم بهشت. منافقان گویند وای بر ما کی ما را این امت مبرر می شود و موتمنان گویند نظر کنید پسوی این درها چون نظر کنند و درهای بهشت را گشاده بینند گمان کنند که آن درها پسوی جهنم گشوده است و می توانند به آن درها رسید پس شروع کنند به شنا کردن در دریای حمیم جهنم و از بیش روی زبانیه روان و گریزند و آنها از بی ایشان روند و بایشان رسند و عمودها و گرزها و زبانها را بر ایشان زنند و پیوسته باین صور روند و انواع این عقوبات را کشند تا وقتی که گمان کنند که به آن درها رسیده اند به بینند که درها بر روی ایشان بسته است و زبانیه عمودهایی برایشان زنند و آنها را سرنگون میان جهنم افکنند و موتمنان بر فرشها و مجالس خود بر ایشان خندند و استهزاء و سخربه بایشان کنند و اشاره باینست **است الله یستهزئکم بهم** و اینها فرموده است **فالیوم الذین امنوا امن الکفار بضحکون علی الاراک یظفرون** یعنی پس در آن روز آنها که ایمان آورده اند از اسوال کافران می خندند و بر کرسیها نشسته پسوی ایشان نظر می کنند و حق تعالی فرموده است **واذا النفوس زوجت** حضرت باقر (ع) فرموده است: و اما اهل بهشت پس ایشان را جفت میکنند با خیرات حسان و اما اهل جهنم را هر يك از ایشان را جفت میکنند با شیطانی که او را گمراه کرده است و حق تعالی فرموده است **فانذرتکم نارا تظفی لایصلیها الا الاحقی الذی کذب وتولی** یعنی پس ترسانید شما را از آتشی که پیوسته افروخته است و زبانیه میکشد ملازم آن آتش نیست مگر شفی ترین مردم آنکس که تکذیب کرد پیغمبرانرا و پشت گردانید بر حق و از علی بن ابراهیم از حضرت صادق (ع) مروی است در تفسیر این آیات که در جهنم وادی هست و در آن وادی آتشی هست که امیروزد به آن آتش و ملازم آن امیباشد مگر شفی ترین مردم که عمر است که تکذیب کرد رسول خدا را در ولایت علی (ع) و پشت گردانید از ولایت او و قبول نکرد بعد از آن فرمود که آنها بعضی از بعضی پشت تراست و آتش این وادی مخصوص

حق یا نقض

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مؤسس: محمد حسن علمی

وَبِحَقِّ اللَّهِ الْحَقِّ بِكَلَامِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَافُونَ

الحمد لله الذي جعل في كتابه من باب ما شاء من حق وادب

تحقيق المبتدئين

اسم و ترجمه

حق المبتدئين

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی علی مد ظله

به ترجمه

جناب مولوی سید محبت حسین صاحب مرحوم بنانی

بجس اهتمام استقرار نام مولوی غلام عباس شیرانی به جنرال سید محمد بنانی

باسم الله الرحمن الرحیم
بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله الذي جعل في كتابه من باب ما شاء من حق وادب

مریمؑ نے حضرت یحییٰؑ کو اس وقت غسل دیا کہ وہ اس وقت بھی غلامی میں تھا۔
وہ تمام مقامات پر سے بہتر ہے کہ حضرت رسولؐ نے وہیں اپنے والدین کے لئے عذر فرمایا۔
قائم کے لئے ہرگز نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے شیعوں کے لئے وہاں بھی عذر دیا۔
مقتضیٰ نے پوچھا کہ اے میرے سرور و مولود حضرت صاحب الامرؑ کیا نام رکھ کر چلے گئے۔
لیجائیے کہ قرآن یا میرے قبیلہ گورانی میں حضرت رسولؐ کے مہینہ کی طرف سے اور جب وہاں پہنچے
ایک اور عجیب و غریب واقعہ۔ اسے ظاہر ہو گا جو سنو ان کے سرور و شادی اور کافروں کی فتنہ
خواری کا باعث ہو گا۔ مقتضیٰ نے پوچھا وہ امر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب آنحضرتؐ اپنے قبیلہ گورانی کی
قبر کے پاس پہنچیں گے پوچھیں گے کہ اے گروہ ظالمن میرے قبیلہ گورانی کی قبر ہے۔ جواب دینگے
کہ ہاں اے محمدیؐ تل محمدیؐ پھر آنحضرتؐ پوچھیں گے کہ یہ لوگ کن میں ہیں کہ حضرت رسولؐ کے ساتھ
وغیر کیا ہے۔ جواب دیں گے کہ آنحضرتؐ کے صاحبزادے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ اور حضرت
صاحب الامرؑ کے سامنے ان کے مصالحت پوچھیں گے کہ ان کو کون ہے اور کون ہے۔ اس وقت
تمام ظالمن کے درمیان سے ان دونوں کو میسر ہو گا کہ ان کے سامنے دفن کیا جائے اور ان کے
کوئی دوسرا شخص ہو جو کہ میرا دفن ہو۔ تمام لوگ کہیں گے کہ اے محمدیؐ اے علیؑ اور فاطمہؑ
اور کوئی دفن نہیں ہو۔ اور اس لئے ان کو اس مقام پر دفن کیا جائے کہ وہ دونوں قادیان
کے خلیفہ اور آنحضرتؐ کے ازواج کے باپ تھے۔ حضرت فرمایا کہ اے باپو! میرا صاحبزادہ
دیکھو جہاں جواب دینگے کہ ہاں ہم تھے۔ ان کو نصیحت ہے کہ میرے ساتھ میرے والدین کے ساتھ
ایسا شخص ہو، جسے جو کہ ان دونوں کے بعد دفن ہو گا۔ ان کے لئے ایک مکان بنو اور ان کے لئے
نہیں۔ یہ شخصیں ان کے ساتھ دفن ہو جائیں گے۔ ان کے لئے ایک مکان بنو اور ان کے لئے
ان کے لئے نہیں۔ ان دونوں کو اپنا مکان دیں گے اور ان کے لئے ایک مکان بنو اور ان کے لئے
وہی ہوگی کہ کہتے تھے۔ اس وقت حضرت سکندر دیکھ کر ان کا حسن قبول کر کے ان کے لئے
ان کو ایک درخت خشک سے لٹکا دیں۔ پس غلامی کے امتحان کے لئے وہ درخت اسی وقت
سبز و شاداب ہوا۔ اس کی شاخیں بلند ہو جائیں گی۔ اس وقت وہ لوگ جو کہ ان دونوں کی ذلت
اور حقارت رکھتے ہیں کہیں گے کہ اے خداوندی شرف و بزرگواری سے اس پر کئی حجت کی سبب سے ان کا ہر گز

حق یا لطف

از تالیفات

عالم ربانی مرحوم ملا محمد باقر مجلسی

تعداد ۳۰۰۰ جلد

چاپ سعدی

سازمان انتشارات جاویدان

مدرس : محمد حسن علی

گرمه‌آلت گویند دو مصاحب و هم‌خواه او ابو بکر و عمر پس حضرت صاحب در حضور خلق از روی مصلحت پرسید که کیست ابو بکر و چیست عمر و بجه سبب ایشان را از میان جمیع خلائق ایستادم دفن کرده‌اند و کدام باشد که دیگری باشد ده در اینجا مدفون شده باشد پس مردم گویند ای مهدی آل محمد غیر ایشان کسی در اینجا مدفون نیست ایشان را برای همین در اینجا دفن کرده‌اند که خایه رسول خدا و پدر زمان آن حضرت بودند پس فرماید آیا کسی هست که اگر بیند ایشان را بختیاد گویند بلی ما بخت می‌شناسیم باز فرماید که آیا کسی هست که بشناخته باشد در اینکه ایشان اینجا مدفونند گویند نه پس بعد از سه روز امر فرماید که دیوهارا بشکافند و هر دیو را از قبر بیرون آورند پس هر دیو را با بدن تازه بدر آورد بهمان صورت که داشته‌اند پس فرماید که کفن‌ها را از ایشان بدر آورند و بگشایند و ایشان را بخلق کشند پس درخت خشکی پس برای امتحان خلق در حال آن درخت سبز شود و برگه برآورد و شاخه‌هایش بلند شود پس جمعی که ولایت ایشان داشته‌اند گویند که اینست والله شرف و بزرگی و مارتنگار شدیم به محبت ایشان و چون این خبر منتشر شود هر که در دل بقدر حیا از محبت ایشان داشته باشد حاضر شود پس منادی از جانب قائم علیه السلام ندا کند که هر که این دو مصاحب و دو هم‌خواه رسول خدا را دوست می‌دارد از میان مردم جدا شود و بیگانه‌سرف بایستد پس خلقی دو طایفه شوند یکی دوستدار ایشان و یکی لعنت کننده بر ایشان پس حضرت فرماید بر دوستان ایشان که بیزاری جوئید از ایشان و اگر نه بهذاب الهی گرفتار می‌شوید ایشان جواب داد و پند ای مهدی آل رسول (ص) ما پیش از آنکه بدانیم که ایشان را نزد خدا قرب و منزلتی هست از ایشان بیزاری نکردیم چگونه امروز بیزار شویم از ایشان و حال آنکه کرامت بسیار از ایشان بر ما ظاهر شد و دانستیم که مقرران درگاه حقند بلکه از تو بیزاریم و از هر که بتو ایمان آورده است و از هر که ایمان بایمان بیاورده است و از هر که ایشان را باین سرف بدر آورده و بر دار کشیده است پس حضرت مهدی امر فرماید یاد سپاه را که بایشان و نزد ایشان را به هلاکت رساند پس فرماید که آن دو ملعون را بیزر آورند و ایشان را بقدرت الهی مرده گردانند و امر فرماید خلائق را که جمع شوند پس هر ظالمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد و فردن سلمان فارسی را و آتش افروختن بهر خانه امیر المؤمنین (ع) و قاطعه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پس عثمان ایشان و یاران او را اسیر کردن ذریه رسول و ریختن خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که

ورجمة بيضاء ؛ ثم يخرج الصديق الأكبر أمير المؤمنين وتصب له القبة البيضاء على النجف وتقام أركانها ؛ ركن بالنجف وركن في عيجور ركن يصنعاء اليمن وركن بأرض طيبة وركن بأرض البحرين ، كأنني أنظر إلى مصابيها تشرق في السماء والأرض كأضواء من الشمس والقمر . فعندها تبلى السرائر وتذهل كل مرسعة عما أرضعت وترى الناس سكرى ومهام سكرى ولكن عذاب الله شديد ثم يظهر السيد الأجل محمد رسول الله ﷺ في أنصاره والمهاجرين إليه ويحضر مكذبوه ويحضر الشاكرون فيه ؛ وبعض الكافرون القائلون أنه ساحر وكاهن ومجنون ومعلم وشاعر وناطق عن الهوى ومن حاربه وقتله حتى يقتل منهم ، ويجازون بأفعالهم منذوفت ظهر إلى ظهور المهدي عليه السلام أو دفنوا وقتلوا بحق تأويل هذه الآية وتريدان بمن على الذين استضعفوا في الأرض وتبجلهم اثقة وتبجلهم الوارثين الآية

قال المفضل ما المراد بفرعون وهامان في الآية ؟ قال أبو بكر وعمر قال المفضل قلت يا سيدي ورسول الله ﷺ وأمر المؤمنين يكونان مع المهدي ؟ قال لا بد أن يطأوا الأرض أي والله حتى ما وراء جبل قاف وما في الظلمات وجميع البحور ، ويقيم دين الله في جميع الأماكن وكأنني أرى بامفضل أننا (مما شرط) أيها (أي خ ل) الأئمة واقفون عند جدنا رسول الله ﷺ يشكو إليه ما صنع بهذه الأمة من بعدهم من تكذيبنا وسبنا وإخافتنا بالقتل والإخراج من حرم الله ورسوله وقتلنا وحبستنا . فيبكي النبي ﷺ ويقول قد فعلوا بكم ما فعلوا بجدكم فلولا من يشكو إليه قاطعة من أي بكر وعمر فتقول لعلناهما أخذنا فذلك متى بعد ما أقمت البراهين عليهم فلم ينفع والكتاب الذي كتبت له لي على فداك أخذه متى عمر بحضور المهاجرين والأنصار وتغل فيه ومزقه فأنيت إلى فبرك شاككة وأبو بكر وعمر يسقطة بنى ساعدة مضوا إلى المناقبين وتواطؤوا معهم وغصبوا خلافة زوجي فأثروا إليه أربابهم فأبى فيجمعوا حطباً ورضعوه على باب البيت ليحرقوا أهل البيت فصحت وقلت ما هذه الجرأة على الله وعلى رسوله يا عمر تريدان تضطع لسل الأبياء فقال عمر أسكتني ليس عند وجودنا حتى ينزل عليه الملكة بالأمر والنهي قولي لعلني يبايع

ایشان را در کردن غل کرده‌اند و بر بدن‌های ایشان پیراهن‌ها از مس گذاشته پوشانیده‌اند و چوب‌ها از آتش برای ایشان بریده‌اند و برایشان بسته‌اند و در میان غذایی که فانی اند که گریه‌شان بنهایت رسیده و درهای جهنم را پر زری ایشان بسته‌اند پس هرگز آن درها را نمی‌گشایند و هرگز نسیم برایشان داخل نمی‌شود و هرگز غم‌ها از ایشان بر طرف نمی‌شود و عذاب ایشان پیوسته شدیده است و عذاب ایشان همیشه تازه است نه مانند ایشان فانی می‌شود و عذاب عذاب ایشان پسر می‌آید بپادشاه استغاثه گفتند که از پروردگار مطالب که ما را به پیغمبر اند جواب گوید که همیشه در این عذاب خواهید بود و بستند مغیر از حشرت صادق (ع) مناقبت که در جهنم چاهی است که اهل جهنم از آن استعاضه می‌نمایند و آن جای هر مشکبیر چیار معاصد است و هر شیطان نامرد و هر متکبری که ایمان پرور قیامت نداشته باشد و هر که عداوت محمد و آل محمد (ع) را داشته باشد و فرمود که در جهنم کسی که عذابش از دیگران سبکتر باشد کمتر کسی است که در دریای از آتش باشد و دو اهل از آتش در پای او باشد و پنداعلیش از آتش باشد که از شدت حرارت مغز و مغش مانند بویگ در جوش باشد و گمان کند که از جمیع اهل جهنم عذابش سخت تر است و حال آنکه عذاب او از همه سبکتر باشد و در حدیث دیگر وارد شده که فانی چاهی است در جهنم که اهل جهنم از شدت حرارت آن استعاضه می‌نمایند از خدا طلب نمود که اضی بکشد چون افس کشید جهنم را بسوزاند و در آنجا سوزد و فانی است از آتش که اهل آنجا از گرمی و حرارت آن استعاضه می‌نمایند و آن نابوی است که در آن شش کس از یسینیان جا دارند و شش کس از این است اما شش نفر (اول) پسر آدم است که برادر خود را کشت و (عمرود) که ابراهیم را در آتش انداخت و (قرعون) و (سامری) که گوساله پرستی را دین خود کرد و (آنکس) که بهود را بعد از پیغمبرشان کمره کرد و اما شش کس آخر (ابوبکر) و (عمر) و (عثمان) و (معوینه) و (مر درده خوارج نهروان) و (این پنج) است و از حضرت رسول ﷺ منقول است که فرمود اگر در این مسجد صد هزار نفر یا زیاده باشند و یکی از اهل جهنم افس بکشد و اثر آن پایشان برسد هر آینه مسجد و هر که در آن است بسوزاند و فرمود که در جهنم ماری هست بکندگی کردن شران که یکی از آنها که می‌کشد کسی را چهل قرن یا چهل سال در آن می‌مکند و عقرب‌ها هست بدرشتی اسر که از کزیدن آنها نیز اینقدر از مدت می‌ماند و از عبدالله بن عباس منقول است که جهنم را هفت دراست و بر هر دری هفت هزار کوه است و در هر کوهی هفت هزار دره است و در هر دره هفتاد هزار

حق یقین

ادبیات
عالم ربانی مرحوم علامہ محمد باقر عظیمی

بسمت امام علی (علیه السلام) و سؤال کردند که آیا محتاج هستیم در دامن باسی برزخه از این که ابو بکر و عمر را تقدیم کند بر امیر المؤمنین (علیه السلام) و اعتقاد بر امامت آنها داشته باشد حضرت در جواب نوشت هر که این اعتقاد داشته باشد او ناصبی است و این بابویه از حضرت صادق (علیه السلام) روایت کرده است که رسول خدا فرمود که در شب معراج چون مرا با آسمان بردند خاتم النبیین وحی کرد در باب محمد (صلی الله علیه و آله) و علی (علیه السلام) و حسین (علیه السلام) و گفت ای محمد اگر بنده مرا عبادت کند بگذرد آنکه عادت مشکه بنویسد بشود و بیاید بزرگ من و انکار و جوب ولایت و امامت ایشان بکند ایشان را در بهشت خود ساکن نکر دهم و در فر عرش خود جای دهم و در تفسیر امام حسن عسکری فرموده است در تفسیر این آیه بطی من کسب میثقه احاطه به خطیخته فاولئک اصحاب النار هم فیها خالدون یعنی بلی هر که کسب کند گناهی را و احاطه کند باو خطای او پس ایشان اصحاب جهنم اند و همیشه در آن خواهند بود حضرت فرمود که گناهی که احاطه باو کند آنستکه او را بیرون کند از دین خدا و تفرع کند او را از ولایت و دوستی ما و این گرداند او را از غضب خدا و آن شرک بخواست و کفر بهوت و کفر بولایت علی و خلفای او و هر یک از اینها بیشه است که باو احاطه کرده است یعنی احاطه باقتضای او کرده است و همرا باطل و معوج کرده است و فعل کنند گن باین بیشه احاطه کنند اصحاب نارند و همیشه در جهنم خواهند بود

و کلمینی بسند معتبر از حضرت باقر (علیه السلام) روایت کرده است در تفسیر این آیه کریمه هر که انکار کند امامت امیر المؤمنین را از اصحاب آتش است و همیشه در جهنم خواهد بود و عیاشی از حضرت صادق (علیه السلام) روایت کرده است که دشمنان علی در جهنم خواهند بود ابدالابد و هرگز بیرون نخواهد آمد و در تفسیر فرات بن ابراهیم از حضرت باقر (علیه السلام) روایت کرده است که حضرت امیر فرمود که چون روز قیامت شود متادی نبداند از آسمان که کجا است علی برخیزم من گویند توفی علی گویم منم پس عمر پیشبرد دسی او و دولت او پس من گویند راست گفتی داخل بهشت شو آمرزید خدا تو را و شیمه تو را و ایمان بخشید تو را و ایشانرا از قزع اکبر قیامت داخل بهشت شوید ایشان ترسی بر شما نیست امروز انخدوهاک نخواهند شد هر گز در عجل از حضرت امام موسی (علیه السلام) روایت کرده است که در وقت مرگ او که این خلق میکنند خدا ایشانرا لعنی میکنند گفتند چرا فرمود برای آنکه انکار حق ما و تکذیب ما میکنند در امامت و در معانی الاخیاد بسند معتبر منقولست که حضرت صادق (علیه السلام) بصران گفت که در میان دین حق و ولایت اعلیت را

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اَرْدُو ترجمہ

حیاتِ اقبال

جلد اول

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
مولوی یزید نذات حسین صاحب کمال
ایڈیٹر کتب خانہ مغل پورہ
ملک شاہ لاہور

ذَرَّ جَعْلَهُ عِنْدَ الْاَلْفِ رَايَتْ سُوْرَةَ تَوْبَةٍ يَا (یعنی جی لوگوں نے ایزانی قبول کیا اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا خدا کے نزدیک ان کے درجے بہت بلند ہیں) پھر فرمایا ہے کہ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَحْسَنَ أَعْظَمَ ذَرَّ جَعْلَهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً (سورۃ النساء) یعنی خدا نے جہاد کرنے والوں کو ان لوگوں پر جو گھروں میں بیٹھ رہے اور عظیم مساعیہ فضیلت دی ہے اور ان کے لیے خدا کی طرف سے درجے اور بری بخششیں اور عظیم بخششیں ہیں پھر فرمایا کہ لَا يَسْتَوِي مَن كَانَ عَلَى الْفُشْحِ وَ قَاتِلًا أَوْ الْاَلْفِ أَعْظَمَ ذَرَّ جَعْلَهُ مِنَ الَّذِي نَافَقَهُ وَمَن بَغَى وَ قَاتِلًا رَايَتْ سُوْرَةَ مَائِدَةٍ (یعنی وہ تم میں سے جس نے راہ خدا میں فتح مکہ سے قبل اپنے مال صرف کیے اور جہاد کیا اور وہ جس نے بعد میں کیا درجے میں برابر نہیں ہیں وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بلند ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد راہ خدا میں مال صرف کیا اور جہاد کیا)

شیخ طوسی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک النساء دشمنوں کے دفع کرنے میں میری سپر ہیں۔ لہذا ان سے فضیلتیں ہو جائیں تو ان کو معاف کر دو اور درگزر کر دو اور ان کے نیک لوگوں کی مدد کرو۔

ابن بابویہ نے بسند صحیح حضرت صادق سے روایت کی ہے کہ جب لوگ جو حق و حقوق رسول خدا کے دین میں داخل ہو رہے تھے کہ ان کے قبیلہ والے اُسے جن کے دل نازک اور زبان شیریں تھی۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے دشمنوں کی نزاکت کو تو سمجھ لیا، لیکن ان کی زبانیں کھل شیریں ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ زمانہ جاہلیت میں سوچ کر کرتے تھے۔

اور شیخ طوسی نے بسند صحیح امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ مسلمانوں کی تلواریں نیا مومن سے باہر نہیں نکلیں اور ان کی صفیں نماز اور جہاد میں نہیں قائم ہوں اور انان بلند آواز سے نہیں کہی گئی اور قرآن میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا فِي مَوَازِينِ الَّذِينَ آمَنُوا وَخَرَجُوا عَلَى الْكُفْرَانِ کے لوگ مسلمان ہوں جو کہ انصار ہیں۔

ابن بابویہ نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادق نے ایک قریشی کو ایک مرد شیعہ

سے مؤلف فرماتے ہیں کہ صحابہ و پیغمبر جری اور انصار کے لیے بنائے گئے اور یہ ہیں جو مدح و تعظیم و داد دینی ہیں وہ ان کے لیے ہیں جو دین سے خارج نہیں ہوئے اور دنیا کی ہوتے اور انہیں امیر المؤمنین کے سوا کسی غیر حق خلیفہ کی متابعت کی ہے اور جو صحابہ کرام اور مدینہ ہو گئے اور انہوں نے غیر المؤمنین کی مخالفت کی اور ان کے دشمنوں کی مدد کی ہے وہ قافروں سے بھی بدتر ہیں چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے بہت سے اصحاب روز قیامت حوض کوثر سے دور کر دیئے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے اصحاب ہیں تو خداوند عالم فرمائے گا کہ اے محمد تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ یہ تمہارے بعد دین سے ایزانوں کے بل بھر گئے اور مرتد ہو گئے تھے اس کے بعد خالص دعا کے طریقہ سے بہت سی حدیثیں اس باب سے منشاء اللہ بھی جائیں گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اَرْدُو ترجمہ

حیات القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال میرزا پوری

— جس میں —

پیرائے سفر الزمان کے تمام و کمال حالات و مصلحت و فساد و طوالت و موجزات
 ارضی و سماوی و غزوات و سرایا و معارج و مباحل و علمائے خیران کا آپس
 میں مناظرہ و بادشاہان وقت کو دعوت اسلام و نیز دیگر واقعات تا
 وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام تہایت تفصیل
 سے درج ہیں۔

— ناشر —

امامیہ کتب خانہ

مثل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۴۲ — لاہور

چار اشخاص کی مشائخہ ہے۔ جس ایک سے دوسرے کو ہوا میں حضرت سے دریافت فرمائیے کہ وہ کون کون
ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے پا چھوں گا۔ میں اگر ان چار شخصوں میں ہوتا تو خدا کا شکر کروں گا اور
ان میں میرا شمار نہ ہوتا تو خدا سے سوال کروں گا کہ مجھے ان میں سے قرار دے اور میں ان کو دست و رکھوں گا۔
فرمیں حضرت درود پڑھتے اور میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھا۔ جب ہم آنحضرت کی خدمت میں پہنچے تو ایک شخص نے
کاسرہ قدس و عیشہ کبھی کی گود میں ہے۔ جب وہ کبھی اپنے امیر المؤمنین کو دیکھا تعظیم کے لئے کھٹے اور ان کی
سلام کیا اور کہا کہ آپ نے میرے علم کے سر کو اسے امیر المؤمنین کی تمجید سے زیادہ سنا دیا ہو۔ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے اور اپنا سر لٹکی کی گود میں دیکھا تو فرمایا کہ اسے کھٹے شاید تم کسی
حاجت کے لئے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ جب میں یہاں آیا
تو دیکھا کہ آپ کا سر بیدار و عیشہ کبھی کی گود میں تھا۔ تو دیکھنے اور مجھے سلام کر کے بولے کہ آپ نے میرے سر
کو گود میں لیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم نے پہچاننا کہ وہ کون تھے عرض کی وجہ کبھی تھے حضرت نے فرمایا کہ وہ
جبریل تھے جنہوں نے تم کو امیر المؤمنین کہا۔ جناب امیر نے کہا یہ تو باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ
بائیں نے مجھے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ بہشت بڑی نعمت میں سے چار شخصوں کی مشائخہ ہے انہوں نے فرمایا
کہ وہ کون کون ہیں۔ حضرت نے جناب امیر کی طرف اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ خدا کی قسم تم ان میں سے
پہلے ہو۔ پھر جناب امیر نے عرض کی میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ اور وہ تین اشخاص کو ان میں
حضرت نے فرمایا کہ وہ مقداد، اسحاق اور ابو ذر ہیں۔

ابن ابی اسحاق نے جب یہ سب سے مختلف سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادق سے
ایک جماعت کے ہاں سے میں دریافت کیا جو آنحضرت کے بعد مرتد ہو گئی تھی۔ میں ہر ایک کا نام لے رہا تھا
حضرت فرماتے جاتے تھے کہ وہ میرے ہاں سے یہاں تک کہ میں نے علی بن ابی طالب کو دیکھا کہ وہ اس کا نام لیا حضرت نے
ہر ایک کے بارے میں یقین ہی فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر میں لوگوں کو سہم کرنا چاہتا ہوں تو میں ان کے دلوں میں شکیں
تک داخل نہیں ہوتا کہ وہ ان کو دیکھنا اور ان کے دلوں میں شکیں نہ تھے۔

عباسی نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی چار اشخاص علی بن ابی طالب، اسحاق، اسحاق اور وہ کہ سوا سب مرتد
ہو گئے۔ مادی نے فرمایا ان کے بارے میں کیا ہوا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کو پوچھتے ہو میں ان کے دلوں
میں شکیں نہ تھے کہ وہ ان کو دیکھنا اور ان کے دلوں میں شکیں نہ تھے۔

امام حسن عسکری کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ایک روز صبح کو آنحضرت مسجد میں تشریف فرما تھے اور
سیدہ سہیلہ سے بھری ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص نے بیعت برادرانوں کا بیعت خان
کے شاہان حدیثی امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں نے حضرت سے فرمایا کیا ہو گیا؟ جناب امیر نے عرض کی کہ
میرا اللہ عاقل و باسیر کی طرف ہوا ایک یہودی ان سے پلٹا ہوا تھا جس کا تین سو دو ہزار کے قدر قرین تھا جب
معاشرے نے مجھ کو دیکھا تو کہا اسے برادر رسول اللہ یہ یہودی مجھ سے مل رہا ہے اور مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور

حضرت امیر المؤمنین سے فرمایا کہ میں نے ان سے فرمایا کہ ان کو دیکھنا اور ان کے دلوں میں شکیں نہ تھے۔

انصار و انول باسید یعنی وہ برصبار کے فضائل

وَمِنْكُمْ الْأَسْفَىٰ وَلَمْ تَحِلِّ قَبْلَ الْفَتْحِ

کتاب خطایق فی ریغ وارتیا سیاه زورج بخش مرده و لایق فرافرا می قلم بل بل بیان مستحق حالات فقر کائنات
خلایق و جودات معنی القام الممور و غیره و اینها خاتم الرسلین و حیدر العالمین حضرت امام علی علیه السلام است که این کتاب را در این
خلایق و جودات معنی القام الممور و غیره و اینها خاتم الرسلین و حیدر العالمین حضرت امام علی علیه السلام است که این کتاب را در این



حیات القلب



قدوة الحسین زین العابدین عمدة المجتهدین شیخ الاسلام و السلطان العالم الرتانی آخوند ملا محمد باقر
الاصفہانی طالب شرع و مبل الجنة مشواہ به تصنیع علماء شیعة کاکرستان مطبع

مطبع کاکرستان و لکهنو و انطباعة کاکرستان
در کاکرستان و لکهنو و انطباعة کاکرستان

رفت گشتش پاره شد و خون از پایش روان شد پس بپای دست و پا راه رفت تا آنکه زانوهایش
 بجزین شد و مانند شد و بناچار در زیر درخت خاکی قرار گرفت پس وحی بر رسول خدا نازل شد که آن
 منافق در فلان موضع است و حضرت رسول و حضرت امیرالمومنین را طلبید و فرمود تو و عمار و دیگر
 برادران و غیره را در زیر فلان درخت بکشید و بروایت دیگر حضرت زید و زبیر را فرستاد پس چون بان
 موضع رسیدند و ایستاد اول حضرت امیرالمومنین او را بقتل رسانید و بروایت ثانی زید بن عمار را
 با نیزه کشت بجز آنکه من او را بکشم که او وحشی میکرد که بر او در آکشته است و عمار دشمن از برادر فلان
 برادر با که حضرت رسول زید و عمار را با یکدیگر برادر کرده بود چون فلان منافق خبر فضل او را شنید
 در حق حضرت رسول خدا که گفت تو پدر خود را بکودکی کشیدی و در خانه امن است تا او کشته شد
 مظلوم را قصید و سوگند یاد کرد بخدا که من خبر برای حضرت فرستادم و آن منافق تصدین او نکرد و جواب
 جبار تر را گرفت و بسیار بر او زد و او را کشته و بخرج کرده اند که آن مظلوم بکشد صمت پدر خود فرستاد
 و از عثمان نمکاپیت کرد و حال خود را با حضرت عرض کرد حضرت در جواب او فرستاد که ای خود را
 نگاهدار که بسیار رنج است که زنی که صاحبان و بنی باشد هر روز شکایت از شوهر خود نماید پس چند روز
 دیگر فرستاد و بجهت آن حضرت شکایت کرد و در هر مرتبه حضرت چنین جواب فرمود تا آنکه در مرتبه چهارم
 فرستاد که این منافق مرا کشت در این مرتبه آن حضرت علی بن ابی طالب را طلبید و فرمود که شمشیر خود را
 بردار و برو بخانه دختر عم خود او را بزن من بیا و در اگر آن منافق مانع شود و نگوید او را بشیر خود بکش
 و حضرت بیتا بانه از عقب او روانه شد و از پشت اندوه گویا حیران گردید و بیهوده بود چون حضرت رسول
 بهر خانه عثمان رسید حضرت امیرالمومنین آن قصیده مظلوم را بر سر او آورد و بود چون نظرش با حضرت
 افتاد و بدید که بیهوده کرد و حضرت نیز از مشاهد حال او بسیار گریست و او را با خود بخانه آورد و چون نگاه
 او داخل شد بخت خود را کشید و بیدار نگذاشت خود را کشید و دید که پشتش تمام سیاه و بچرخ گردیده است
 سپس حضرت سه مرتبه فرمود که بجز آنرا کشت خدا او را بکشد و این در روز یکشنبه بود و چون شب خدا
 آن منافق در پیلوی جاریه و خبر رسول خوابید و باور تا که دیس در زد و شب و سه شنبه آن مظلوم
 بر بستر و در عالم بیدار بود و در چهارشنبه با علوی در جانت شهیدان تلقی گردید پس مردم برای آن
 نماز آن شهید حاضر شدند و حضرت رسول با خانه او میرود آن آمد و حضرت فاطمه زهرا را بر او
 علیها را امر نمود که باز آن مؤمنان را همراه جنازه او بیایند و آن بیای منافق نیز همراه جنازه بر
 آمد و چون نظر مبارک حضرت بر او افتاد فرمود که بیک که در یکشنبه در پیلوی جاریه خوابیده است

وَمِنْكُمْ الْإِسْرَافُونَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ لِقَوْمٍ

کتاب است خاتمه فیض و استیاب در شرح بعضی مبدء و اطلاق نور انوار می قلوب اهل ایمان و متین کلمات فخر کائنات
عجل الله فرجه و خیرات حق تعالی و محرم و شعبان خاتمه الکرامه و حرمه الاما این مسمو است که در ایام عزیزی علی الامت الکامه هر روز

جاء القاص

قدوة المحققين زرين المستمعين عمدة المجتهدين شيخ الاسلام والشيخين العالم الزباني، قدس عليه محمد باقر
الجليل الاصفهاني طالع شبارة وميل النجاة وشواد بقيق عكاسه وشيعة ركسان ملج

مطهر الكشمير والطبايع
در منشور الكشمير

02

پس حضرت رسول فرمود که در آن کشید لشکر اسامه را و بیرون رود با لشکر اسامه خدا لعنت کنی که
که گفت نماز و نماز اسامه سر مشه این سخن را عاده فرمود و خودش خدا از عقب و نقی مسجد
و از وزن و از روی که عارض شد آنحضرت را سبیل خیمه مشاهیر نمود و از انوار دانا پسندید که در میان فغان است
از شتهای فاسد ایشان پس مسلمانان بسیار گریستند و صدای گریه و لوحه از زبان دفرزان آنحضرت
بلند شد و طیفون از زبان و مردان مسلمانان برخاست پس حضرت چشم مبارک کنه و دو میوی ایشان
نظر کرد و فرمود که بیاورید برای من دوائی و گفت که سفندی تا بنویسم از برای شما دانه که گمراه نشوید هرگز
پس یکی از صحابه برخاست که دوات و کتف را بیاورد و گفت که برگرد که این مرد خندان میگویند و بیاوردی
برو غالب شده است و از کتاب خدا پس ست پس اختلاف کردند و از انوار بود و نه بیست گفتند که
قول قول عمر است و بیست گفتند که قول قول رسول است و گفتند در همین حالی چگونگی خلافت حضرت
رسول را در بیا شد پس یار دیگر پرسیدند که آیا بیاوریم آنچه طلب کردی یا رسول الله فرمود که بعد از این
سخنان که از شما شنیدیم مرا حاجتی آن نیست و لیکن وصیت میکنم شما را که با اجماع من نیکو سلوک کنید
و در نزد ایشان گردانید و ایشان برخاستند و مؤلف گوید که این حدیث در وقت و قلم در صحیح بخاری
و مسلم و سایر کتب معتبره آمده است نه کتب بطریق متعدد و در چنین روایت کرده اند ایشان را این
عباس که اگر نیست آنقدر که آب رویه او شکر زنا مسجد را ترک کرد و میگفت که روز پنجشنبه و چه روز
پنجشنبه روزی که راه دور رسو لغذا شدیم خدا و گفت بیاورید دوائی و گفتی تا بنویسم از برای شما که
که گمراه نشوید بعد از آن هرگز پس نزاع کردند در این و منزه دار بود که نزاع کنند و در حضور پیغمبر
پس عمر گفت که رسول خدا از این میگویند و بر و روایت دیگر گفت که در و روایت غالب شده است و نزد شما
آن است پس ست ما کتاب خدا پس اختلاف کردند و اهل آن خانه را که یکی فاسد کردند و بیست گفتند
بیاورید تا بنویسد رسول خدا برای شما کتابی که بعد از آن گمراه نشوید و بیست گفتند که قول قول عمر است
چون آن را از اهل بلند شد و اختلاف بسیار شد نزد آن حضرت آنحضرت در شک شد و فرمود که برخیزید
از پیش من پس این عباس میگفت که بدرستی که معصیت و بدترین معصیتها آن بود که از خدا شده نه میان
رسول خدا و میان آنکه آن کتاب را از برای ایشان بنویسد سبب اختلافی که نمودند و از آنجا که بلند
کردند ای عزیز که آیا بعد از این حدیث که همه حاضر و روایت کرده اند هیچ عامل را بحال آن است
که شک کند در کفر و کفر کسی که عمر را مسلمان دانند اگر بقایای طایفه آن بود که وصیت کند و یک نفر
وصیت او شود مردم بر او و طعنهای کنند هرگاه رسول خدا نخواهد که وصیتی کند که صلاح است از آن

ہیولانہ فی الحقیقۃ سؤلہ منہ یشترک علیہم آیاتہ و دلائلہ

اردو ترجمہ

حیاتِ القلوب جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ مولوی سید بشارت حسین صاحب کمال میرزا پوری

جس میں

پیغمبر اکرم الزمان کے تمام و کمال حالات و خلقت نور و جلالت و معجزات
ارضی و سماوی و عز و ات و سراپا و معراج و مبارک و علم کے بجزان کا آپس
میں مناظرہ و بادشاہان و وقت کو دعوت اسلام و نیز دیگر واقعات تا
وفات آنحضرت و فضائل و مناقب اہلبیت علیہم السلام نہایت تفصیل
سے درج ہیں۔

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

لاہور

حلقہ ۷۲

نے لی اور اس وقت فارغ ہوئے جب آنحضرت دفن کر دیئے گئے۔ جب صبح ہوئی جنابِ علامہ نے فریاد کی کہ کسی بد صحیح ہوئی ہے کہ تیرا دل بہت ہی خوش ہوگا۔ اور کہنے جب یہ سنا تو کہا تمہارا دل بدترین ایام ہے۔ پھر وہ رخصت کو نصیحت کر کر کہ امیر المؤمنین آنحضرت کے دفن و کفن میں مشغول ہیں اور نبی ہاشم حضرت کے علم میں گرفتار ہیں، سجدہ میں بیٹھے گئے اور آپس میں اتفاق کیا کہ اب دیکھ کر غلیظہ قرادویں جیسا کہ آنحضرت کی زندگی میں ایسی ہی سازش کی گئی تھی اور انصار میں سے لوگوں نے چاہا کہ سعد بن عبادہ کو خلافت کے لئے منتخب کر سں۔ لیکن وہ ہمارے حریف کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے اس سبب سے مغلوب ہو گئے۔ جب ابو بکرؓ کی بیعت تمام ہو گئی تو اب اسے امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا جسکو وہ حضرت علیؓ پر ہاتھ میں بیٹھے ہوئے حضرت کی قبرِ مطہرہ پر دست کر رہے تھے اور کہا منافقوں نے ابو بکرؓ سے بیعت کر لی اس خوف سے کہ ایسا نہ ہو کہ آپ فارغ ہو جائیں گے تو آپ کا حق مطلب نہ کر سکیں گے۔ جناب امیرؓ نے یہ سن کر تلخ ہاتھ سے رکھ دیا اور یہ کہتے بڑھیں۔

الْمُخْشَنُ الرَّحِيمُ ۝ الْقَوَّةُ الْخَبِيرَةُ ۝ الْقَائِمُ ۝ أَنْ تَقُولُوا أَنْ يَقُولُوا لِي أَمَّا أَنْ تَقُولُوا لِي أَمَّا أَنْ تَقُولُوا لِي ۝
وَقَدْ كُنَّا أَتَىٰ مِنْ قُدْرِهِمْ فَلْيَقُولُوا لِي أَمَّا أَنْ تَقُولُوا لِي أَمَّا أَنْ تَقُولُوا لِي ۝
أَمَّا حَسْبُ ۝ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ الشَّيْءَاتِ ۝ أَنْ يَسْبِقَ حَقُّكَ ۝ سَأَوْفَىٰ بِكَ كَيْفَ مِنْ دَارِ الْإِيمَانِ ۝ مَرْوۃ مَكْرُوت

(پ) اللہ کیا لوگوں نے یہ کچھ لیا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دیئے سے کہ ہم ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کا امتحان نہ لیا جائے گا حالانکہ ان سے قبل جو لوگ تھے سب امتحان میں مبتلا کیئے جا چکے ہیں تو خدا تو بعدینا سے اور چھوٹے لوگوں کو جانتا ہے۔ یا ان لوگوں نے یہ کچھ لیا ہے جو بکے اعمال بجاڑتے ہیں کہ ہماری گرفت سے بھل جائیں گے دیکھا ایسا ہے نہ؟ یہ لوگ کیا غلط خیال کیئے ہوئے ہیں؟ اس کا قصہ مفصل طور پر اس کے بعد ذکر فرما جلد میں انشاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

شیخ طوسی نے بحسنہ معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ کیا امیر المؤمنین نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل میت دینے کے بعد دوبارہ غسل و شستن کیا تھا یا نہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا تھا۔ اور یہ سنت ہماری ہوئی کہ ہر میت کو قبل غسل میت اگر کسی مں کر میں تو غسل کریں۔

شیخ طوسی و شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ روز شوریٰ جبکہ امیر المؤمنین نے اہل شوریٰ پر چڑھیں تمام کہیں تو فرمایا کہ کیا تم میں کوئی میرے علاوہ ہے جس نے رسول خدا کو غسل دیا ہو اور نہ رسول کے ساتھ جو بہشت کی خوشبوئیں اور دھپول لے کر نازل ہوئے تھے۔ وہ آنحضرت کے جسم اقدس کو میرے جنت کے انوار میں کسی کی آواز میں مستحق نہ کہتے تھے کہ آنحضرت کی شرمگاہ کو پوشیدہ رکھو تاکہ تم کو خدا پر مشابہ نہ لگے۔ سب نے کہا کوئی نہیں۔ پھر حضرت نے فرمایا کیا میرے سوا تمہارے درمیان کوئی ہے جس نے آنحضرت کو اپنے ہاتھوں سے کھن پینایا ہو اور دفن کیا ہو۔ سب نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم میں کوئی میرے سوا ہے جس کی طرف خدا نے تعزیت بھیجی ہو۔ جبکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخت فرمائی تھی اور غلطہ زہرا آنحضرت پر گر رہی تھیں ناگاہ میں نے گھر کے ایک گوشہ سے کسی کو جس کو میں نہیں دیکھ رہا تھا یہ کہتے ہوئے مستحضر

عین الحیوة

تأليف
علامہ مولیٰ محمد باقر مجلسیؒ

از مکتبۂ کرامت و کائنات

مجلد دوم، ۱۵۵۵ شماره ۱۵، ص ۵۱۹-۵۲۱

صلیبت علی ابراہیم آفک حمید مجید و موافق احادیث معتبره حیبا بد از نماز بگوید
(اللهم صل علی محمد و آل محمد واعدنا من النار و اوزقنا الخنة و زوجنا من الجور المنی)
و بسند معتبر منقول است که حضرت امام جعفر صادق علیه السلام از جای نماز خود بر امیر خاستند تا
چهار ملعون و چهار ملعونه را لعنت نمیکردند پس فرمود بعد از هر نماز بگوید « اللهم العن
ابابکر و عمر و عثمان و معاویة و عایشة و حفصة و هنداً و ام الحکم » و بعضی از تعقیبات در
باب فتایل سور و آیات قرآنی گذشت و در باب صلوات نیز بعضی مذکور شد و در این کتاب
چون ترتیب مذکور میشود بهمین اکتفا مینمائیم.

پسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین علیه السلام منقول است که حضرت
فصل سیم در تعقیب رسول صلی الله علیه و آله بعد از ظهر این دعا میخواندند لا اله الا الله العظیم
مخصوص نماز ظهر الحلیم لا اله الا الله رب العرش الکرم و الحمد لله رب
العالمین اللهم انی استأخو جیات رحمتک و عزائم مغفر تک و الغنیمه من کل خیر
و السلامة من کل اثم اللهم لا تدع لی ذلماً الا اغفرته و لاهما الا فرجتہ و لا سقماً الا
شفیتہ و لا عیبا الا سترته و لا رزقاً الا بسعته و لا خوفاً الا امنته و لا سوءاً الا
صرفته و لا حاجة هی لك رضا و لی فیها صلاح الا قضیتها یا ارحم الراحمین آمین
رب العالمین .

و بسند معتبر از حضرت امام جعفر صادق علیه السلام منقول است هر که بعد
فصل چهارم در از نماز عصر مقدار مرتبه استغفار بکند حق تعالی هفتصد گناه او را
تعقیبات نماز عصر بپارزد و اگر او مقصد گناه نداشته باشد باقی را از گناهان پندش
بپارزد اگر پندش هم آفتد گناه نداشته باشد از عذرش و اگر نه از گناهان برادرش و اگر
نه از گناهان خواهرش و همچنین باقی خویشان هر که باو نزدیکی باشد و در حدیث دیگر
مقداد و هفت مرتبه استغفار وارد شده است م ثواب عظیم برای ده مرتبه سوره « لا اله الا الله
فی لیلة القدر » بعد از نماز خواندن گذشت . و بسند معتبر از حضرت رسول صلی الله علیه و آله منقول است
هر که هر روز بعد از اذان سه مرتبه بگوید استغفر الله الذی لا اله الا هو الی القیوم
الرحمن الرحیم ذو الجلال و الاکرام و اسئله ان یتوب علی توبه عبد ذلیل خاضع
فقیر بالنسب مسکین مستجیر لا یمکن لنفسه ففعلاً و لا ضرراً و لا موتاً و لا حیاة و لا تقویاً
حق تعالی امر فرماید که سحیفه گناهان او را ببرد و هر چند گناه او بسیار باشد .

تذکرۃ الائمہ

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تالیف :

عالم نزر کو ار محمد باقر مجلسی رضی

برادرش که فوت شد زن او بدون نکاح مال برادر دیگر بود و چند کس را در عوض یک کس میکشند و بعضی از ایشان عبادت ملنکه و بعضی عبادت ستاره شمره میکردند و دختر و خواهر و جمع بین الاختین و شراب و ربا را حلال میدانستند و زمان بظهار حرام میدانستند و نکاح شفا در مذهب ایشان جایز بود و اعتقاد به مواد و قیامت و حشر و نشر و بعضی آن اشباح و دوزخ داشتند و آنحضرت چنین دین را بر طرف کرد.

دشمنان آنحضرت در ایام نبوت که امر از بر عباد و تکذیب داشتند عتبه بود و شیهه و ابوسفیان بن صخر بن حوب و ابوالحکم و ابوجهل و ولید بن مغیره بن ابی العاص بن و ابل سهمی و ولید بن عتبه بن ربیعہ خال معاویه و هشدینت عتبه زوجه ابی سفیان و ابی لهب عم آنحضرت و حبالة الحطیب زوجه او و عامر بن سعید بن العاص بن اسبه و طهمه بن عدی بن نوفل این جماعت از رؤس اهل ضلالت بودند و از شهابین قریش نوفل بن خویلد بود و رمعه بن اسود و حوث بن زمعه و نصر بن حارث بن کلهه بن عبدالدار و این طعنون این بود که میفرستاد بولایت عجم و حکایت ملوک گیان و پهلوانان گبران را میتوشند و برای او میفرستادند و آن میگفت محمد قصه و حکایات پاران گذشته را نقل میکند و انا احداث به حدیث رستم و آخندیار و اینرا بر اعراب می خواند و مردم را متصرف میکرد و اینتقم جماعت بسیارند که ذکر ایشان باعث طول کلام میشود.

دیگر از جمله معاندین و دشمنان اصحاب دین اصحاب عتبه اند که در قصد کشتن آن حضرت و خرابی دین او میکوشیدند و ایشان چهارده نفر بودند از منافقین مکه و مدینه ابوبکر و عمر و عثمان و طلحه بن عبدالله و عبدالرحمن بن عوف و سعید بن ابی وقاص و ابوعبیده بن جراح و مغیره بن ابی سفیان و عمر بن عاص و قهر قریش پتختنفر بودند. ابو موسی اشعری و مغیره بن شعبه و اوس بن الحذافین و ابوطلحه انصاری لعنة الله علیهم من الاولین و الاخرین دیگر از جمله دشمنان آنحضرت جماعتی بودند که در ایام حیات آنحضرت و بعد از دعوت نبوت کردند از آنجمله مشرک کذاب است که عرب او را رحمن النبیانه ناحیه ایست میان حجاز و یمن و یمنین ولایات عرب است از جمله محصولات و منسله در زمان رسول خدا مدعی نبوت بود و خلق بسیار بر او گرویدند و ازو معجزه طلبیدند و قاروره سرنگ

تذکرۃ الائمہ
یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

گوساله سامری را پرسیدند الا دوازده هزار نفر از سبط لاوی و سامری از اهل کرمان بود و از جمله خویشان بود به اعتبار حسبه و فرمان روشنی باغواهی شیطانی گوساله را ناحیه و خلافتی را محالالت افکند و توارش که مراد اطمینان باشد نیز از خویشان و صالحان پیندگان خدا بود از راه حسد بر جاه و منزلت آدم سلطنت درانید و استکبار کرد و بخداوند عالمان و کافر شد بخداوند سجده بر آدم نکرد و علم با حق را و او را و اوستاد خویشان بود و از جمیع جهیم رفت و جمیع کثیر متابع او نمودند و برجهای غایت از دین برگرد و موسی بن طاهر که فاروق باشد از شیر ندان رکوت کافر غرض آنستکه طمع و حسد و حب جاه و ریاست و استکبار و عاقل شدن از خدا و رسول ترب جدا کافر شدند و است حضرت رسالت جفتاد و سه گروه شدند همچنانکه قوم موسی هفتاد و یک است و است غسی هفتاد و دو فرقه شدند و هر فرقه از مذاهب مدعیه این است چند شعبه شدند و علت خرابی این دین آن بود که عمر بن الخطاب مصدر خلافت شد و عصب خلافت اسرائیل همین نبود و خلافت باغواهی او بگوساله سامری این است بیعت نمودند و فرقه ناحیه از این است طایفه جنبه انبی مشربینند و ایشان را شعبه و امامی میگویند و مخالف و رافضی و باقی شیعیان که خالک اند باز ده فرقه اند زیدیه و کسانیه و حارودیه و نادویه و اسماعیلیه و دیسانیه و بدروسیه و واقفی و غلات و سیانیه و دیگر اهل سنت در اصول دو مذهب شدند معتزله و اشاعره و معتزله نیز دوازده فرقه شدند و اصلیه و مدلیه و جاحطیه و حناطیه و شریه و صبریه و برداقیه و ثمانیه و هشتانیه و حبابیه و حیابیه که بهشیمه نیز میگویند و از مشهور فضلاء ایشان جاحظ است و ابوالهزیل علاف و ابراهیم النظام و اصل بن شطا و احمد بن جاحظ و بصر بن السمر و منعم بن عیاد السمری و ابو موسی بن عسی طفت بمرداد که آنرا راهب معتزله میدانند و ثمانیه بن اشرف و هنام بن عمر القرطبی و ابوالحسن العمر و الحباط اسد ابوالحسن الاشعری و سر خود ابوهاشم و ابوالحسن بصری قاضی الحصار و رمایی نحوی و ابوعلی تارسی و انبی الصفاة ماوردی شافعی و مذهب معتزله در بعض مسائل با فرقه اسمیه موافقت دارند و اشاعره معتزله را طعن می دارند و غالب معتزله طعن دارند و خنقی اند در فروع و ثمانیه اشعری اند و بیشتر مالکیه قدر بخاند و بیشتر حنابله متوجه اند و از شیاطین معتزله و مروج این مذهب

تذکرۃ الائمہ «ع»

یا

ائمہ معصومین علیہم السلام

تألیف :

عالم بزرگوار محمد باقر مجلسی «رض»

خالد بن ولید در خلافت گوماله سامری بدنی اساکر میلمه را پیایه نزد او فرستاد .

دیگر از مدعی نبوت سجاج نام زنی بود اسود و کذاب و از سخنان اوست :
 يا صُفْعُ يا صُفْعُ بَنِي بَنِي كَمْ بَقِيْنَ لَئِلا النَّارُ بِمَسْعِيْنٍ وَلَا الْمَلَأَتْكَ دِيْنُ الْعَلَاكِ
 فِي الْكِبَرِ وَ اسْبَغْ فِي الطَّيْنِ

و چون بنی اسد بر اهل عامه غلبه کردند گفت خفته‌الی ابن سوره را فرستاد
 و از عذاب بنی اسد درگذشت

و الذَّبَّ الْأَطْعَمَ وَ اللَّيْلُ الْأَظْلَمَ وَ أَجْرُ الْأَظْلَمِ فَاهْتَفَتْ اسد و در غوض
 و النِّسَاءُ ذَاتُ الْبَرِيحِ كُفَّتْ وَ الْأَرْضُ ذَاتُ الْكَمَرِ وَ الْخَيْلُ ذَاتُ السَّرِجِ وَ النِّسَاءُ ذَاتُ
 الْفُرُجِ نَحْنُ عَلَيْهَا بِمَوْجٍ بَيْنَ الْكَلْبِ وَ الْفُلُوحِ.

مجازات آنحضرت بسیار است از آنچه قرآن است و دیگر بی سواد و دیگری
 بیسواد بودن و در تزئین کسی چیزی نخوانده بود و خط نداشت اما خطوط و
 کتب انبیای سلف و لغات ایشان را میدانست بنحویکه از آسمان مژول نموده بود
 و دیگر برگردانیدن آفتاب است و شق نمودن ماه است و سخن گفتن بزغاله بریان
 و بگفتار نمودن آیات توح و آیات ابراهیم و آیات موسی و آیات عیسی را از طوفان
 و عاصف و مرده زنده کردن و دیگر آب در رحم و در میان دو انگشت او جوشیدن
 است و سخن گفتن سنگ ریزه است در دست آنحضرت رحم شدن به سوی آنحضرت
 بهر طرف که حرکت مینمود و سایه اش نداشتن و از عاف دیدن است گفتن احوالات
 آینده است و آنچه براهل بیت نازل شد و ارتداد بعضی از صحابه و خروج بنی امیه
 لعنهم الله و خلافت بنی عباس و خروج نمودن ناکشی و قاسطین و مارقین بود و
 آنچه از او پیش بیان رسیده و میرسد تا روز قیامت علمای زمان آنحضرت جمع کثیر از
 اعت طلب معرفت و مایل رحل معانی قرآن و مشکلات و غوامض آن مینمودند چون
 عبدالله عباس و حذیفه بن الیمان و ابوسعید خدری و سهل ساعدی و عبدالله
 بن مسعود و ابن زبیر و جابر انصاری و ابی کعب بن عریضه و زید بن ارقم و جابر بن
 نمره و براء غایب اسدی و تبعی و مجاهد و انس بن مالک و سعید بن جبیر و عمار
 یاسر و خزیمه بن ثابت و ام سلمه و عاتقه و جماعت بسیار بودند بعضی از
 ایشان مؤمنند و بعضی منافق بدین چند نفر اکتفا نموده .

ترجمه جلد سیزدهم
از کتاب
((بحار الانوار))

از تالیفات
علامه مجلسی

ترجمه مرحوم محمد حسن بن محمد ولی ارومیه
رحمة الله علیه

بسرمايه آقای حاج صید اسماعیل کتابچی و اخوان
فرزندان مرحوم حاج سید احمد کتابچی مؤسس

کتابفروشی اسلامیة

تهران خیابان ۹۵ خرداد (بوذرجمهری) تلفن ۵۳۱۹۶۶-۵۳۵۴۴۸

حق چاپ و عکسبرداری از این نسخه محفوظ است

۱۳۶۰ هجری شمسی

چاپ است اسلامیه

میدانی اول کار بیکه قائم بآن ابتدا میکنند چیست عرض کردم نمیدانم فرمود ایندو نفر را یعنی ابوبکر و عمر را در حالتیکه نزد تازم اند از قبر بیرون میآورد و میسوزاند و خاکسترشانرا پیاد میدهد و مسجد رسول خدا صلی الله علیه و آله را برهم میزند بعد از آن فرمود که رسول خدا فرموده که این مسجد عریضی است مانند عریض موسی علیه السلام و آنجا در است از چوب علف ساخته میشود و از آن بالا چق تعمیر میکنند سید علی بن عبد الحمید ذکر نموده که دیوار مسجد رسول خدا صلی الله علیه و آله از سمت پیشرو از کل بوده و از سایر اطراف از شاخهای درخت خرم و باستاند خود از اسحق بن عمار و از صادق علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود چون قائم علیه السلام پیام میکند بر میخیزد برای اینکه خراب کند دیواری را که در بالای قبر رسول خدا است ناکه خدای تعالی بار شدی و صاعقه ها ورعه ها بر میانگیرند حتی خلائی گویند که اینکار نه برای خراب نمودن ایندیوار است پس از معجزه آنحضرت از سرش متفرق و پراکنده میشوند حتی احدی از ایشان در خدمتش نمی ماند پس آن جنرت خود کلنگ بدست گیرد داول کسی میباشد که کلنگ باند دیوار میزند بعد از آن اصحابش چون می بینند که آنحضرت خود کلنگ بدست گرفته میزند بخندش بر میگردند پس در آنروز فضیلت و زیادتى بعضی از ایشان بر بعضی دیگر بقدر سبقت دیشی نمودن ایشان میشود و بر کشتن خدمت ایدنی هر که پیشتر بخندش مراجعت کند افضل است از آنکه بعد از او مراجعت بنماید پس آن دیوار را خراب میکنند بعد از آن آنحضرت ایشان را یعنی ابوبکر و عمر را با بدنهای ترد تازه از قبر بیرون میآورد و ایشان لعنت میکند و از ایشان تبری مینماید و ایشان را پناه میکشد بعد از آن از دار پابن میآورد و میسوزاند خاکسترشانرا پیاد میدهد و باستاند خرد از صادق علیه السلام روایت نموده که آنحضرت فرمود قائم علیه السلام هفت سال خلافت میکند آن هفت سال هفتاد سال است از این سالهای شمار از آنحضرت روایت نموده که آنحضرت فرمود گویا قائم علیه السلام و اصحاب او را در نجف کوفه می بینم گویا در سرهایشان مرغ باستانده یعنی بآرام در قرار هفتد توشه و ذخیره شان تمام شده و لباسهایشان کهنه گردیده و کثرت سجود و پیشانیهایشان جاکرده ایشان در شبها مانند راهبانان گویا دلم ایشان بارهای آهنست بهر مرد از ایشان قوت چهل مرد داده می شود و هیچ یگرا از ایشان بقتل نمی رساند مگر کافر با منافق و ایشان را خدای تعالی در کتاب عزیز خود با توسم یعنی با نام و ادراک و ذکاوت منصف گردانیده چنانچه فرمود «ان فی ذلك لآیات للعالمین» و باستاند خود تاب کتاب فضل بن شاذان ادرع حدیث تا بهید الله این سنن کرده و از صادق علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود قائم علیه السلام از خلائق باره را بقتل مرساند تا اینکه بیازاد میرسد و در آنحال مردی از اولاد بدش بخندش عرض میکند که تو

عنه بن سنان او از صادق علیه السلام او از پدرش باقر علیه السلام حدیث لوح روایت کرده که معمود در آخر زمان خردیج میکند و در حالتیکه دوسرش عسکری سفیدی میباشد که آفتاب بر او سایه میاندازد و با زبان فصیح اندامی میرسد بنوعیکه همه جن و انس و اهل مشرق و مغرب آنرا میشنوند که فرموده مهدی آل محمد علیهم السلام است زمین را بر فراز عدل میگرداند چنانچه بر از جود گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام و امالی لم عطار او از پدری او از ابن عبدالجبار او از محمد بن زیاد از وی او از ابان بن عثمان او از ثمالی او از علی بن حسین او از پدری او از جعفر (ع) روایت کرده که رسول خدا فرمود که ائمه که بعد از منته و دوازده نفرند اول ایشان یا علی ثوری و آخر ایشان غازی است که خدا یثمالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام از طالقانی او از محمد بن همام او از احمد بن مایند او از احمد بن حلال او از ابن ابی عمیر او از مغیر او از صادق علیه السلام او از پدری علیه السلام ایشان از رسول خدا صلی الله علیه و آله روایت کرده اند که آنحضرت فرمود که در وقتیکه خدا یثمالی مرابا سعاد بر زمین وحی فرمود حدیث را ذکر نمود تا اینجا که آنحضرت فرمود که سراز سجد بر داشتیم تا گاه از او ار مقدسه علی و فاطمه و حسن و حسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی و حجة بن حسن قائم (ع) را دیدیم و نور حجة بن حسن را در میان ایشان دیدم گویا که او مانند ستاره در پی بود عرض کردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود امامان بعد از تو دین قائم علیه السلام کسی است که حلال مرا حلال و حرام مرا حرام میگرداند و یا او را دشمنان خود انتقام میبخشد و این باعث و سبب استراحت دوستان من میباشد و اوست کسی که بدلهای شیعیان که از عالم ظالمین و متکبران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزری را پستی ابو بکر و عمر را با بدن ترو تار از تبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلافت بسبب ایشان فتنه بر پا میکند که افزونه گوساله و سامری شدید تر میباشد - محمد بن ابراهیم در کتاب النبیة با استناد گذشته در باب نص بر فرزاده امام از ائمه المؤمنین او از رسول خدا صلی الله علیه و آله روایت کرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام نیست خروج یکصد و زمین را بر از عدل میگرداند چنانچه بر از ظلم و جور گردیده و حال بد و نرو او مانند عمر بن میباید میباشد هر مردی که بخشدش میآید و دیگر بدیامدی بن عطا بنر مایه فرماید که بگریس هر چه که میخواهد آنحضرت میدهد شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کنایه یا سناد سابق در باب مذکور از ابن عباس او از رسول خدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پس من بین از اولاد من علیه السلام که قائم اهل بیت من و مهدی است مستند در شمایل و افعالش شیخ ترین بخلاف است بمن هر آینه بعد از

عنه بن سنان او از صادق علیه السلام او از پدرش باقر علیه السلام حدیث اوج روایت کرده که حج مد در آخر زمان خردج میکند در حالتیکه در سرش عمامه سفیدی میباشد که آفتاب بر او سایه میندازد و با زبان فصیح ندائی میرسد و عیقه همه چین و انس و اهل مشرق و مغرب آنرا میشنوند که ای سرمدی آل محمد و آل محمد است زمین را بر از عدل میگرداند چنانچه بر از جور گردیده شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام و اعلی از عطار او از پدرش از ابن عبد الجبار از ابن محمد بن زیاد از دی داد از ابن بن عثمان او از ثمالی او از علی بن حسین او از پدرش او از جدش (ع) روایت کرده که رسول خدا فرمود که آمده که بعد از منند در ازده نفرند اول ایشان با علی نومی و آخر ایشان قائم است که خدا تعالی بلاد مشرق و مغرب زمین را با او فتح خواهد کرد شیخ صدوق در کتاب کمال الدین و عیون اخبار رضا علیه السلام از طالقانی از ابن محمد بن همام از احمد بن حنبل او از احمد بن هلال از ابن ابی عمیر او از فضل او از صادق علیه السلام او از پدرش از ابن محمد بن از رسول خدا علیه السلام روایت کرده اند که آنحضرت فرمود که در وقتیکه خدا تعالی مرا با آسمان بر زمین وحی فرمود حدیث را ذکر نمود تا فاتحه که آنحضرت فرمود که سر از سجده برداشتم تا گاه اتواد مقدسه علی و فاطمه و حسن و حسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد بن علی و علی بن محمد و حسن بن علی و حجة بن حسن قائم (ع) را دیدم و نور حجة بن حسن را در میان ایشان دیدم گویا که او مانند ستاره در ی بود عرض کردم که ای پروردگار من ایشان کیانند فرمود اعلماند بعد از تو دین قائم علیه السلام کسی است که حلال مرا حلال و حرام مرا حرام میگرداند و با او از دشمنان خود انتقام میکشم و این باعث و سبب استراحت دوستان من میباشد و دوست کسی که بدلهای شیعیان که از ظلم ظالمین و منکران و کافران مجروح شده شفا میبخشد و لات و عزری را یعنی ابوبکر دعر را با بدن نرونازه از قبر بیرون میآورد و میسوزاند پس در آنوقت خلایق بسبب ایشان فتنه برپا میکنند که از فتنه گوساله و سامری شدید تر میباشد - محمد بن ابراهیم در کتاب الغیبه با استناد گذشته در باب نص بر خواجه امام از امیر المؤمنین او از رسول خدا علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود که نام آخرین ائمه نام منست خروج میکند زمین را بر از عدل میگرداند چنانچه بر از ظلم و جور گردیده و حال در نزد او مانند خرمین بسیار میباشد هر مردی که بعد من میآید و میگوید یا مهدی بمن عطا فرم تا فرماید که بگریس هر چه که میخواهد آنحضرت میدهد شیخ محمد بن علی خزاز در کتاب کفایه با استناد سابق در باب مذکور از ابن عباس او از رسول خدا روایت نموده که آنحضرت فرمود پس منم از اولاد حسین علیه السلام که قائم اهل بیت من و مهدی امت منست در شمایل و افالش شبیه ترین خلایق است بمن هر آینه بعد از

عَلَيْهِ السَّلَامُ

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

بسمہ سبحانہ
 علیہ السلام
 کہانے بصر الدجیات
 علی اور ہوں کہتے یہ کہانی میں ان لوگوں کے
 دہشتیں کہتے میں دیکھتے

منتخب

بَصَائِرُ الدِّجَاتِ

ترجمہ و تالیف

ایف ایچ ایل محمد شریف شرمشاہ سولوی اہلستانی

المنشی

مکتبہ السکاحیہ

يَنْقُصُهَا بِأَجْفَرِ أَهْلِهَا وَانْهَضُوا مَا قَبِلْتُمْ
 بِأَيْدِيكُمْ خَشْيَ بَصِيرَاتُ الْإِنِّهِمَا فَخَرَّ جَانِ
 عَيْنَيْهِمَا طَرَفَيْنِ كَصَوْنِ رَبِّهَا فَاكْشَفَ
 عَنْهُمَا أَكْفَاسَهُمَا وَنَامَ مِنْ جَنْبِهِمَا عَلَى
 وَجْهِهِ يَأْسِبَةُ خُفْرَةٍ فَيَصْلِيهِمَا
 عَلَيْهِمَا فَتَحَى الشَّجَرَةَ وَتَوَرَّقَ وَتَوَلَّى
 رَأْيُ طَوْلٍ مِنْ عَمَّا فِي قَعْلِ الْمَرْثَانِ بَوَيْتِ
 مِنْ أَهْلِ دَوْلَةٍ بِشَبَّهَا عِدَّةً وَدَلَّ الشَّرِيفُ
 عَمَّا وَتَعَدَّ خَرَّكَ بِجَبِّهِمَا وَتَوَلَّى بَيْنَهُمَا
 وَتَحْيَرَتْ أَهْلِي مَالِي نَفْسِهِ وَلَوْ مَقْبُورِ
 حَبِيبَةٍ مِنْ مَحَبَّتِهِمَا وَتَوَلَّى بَيْنَهُمَا فَيَعْلَمُ
 وَيَتَوَرَّقُهَا وَيَتَوَرَّقُهَا وَيَنْشَوْنَ
 بِهِمَا وَمَا دَقَّ مَسَاوِي الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ
 ائْتَدَتْ كُلُّ مَنَ حَبِيبٍ صَاحِبِ رَسُولِ
 اَللَّهِ وَصَحْبِهِ فَلَمَّا تَوَرَّقَ جَانِبَيْهِمَا
 اَلْقَى خُرَيْشِيًّا أَحَدَ عَمَّا مَوَالِيهِ وَالْأَخَرُ
 مُتَبَرِّكٌ مِنْهُمَا فَيُعْرِضُ اَلْمَهْدِي عَلَيْهِ
 اَللَّهِ اَلْمَسْأَلَةَ اَلْأَوَّلَى بِبَيْنِ الْبَرَادَةِ بَيْنَهُمَا
 فَيَقْرَأُونَ وَامْتَهَلُوا اَلرَّسُولَ اَللَّهُ
 جَعَلَ مَا نَحْنُ اَوْ جَنَّهُمَا وَمَا كُنَّا نَقُولُ
 اَللَّهُ بِتَوَالِيهِ وَبَعْدَ اَلْحَقِّ اَللَّهُ اَللَّهُ
 وَصَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِمَا اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ
 اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ اَللَّهُ

کوئی اور ہے، کہیں گے ایسا نہیں قبروں
 کی طرف دیواریں گھس لی جائیں گی، نصیب سے
 فرمائیں گے، گھس دو اور ان کو زندہ کا لو اپنے اہل
 سے مکر دیں گے مسجد تک پہنچ جائیں گے،
 تر و تازہ نکالے جائیں گے اہلی حالت میں
 ہوں گے، گھس آ کر دیتے جائیں گے، بہت
 ٹٹے ہو سیدہ درخت پر شکا دیتے کا
 حکم دیں گے، لشکانے کے بعد درخت بڑا
 ہو جائے گا، اور پھل دے گا، شاخیں بلند ہو
 جائیں گی، ان کے دانے داتے کہیں گے خدا کی
 قسم یہ شرف حق ہے ہم ان محبت اور ولایت
 کا باب ہو گئے، دانے کے برابر بھی جس
 ولی میں ان کی محبت ہوگی وہ اگر ان کی زیارت
 کریں گے، مہدی علیہ السلام کی طرف اعلان ہوگا
 جو شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو دوست
 رکھتا ہے وہ ایک لذت ہو جائے مخلوق و
 حصوں میں مٹ جائے گی، ایک نئے واسے
 دو سرے نہ مانستے واسے، حبیبی علیہ السلام
 ان کے دوستوں سے ہے گاؤں سے بزرگاری کو
 وہ کہیں گے یہ بزرگاری نصیب کسے ہم ان
 کے ساتھ ہیں نہیں گئے، اود، اللہ کے پاس
 ہیں آپ کے نزدیک ان کی بزرگاری
 ہم پر ان کی فضیلت تمام ہو چکی ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَرْتِيَا هَا تَقَالُ عَلٰى تَعْرِفُوْنَا
 اَوْنِي نُنَالُ كَلَمًا تَعْرِفُوْنَهُ مَرَّجَحْ لَهُمْ سِرًّا
 كَمَا تَا عَلٰى بَابِ بَيْتِ بَنِي سُلَيْمَ قَالَ اَلَمْ تَعْرِفُوْنَا
 اَلْبَيْتَ فَتَعْلَمُوْنَا عَادًا اَلْاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
 (ع) فَقُلْنَا هَذَا رَجِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (ع)
 وَنُشْهِدُكَ اَنْتَ خَلِيفَةُ اَللّٰهِ حَقًّا وَاَنْتَ
 وَلَدُهُ

اور یہی اللہ الصخرہ بن ابیہ عن
 جَدِّہ اِنَّہٗ كَانَ مَعَ الْاَبَا قُرَيْشٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 یَمْنُوْا وَصَوْنُوْا فِی الْبَحَارِ قَوْفِی وَبَعُوْا
 فِیْ یَدِہٖ خَمْسَ جُصَیَاۃٍ قُرَیْیَ بِالْمِیْسِیْنِ
 فَاَسَاجِدَہٗ مِنْ الْجَمْرَةِ وَیَشَکُّثُ فِی
 نَاجِیَہٗ مِنْہَا مَقَالٌ لِّہٖ جَدِّیْ جَمْعِیْنِ
 اَللّٰہُ جَدُّکَ لَقَدْ رَاَیْتُکَ بِجُصَیَاۃِکَ
 فِیہِ اَلْمُعْتَبَاۃُ ثُمَّ رَمَیْتُ بِخَمْسِ نَعْدَ
 وَفَلَکَ مِیْسَہٗ وَفِیْ سِرِّہٗ مَقَالٌ یُّنِیْمُ یَا رَجِ
 اَلنِّیْمُ اِنَّا کَانَ فِیْ کُلِّ مَوْطِیْمٍ یُجَوِّجُہُ اَللّٰہُ
 اَلْمَا بِحِیَابِ اَلنَّاکِیْہِ عَلَیْہِ طَرِیْقِیْنِ
 یُجَلِّیٰہِیْنَ صَافً لَا یَرِیْہَا اَحَدٌ اِلَّا
 اَلْاِیْمَامُ سُرِیۃً اَلْوَدَّ لَیْسَ یَشْہِدُہٗ اَلشَّہَادِی
 شَکَّدَہٗ اَللّٰہُ اَعْلَیَّ وَاعْلَیَّ وَاعْلَیَّ
 تَا مَکَالٌ لِّہٖ لَدَیْہِ وَاَمَی

عن یسید بن عبد الرحمن عن

اب کہ جانتے ہو عرض کیا ہم سب جانتے ہیں۔
 حضرت نے پردہ اٹھایا گھر کے دروازہ پر حضرت
 علی تشریف فرما تھے۔ فرمایا گھر میں دیکھو ہم نے
 امیر المؤمنین علیہ السلام کو بیٹھا ہوا دیکھا عرض
 کیا واقعی یہ امیر المؤمنین میں۔ ہم گواہی دیتے
 ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے خلیفہ میرا
 آپ امیر المؤمنین کے فرزند ہیں۔

ابو بصیر اپنے آپ سے وہ آپ کے وراثت
 روایت کرتے ہیں کہ میں مشکوٰۃ میں امام محمد باقر
 علیہ السلام کے ساتھ تھا آپ گھر کے باہر تھے
 آپ کے اندر میں پانچ سنگریزے رکھ گئے دو
 ہجرہ کے ایک کرنے میں بھینکے تین دوسرے
 کرتے میں دوسرے دوسرے دادائے عرض کیا میں
 قرآن جانوں آپ نے وہ کام کیا جو کسی نے نہیں
 کیا، آپ نے عقبات میں پھر پھر سے پھر آپ
 دائیں بائیں پانچ پھر دوسرے فرمایا ایں ایں ہم
 دیکھا ہے حج کے کرنے میں دو ناسن بیعت
 قرآن کے دے... شکات جاتے ہیں انہیں
 جہاں مشکلا جاتا ہے امام کے ہوا اور کوئی نہیں کہ
 سکتا میں ادا کر دو اور ثانی کو توں پھر دے کہ نہ کہ
 یہ کفر اور ہمارا دشمنی میں بڑھا ہوا تھا۔ اول
 چاہا کہ اور چاہا کہ تھا۔

مید بن عبد الرحمن عن

فَتَقَامُ تَحْتِیْطٍ یُظَلِّفُ فِیْهِ سُرُورٌ
 بِذَمِّ مِیْنِیْنِ وَحِزِّیْ لَنَا فَرِیْنِ
 قَالَ الْمَذْمُولُ یَا سَیِّدِیْ مَا هُوَ
 ذَاكَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ هَذَا تَبَرُّ
 جَدِّیْ وَرَسُولِ اللَّهِ (س) فَبَقَوْا نَوْتٌ
 نَحْمُ یَا مُهَدِّیْ آلَ مُحَمَّدٍ فَبَقُولُ وَتَنْ
 مَعَهُ فِی الْقَبْرِ یَقْرَءُونَ صَیْبَانَهُ وَصَحْبَانَهُ
 وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِمَا وَالتَّوَلَّوْا كُلَّهُمْ جَمِیْعًا
 فَبَقَوْا نَوْتٌ مِنْ . . . وَ لَکِنَّ دَفْنَا
 مِنْ بَیْنِ الْخَلَائِقِ مَعَ جَدِّیْ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّی
 اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَوْفَرُونَ
 غَیْرَہُمَا فَبَقُولُ النَّاسُ یَا مُهَدِّیْ آلَ مُحَمَّدٍ
 مَا هُمَا غَیْرُہُمَا اَنْھُمَا دَفْنَا سَمَہُ لَا نَحْمُ
 حَتِّیْ تَارَسُولِ اللَّهِ (س) وَالتَّوَلَّوْا نَوْتِیْ
 فَبَقُولُ لِلْخَلَائِقِ بَعْدَ شَلَاہِ اَخْرِجُوْهُمَا
 مِنْ قَبْرِہُمَا فِیْخْرِجَاہُ عَظْمَیْنِ کَرِہَیْنِ
 لَمْ یَخْرِجَا عَظْمَہُمَا وَلَمْ یَنْخَبُتْ نَوْتُہُمَا
 بِالْعِلْفَةِ وَلَیْسَ جَمِیْعِیْ جَدَّکَ غَیْرُہُمَا
 فَبَقُولُ هَلْ یَنْکُمُ اَعْدَیْقُولُ غَیْرُ
 هَذَا اَوْ لَیْسَ فِیْہِمَا خِیَافَتُونَ لَکَ
 یَسُوْمُہُمَا اَحْرَاجُہُمَا شَلَاہِ اَیَّامِہُمْ
 یَنْشُرُ الْخَبْرُ فِی النَّاسِ وَیُظْهِرُ الْقَدْرَ
 وَیُکْثِفُ التَّجَدُّدَ عَنْ الْقَبْرِ یَنْتَقِلُ

وہاں مرتبین کے لئے خوشی ہوگی۔ اور
 کافروں کے لئے شرمساری۔
 مفصل :- اتنا وہ کیا چیز ہوگی؟
 رہم۔ ہمدی علیہ السلام اپنے دادا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر تشریف
 لائیں گے، لوگوں سے فرمائیں گے یہ قبر ہے
 نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
 لوگ کہیں گے اے ہمدی آل محمد کیا یہ ہے
 پرچھیں گے قبر میں کوئی دفن میں کہیں گے
 اور۔ آنحضرت کے ساتھی میں آپس بات کہ
 جانتے ہوئے فرمائیں گے تمام مخلوق میں وہی ہوگی
 کہ تمام مخلوق کے ہوتے ہوئے میرے نانا کی قبر میں
 کیسے دفن ہو گئے دفن ہونے والے یہ نہیں ہوں گے
 اور ہوں گے لوگ جواب میں گے ہمدی آل محمد
 کوئی اور دفن نہیں ہے، وہی ہیں کیونکہ دونوں
 آنحضرت کے فیضہ اور باکی دو بیروں کے باپے
 یہ بات تین مرتبہ کہنے کے بعد لوگوں کے کہیں گے
 ان قبر سے کیا موجب قبر سے نکلیں گے تو ان
 کی لاشیں مرد تازہ ہوں گی، رنگ ویتھل
 درست ہوگا فرمائیں گے کوئی ہے جہاں کہ جانا ہو
 کہیں گے ہم جانتے ہیں آپ کے نانا کی قبر میں
 ان دونوں کے سوا کوئی دفن نہیں ہے۔ فرمائیں گے
 کوئی ایسا شخص ہے جو یہ کہے کہ وہ دونوں نہیں ہیں

یا قاضی
 لکھنؤ ایسٹرن کالج
 لکھنؤ
 لکھنؤ ایسٹرن کالج
 لکھنؤ

قرآن مجید

لا اِلهَ اِلاَّ اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُهُ

الحمد لله که ترجمہ سبھا محاورہ جسکی جہت ان اہلیت کو مدت آرزو تھی موفیق
 تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از ستفادہ دقیقہ شائیں آموز قرآنی مشیقم
 مناظر الامانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اہل بیت مقام
 سچوں استقامت دینی والا کلام حاجی آغا شہزاد احمد صاحب کربلائی

و مشہدی دہلوی
 لکھنؤ
 لکھنؤ
 لکھنؤ

الطَّبَّانِ مَا هِيَ حَتَّى ذَا جَاءَهُ أَمْرٌ مُجِدٌّ فَاشْتَبَاهُ وَجَدَ لَهُ

اور اللہ کو اپنے پس پانچ بیٹوں اور اسکا ہونا اور صاحب کر چکا اور اللہ سے تیرے صاحب کو نوال
کفایت فی بحر الحی بخشہ مدح من فوق مدح

[illegible]

موجود ہے۔ لہذا یہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک اور صنف جو اس میں موجود ہے، ایک اور صنف

اس کی ایک سنگین بیماری تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنے والدین کو لکھا کہ وہ بیمار ہے اور

اور میں نے اپنے خدا کو کبھی ترازو دے دیا ہے کہ اگر وہ کسی سوچی سمجھی چیز کا ٹکڑا دے

وہ کہتا ہے کہ اس میں بھی ایسا ہی ہے اور یہ عیسائیوں کا انجیل ہے جس کے اندر بھی

وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَلِلَّهِ

الذموب الامراض والى الله المصير

ہاں تو یہ سچ ہے کہ ان کے پاس ہرگز کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

پھر میرا دل کہ ہے ناکار ہے افسوس! میں آج اپنے والدین کے ساتھ ہوں۔

أَتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ

جسکو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں کہ حق جہاد سے پروردگار ہی کی طرف سے ہے کہ پس وہ اس

فَتُخْبِتُ لَهُ قُلُوبُهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ

پرانیوں کے نہیں پس ان کے دل اٹکائے نرم جو جائیں اور ضرور اسد ان لوگوں کو جو ایمان لائے

أَمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ

ہیں صراطِ مستقیم تک پہنچا دینے والا ہے اور جو لوگ کافر جو تھے وہ تو ہمارے

كَفَرُوا فِي مَدِينَةٍ مِنْهُ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

انہی طرف کہ شہر میں رہتے تھے کہ قیامت ان کو دیکھا کہ آگئی

بَعَثَهُ أَوْيَايَتِهِمْ عَذَابٌ يَوْمَ عَقِيلٍ ۝

کا انوکھے دن کا عذاب ان پر آجائے گا

أَلَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ نَذِيرًا لِلَّذِينَ

دعا کیا اس دن خدا ہی کو پہنچا دی ان کے امین نبی کا کہنا اب جو ایمان آئے

أَمَنُوا أَوْ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

اور جنہوں نے نیک عمل کئے وہ تو نعت دینی جنتوں میں ہوں گے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ

اور جنہوں نے کفر کیا اور بتائی آیاتوں کو جھٹلایا پس انہی کے لئے

لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي

تخلیل کرتے وہی عذاب ہوگا اور جنہوں نے راہِ خدا میں ہجرت

مترجم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷۷ کے دیکھیں

ہے ہاں نے عمر بنی یا رسول اللہ

جہاد ایک کبریٰ نوع کی اور جسکے

گوشت کو شہوان کیا رہی خالی تھے اس

پر ایمان لائے جب ان حضرت کے سامنے لکھا

تھا حضرت کے دل پر آمدن پیدا ہوا

کہ میرے ساتھ اس وقت علی و فاطمہ

میں تھیں یہ ہونے لگا تھا انہوں نے

اس وقت ایک دفعہ ایمان دو گے کہ ہم

میں مرتے تھے چھ اور خدا تعالیٰ نے یہ

آیت انزل کی کہ انا نزلنا جبریل

فیلک من ربک و لا یبقی و لا یبقی و لا یبقی

الاحد منہ الا انا فاستقر انہی

الاحد منہ الا انا فاستقر انہی

یہ کہہ کر تمہارے لئے کوئی قیامت نہیں

ہے بلکہ ہے پہلے ہی جو رسول اس

ہی و کھٹکے نہ رہے ہیں ان ہی کو کہ

لے کوئی آمدن کی آیتیں ملنے لگی

آوردیں کوئی ذکر کی اور لگا لگا ہی

ادیا جسے یہاں آئے اپنے دونوں

ایک دوسرے سے کہ میں نے یہ

فیلک من ربک و لا یبقی و لا یبقی

یہ کہ یہاں اور لگا لگا ہوا خدا نے

تعالیٰ کو مستوحش فرما دیا جسے یہاں

ان دونوں کے بعد میں نے لکھے تھے

یہ کہ یہاں آیت یہ مطلب یہ کہ انہوں

ہی یہ کہ ان میں سے مضبوط کرنا دینا

یہ کہ یہاں انہوں کی نصرت فرمائی

ع
ج
۱۷

يا فتى
هكذا بيان للناس في هذا وعظمي كالمستقيين
يا فتى
انك تعلم انك في كبريت كبريت

دانش

لَا تَسْتَعِزُّ إِلَّا إِلَهُ الْطَّغْوَىٰ

الحمد لله که ترجمه با محارره حکیم حیات البیت کو دست آرزو حق موفیق شد
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از سفاقت و دقیقہ شناسی موزق قرآنی منکرم و
منظر انسانی جناب ثقلنا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلیٰ اللہ مقام
بجس استقامت و سلی الاکلام حاجی آغا شہزاد احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی

و مشهدی دہلوی

کشف الامرار



تألیف بحاج میرزا شهابی بزرگ شیمان
الامام روح الله الموسوی
الخمينی

مخالفتی اینها با گفته‌های پیغمبر اسلام محتاج بیک کتابت هر کس بخواند مجملی
از آنرا بیست بکتاب فصول المهمه تألیف علامه بزرگوار السید شرف الدین عاملی
رجوع کند

۴. در آن موقع که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله در حال احتضار و مرض موت
بود جمع کثیری در محضر مبارکش حاضر بودند پیغمبر فرمود بیایید برای شما یک
چیزی بنویسم که هرگز بضلالت نیفتید عمر بن الخطاب گفت (هجر رسول الله) و این
روایت را مورخین و اصحاب حدیث از قبیل بخاری و مسلم و احمد با اختلافی در نظر
نقل کردند و جمله کلام آنکه این کلام باوه از این خطاب باوه سرا میگذریده است و
تأیید برای مسلم غیر کفایت میکند الحق خوب قدر دانی کردند از پیغمبر خدا
که برای ایشان راه و هدایت آنها آنهمه خون دل خورد و رحمت کشید انسان با شرف
دیدار بود میداند روح مقدس این نور پاک باجه حالی پس از شنیدن این کلام از این
خطاب از این دنیا رفت و این کلام باوه که از اصل کفر و زندقه ظاهر شده مخالف است
با آیاتی از قرآن کریم. سوره نجم (آیه ۳) و ما یطق عن الهوی اِنْ هُوَ اِلَّا
وَحْیٌ یُّوحِیْ عَلَیْهِ شَدِیدٌ اَقْوَمُ. پیغمبر نطق ندیکند از روی هوای نفس کلام او
نیست مگر وحی خدائی که جبریل با خدا باو تعلیم میکند و مخالف است با آیه اطیعوا الله
واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم
غیر آن از آیات دیگر

نتیجه سخن ما از مجموعه این ماده ما معلوم شد مخالفت کردن شیخین از قرآن
در این باره در حضور مسلمانان یک امر خیلی مهمی نبوده و مسلمانان نیز بلا دخل

و حزب خود آنها را در دو مقصود با آنها همراه بودند و اگر همراه نبودند جرئت حرف زدن
و مقابل آنها که با پیغمبر خدا و دختر او اینطور سوار و میگردند نداشتند و اگر گاهی یکی
از آنها یک حرفی میزد بسخن او وحی نمیکذاشتند و جمله کلام آنکه اگر در قرآن
هم این امر با سراحت لهجه ذکر میشد باز آنها دست از مقصود خود برنمیداشتند و

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَاعِظَ فِي الْقُرْآنِ

الْقُرْآنَ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ مَعَ الْقُرْآنِ

مِنْ مَاتَ عَلِيٌّ مَاتَ الْإِسْلَامُ مَاتَ مُحَمَّدٌ

پیر غم مطقوی

شرار البی

مِنْ مَاتَ عَلِيٌّ لَمْ يَمْضِ لَمْ يَمْضِ مَاتَ كَافِرًا

نشریات کامی

حصہ
اول

کو گمراہ کر رکھا ہے ۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اَضِلُّ فِرْعَوْنَ وَ مَا هَدٰی ۔ فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی کی طرف دھکیل دیا ۔ سیدھے راستے پر سے ہٹا لیا ۔ دیکھئے یہاں تو خدا فرما رہا ہے کہ شیطان گمراہ کرتا ہے اور فرعون جیسے شیطان کے پیروکار گمراہ کرتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ کی فقہ شیطان اور فرعون جیسے ملعونوں کو یری الذمہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ پر گمراہی کا الزام ٹھونس رہی ہے ۔ شاید اس لئے کہ ہر کوئی اپنے بڑے امام یا پیروکار کو پاک مندرجہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی لئے تو فقہ حنفیہ بھی کہہ رہی ہے کہ اللہ گمراہ کرتا ہے کیونکہ شیطان تو ان کے مذہب کا پہلا امام ہوا اَلْوَلٰی قٰی ۔۔۔۔۔۔ کہنے والا سب سے پہلے یعنی ملعون تھا جس کا مذہب آج تک چلا آ رہا ہے اور چلتا رہے گا ۔

شیطان کی پیروی کا دوسری ہستی

شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے والا جبریلؑ اول جناب حضرت ابوبکرؓ ہیں ۔ جب حضرت ابوبکرؓ کو سنی صدارت پر رولی افزون ہوئے تو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ الفاظ کہے ۔ ایک اللہ کی پیروی کرو ۔ اللہ نے جس کی مدد نہیں کی وہ ناکام رہا اور جسے اللہ نے ہدایت دی وہ ہدایت یاب ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کیا وہ گمراہ ہو گیا ۔ اہلسنت کی کتاب سیرت صدیق اکبرؓ اور ترجمہ مولوی محمد عابد لدھیانوی ص ۱۴

شیخ سقیفہ

حضرت ابو بکر کی حیات و کردار

علی اکبر شاہ



(مرکز قادیان کے نامور محققین کی جانب سے تیار)

ہے کہ چونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ لاکھوں کی بھیسڑ جو کہ مختلف حالات و کیفیات کے تحت اسلام لائی تھی رسول کی ایک جھلک دیکھتے ہی تمام انسانی کمزوریوں سے ڈوب کر مرنے لگی ہو۔ اس صورت حال کا ایک پہلو قرآن پیش کر رہا ہے۔

بدوں نے کہا، ہم ایمان لاتے (لے) رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لاتے لیکن تم (یہ) کہو کہ ہم اسلام لاتے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا (الحجرات، آیت ۱۳) بعض صحابی قرآن و رسول اللہ کے بہت قریب تھے مگر ان قرینہ رکھنے والوں میں بھی بڑا فرق تھا کچھ قریبے تھے کہ جنہوں نے رسول اللہ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کیا، کبھی رسول کی آواز پر آواز نہیں بلند کی، میدانِ جہاد میں کبھی پیٹھ نہیں پھیری۔ رسول سے جو کچھ سنا اسے گروہ میں بانٹ دیا اور ہمیشہ اس پر عمل کیا۔ ان کے پیش نظر صرف اطاعت رسول تھی، ان حضرات میں سرپرست سلمان، ابوذر، عمار یا سرادہ منقاد تھے۔

رسول اللہ کے قریب رہنے والوں کا ایک اور گروہ بھی تھا جس کے اپنے منصوبے تھے اپنی سلیبتیں تھیں لیکن بظاہر شیعہ رسالت کے پروانہ بنے ہوئے تھے۔ اس کے مرخلی حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب تھے، حضرت عمر کے بارے میں ہماری ایک کتاب مقامِ عمر شائع ہو چکی ہے اور اب ابوبکر کے بارے میں شیخ متقیفہ پیش خدمت ہے۔

اس کتاب میں ہم نے حضرت ابوبکر کے بارے میں بے لاگ گفتگو کی ہے۔ اس گفتگو سے کسی کو دل آواز نہ ملے تو غصہ و نفیس، اور دلی آزار کی کوئی بات بھی نہیں ہے کہ ہم صحابہ کی حقیقت بتا چکے ہیں، چنانچہ ابوبکر کی کوئی دینی حیثیت نہیں تھی کہ ان پر تحقیق اور بے لاگ گفتگو کرنا جرم ہو یا اس سے دین میں نقص پیدا ہوتا ہو۔

تاریخ کئی کھانٹ نہیں کر لے (اور معاف بھی کیوں کرے) اس کا تو کام ہی یہ ہے کہ ماضی کی سچائیوں کو پیش کرے تاکہ حال اور مستقبل سنو رکے تاہم یہ سچے سچے علاقہ اور سرزدور کی جہاں ہمارے سامنے ہو سکی، سچائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ سچے سچے ہر پہلو پر تحقیق ہوتی رہی ہے ہر شخصیت پر بحث آتی رہی ہے اور آتی رہے گا، لہذا جناب ابوبکر کی ذاتِ بکرانی پر بھی تحقیق

(۱۰)

پورے باپ کو قید خانہ میں ڈال دیتا ہے، بڑے بھائی سے خونریز جنگ لڑتا ہے اور پھوٹے
بھائی کو جہان بگڑتا ہے اور دوسرے سے گزتا کر دیتا ہے، پھر آنکھوں میں لوہے کی گرم لٹکی
پھردا کر اندھا کر دیتا ہے اور اسے قید تنہائی میں ایڑیاں رگڑنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے
ابو بکر نے ہر طرف تخت ہی حاصل کرنے کے لئے بے رحم بادشاہوں کی سنت پر عمل
نہیں کیا بلکہ آپ کے عمر میں ردیہ حکمرانی میں بھی مطلق العنان بادشاہوں کی جھلک نظر آتی
ہے۔ بعض مرتبوں پر تو آپ بلا کر خان اور چنگیز خان کے قبیلے والے لگتے ہیں۔

ہم نے اس کتاب شیخ سفید میں مستند حوالوں اور مضبوط دلیلوں کے ساتھ
بنیاب ابو بکر کے ماضی و حال کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے ہمیں امید ہے کہ ہم اس حد تک
تو کامیاب ہوئے ہیں کہ انصاف پسند اور روشن خیال قاری حضرت ابو بکر کو کائنات کی سب
سے بڑی شخصیت (بعد از انبیاء) سمجھنے کی حماقت نہیں کرے گا اور انہیں کوئی دینی حیثیت
دینے میں بھی ہچکچائے گا، اگر بات یہی حوالہ سے ہوگی تو انہیں مطلق العنان بادشاہوں
کی صف میں گھڑا کر کے ان کے نفع کا تمسکین کیا جائے گا۔

علی اکبر شاہ

جولائی ۱۹۸۹ء

حضرت ابو بکر کی اخلاقی حالت

ایک ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے مسلمان رسول اللہ کے بعد کائنات کا افضل ترین انسان سمجھتے ہیں کہ اخلاق کے بارے میں یقیناً بہترین توقعات وابستہ کی جاسکتی ہیں مگر تاریخ کچھ اور کہتی ہے یہ باتیں یقیناً ایک مسلمان قاری کے لئے اشتیاب اور پریشانی کا باعث ہوں گی مگر کاٹا جائے مجھ ہی سہی۔

گالیوں بھرنا | اس وقت عقیل بن ابی طالب و ابو بکر قال و کان ابو بکر مہرباناً یعنی عقیل بن ابی طالب اور ابو بکر میں مکالمہ شروع ہوئی اور ابو بکر ٹری گالیاں دینے لگے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۳ مطبوعہ دار مطبع محمدی لاہور)

حدیث میں کے موقع پر کفار مکہ کی طرف سے ایک شخص عروہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کے لئے آیا۔ اس نے اپنی گفتگو کے دوران کہا۔

(میں تمہارے ساتھ ایسے لوگ اور ایسے مختلف آدمی دیکھ رہا ہوں جو بھاگ چلے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں، مشورہ تمہیں میدان جنگ میں ایک چھوڑ دیں گے، حضرت ابو بکر نے سن کر عروہ سے کہا کہ امصص بنظر اللات، 'لات' بمعنی بت، 'بنظر' یعنی عورت کی شرم کا، کا حقہ مرگشت (بنظر کے معنی علامہ ابن حجر نے یہ لکھے ہیں کہ حقہ کرنے کے بعد عورت کی شرم گاہ میں جو حقہ رہ جائے اس کو بنظر کہتے ہیں) امصص بمعنی چوس، اور یہ جملہ بہت بڑی گالی کے طور پر کہا جاتا ہے (صحیح بخاری جلد دوم ص ۳۱) مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور۔

امصص بنظر اللات کا یا محاورہ ترجمہ اس طرح ہو گا۔ "ایسے جا لات کا شاپا چوس" جناب ابو بکر کے پاس ایک شخص نے آکر نقد کر کے بائیس میں ایک مسئلہ دریافت کیا

لاحظہ ہو۔ ابن عمر قال جاء رجل الى ابی بکر قال آیت الزور نذر، قال نعم

قال الله قدده على خصمه ذبني - قال نعم يا ابن اللخفاء اما والله لو كان عند
انسان امرت ان يحاء الفلانة

ترجمہ :- ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا
آپ کے نزدیک زمانہ تقدیر کا کام ہے بخواب ابوبکر نے جواب دیا کہ ہاں۔ اس نے کہا کہ کیا
اللہ ہی نے اسے میری تقدیر میں لکھا ہے اور میری مجھے عذاب دے گا۔ ابوبکر بولے ہاں
میرے لونا کے بیٹے (انوار اللغات کے مطابق ابن اللخفاء ایسی عورت کے بیٹے کو کہتے ہیں
جو جس کا نسب نہیں ہوا یا جس کی شرم گاہ بدبودار ہو) خدا کی قسم اگر اس وقت میرے پاس
کوئی بھی آدمی ہوتا تو میں حکم دیتا کہ میری ناک پھل دی جائے۔ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ
تاریخ الخلفاء ص ۶۵ مطبوعہ درمطبع محمدی لاہور)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلامی اور بسیار گئی آپ کی سرشت میں داخل تھی اور
گال کہنے کی عادت اتنی پختہ ہو چکی تھی کہ سلام کی تعلیمات اور رسول اللہ کی صحبت و خطبہ
و دیگر کچھار ہی بھی (بھی اس صحیح عادت سے ان کا بچپانہ چھڑا سکی۔ آپ کو ان باتوں کا بڑا
احساس تھا اور آپ دل سے چاہتے تھے کہ یہ عادتیں پھوٹ جائیں مگر اپنی زبان سے مجبور تھے
اور کبھی کبھار تو آپ اس بات پر بھی بھولا اٹھتے۔ جناب شاہ ولی اللہ از آلہ الخفاء مقصد دوم
مآثر ابوبکر صدیق میں لکھتے ہیں: ایک روز حضرت عمر فاروق حضرت صدیق کی خدمت میں
حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ اپنی زبان گھنچ رہے ہیں۔ حضرت عمر فاروق نے کہا جانے دیجئے اللہ
آپ کی مغفرت کرے گا حضرت صدیق نے فرمایا: اس نے مجھے بہت دھاک میں ڈال دیا ہے
کبھی اپنی بسیار گئی سے اس قدر پریشان ہو جاتے کہ اپنے منہ میں لٹکریاں رکھ لیتے
اور سوچتے کہ جب تک یہ منہ میں رہیں گی اس وقت تک تو وہ زبان کی ہلاکت خیز لڑیوں سے
محفوظ رہیں گے۔ اس روایت کو بھی جناب شاہ ولی اللہ نے نقل کیا ہے۔ احیاء العلوم
امام غزالی کے حوالے سے۔

رسول کی آواز پر آواز بلند کرتا | قرآن مجید کی یہ آیت یعنی اے ایمان والو

(۱۵۹)

مکہ میں خالد بن عبداللہ القسری — خداوند تری دنیا ظلم سے بھر گئی ہے اب لوگوں کو
 راحت دے۔ (خلافت و ملوکیت از مودودی ص ۱۸۷، این اشیر جلد ۴ ص ۳۲)
 یہ تو خلیفہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ کی حالت تھی، مگر اور دوسرے خلفائے آل ہشام
 بھی کچھ کم سفاک نہیں تھے ان سب کے مظالم قلمبند کئے جائیں تو ایک کتاب تیار ہو جاتی ہے
 حضرت ابوبکر اور ان کے نامزد کردہ خلیفہ عمر کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں
 موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والے ہر ظالم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ
 ظلم و جور کا بازو گرم رکھتا — اور یہ سارے سفاک ابوبکر اور عمر کے لئے ہوئے
 انہی کے سامراج کے ورثہ وار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی حجاب
 تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکر و عمر جیسے پیامبرانِ رسول کر چکے ہیں۔



❖ (کتاب) ❖

❖ مصائب النواصب ❖

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نورالله شوشتری

شعبده سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

« ترجمه »

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهاردهی نجفی

متوفی سنه ۱۳۳۴ قمری هجری

(نگارش و حواشی)

(آقای مرتضی مدرس چهاردهی)

برمایه :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی و چاپخانه اسلامیة

(تهران - خیابان بوذرجمهری)

تلفن ۶۹۶۶

چاپخانه اسلامیة

حضرت عمرؓ پر لعنت اور فتویٰ کفر

الا فتا ع باللعنة والتكفير على سيدنا عمر (رضي الله عنه)

TABARRA (CURSE) ON HAZRAT UMER AND VINDICT OF INFIDELITY.

مصائب النواصب در رد نواقض الروافض از قاضی نور الله سوشی ۱۳۱۵ هجری (طبع ایران)

-۲۲۴-

(لعن)

مولف نواقض نوشت که از رسم و عادت شیعیان امن بر صحابه و زلّهای حضرت احد من میباشد که آنرا بجای نماز واجب قرار دادند تا آنجا که شاه طهماسب صفوی که بمن شصت و پنج سالگی رسیده بود در تمام مدت عمرش يك ركعت نماز خوانده فقط در روز های عاشورا نماز میخواند و از ترس ضلّی مشایقان بیانه من آورده و میگفت چون وسواس دارم نماز من مشکل است و هر گاه نماز بخوانم امر سلطنت مشکل و مختل میگردد و شاید ثواب امن داعی شد که ترك نماز کند و تنبذ نماید که امور سلطنت شهریار صفوی چگونه بود

مترجم گوید ثواب دن در نزد شیعه بیشتر از آنست که در اینجا نقل شود با این وصف امن را مستحب دانسته و بواسطه امن گفتن دیگر ترك واجب نمائید و آنرا بدست واجب هم نمائید لعن الله الکاذبین و شاه طهماسب صفوی قانع بود چه دخالی به نقایذ شیعه داشت و قاضی و کافر دو جهان بیایند که نباید دو جنبه دین گذاشت.

مولف مصائب نوشت در نوشته نواقض اطلاعاتی است که همه متروک می باشد یکی بر همه صحابه و زنان حضرت رسول من لعن نکند مگر به بعضی از آنان و دیگری لعن بجای عیادت واجب نیست بلکه دو جنبه از اوقات مکروهه مشغول بتذکر شوند و سوم نیست ترك صلوة به شاه طهماسب صفوی دروغ و افتراء است چه شهر یاری پاکدامن و درستکار بود ۱۱

مولف نواقض نوشت یکی از عذرات ایشان است که گویند با لعن فاروقی هر گویا بیاداری شفا یابد

« حکایت » پس این افضل ترك قاضی عسگر وفات کرده بود پد تنزیه اوشتافتم دیدم گروهی ازرافضیان در آنجا حضور داشته که ملاچان پسر محمد متغشس بصدر بکشوب استر آبادی هم بود و ششسی از مردم شیراز بر شامت و از کفر و فتنه خود در نزد قاضی شکایت میکرد و شکوه را پیرازا کشانید ملاچان برای اینکه دل مرا بشکند بهینوا گفت هفتاد مرتبه لعن عرب را تا بیچارگی تو تبدیل به غذا گردد و خود تجزیه نموده و در نزد هر شیعه هم تجزیه شد آن تیره بخت بیچاره ناامید از مجلس بیرون رفت و بعد از ساعتی ملاچان داد سخن داد کتابه بن زده و گفت در این دولت صفوی اهل سنت و جماعت از یزیدگان و ثروتمندان و شیعیان در بیچارگی و بیخوانی بسر میبرند و شروع کرد بسوگند خوردن که با زن و بچه خود از بیبولی هفته دوسه دفعه بیشتر گوشت نمیخوردند گفت سبحان الله مگر تو نبودی که میگفتی از خواص امن بر عمر ثروت

حاج آقا میرزا محمد

حاج میرزا قزوینی

بسم الله الرحمن الرحیم
بانی و مدبر و تدوین

زاد المعاد

تألف

علامه محمد باقر مجلسی
در سیال ایامی حج استمداد کمالی
فرزاد امیر کمالی استمداد کمالی

کتابهای سیال

تبرکات حیاتان نورانی

تلفظ ۲۱۹۶

محرّم الحرام

۱۳۷۸

مکتب آیت الله العظمی
(حاج آقا میرزا محمد)

مکتب آیت الله العظمی
(تهران)

الاول است میبخت است که برای شکر این نعم عظیمه روزی یاد کند و هر
چند علماء در این روز زیارت ذکر نموده اند اما زیارت حضرت رسول
و حضرت امیر المؤمنین صلوات الله علیهما در این روز مناسبتر است
که مذکور شد و شیخ طوسی در مصباح گفته است که در روز اول
اینها حضرت امام حسن عسکری با اهل بیت آمدند و حضرت صاحب
الاکرم بمنصب جلیل امامت فایض گردید پس زیارت آن دو امام عالی
 مقام در این روز نیز مناسب است اما شیخ در حدیث و کتبی و عند
بن جریر طبری و ابن الخطاب و شیخ مفید رحمه الله علیهم و غیر اینان
گفته اند که روزی حضرت امام حسن عسکری صلوات الله علیه در
روز هشتم اینها بودند پس در آن روز زیارت آن دو امام علیهما السلام
از دیگر اوقات و روزنهم اینها بدانکه میان علی خاصه و عامه و تابع
قل عمر بن الخطاب علیه السلام و العذاب خلافت و مشهور میان
فریقین است که قتل آن ملعون در روز بیست و ششم ماه ذی الحجه
واقع شد چنانچه سابقا اشاره بان شد و بعضی بیست و هفتم نیز گفته
اند و مستند این دو قول نقل مورخانست و از کتب معتبره چنان معلوم
میشود که چنانچه الحال میان عوام شیعه مشهور است که قتل او در
نهم ماه ربیع الاول واقع شده است و سابقا میان جمعی از محدثین
شیعه نیز چنین مشهور بوده است و سید بن زکوان علی بن طاووس که
در کتاب اقبال اشاره نموده است بدانکه ابن بابویه در روایتی از حضرت
امام جعفر صادق روایت کرده است که آن ملعون در روز نهم ماه
ربیع الاول بدینکه اسفل جمیع منویحه شد است و از نقل و چنان معلوم
و مفهوم میشود که شیخ صدوق چنین اعتقاد داشته است مزیند
سید خود آن حدیث را نا و یلات نموده است و ایضا سید ذکر کرده
است که جماعه ای از شیعیان بحکم پیوسته ما این روز را با این سبب معظم و
تکریم مینموده اند و خلف بن زکوان سید علی بن طاووس در کتاب نواید
الغواهد این مذهب را تنویث کرده است و روایتی معتبری در این

درامعادل

تأليف

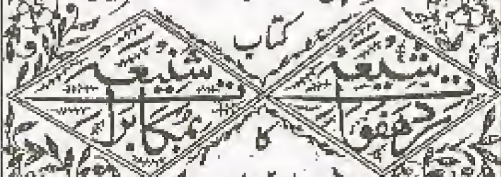
علامه مجلسي

درامعادل

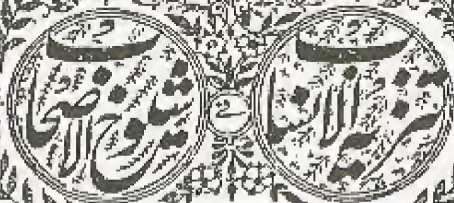
کتابخانه علمی اسلامیه
تهران - خیابان پوربهری نم ۵۲۱۹۶۶

محرم و هند را بیدار دهش باشد فصل پنجم ذکر بیان فضایل و اعمال
 نصف اخر ماه رجب است و شیخ طوسی و دیگران گفته اند که در روز
 هجدهم این ماه اینهمه سپرد رسول خدا صلی الله علیه و آله از دنیا رفت پس
 حزن و اندوه و لعن بر آنها که در این مصیبت شهادت کردند مناسبست
 خصوصاً عائشه علیها السلام و ابن عباس که یکی از محدثان شیعه است گفته
 است که حضرت فاطمه زهرا سلام الله علیها در روز بیست و یکم ماه رجب
 بمکه آمدند و آنجا فرموده اگر بیهوشی و شهادت اما لعن بر فاطمه و آل
 ان بکرم کوشه شخص رسول است بناء که محدثانها عمر بن الخطاب علیه السلام و
 العذاب شد بدست و زیارت آنحضرت احیاناً مناسبست بخوبی که مذکور
 خواهد شد ان شاء الله تعالی و شیخ مفید گفته است که در روز بیست و دوم
 اینماه معویه علیه السلام بجهنم و اصل شد است مشیت است که این روز را
 روزه بدارند بکسر آن این نعمت و در روز بیست و سیم اینماه غار حیان
 بنجر زهرا الود بر زبان مبارک حضرت امام حسن مجتبی صلوات الله علیه
 زدند زیارت آنحضرت و لعن بر فاطمه و آلان آنحضرت مناسبست و در
 روز بیست و چهارم این ماه فتح خیبر بردست هجره غایب است الله العالی علی
 بن ابی طالب بجاری شد و موجب هجرت بودی بردست آنحضرت گفته شد گفته
 اند روزه آنروز بکسر آن این نعمت و زیارت آنحضرت مستحبست و شیخ
 ذکر کرده است که شهادت حضرت امام موسی کاظم علیه السلام در روز بیست
 و پنجم ماه رجب واقع شد اما الحدیث بسیار در فضیلت این روز و ثواب
 روزه اش وارد شده است و روایاتی نقل کرده اند از ابن بابویه و غیره
 که حضرت رسول در روز بیست و پنجم ماه رجب مبعوث بر مالت شد و این
 مخالف مشهور است و الحدیث بسیار است که بعد از این مذکور خواهد شد
 اما در فضیلت روزه اش یکی نیست چنانچه آنحضرت امیر المؤمنین صلوات
 الله علیه و آله منقول است که روزه اش کفاره دویست سال کاهت و بسند
 بسیار معتبر از حضرت امام رضا علیه السلام منقول است که هر که روزه بیست
 و پنجم را روزه دار در حق تعالی روزه او را کفاره هفتاد سال کاه کرد

یہ کتاب کا بڑا مقولہ حاصل تہذیب کیلئے لکھی ہے
حضرت اہل سنت والجماعہ ملاحظہ فرمائیں



حصہ دوم موزوم بہ



مولفہ و مرتبہ و مضاعفہ

قدوة السالکین زبدة العارفین شہسوار عرصہ ملکوت یکے تا زمیں الہوت محمد دہلوی
عالم اعلیٰ فاضل ثمال مولانا و مقتدا ناخبات لوی محمد عالم صاحب قبلہ و کبر

مصطفوی حشمتی رضی اللہ عنہ
جسکو

حضرت مولانا محمد امین صاحب پیر خانی مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی حشمتی ساکن علی نے
سلطان نور المظاہر کاشمیری ایام نامہ شی سید نور محمد صاحب لکھ مطبع چھپو کر بارہم مکر شائع کیا

کایدل کر سکتے ہیں اور شدہ خیال میں کالی کا جواب کالی ہے بلکہ
لیکن ہم اُس کے مطاعن انساب کا حاصل لیکر اور اہل علم شیعہ کا بانی انصاریؒ کی مشقوں پر
منقول سے دیتے ہیں جس سے ظاہر ہو گا کہ فرقہ شیعہ کو کالی گھوج کے سواست نظروہ کا سلیقہ نہیں
کیا جسے کہ کسی مذہب کے اہل مذہب پر اعتراض اُس کے مذہبی اصول اور اوس کے مسلمات
پر ہونا چاہیے لیکن حضرات شیعہ کے جملہ اعتراضات وہی دخیالی بلکہ دہشی و لادالی ہوا
کر رہے ہیں چنانچہ جوابات کے ملائے سے روشن ہو گا ملائے ہو۔

فصل اول در مطاعن نسب فاروق متحارب شیعہ

برق لامع منقلم مصنف مرزا ضحیح دہلوی کے آخری حصہ میں مجواب مخاطب
الہ سنت لکھا ہے جن اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ ضہا کہہ ہاشم بن عبد مناف کے گھر کی حبشہ
باندی چری لنگوٹی باندھ کر اوٹ چربے جابا کر تھی وہاں نفیل بن عبد العزیٰ ہیر قاذ
ہوا جس سے خطاب پیدا ہوا اور پھر نفیل کے بعد خطاب جو ان ہو گیا تھا تو خطاب سے ضہا کہہ
سے ختمہ کو جنمایا لیکن ختمہ کے پیدا ہونے ہی گھر سے باہر والا دیا گیا اتفاقاً ابو جہل خال
فاروق کا باپ ہشام بن مغیرہ اسے گھر لے گیا اور اوسکی پرورش کی جب ختمہ جوان ہو گئی
تو خطاب کا اس سے نکاح ہو گیا جس سے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر
اس رشتہ کی مثال میں یہ پہلی عداوت آتی ہے سے بھائی پھتیبا یہ ہسکی سوت کا بیبا یہ
جن یہ جایا دن میں جانی ہ اسکا باپ میر ابھائی ہ یہ شاعر تیرہویں صدی ہجری کے آخر
میں ہوئے ہیں اور ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن محمد بغدادی معروف باین الکھاج بیٹے
ادیب و شاعر و کاتب نے حکم انتقال بغداد میں سلسلہ ہجری میں ہوا انھوں نے حضرت فاروق
کے نسب کی نسبت یہ لکھا ہے کہ شمس کہ جبکا دادا نامون بھی ہوا اور اوسکا باپ بھی اور اوسکی
مورچل ہا خالکہ و والیٰ ہا و امہ اختہ و عتہ بان اوسکی بہن بھی ہو اور اوسکی چچو بھی
احمد بن بدیع بن ابی جہل بن ابی کرم القعیرہ بھی بدوہ زیادہ سزاوار ہے کہ سنی مطاعن
نہ اجنس کرے اور اوسکی قوم غدیر کی بیعت کا انکار کرے جسے حسنہ شہان نعمت اللہ

خاص التذیب شیعہ کیلئے لکھی یہ کتاب

حضرات اہل سنت والجماعت ملاحظہ فرمائیں !!

کتاب
الافہوا شیعہ
مکابر شیعہ

کا
مجلد اول، دوم
موسوم بہ

تذریۃ الانساب

قبائل الاعراب فی شیوخ الاصحاب

مؤلفہ و مرتبہ و مضمون

قدۃ السالکین پدۃ العارفین شہداء ارفعہم ملکوت بیکہ تازیہ لکھنؤ ہوت جہد ملت نامی بہت
عالم اہل تشیعہ میں لانا مقدمات ہندوئی محمد ماہ عالم صاحب کو بہ مہم فوری حاشی
رضی اللہ عنہ

کیا معنی کہ لفظ عثمان کا مادہ عثم سے ہے اور تاج العروس شرح تاموس جلد آٹھ صفحہ ۳۱۸ میں استخوان شکستہ کے جوڑ پر عثم کے لفظ سے عثم کہتے ہیں اور الف و نون نسبت کا ہے جو کلمہ باب نامہ دیتا اور بان فاعشہ پس نہیں معلوم ہو سکتا کہ عثمان کی رو سے نسبت گرنہ کی کو دین کیونکر ہوئے اور ابن عفان کیونکر بنائے اسی وجہ سے بان باب سے نام ہی ایسا چھانٹ کر رکھا کہ نام عثمان سنتے ہی انسان انکا بے جوڑ نسب سمجھ لے اور جو لفظ عثم سے قطع نظر کیاے تو لفظ عثمان بھی شرافت نسب پر دل نہیں کیونکہ مجموعہ لغات عربی ترجمہ تاموس میں عثمان کچھ معانی ہیں سناشب کا بچہ اور اشراف کا بچہ اور سرخاسب کا بچہ غرض ان تینوں معانی سے آدمیت نہیں پائی جاتی اور چونکہ قائلانِ مومنین اور سوزیانِ بانی اسلام کی سفارشیں کر کر کے اونکی جا دین کی معالیانِ دلو انکا شمار خاص تھا اسوجہ سے معانی اول و دوم پوری منطبق ہو گئے بلکہ اگر غور کیا جائے تو انکے سلسلہ نسب مشہورہ کی دو چار پشت کے نام تک بھی دلیل تھے مثلاً باب کا نام عفان یعنی عفونت بھرا اور داد اکا نام عاص یعنی گنہگار اور پرداد اکا ایسہ یعنی دلیل باندی اور سکرو داد اکا نام عبد شمس یعنی سویح کا بندہ یا سویح کا غلام الغرض جیسے حضرت ابو بکر و عمر شریف تھے کہ اول صاحبِ چڑیا رزادے اور ثانی صاحبِ چرواہے زادے یا لکڑیا رزادے تھے ویسے ہی آپ کے والد ماجد ذوالی اور غنث پیشہ شریف تر تھے اور حلقہ بھول و معیوب الانساب میں آپ کو یہ شرف خاص ہے کہ باب کے بھول ہو سیکے علاوہ آپکی اہاجان بھی بھول لاسم تعین انتہی۔

خرابی نسب حضرت عثمان کے یہ کہوئے سکے حضرات شیعہ کے کیسہ مطاعن میں ہیں جو بالکل سلیٹ ہیں جس میں کوئی بھی کھرا نہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ اس کتاب کا موضوع تنزیہ نسب پر ہی ہے اور یہ نہیں اس مجبور ہی کے سبب موضوع کتاب کے مطابق چغواتِ شیعہ کا رد کھتے ہیں اور باقی مطاعن کے جوابات کو قلم انداز کر دیتے ہیں ہولنا

شیعان علی زندہ باد

دشمنان علی مرده باد

یا علی مدد

حکمت
حقیقہ

حکمت
حقیقہ

در
جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اپنے
کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش
کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزار نہ کریں،

نوٹ: اسے کتاب کو نابالغ بچے اور سمورے تہذیب نہ پڑھائے

از قلم حقیقت دوست

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل
عراق

جماع میت کے جرم میں دور سبٹ گئے اور خود بنی کریم کا اور حضرت مل کا اس
 لڑکی کو دفن نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور اس کے باپ مذہبہ عثمان
 کے گدی نشین معاویہ کبیر نے بنو امیہ کی حکومت چکانے کی خاطر عثمان کی بیوی کو
 نبت بنی مشہور کروا دیا اور حدیثوں کے راوی اس چکر میں پھنس گئے۔

جناب عثمان نے اپنی بیوی ام کلثوم کو قتل کیا

ثبوت ملا حفظ ہو۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۴۱ فصل ۶ میں لکھا ہے۔
 کہ اسمعیل بن علی فرماتے ہیں کہ میں انس بن جناب سے علم حدیث لینے آیا ہوں
 پوچھا تو کہا ہے کیا ہے میں نے کہا کہ بصرہ ہے اس نے کہا کہ بصرہ تو وہ شہر ہے
 کہ جس کے رہنے والے قاتل نبت بنی جناب عثمان سے محبت کرتے ہیں۔ میں
 نے کہا کہ اگر عثمان نے ایک لڑکی کو قتل کیا تھا تو حضور نے دوسری کیوں دی
 ارباب انصاف۔ ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ میں نے میر صاحب کو بتایا
 انہوں نے فرمایا کہ عثمان نے پہلی بیوی رقیہ کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ دوسری
 بیوی ام کلثوم کو اذیت جماع سے مار ڈالا تھا اور پھر خلیفہ ولید کی طرح اس کے
 مروہ سے ہتھکڑی کرتا رہا اور پوری دنیا میں یہ پہلا خلیفہ ہے جس نے شرم و عیاہ
 باڈر توڑ کر اپنی بیوی کے مروہ سے ہتھکڑی کی ہے اور بنی کریم کو اذیت دینے والا
 رحمت خدا کا حق دار نہیں ہے۔

پس شیعوں کے امام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ جس نے بنی کریم کو اذیت
 دی ہے اسے خدا تو اس پر لعنت بھیجے۔ میں نے کہا میر صاحب شیعوں کو کتنا

۶۶۔ جناب عمر کی سیرت پر جتنے سے جناب امیر نے لکھا، ایک تھا جو کہ وہ سیرت غیر شرعی تھا!

مسند امام احمد بن حنبل ۱۵۰ عهد الفریج ۲۱۴ تاریخ الفریج ۱۵۰

۶۷۔ جناب مہر نے پیر یکشنبہ والی نماز چھند و مہادی کی کہ یہ سنت عمریہ ہے کہ سنت نبویؐ ہے اور کیا سنت

۶۸۔ یثرب ہمارے لئے حضور میں غیر مصروف و سید بنا کر دیا گیا تھے (اور اس میں وہابی مذہب

کی برپادگی ہے) پنجم کی تشریف منہ کتاب الصلوات

۶۹۔ جناب عمر کے نسب پر اعتراضات - حوالہ اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

۷۰۔ جناب عمر کے علت المشائخ میں متبادل ہونے کا ثبوت۔ بحث اسی کتاب میں مذکور ہے۔

۷۱۔ جناب عمرؓ ام کلثومؓ نسبت بالی بکرہ پانچویں سالہ شہزادہ کو اپنے بڑے چاہے میں شادی کی۔

حواشی کے ایسی کتاب میں نہ کہوں کہ

۴۲۔ جناب عمر فاروق کے گھر میں چاہے اور کافی عرصہ تک خود بھی کاغذ رہے۔ تاہم شیخ الفلفلاہ کا کہنا ہے کہ

۷۳۔ - جنازہ پھر روضہ نبوی میں دفن ہو کر بی بی عائشہ کے لئے نصیبت بن گئے۔ مسعودی کی بی عائشہ

کو عمر کے مردہ جسم سے پیوند کرنا پڑتا تھا۔ مشکوٰۃ طبرانی ص ۱۵۴

۴۲۔ جنگ امریکی فلسطین کا کرل کے حباب سے قبرستان آباد ہوا ہے کہ بعد از اس ہوئے۔

پیشوایان اسلام

۵۵۔ جناب عمر نے اپنے جگر ہمایار شیریں شہب کورنما کی سزا دے دی۔ بچانے کی خاطر ایک گراؤ کو

غلامی کی پڑھائی اور باقی غنیمت گواہی کی عیدِ صحبت جاری کی

فیض الہادی شرح البخاری ص ۳۹۶ مطبوعہ مصر "نادیخ لقیقوی" ص ۱۲۶

۰۶۶۔ جناب عمرؓ نے لشکر اسلام کے جواز جاننے سے غریز کیا تھا اور غریز کرنے والوں پر نبی کریمؐ نے

من نفس - مدارج النبوة عليه السلام ذكره في جامع من

۱۷۱۰ء: جناب شہزادہ اسد کو دو بار دلا میر شہانے میں اڑھائی بج کر کی مخالفت کی تھی اور اب بکھرے عمر کی (۱۷۱۰ء)

یکو کر گھنٹی پھنسی ۔ تہا سہیخ کمال ابو ایشیر علیہ السلام نوکرا تلاء و پیش ۔

۸۰۔ جناب عمر بنیت ابو بکر کو ایک فتنہ اور فتنہ جانتے تھے۔ (اسی تصور خلافت ابو بکر باطل ہو گئی ریسرٹ جلیہ ص ۲۴ تاریخ کامل ص ۱۵۴)

۸۱۔ جناب عمر نے سیدہ فاطمہ زہراؓ کا دھتکہ شکہ پاک کر کے بی بی کو مار ڈھکیا تھا۔

سیرت جلیہ ص ۲۴ ذکر و نجات نجی

۸۲۔ جناب عمر نے سعد بن عبادہ صوابی رسولؐ کے بچے کو قتل کا حکم دیا تھا

سیرت جلیہ ص ۲۸۱ تاریخ یعقوبی ص ۱۱۴ صحیح بخاری ص ۱۱۴ باب رحمہ اللہ

۸۳۔ جناب عمر غازیوں کی جنسوں پر دوسرے برساتا تھا۔ الامامت والسیاست ص ۱۱۴

۸۴۔ جناب عمر نے عجمی کی بیٹی سیدہ فاطمہ زہراؓ کو مار ڈھکیا تھا اور بی بی نے فرمایا تھا کہ میں اپنے باپ

رسولؐ ائمہ سے عمر کی شکایت کروں گی۔ الامامت والسیاست ص ۱۱۴

۸۵۔ جناب عمر نے خلیفہ سادہ کے لئے شہر علیؓ والی پادشہ جہادی کی۔ تاریخ طبری ذکر شریعی

۸۶۔ جناب عمر نے حق سبر کی مقدار معین کی اور یہ مخالفت قرار دیا ہے۔ تحفہ شاہ حشریہ ذکر معانی ص ۱۱۴

۸۷۔ جناب عمر کو اپنی جان نبی کریمؐ سے زیادہ پیاری تھی۔ صحیح بخاری ص ۱۱۴ کتاب الامانیہ والکفر

۸۸۔ جناب عمر کی تمام اولاد زہرہ فوارہ قتل اور یہ ان کی تربیت کا اثر تھا صحیح بخاری ص ۱۱۴ کتاب الفتن

۸۹۔ جناب عمر کا اقرار کیا ابو بکر کو نبی کریمؐ نے خلیفہ نہیں بنایا تھا (اسی تصور خلافت ابو بکر جھوٹی ہے)

صحیح بخاری ص ۱۱۴ کتاب الاحکام باب الاستخلاف

۹۰۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ابو بکر کی خلافت کی مخالفت کی تھی۔ (اسی حق علیؓ

کے ساتھ ہے) صحیح بخاری ص ۱۱۴ کتاب الامانیہ باب رحمہ اللہ

۹۱۔ جناب عمر نے نبی کی شان میں کشتی کی تھی اور نبی کریمؐ نے قادیانی ہو کر عمر کو دربار رحمت سے

نکال دیا تھا۔ صحیح بخاری ص ۱۱۴ کتاب العقاب باب قول الرضیٰ تو مر اعنی

۹۲۔ نبی کریمؐ کی بیٹی سیدہ زہراؓ نے وصیت کی تھی کہ عمر کو میرے جنازے میں شامل نہ ہونے

دیا جائے۔ شرح ابن ابی الحدید ص ۱۱۴

۹۳۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ سے اپنے باپ نکال کر اپنے سے گھبرا گیا تھا (اسی والی کا لگا ہوا ہے)

۹۲۔ جناب عمرؓ نے شجرہ بیعت الرضوان کو کاٹ دیا تھا اور میں صحابہ کی بیعت رضوان کو برباد کر دیا۔
رحمۃ اللہ علی شریح بخاری جلد ۲ ص ۱۹۳ مطبوعہ مصر

۹۳۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ نے سوئی کے سوراخ کے برابر بھی مسجد کی طرف سوراخ رکھنے سے روک دیا تھا۔
جلد ۲ القلوب ص ۱۲۵

۹۴۔ جناب عمرؓ حالت جنابت میں بھی نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ کنز العمال جلد ۲ ص ۴۲ کتاب الصلوٰۃ

۹۵۔ جناب عمرؓ نے حالت روزہ میں ایک کنیز سے بمبستر کا کر کے روزہ توڑ دیا تھا۔

کنز العمال جلد ۲ کتاب الصوم

۹۶۔ جناب عمرؓ سراج ڈپنے سے پہلے ہی روزہ اظہار کر لیتے تھے۔ کنز العمال جلد ۲ ص ۴۲ کتاب الصوم

۹۷۔ جناب عمرؓ بنی ہاشم امیرؓ تھے نماز پڑھتے تھے۔ تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۱۳۹ ذکر عبداللہ بن محمد ابن سرائ

۹۸۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ کی بیٹی سیدہ زینبؓ نے فرمایا تھا کہ میرے گھر سے نکل جاؤ ورنہ میں

سرکے بال کھول کر تمہارے لئے بددعا کروں گی۔ تاریخ یعقوبی جلد ۱ ص ۱۱ خبر مستقیمہ

۹۹۔ جناب عمرؓ نے اقرار کیا تھا کہ لو کا علیؓ کھانک بھجی خود میسر ذکر حضرت لو کا

۱۰۰۔ جناب عمرؓ کو امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ اتھڑی من منبراتی میرے باپ کے میرے اتر آؤ۔

صواعق محررقہ

۱۰۱۔ جناب عمرؓ نے بوبکرؓ کی غیر قانونی حکومت سوائے کے لئے حضرت علیؓ کو قتل کی دھمکی دی تھی۔

الامات والسیاست ذکر بیعت الی بکر

نوٹس۔ ہم حق میرے داغ داغ شدہ پیسہ گنایا گیا ہے

جناب عمرؓ کے بارے میں قرطبیؒ اپنی میں ذکر کئے گئے اعتراضات کے ثبوت میں جن

کتبوں کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام کتبیں اہلسنت و سنی کی ہیں اور مذکورہ اعتراضات

بطلان و رد کے ہیں ورنہ خیال اور عیب اور عیب تو حضرت عمرؓ میں بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتبوں میں مذکور

ہیں۔ نہ کہ انہی میں اور عیبوں کی وجہ سے جناب عمرؓ کو ہم شر تو انسانیت سے اور تم ہی صحابیت

صحیح مسلم ۲/۳۵۰ مستدام احمد خلیل ص ۲۱۱ منہاجی عباس

۵۰۔ جناب عمرؓ نے آذان میں اذکارِ غیر من النعم کہنے کی ہرعت کو جاری کیا۔

خیل اوطار ص ۲۱۱ باب معفرة الاذن

۵۱۔ جناب عمرؓ نے نمازِ تہجد کی ہرعت جاری کی۔ صحیح بخاری ص ۲۱۱ کتاب النعم

۵۲۔ جناب عمرؓ کو نبی کریمؐ نے فنا کی امامت کرانے سے روکنا۔ سیرۃ ابن ہشام ص ۲۸۲ ذکرہ اہل بیت

۵۳۔ جناب عمرؓ کی برخلقی کی شکایت اصحابِ نبیؐ نے ابو بکرؓ سے کی تھی۔

اسد الغابہ ص ۱۶۸ بخاری شریف ص ۱۱۱ باب مناقب عمر

۵۴۔ جناب عمرؓ کا نام غیب جاننے کا واسطہ (قعدہ ساریۃ الجبل)

اعلم غیب جاننے والا نبیؐ سے مسد نہیں پر حجام صواعق محرقة ص ۱۱۱ ذکر عمرؓ و یا من الغفرہ ص ۱۱۱

۵۵۔ جناب عمرؓ کا ایک جن سے کشتی کو نہ کا ڈھکوسلہ رکھ کر بدستیم عرب میں پہنچا تھا، ولید سے

کشتی لواتی اور، لنگ تروا بیٹھا تھا۔ ریاض النضرہ ص ۱۱۱ فصل ۱۱

۵۶۔ جناب عمرؓ نے اپنی بیٹی حفصہؓ کی ملاقات کے وقت غم سے اپنے سر میں لاک ڈال لی تھی اور یہ ہرعت عمرؓ

جہا حبیب الاولیاء و ص ۱۱۱ معاد النبوۃ ص ۱۱۱ جہا رام باب ۵

۵۷۔ جناب عمرؓ نے سیاد باکس بیٹھا تھا، جو کہ بقول بلنت دوزخیوں کا لایا ہے، ریاض النضرہ ص ۱۱۱

۵۸۔ جناب عمرؓ نے عبدالرحمنؓ کو گاہاں دی تھیں کہ یہ فرعون است ہے۔ امامت و الیاست ص ۱۱۱

۵۹۔ جناب عمرؓ کے کلام کی نبیؐ کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ صحیح مسلم ص ۱۱۱ غزوہ بدر

۶۰۔ جناب عمرؓ کی تھا۔ ابو بکرؓ کی ایک تحریر پر تھوکانا دیا۔ کتاب الاسماء ص ۱۱۱ باب التکلیف

۶۱۔ جناب عمرؓ نے اپنے نہیں ہوئے کا اقرار کیا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹ تاریخ تھیں ص ۱۲۱

۶۲۔ جناب عمرؓ نے مال سے قرض کے کرنال شل کرنا تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۹

۶۳۔ جناب عمرؓ کا نام بھی کرتا تھا جیسا کہ نماں بن سرقہ پر کیا تھا۔ عقد الفرید ص ۱۱۱

۶۴۔ جناب عمرؓ ایک وقت میں تین فلاں کرنا لگا دیں اور پھر قرآن ہی تلاوت ثانی کے لئے حلاوت کی تہذیب

وہاں تھیں اور نہا ہے۔ صحیح مسلم ص ۱۱۱ باب علقۃ اللہ

۶۵۔ جناب عمرؓ کی ایک سرکشی نبی کریمؐ کے حضور میں کہ اس بیت کا جنازہ وقت پر جو

۱۔ چھ لوگ تھے تو جناب امیر نے بخاری شریف گرا دیا ہے کہ ابو بکر کی چھ ماہ تک بیعت
کیوں نہیں کی گئی اور جو شخص چھ ماہ تک جھوٹا ہے وہ بعد میں تاوانات سچا خلیفہ بھی نہیں
ہو سکتا۔

جناب عمر کے متعلق قرطاس ایضاً

۱۔ جناب عمر کی وہ خامیاں کہ جن کی وجہ سے وہ ملت مسلمہ میں
احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔

۱۔ جناب عمر نے نبی کی وفات کے وقت حضور کے حکم کو یہود و نصاریٰ سے بغیر کیا۔
اور یہ عمر صاحب کی نبی کریم کی شان میں آگستائی ہے۔

ثبات صحیح بخاری کتاب العلم ص ۱۰۰۔ صحیح مسلم باب ترک الوصیۃ ص ۱۱۰

۲۔ جناب عمر نے ابو بکر کی غیر قانونی حکومت مرنے کے لئے بہت بڑی فاطمہ کو ان کا گھر جانے کی دھمکی
دی تھی (اور یہ ان نبی پر حکم ہے) تاریخ طبری ص ۱۱۰

۳۔ جناب عمر نے ابو بکر کی غیر قانونی خلافت منوانے کی خاطر نبی کی بیٹی فاطمہ کو مارا تھا جس
سے نبی کی بی بی کے شکم کا پھٹ پھٹا ہوا۔ السنن والصلح ص ۱۰۰ ذکر خلاصہ

۴۔ جناب عمر ابو بکر کو حبش میں گامیاب کرانے کی خاطر ان کے لوگ حبش پر کنٹرول کی
خاطر نبی پاک کے جنازہ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کنز العمال ص ۱۱۰ کتاب الفتنۃ من الامم
۵۔ جناب عمر نے سیاسی غرض کی وجہ سے وفات نبی کا ذکر کیا تھا اور یہ حکم قرآن کی مخالفت ہے،
بخاری شریف ص ۱۰۰ باب فضل ابی بکر ص ۱۱۰

۶۔ جناب عمر کو خدا اور رسول نے خلیفہ نہیں بنایا تھا بلکہ ابو بکر کی بوقت موت بے ہوشی میں مشا
لے عمر کو نامزد کر دیا تھا۔ (اور یہ بدلہ و انصاف نہیں بلکہ دین حق سے بغاوت ہے)
الہدایات البکری ص ۱۰۰ ذکر وفات ابی بکر تاریخ طبری ص ۱۱۰

۷۔ جناب عمر نے اس شانہ پر جس میں خلافت کی خاطر انہیں کا نام تھا لوگوں سے سب سے پہلی۔

راور یہ ایک بدعت ہے اور قرآن و سنت کے خلاف ہے الامامت والسیاستہ ۱۹

۸۔ جناب عمر کو لقب امیر المومنین دیا گیا تھا اور یہ علیہ عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں

بلکہ بدعت ہے امیر المومنینؑ سے پہلے پھر علیؑ علیہ السلام

۹۔ جناب عمر کو لقب امیر المومنینؑ دیا گیا یا بغیرہ ہی شیعہ نے خوشامد کے لئے دیا تھا۔

وہیں اس لقب میں عمر کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ایک بدعت ہے

امیر المومنینؑ ذکر عمر۔ اور الفرد للامام بخاری باب امیر المومنین کو سلام ص ۳۵۲

۱۰۔ جناب عمر کو اپنی خلافت میں شک تھا۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۱

۱۱۔ جناب عمر کا اقرار کہ حضرت علیؑ مجھ کو اور ابو بکر کو جیسا نام لگا رہا ہے۔ دھوکے باز اور خیانت کار

کھینچے تھے۔ صحیح مسلم ص ۱۱۰ باب حکم الفی صحیح بخاری ص ۹۹ کتاب الاعتقاد بالکتاب والسنۃ

۱۲۔ جناب عمر کا موجود قرآن پر وہی نثر ہے کہ ان کے عقیدہ میں اصلی قرآن کے دس دو کھ سائیس

ہزار حروف ہیں اور مزید قرآن میں حروف کا یہ تعداد نہیں ہے۔ تفسیر اتقانی ص ۸

۱۳۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت نبی پاکؐ کی صلح پر غور کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیا کیسی ہے

صحیح بخاری ص ۱۱۰ کتاب الشہادت باب شروط الجہاد

۱۴۔ جناب عمر اسلام لانے کے بعد کفار سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھ گئے راور یہ انکی بزدلی ہے

بخاری شریف ص ۲۰۰ باب اسلام عمر

۱۵۔ جناب عمر نے صلح حدیبیہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ مجھے نبوت پر شک گذر رہا ہے راور ایسا

شک ایمان کی بربادی ہے تاریخ الخلفاء ص ۲۲ سنہ تفسیر خازن ص ۱۲۲

۱۶۔ جناب عمر جنگ احد میں نبیؐ کو دشمن کے ترے میں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے راور یہ نبیؐ سے

بیوفائی ہے تفسیر درمنثور سنہ ۸۸ آل عمران۔ بخاری شریف ص ۲۱۰ کتاب التفسیر۔

ازلۃ الخلفاء ص ۲۲ مکتوبہ کراچی۔

۱۶۔ جناب عمر جنگ خیبر میں کفار کے مقابلے سے بھاگ آئے تھے اور لشکر نے ان کی بزدلی کی شکایت کی تھی۔ الشرح للحاکم ص ۲۲ کتاب المغازی (الراۃ الخفا ص ۱۹)
۱۷۔ جناب عمر جنگ حنین سے بھی بھاگ گئے تھے اور اسلام کے لئے رسوائی کا باعث بنے (

بخاری ص ۲۲ کتاب الجہاد

۱۸۔ جناب عمر نے جنگ خندق میں نبی کے اس حکم کی کہ "ہمارے کفار کی خبر لاؤ" نافروانی کی تھی
تفسیر درمنثور ص ۱۸۵ اس الاطراب

۲۰۔ جناب عمر نبی کی بیویوں پر آوازے کستا تھا جبکہ وہ رات کے وقت رخ حاجت کے لئے

دیجے سے باہر ملاتی تھیں۔ صحیح بخاری ص ۲۲ کتاب الزہود

۲۱۔ جناب عمر شراب پیونے کے بعد بھی شراب پیتے رہے المستوف فی کل فتنے مستغرب

باب حکم خمر ص

۲۲۔ جناب عمر کو شراب کے حرام ہونے کا یقین نہ آتا تھا اور کلام خدا پر اعتبار نہ کرتا تھا۔

مسند امام احمد قبل ص ۲۱۶ مسند مسنی نسائی ص ۲۱۶ باب قریم خمر

۲۳۔ جناب عمر کی دنیا سے جاتے وقت آخری غذا شراب تھی۔

ریاض النضر ص ۲ ذکر وفات عمر

۲۴۔ جناب عمر کا ایمان پرانا شکوک ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۱ مطبوعہ مصر

۲۵۔ جناب عمر کو گالیاں دینا کفر نہیں ہے۔ شرح فقہ اکبر ص ۱۱ مطبوعہ مصر

۲۶۔ جناب عمر کا نام بھی معبود نے خلافت کی خاطر نبی پاک کے سامنے پیش کیا تھا لیکن نبی کریم

نے اسے ناپسند فرما کر ٹھکرا دیا فتاویٰ عبدالحی ص ۱۲۳

۲۷۔ جناب عمر کا ارد گرد کا کشمیں پافاد ہوتا رہا کہ نہ کرنا شکر ہی اور کفر ہے (

نور الابصار ص ۸۹ ذکر عمر

۲۸۔ جناب عمر جہنم کا قائل ہے اور بہتر قیہ تھا کہ جہنم کا گیت ہوتا (

صحیح بخاری ص ۳۲۰ ریاض المفردة ص ۲۰

۴۰۔ جناب عمر و بارہ نبی میں شور وغل کرتا تھا جو کہ دوبار رسالت کی توہین ہے

صحیح بخاری ص ۲۹۶ کتاب الوصیاء بالکتاب والسنۃ

۴۱۔ جناب عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے ودیات پوچھی جو بیری سے پوچھی جاتی ہے کہ عورت کتنی مدت کے بعد منکوحہ کے لئے بیقرار ہوتی ہے۔ (اللائلۃ الخفا ص ۱۲۴ فصل ۱۰ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴)

۴۲۔ جناب عمر ارات کے وقت لوگوں کے گھروں میں جھانک کر ان کے عیب تلاش کرتا تھا جو کہ حکم قرآن کی مخالفت ہے (اللائلۃ الخفا ص ۲۶۹)

۴۳۔ جناب عمر اپنی بیٹی سے غیر فطری طریقے پر ہمبستری کرتا تھا۔ (راہی چیز نے ان کی خلافت کو

چار بار لرزادیا ہے) ترجمہ شریف باب التفسیر پارہ ۲۰ مسند امام احمد فصل ص ۲۲۳

مسند ابن عباس۔

۴۴۔ جناب عمر نے بقول مساریہ انت رسول میں اختلاف کا بیج بویا ہے اور اس چیز نے

امت کو کمرہ کیا ہے (عقد الفرید ص ۲۲۴ ذکر وفات عمر)

۴۵۔ جناب عمر وقت وفات برداشتم کی حق تقبی کے باعث بے چین تھے۔ (راہی نظم کا اقرار

ہے) صحیح بخاری ص ۱۳۰ باب مناقب عمر

۴۶۔ جناب عمر نے حضرت علی کو اپنے کسی کار وفات میں شریک نہیں کیا تھا اور یہ ان کے

بعض کامنہ بوقضا ثبوت ہے (روح الذیاب ص ۲۰ ذکر معاویہ)

۴۷۔ جناب عمر نے نبی کریم کو پہلے قرآن مجید کے تورات منکوحہ دیت دی تھی۔

مسکواۃ شریف باب الوصیاء بالکتاب والسنۃ (اللائلۃ الخفا ص ۱۹۶)

۴۸۔ جناب عمر کے وقت وفات جنگ اسلامی کا چھ ماہی ہزار روپیہ ان کے ذمہ واجب الادا تھا

اور یہ مسلمانوں کے مال میں دھاندلی ہے (اسد الغابہ ص ۱۶۹)

۴۹۔ جناب عمر نے متعہ النساء کو حرام کیا تھا حالانکہ قانون سازی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

جلاور، اعلیٰ، ارشاد مفید، اعلام الوری، جامع عباسی، صواعق مخرقہ، مطالب السؤل، شواہد الغیوت
ارجح المطالب، بحار الانوار، مناقب وغیرہ۔

حدیث نعل اور امام عصرؑ | نعل ایک یہودی تھا، جس سے حضرت عائشہؓ حضرت عثمانؓ کو تشبیہ دیا کرتی تھیں، اور رسول اسلام ﷺ

کے بعد فرمایا کرتی تھیں۔ اس نعل اسلامی عثمانؓ کو قتل کر دو۔ (ملاحظہ ہو، نہایت اللغۃ علامہ ابن اثیر جزری ص ۳۲) یہی نعل ایک دن حضور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پر واقع ہوا مجھے اپنے خدا، اپنے دین، اپنے خلفاء کا تعارف کراتیے، اگر میں آپ کے جواب سے مطمئن ہو گیا، تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضرت نے نہایت طبع اور بہترین انداز میں خلاق عالم کا تعارف کرایا، اس کے بعد دین اسلام کی وضاحت کی ۲ قال صدقت "نعل نے کہا آپ نے بالکل درست فرمایا پھر اس نے عرض کی مجھے اپنے دماغ سے آگاہ کیجئے اور بتائیے کہ وہ کون ہے یہی جس طرح ہمارے نبی حضرت موسیٰؑ کے وحی پر شمع بن گئے ہیں اُس طرح آپ کے وحی کوں ہیں؟ آپ نے فرمایا میرے وحی علی بن ابی طالب اور ان کے فرزند حسن و حسین پھر حسین کے صلب سے دینیے قیامت تک ہوں گے۔ اس نے کہا سب کے نام بتائیے آپ نے بارگاہ اماموں کے نام بتائے، ناموں کو سننے کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے کتب آسمانی میں ان بارگاہ ناموں کو اسی زبان کے الفاظ میں دیکھا ہے۔ پھر اس نے ہر وحی کے حالات بیان کئے، کر بلا کا ہونے والا واقعہ بتایا۔ امام مہدیؑ کی غیبت کی خبر دی اور کہا کہ ہمارے بارہ اسباط میں سے لادلی بن برخیا غائب ہو گئے تھے۔ پھر مدعوں کے بعد ظاہر ہوئے اور از سر نو دین کی بنیادیں استوار کیں۔ حضرت نے فرمایا اسی طرح ہمارا بارہواں جانشین امام مہدیؑ جس طویل مدت تک غائب رہ کر ظہور کرے گا۔ اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (غائبا لقصور ص ۱۲۲ بحوالہ فرامہ مطبعیں جمونہ)۔

علامات ظہور مہدی علیہ السلام کے متعلق آرباب عصمت کے ارشادات

امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے پیشمار علامات ظاہر ہوں گے، پھر آخر میں آپ کا ظہور ہوگا۔ مغرب و مشرق پر آپ کی حکومت ہوگی۔ زمین خود بخود تمام دشمنی اٹل دے گی، دنیا کی کوئی ایسی زمین نہ باقی رہے گی جس کو آپ اکابر نہ کر دیں۔ علامات ظہور میں چند یہ ہیں۔

(۱) عورتیں مردوں کے مشابہہ ہوں گی۔ (۲) مرد عورتوں جیسے ہوں گے (۳) عورتیں زمین پر چیزیں گھوڑے سائیکلوں پر سواری کرتے گئیں گی۔ (۴) نماز جہاں بوجہ کر قضا کی جانے لگے گی۔ (۵) لوگ خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے لگیں گے (۶) قتل کرنا معمول چیز سمجھا جائے گا (۷) شہود

مختصر ترجمہ و تعارف

فصل الخطاب

فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب

للعلامة المرزا حسين بن محمد تقى النورى الطبرسى الشيعى الامامى

محمد الفاروقى النعمانى — رفيق دارالمؤلفين كراتشى

ناشر مركزية حزب الاسلام لاہور

قریش کے ستر آدمیوں کے نام میٹ دیے گئے

قرآن میں ابولہب کا نام کیوں باقی رکھا گیا ہے

الحسین نور کی لکھتا ہے
 یحییٰ منہ سلعون من قریش
 باسمائهم واسماء آبائهم
 وما ترک ابولہب الا للذراہ
 علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لانہ عمہ
 موجودہ قرآن میں قریش کے ستر آدمیوں کے نام
 مع ان کے آباء کے نام میٹ دیئے گئے ہیں۔ مگر
 ابولہب کا نام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایذا دینے کے لئے نہیں میٹا گیا کیونکہ وہ آپ
 کا چچا تھا۔

(فصل الخطاب ص ۱۲۵ / ۲۳۸ باب اول مقدمہ ثامنہ)

بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایہ ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے

شیعوں کے پہلے امام جناب علی کا پہلا ارشاد

ان الکناية عن اسماء اصحاب
 الجوارث العظيمة من المنافقين
 في القرآن ليست من فعله تعالى
 وانما من فعل المغيرين المبذلين
 الذين جعلوا القرآن عضدين
 واعتاضوا الدنيا من الدين
 انهم اشدوا في الكتاب ما
 لم يقله الله ليلبسوا على الخليقة
 بڑے بڑے جرائم پیشہ منافقوں کے نام قرآن میں کنایہ ذکر
 کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں یہ کام منافقوں کا ہے۔
 جنہوں نے قرآن میں تغیر تبدیل کر کے قرآن کو ٹوٹے ٹکڑے
 کیا۔ اور دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالا
 انہوں نے قرآن میں وہ باتیں درج کیں جو
 اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمائی تھیں تاکہ حق و باطل کی
 آمیزش سے مخلوق کو دھوکہ دیں

(فصل الخطاب ص ۱۳۰ باب اول مقدمہ ثامنہ)

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



از قلم حقیقت رقم

دکتر آل محمد حمزہ الاسلام مولانا غلام حسین نجمی فاضل عراق

تفاضل ٹیرے تو بڑا مت چلا جاتا ہے اور جب غائب ہو تو بالکل
پتہ ہی نہیں۔

انما ضلالت یومئذ حقیقہ

نوٹ۔ سنی فقہ جتنے جتنے سنی علماء کی زبانوں پر ہے بیکارے سنیوں کے
عقیدے کی شان۔ بات بھی کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کیونکہ
ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے
کہ یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گمراہی کے عقیدہ حاصل کی شکل ہے
کیونکہ جیسی خلافت ہو اس کے لئے دیسا ہی عقیدہ چاہیے۔

یہ حوالہ کتابچہ "اکابرین کے جواب پر" "تاریخ شاہد رضوی
پیش کردہ جمیعت فہام رضامہ سے منقول ہے

مذہب اہلسنت میں انسان تقیہ

۱۔ سنی فقہ میں ہے قال الحسن التقیۃ الی یوم القیامۃ
حسن بھری کہتا ہے کہ تقیہ کو ناقیامت تک جائز ہے
بخاری شریف ص ۱۹۱ کتاب الاکراہ

نوٹ۔ سنیوں کے نزدیک تقیہ نام ہے جھوٹ بولنے کا اور حق کو چھپانے
کا۔ پس سنیوں کو مبارک ہو کہ ان کی فقہ میں ناقیامت حق کا چھپانا اور

دیوبندی شریعت میں کنوار پن کو طمانے کی ہدایات

الرحمۃ ص ۱۲۶ میں لکھا ہے کہ جو دیوبند بنیل کا پٹانے کر اگھے میں رہتی
میں جو کہ شرمگاہ میں رکھے گی اگر اسکا پردہ بکارت زائل ہو چکا ہے تو غوث
بلک کی برکت سے دوبارہ لوٹ آئے گا مجرب مشائخ عظام کو اپنے
گھر واپس سے تجربہ شدہ نسخہ ہے نوٹ علامہ دیوبند کے تجربات اور
ہدایات پر اسلام کو بڑا فخر ہے۔

حاصل کرنے کے لیے فقہ دیوبند کی خصوصی ہدایات

کتاب الرحمۃ ص ۱۵۲ میں لکھا ہے کہ جو دیوبند اور وہابی تفرقہ سازیت کا
دو دھاندلہ کچھ شہد لاکر چاٹنے اسکا حیل کر جائے گا۔

دیوبندی احتلام کرو کیسے دے رہتا ہے اس کے رو اگر وہاں کو نام لکھیں

کتاب الرحمۃ ص ۱۲۷ میں لکھا کہ کتاب علی فخذہ الامین آدم و علی
الایسہ فیضاً خلافت میں کہ جو دیوبندی اپنی رائے پر آدم اور بایکے
پر جو کا نام لکھے گا اسکو احتلام نہ ہوگا نوٹ اور اگر حقیتین پر شرف کا نام لکھ
کر بہتری کی جائے تو انزال نہ ہوگا۔

مولانا محمد علی بلال گنجی شیخ الحدیث کو دعوت فکر

اعلیٰ حضرت ابی فخر عائشہ اور عثمانیہ میسے پیشاب پینا اور منی کھانا
بلک پانچ کھانا اجازت ہے اور ہر قسم کے حیوانات کے ارتناسل ہر معاذ

تاریخ اسلام



علامہ محمد بشیر انصاری

ناشر: نیشنل پبلیشرز، ایک انجینیئرنگ انصاف پریس، لاہور۔

وَأَشْفَقْتُ عَلَىٰ كَلْبِكُمُ فَخَسْبِي قَدْ فُيِّتَ كَلْبُكُمْ أَوْ سَلَامٌ جَنِينًا، یعنی آج میں نے تمہارا
 دین تمہیں کاہل کر دیا اور اپنی نعمت تمہیں پر تمام کر دی اور تمہارے دین کے طور پر اسلام کو
 پسند کر لیا۔ اس کے بعد حضرت نے غدیر کا جلسہ برخواست کیا اور مدینہ تشریف لے آئے۔

فصل بیست و سوم

ابو عبیدہ جراح کو امین کیوں کہا جاتا ہے

غدیر خم کے اجتماع میں صحابہ کرام نے علی کو مولا اور امیر مقرر نہیں مان کر بیعت تو کر
 لی مگر اکثر حضرات کے دل میں حسد کی آگ جلتی رہی اور وہ بدستور اتفاق کے مرض میں مبتلا
 رہے۔ جب یہ حضرات مدینہ پہنچے تو حضرت ابو بکر کے گھر اکٹھے ہوئے اور ایک صحیفہ تحریر کیا
 اور اس پر دستخط کر کے ابو عبیدہ جراح کے سپرد کیا اور اسے اس صحیفہ کا امین قرار دیا گردا
 منافقین میں ابو عبیدہ امی دن سے امین کے نام سے پکارا جاتا رہا۔

اس کی تعقیب یہ ہے کہ قدر سے مدینہ آتے ہوئے جب سرکارِ دو عالمؐ عقبہ سے صبحِ سالم
 گزر گئے تو جنابِ حضرت کے غلام سالم نے دیکھا کہ جناب ابو بکرؓ عمر اور ابو عبیدہ جراح باہم
 سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ سالم نے کہا: کیا حضورؐ نے ایسی سرگوشیوں سے منع نہیں فرمایا؟ ان
 تینوں نے کہا کہ اگر تم حضورؐ کے پاس ہماری شکایت نہ کرو تو آؤ تم بھی ہمارے ساتھ شامل
 ہو جاؤ۔ چنانچہ سالم بھی ان کے ساتھ گھل جلا گیا۔ اور انہوں نے سارا سارا اس پر فاش
 کر دیا۔ کہ ہم لوگ علیؓ کی امانت و امارت کو ہرگز پسند نہیں کریں گے اور ان کی بیعت کو
 توڑ دیں گے اور حضورؐ کی رحلت کے بعد خلافت پر قابض ہو جائیں گے۔

غرض مدینہ میں پہنچے تو ابو بکر کے گھر منافقوں کا ایک گروہ اکٹھا ہوا۔ جن میں جودہ
 قرظی، اصحابِ عقبہ تھے جنہوں نے حضورؐ کے ناقد کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی تھی۔
 ان چودہ کے نام یہ ہیں: ۱ ابو بکرؓ ۲ عمرؓ ۳ عثمانؓ ۴ طلحہؓ ۵ عبد الرحمن بن
 عوفؓ ۶ اسعد بن ابی وقاصؓ ۷ ابو عبیدہ بن جراحؓ ۸ معاذ بن ابی سفیانؓ
 ۹ عمرو بن اعاصؓ ۱۰ ابو موسیٰ اشعریؓ ۱۱ مغیرہ بن شعبہؓ ۱۲ اوس بن حذافانؓ
 ۱۳ ابو ہریرہؓ ۱۴ ابو طلحہؓ انصاریؓ ان کے علاوہ دوسرے ہیں منافقوں نے بھی
 شرکت کی اور صحیفہ پر جو تیس منافقین نے دستخط کئے صحیفہ کے کاتب کے فراموش سپید

مشاطہ محمدیہ

علامہ حسین بخش جانا

کتبہ رضا احمد خان



ایمانِ ثلاثہ

سچی مناظر عیاضی نوراً بحث کا ایک نیا دروازہ کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ لوگ
خلفائے ثلاثہ کے ایمان کے منکر ہیں۔ حالانکہ وہ ایمان در نہ ہوتے تو رسول اللہ ان سے
رشتہ نہ کرتے۔

شیعہ مناظر علوی نے جواب دیا۔ بے شک شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ
لوگ (ثلاثہ) دل و جان سے مومن نہیں تھے۔ البتہ ظاہر آفرینی طور پر وہ اسلام کا
نظارہ کرتے تھے اور حضرت رسالت کا یہ دستور تھا کہ جو لوگ کلمہ شہادتین زبان پر
جاری کر لیا کرتے تھے وہ ان کا اسلام قبول کر لیتے تھے خواہ کلمہ پڑھنے والے منافق ہی
کیوں نہ ہوں پس ایسے لوگوں کے ساتھ آپ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرتے تھے اسی بنا پر
آپ نے ان سے رشتہ میں قبول کر لئے۔



صراط علیٰ حق نمسکہ

مناظرہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتح دارالعلوم دیوبند

ترجمہ

مولوی سید نبی بخش حسین صاحب کتب کاظمی مرزا پوری

ترجمہ کتاب حیات القلوب - جلال الیوم و حق الیقین وغیرہ



پیشہ

امامیہ کتب خانہ - محل جلی

اندرون موہید بازار - لاہور

اور بنی خندرج کے نو ہزار لوگوں کی اور قیس بن سعد کی اور مالک ابن نویرہ اور ان کے دس ہزار
ساتھوں کی ان سے مخالفت سب پر عیاں ہے کہ ان لوگوں نے ابو بکر کی بیعت نہیں کی۔ اس لئے
ابو بکر نے خالد بن ولید کو ان کے خلاف لشکر دے کر بھیجا۔ اس نے اس موسم کو مع اس کے
بیس ہزار اشخاص قبیلہ کے قتل کیا اور ان کے مال و اسباب سب لوٹ لئے اور ان کی عورتوں
اور بچوں کو قید کر لیا۔

اسے ابراہیم؛ تاکس طرح خواص امت کا اجماع ہذا۔ خدا سے ڈرو اور اپنے اس اعتقاد^{سہ} پر
جہاد آ جاؤ اور خدا و رسول پر ایسی جرأت نہ کرو۔ اسے ابراہیم اگر اجماع امت کا خلافت ابو بکر میں
اعتبار ہو اور اجماع پر اتفاق ہو جو تو پھر خرید اور باقی بنی امیہ جو کافران دین ہیں رسول اللہ تم پر لیا
جو نکران سے اس قدر لوگوں نے بیعت کی کہ ابو بکر و عمر کی بیعت کہنے والوں سے صد گونہ زیادہ تھے
لہذا اس صورت سے معادیہ و خرید و بیعتوں اور باقی بنی امیہ سب امام ہوئے۔ اور کسی لوان کے
غیر میں شک نہیں ہو سکتا کہ جن کے وہ امام ہوں جنہوں نے قرآن و رسول کا سرکاہ اور ان کے
حیثیت کو بہتر و خوشی کی پشت پر سوار کر کے اسیری میں لے گئے اور مدت دراز تک انہیں
موت کو سب و شتم کرتے اور بڑا کیستے رہے۔

اسے ابراہیم؛ تخیل عثمان پر البتہ اہل اسلام کا اجماع معتقد ہوا جو امت کے خواص و عوام
اجماع ہے کہ اسلام کے تمام شہروں سے لوگوں نے خطوط لکھے اور لوگوں کو عثمان کے قتل کا
نبیہ و تحریریں کی۔ ملک مصر سے تقریباً تیس ہزار اشخاص اس کے ظلم کی شکایت کرنے آئے
تھے۔ اور اتفاق کر کے یکبارگی اس پر حملہ کیا اور اسے ہری طرح قتل کیا۔ اور چند روز تک
ان کے پیروں میں وہی ہاتھ دھ کر مدینہ کے گلی کوچوں میں پھینچتے رہے۔ اور مسلمان گرد و گرد
تے تھے اور اس کے سر پر ٹھو کریں مارتے تھے اور اس کے ظلم کی شکایت کرتے تھے۔ اسے
ابیم چونکہ عمر بن الخطاب، خالد بن ولید اور بنی امیہ کے منافقوں کے ایک گروہ کو علی سے
اور فطری تھی اس لئے یہ تمام فسادات برپا کئے اور کہتے ہزار مومنین کو قتل کیا اور کہتے

ابھی آیا ہی نہیں تھا۔ یہ تو ان کے چیلول پائٹوں کی شور و شعلہ تھی ورنہ ابو بکر کا واپس
 موجود ہونا مصرح و کھلائیے۔ میرے مقابل دوست جس جلداء العیون سے آپ کو
 دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اس میں توصیف تصریح ہے کہ شیخ مفید و شیخ طوسی و
 شیخ طبرسی و جمیع محدثین فریقین نے روایت کی ہے کہ جب حضرت نے رعت فرمائی
 تو منافقین، مہاجرین و انصار مثل عبدالرحمن بن عوف و ابو بکر و عمر و غیب سے
 اہل بیت رسالت کو اسی حالت میں چھوڑ دیا امدان کی قنوت کو نہ آئے اور نہ متوجہ
 تہنیر و تنقیح حضرت ہوئے۔ بلکہ سقیفہ جی ساعہ میں غصب خلافت کے لئے گئے انہ
 اسی وجہ سے ان میں سے اکثر کو نماز جنازہ حضرت نصیب نہ ہوئی۔ جناب امیر نے برائے کو
 ان کے پاس بھیجا کہ حضرت پر نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہوں مگر نہ آئے۔ یہاں تک کہ ان کی
 بیت اس وقت تمام ہوئی جبکہ حضرت دفن ہو چکے تھے۔

اور یہی اہل السنۃ کی مشہور و مستند کتاب کنتار العیال جلد ۲ صفحہ ۱۱۱ میں حضرت
 عروہ سے روایت ہے کہ عن عروۃ ان ابنا بصر و عمروم یشہدا ما دفن
 النبی و کانما فی الانصار ما حدق فن قبیل ان یرجھا۔ یعنی عروہ بن زبیر سے
 روایت ہے کہ جو حضرت ابو بکر کے خاص نواسے اور اسماء بنت ابوبکر کے فرزند
 ارجمند ہیں۔ کہ ابو بکر اور عمر و ثعلبہ جنازہ اور دفن پیغمبر خدا میں حاضر نہیں ہو سکے اور
 وہ دونوں انصار میں تھے۔ اور حضور ان دونوں کے واپس از سقیفہ ہونے سے پہلے
 دفن کر دیئے گئے۔

مجھے حضرات! یہ ہے آپ کے تلامذہ کے جنازہ پڑھنے کی حقیقت جسے
 آپ سنیوں کے لئے مدت سے تڑپ رہے تھے۔ ورنہ روایات کا جواب دیکر ابو بکر
 کا بالخصوص جنازہ پڑھنا ثابت تو کیجئے اور اتمام لیجئے۔ اگر آپ کو ابو بکر کا نام کسی کتاب
 سے نہیں ملے گا تو دیگر علماء کی امداد حاصل کریں اور ابو بکر کا بالخصوص جنازہ پڑھنا دیکھا دیا
 روپوں کا نام سن کر آپ کی ران تو ٹپک پڑی مگر بغیر نام دیکھانے کے آپ کو کون دے۔
 اب نہ سہی مگر کبھی اگر دیکھا دیا تو آپ اتمام کے حقدار ہیں۔

اور ان آئندہ دانی حضرات جو عربی

نہیں جانتے مشہل نعمانی کی انصاف و حق سے تلامذہ کا ترک دفن رستہ کی ملاحظہ

ثابت ہے۔ اور باقی رہا انصارِ شوریٰ لہذا جہادین والا انصار پر حاویہ کے اعتراض کا جواب ہے۔ اور وہ اعتراض یہ تھا۔ کہ معاویہ کہتا تھا کہ عسکری اس لئے غلبہ نہیں کریں اور اہل شام انتخابِ عسکری کے وقت حاضر نہ تھے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ آپ کے مسئلہ سے ہے۔ کہ شوریٰ مہاجرین اور انصار کا متحد ہے اور اہل شام نہ مہاجر ہیں نہ انصار۔ جس کا معاویہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ آج تک معاویہ کے مریدوں سے بھی اس کا جواب نہ بن پڑا۔ اور اس فقرہ کی تشریح اہل السنۃ کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۱ اس خط کے ضمن میں موجود ہے واعلم انک من الطائفت الذین لا تحل لہم الخلافتہ ولا یدخلون فی الشوریٰ کو اے معاویہ تو قرآنِ شریف اسیروں ہی سے ہے جن کیلئے عند المہاجرین والانصار نہ تو خلا کا انتخاب نہ شوریٰ کا۔

اور فان اجمعتوا علی رجل وممویہ اما ما کان ذلک اللہ وحنا یہ کیفیت شوریٰ کا بیان ہے کہ مہاجرین اور انصار کے نزدیک شوریٰ کا یہ مطلب ہے کہ اگر وہ کسی آدمی پر جمی ہو جائیں اور اس کا نام امام رکھیں تو وہ اللہ کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔ بلکہ جب معاویہ نے عسکری کو امام نہ مانا تو اس نے ستر قاعدے کی یہاں بھی خلافِ روئی کی خانِ حویج عن امرہم خارج بطعن اودبۃ رومہ فی ما حوج منہ فان ابی قاتلوہ۔ یہ شوریٰ کی پیشی کے مرتبہ آئین کی اس دفعہ کا بیان ہے۔ جس کی بناء پر آپ نے معاویہ اور اس کے اصحاب اور مخالفین اور اس کے حواریوں کو خانِ حویج اور چکا اور واجب القتال قرار دے دیا۔

الفر من اس الزامی خط سے تلافی کی خلافت اور معاویہ کی بغاوت اور فتنہ خیز کے خروج کی تلقین کی کہ وہی۔ اب اگر عسکری خلافت عسکری کو بخش تو معاویہ اور عائشہ کو پناہ نہیں ملتی اگر نہ محبت تو خلافتِ خلائی کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ یہ تھا جناب امیر کا الزام۔ اور اس خط کو الزام ثابت کرنے کے لئے مینق اعظم نے اہل السنۃ کی مستند کتاب "عقد الفرید" جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۱ میں اس مکتوب کی ابتدا میں یہ تصریح الفاظ دیکھائے وکتب الی معاویہ بحد وثقتہ الخجل سلام عیدک اما بعد فان بیعتی بالمدینۃ لم یصلک وانت یا شام۔ لانیہ یا یعنی الذین یخافون

چنانچہ یہ بھی عمل حسین صاحب کے دامن در معقولات کی حقیقت - جو وقت اس بحث پر صرف ہزارہ مبلغ اعظم کے وقت میں شامل نہ کیا گیا۔

اس کے بعد قبلہ مبلغ اعظم نے پھر تقریر شروع کی کہ حضورؐ یہ وعدہ خلافت قرآنیان والوں سے ہے جس کے اعمال صالح ہوں اور ان کی خلافت کا اعلان اللہ تعالیٰ بذریعہ رسول کریم جیسے پہلے خلفاء کا کر چکا ہے۔ اور اس کے واسطے سے وہیں محکم ثابت کرنے کا اور خوف کے بعد ان کو امن آئے گا اور وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ شرک ہرگز نہ کریں گے۔ اور ان کی خلافت کا منکر اور مخالف فاسق ہوگا۔

اگرچہ ایمان کامل کی شرط ہے۔ مگر ایمان ثلاثہ ثابت نہیں۔ شرائط ایمان سے رہتے اور اپنے خلفاء کا ایمان ثابت کیجئے۔ اس سے بعد اپنے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ پیش کریں:-

| | |
|--------------------------------|--|
| ایمانی امور میں امنوا باللہ | یعنی سوائے اس کے نہیں۔ کہ مومن |
| در سورہ ثم لم یوتوا بواحدھا | وہ ہیں جو ایمان لائے ساتھ اللہ اور رسول |
| یا موالہم وانفسہم فی سبیل اللہ | کے۔ پھر انہوں نے شک نہ کیا اور انہوں نے |
| اولئک ہم الصادقون۔ | اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد |
| (پانچ ائمہ) | کیا۔ وہی سچے لوگ ہیں۔ |

پس ثابت ہوا کہ ایمان کے لئے تصدیق اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ مشرک یہ صفات ایمان ثلاثہ صاحبان کو نصیب نہیں۔ پھر آپ نے اہل البیت کی کتابوں سے عمر کا شک فی البیت پیش کیا تفسیر خازن علیہ السلام اور درمنثور علیہ السلام سے یہ عبارت پڑھی قال عمرو بن اللہ حاشکت منذ اسلمت الایہ مشدہ - یعنی حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں جب سے ایمان لایا تھا مجھ کو کبھی شک واقع نہ ہوا مگر آج کے دن (یعنی صلح حدیبیہ کے دن) پھر اہل البیت کی مشہور کتاب فتح الملہم شرح صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۹۹ سے یہ عبارت پیش کی۔

وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

| | |
|---------------------------|---|
| فوتح فی صدر عمرو شہی | پس حضرت عمرؓ کے سینے میں کوئی ایسی چیز |
| عوفہ الذہبی فی وجہہ قتالی | واقع ہوئی جس کو حضورؐ نے اس کے پیچھے سے |

❖ (کتاب) ❖

❖ مصائب النواصب ❖

(در رد نواقض الروافض)

(تالیف)

قاضی سید نورالله خوشتری

شعبه سنه ۱۰۱۹ قمری هجری

❖ ترجمه ❖

آقا میرزا محمد علی مدرس رشتی چهار دهی نجفی

منوطی سنه ۱۳۳۴ قمری هجری

(نگارش و حواشی)

(آقای مرتضی مدرسی چهاردهی)

بسرمايه :

آقای حاج سید احمد کتابچی مدیر

کتابفروشی و چاپخانه اسلامیه

(تهران - خیابان بوذرجمهری)

تلفن ۶۹۱۶

چاپخانه اسلامیه

(۱- ابوهریره)

از شگفتی های لجاجت و نفاق ایشان است که عمل به يك خبر را روا دارند و هرگاه از پیشوایان ائمه اثنی عشری روایت شود باور ندارند و گویا و دلیل میخواهند روایت ابوهریره را باور دارند و بآن عمل می کنند پس آنکه حضرت محمد ص در باره اش فرمود «ان فیک لشعبه من الکفر» و در زمان پیغمبر ص به حضرت افتخار زد و هم چنین روایت کرد که پیغمبر فرمود هر کس يك روایت از در آن مزرعه مکه گذارد مانند آنست که دور کند در مکه بجای آورده حضرت که این سخن از ابوهریره شنید از وی پزیری جست ابوهریره عرض کرد این حدیث را جعل کردم تا قیمت آنجا زیاد گردد و روایت شده که عمر گواهی داد که او دشمن خدا و مسلمانان است و چون رأی بهرین شد شیانت نمود و حکم نمود که ده هزار دینار از او بستانند (۱)

صاحب کتاب طریف گفت همه میدانند که ابوهریره از حضرت امیر و پنی هاشم دوری نموده و ابراز دشمنی کرد و بسوی معاویه شتافت اینها تیرازی به روایت و حکایت نیست چه مورخین و در تاریخ ها نوشته اند و در نزد دانشمندان ثابت شده با این وصف در کتابهای صحاح از ابوهریره روایت حدیث نموده اند پس آنکه متهم بدروغگوئی بود و در نزد صحابه هم متهم بود مانند اینها است خبری که عبیدی در جمع بین الصحیحین در حدیث بعد از صد و شصت و شش روایت کرد که در مسند ابی هریره اتفاق دارند که از ابی ذرین که گفت ابوهریره نزد آمد و دست بر پیشانی خود می نواخت و میگفت بزبان من گواها باشید که نسبت دروغ به پیغمبر ص داده ام ۲۱۱ ..

روایت دیگر عبیدی در جمع بین الصحیحین در مسند عبدالله بن عمر در حدیث بعد از صد و بیست و چهار است که اتفاق دارند که حضرت رسول ص امر به کشتن سگان داد بجز سگ شکاری و سگ چوپان و سگ باستان گفته شد ای ابن عمر هریره گوید سگ کشت هم می باشد این عمر گفت از برای ابوهریره کشت باشد! روایت عبیدی در جمع بین الصحیحین در حدیث بعد از صد و شصت است که اتفاق دارند در مسند ابوهریره که روایت نموده از پیغمبر ص که فرمود هر که پیرو

۱- به کتاب ابوهریره تألیف آقای سید عبدالعزیز شرف الدین چاپ میباید

۲ که در این موضوع بهترین کتاب است مراجعه شود «مرتضی»

سطح الارض ہر شریک کا حصہ دج ہے کہ وہ ہر وقت بنی سوری رہا کرتی تھیں ایک دن حضرت عائشہ نے عرض کیا سر جہاد تمہارا کیا تو یہ بچھا کہ تیری کیا حالت ہے ان بی بی نے کہا کہ میں بناؤ سنگار کس کے لیے کروں میان کو زدہ غار سے ہی فرستائیں پس ام ابو سہیل نے بحیثیت شفقت ماوری آنحضرت سے یہ قصہ عرض کیا آنحضرت بہت برہم ہوئے اور لوگوں کو جمع کر کے خطاب فرمایا کہ کیا تم لوگ مجھ سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے ہو میں بارہوی محل ہونے کے اظہار بھی کرتا ہوں اور صائم بھی رہتا ہوں اور اپنی ازواج کے پاس بھی جاتا ہوں پس یہ خطاب پڑھتا ہی سنا کہ بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے ازواج کے پاس نہ لایا خدا کا اللہ باللہ فی ایمان سکر | جانے کی قسم کھاتی ہے ہیں آپ نہایت نازلہ نے کی کہ تمہاری قسموں میں سے جو قسمیں میں آئے تو لاتے ہیں اللہ تعالیٰ تم سے ماضیہ ذکر ہوتی ان دونوں شرطوں اور قرآن کی آیتوں سے معلوم ہوا کہ جماع کو وہ شرط حاصل ہے کہ خدائے منزہ اور اسکا رسول اس فعل کے اعتبار کی قسمیں زبردستی کرنا حرام کر عورتوں کو اسودہ کر دیتے ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مشہور ہے کہ کھجور یا تک یا پانی سے روزہ کھاتے ہیں زیادہ تر آپ سے لیکن بعض

صحابہ کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جماع سے افطار میں زیادہ قیاس ہے چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عمر جماع

و عن ابن عمر نقلا کان یفطر بالجماع و ان جماع

تلقی جوار فی موصی قبل ان یشتا

و جمع بحار ما زادہ رسم صفحہ ۱۳۹

عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل و هو

صائم و یبیس لسانہا و یستن ابراؤ کو کتابہم

باب الصائم یصلی الریح صفحہ ۲۱۲

غالباً افطار و رحم اللہ نے جون رات میں دس بارہ دفعہ بل کا حکم دیا ہے ہی فضائل و

عاجا اور سرت قراب کی قیمت سے چنانچہ ذخیرۃ السائل کے صفحہ ۶۹ میں بحوالہ قرع مختار لکھا ہے

فقیل یقضی علیہ ما زوج ہیں باہیم و صلات کر ان دونوں کو لازم ہے کہ چارہ فدان کو

دشمنانِ علیؑ مژدہ باد

شیعانِ علیؑ زندہ باد

یا علیؑ

حقیقہ

حقیقہ

جواب

اس سالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت
کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش
کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزار نہ کریں

نوٹ: اس سے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھائے

از قلم حقیقت دستم

خادمِ مذہبِ شیعہ و کمالِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل
عراق

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجہ اب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں
اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء نبی اکرم اہل
بچے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن

میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل عن عائشہ
قالت كنت اغتسل أنا والنبی من اناء واحد۔
ترجمہ ۱۰ حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل
کرتے تھے۔

نوٹ ۱ حضرت عائشہ نے یہ رپورٹ عزوہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد
اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبور سی تھی کہ وہ اپنی
غسل کی باتیں مردوں کو بتاتی تھیں شرفاً بگھر والوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں
کرتی۔ جیسی روح و یسے فرشتے

فقہ دیوبند میں بغیر غسل کے گئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل
ترجمہ ۱۰ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات میں صرف ایک
گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرماتے تھے کسی نے پوچھا کہ
کیا حضور پاک میں اتنی قوت باد تھی انس نے کہا انجناب میں تین مردوں

فتاویٰ قاضی ادویہ و لو قبلت المعلنی اعداۃ و لم یشتہا العرفہ صلوٰۃ
عالمگیری کی عبارت اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز میں چومے تو مرد کی
نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آئے۔

نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد البغدادی نے سراج
درایح میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز
باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز
باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ
ظہیریہ میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین بن نجیم مصری نے
بحر الرائق شرح کتر الدقائق میں باقاعد و محکم کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد
اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں
ہوئی۔

دلیو بند کے شلیوخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہوگی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ
فقہ دلیو بند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور دوسری
عبارت ہے اور یہ فتویٰ دہلوی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے، اور یہ پتہ بھی چل گیا کہ علماء
دلیو بند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کو فاعر خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے سر پر
احلی امیر حری طرح بہت خیرت پرست ہیں انجناب کا بحالت روزہ جماع کرنا کتر الحلال
۱۲۳۶ھ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ۱۲۳۷ھ میں لکھا ہے پس سنی مرد مفید
بن شیعہ کی، آئندہ اور اٹھی سورتیں تہذیب کی عتبر کی طرح شہوت پرست تھے پس ان کے
سادے اشکا دھڑکی کے نیچے فتویٰ ساز کیسکر گئی یہ یہ فتویٰ نکال بھیایب۔

السنة والجماعة بلا تاویل ولا مختلف فیہ وقال القاضی حادیش: فتواتر النفل دعاء خلافتی
من اللغات جازما۔ خلاصہ یہ کہ احادیثِ عرض صحیح اور شراقریں مانیں بہت سے صحابہ نے نقل کیا ہے۔ لہذا ان پر
جو کویلی ایمان لا تا فرض ہے۔

طرحِ فکر یہ ان احادیث سے باور ان اسوئی کے بہت سے سز عروسلات کے تفسیر ہمارے گرد و ہائے میں اور کئی ایک جلیل
احادیث سے ذیل در فریب اور منع و حمل کے ہر دست چنگ پر جاتے ہیں۔ جیسے اصحابی کا لایم باوجود اقسام دینہ
اھندیتہ۔ اور الصحاحہ مکملہ حدیثی وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ بعض روایات میں کئی صحابہ فقہا جعفری ہیں تو ہمیں یہ
عمومی نظریہ کہ سب صحابہ عادل ہیں اور سب کی اتباع سببِ دخول جنت اور باعثِ رشد و ہدایت ہے۔ کسی طرح
بھی درست اور قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کلامِ ہر سچے کلمہ خود بخود ہی قادرِ عالم گوید جو۔ وہ دوسروں کو کس طرح راہِ راست
کی ہدایت کر کے جنت میں پہنچا سکتا ہے۔ (ختم)

آن خرویشیں گم است کہ را بہرہی کنند

ان اصحاب کی مزید نشاندہی | اگر ہر ان احادیث میں ان عقیدوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ یہ دینی اصحاب ہوں
گئے۔ جنہوں نے ان حضرت کے بعد دینِ اسلام میں باطنی راستے دیناس سے تیز
تبدیل کئے ہیں۔ لہذا ان کا تحقیق حق آئندہ سیر و ترویج میں باسانی دیکھ سکتے ہیں کہ صحابہ رسول میں سے ایسے لوگ کون
تھے۔ جنہوں نے اپنے اجتہاد و امت سے دین میں بدعات و احداث پھیل گئے۔ اس سلسلہ میں تاریخ المفاہرہ سید علی کے
باب اولیات نقلوں اور اللہ وق مشعلی وغیرہ کتب سے کافی مدد مل سکتی ہے۔ ہم مزید وضاحت کے لئے ہر ایک
مدائیک بھی ان کی شخصیت کے سفرِ پیش کئے دیتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو گا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسول کے بعد
فطین یعنی قرآن و سنت کے ساتھ ہر اسلوک کیا تھا انسان کی مرست و عزت کا کچھ بھی پاس دیکھا نہیں کیا تھا۔ جنتِ پور
حق الباقین ملازمِ بشر میں ہدایت حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہ ایک طریقِ حدیث مذکور ہے جس کا اصل یہ ہے
کہ اس حضرت کی خدمت میں عرض کر کر مختلف لوگ وارد ہوں گے اور آپ ان سے برابر ہی سوال کریں گے کہ تم نے
میرے بعد فطین کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ مختلف حضرات جو مختلف جواب دیں گے وہ یہ ہوں گے۔ کذبنا
الا کبر و سؤقتنا و اصلہدنا الا صغرا و ابتر ذنا لا فقد کذبنا الا کبر و سؤقتنا و
وقالنا الا صغرا و قتلنا لا۔ کذبنا الا کبر و عھدنا لا و خذلنا الا صغرا و خذلنا لا
ہم نے مثلی کلمہ کہہ دیا۔ اور اس کے تکرارے کئے اور اس کی تائیدی کی اور نقلِ صغرا کر دیا۔ اس کے حق کو نصب
کیا اور اس سے جنگ کی اور اسے قتل کیا۔ حکمِ رسولِ پر جا۔ ان سب گروہوں کو ختم میں جبرک و دھڑلایاں ملی گا
و وہ ہر گامان سے بھی سوال کیا جائے گا کہ وہ جواب میں عرض کریں گے۔ انتبعنا الا کبر و سؤقتنا و ابتر ذنا

كَذَّبُوا عَنْ رَبِّهِمْ آلَ الْفِتْنَةِ
عَلَى الظَّالِمِينَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَعْرِضُونَ حُجَّاتِهِمْ
بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ قَالَ
إِبْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِهِ جَدُّ
الْآيَةِ أَنَّ سَبِيلَ اللَّهِ قِبَلُ
الْمَوَاضِعِ عَلَى إِبْنِ خَالِبٍ
وَالْآيَةُ وَجَدَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

پروردگار پر جھوٹ بولا کرتے تھے خبردار! ان ظالموں پر
خدا کی لعنت ہے۔ جنہوں نے خدا کی راہ سے بندوں کو روک دیا
کہ اس میں کئی ڈالنے کی کوشش کی اور یہی لوگ آخرت
کے شکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں
کہ یہاں وہ جیل تھوڑی سی ہے اور حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب اور دوسرے اکابر اہل بیت علیہم السلام ہیں۔
خدا نے عورتوں کی کتاب میں

اہل کے مقابلے کے لئے کتابیں دوسری کے لئے فرمیں، اور محمد مصطفیٰ کے خلاف اور جیل، ابو سلیح اور مسلمہ کے خلاف
وغیرہ موجود ہیں۔ اسی طرح قتلی خلافت و امامت کے خلاف مصنفی خلافت و حکومت موجود ہے، حقیقت یہ
ہے کہ اسلام کے اندر جتنے خون خرابے اور گھٹنے فساد اس اختلاف کی وجہ سے ہوئے۔ اتنے اور کئی وجہ سے نہیں
ہوئے، حقیقت نے ہمیشہ کذاب کو ماننے سے انکار کیا۔ خواہ اس کے سر پر کتنے ہی تارے چلے، اور کذاب نے
حکومت کی آڑ میں کوئی ایسا ظلم نہیں کیا جو حق اور اہل حق پر نہ کیا ہو۔ اسی تنازعہ نے اسلام کے فقہ و احکام پر
بھی بہت بڑا اثر ڈالا اور یہی اختلاف تمام اختلافات اور فقہ اسلام کے احکام میں ترمیم و تفسیر کا باعث
بنا۔ جن لوگوں کو آنحضرتؐ کے انتقال پر دل کے بعد اقتدار حاصل ہو گیا تھا، انہوں نے اسلامی امامت کو برپا کیا
حکومت کے ساتھ چل دیا۔ اور اس تہذیب کے لئے انہیں وہ تمام نظریات میں چھینٹی امامت یعنی حق، چھینٹے
اور ان کے چھینٹے کے ساتھ اسلام بولا گیا، غرض کہ بقول صاحب علی و علی امامت کا اختلاف امت اسلام
میں صوبہ سے بڑا اختلاف ہے اور مذہب تشیع و تسنن کا بنیادی نقطہ اختلاف بھی یہی تنازعہ ہے (خلافت اسلام)
امت اسلام میں امامت کے دو مسئلے موجود ہیں۔ ایک وہ مسئلہ جو جلیل ہے جو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ
سے شروع ہو کر ہر جہاں امام جعفری دوسری صدی ہجری میں حضرت جعفر بن محمدؑ تک پہنچا ہے۔ اور
دوسرا مسئلہ غیاب ابوبکر سے شروع ہو کر نہ معلوم مران المار و سری یا معتمد عباسی یا کسی اور پر جو کشتی برتلی ہے
وہیں کا کچھ علم ان کی خلافت کے علمبرداروں کو بھی نہیں ہے

اس حقیقت مسلم کرنے کے ثنائیت چار کتابیات امامت میں کفر کا حرف نہ بولیں، (اسلام)



بوکھارا

تاریخ

مجله

کے بہتر ندریس کو مکہ یزیدؑ کے بڑا بیٹا بن گیا ہے کہ :
 سَوَاءٌ مَا حَبَّبَا عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِي لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ فَرَحْتَ بِالْحَبَابَةِ مِنَ الشَّهَادَةِ
 اِنَّكَ كُنْتَ رَجُلًا يَشْكُ الْاَهْلِيَّاتِ وَالْاَشْيَاءَ وَالْاَحْوَالَ وَيُشْرِبُ الْخَمْرَ وَيَعْمُ الْعَمَلُ
 (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۹)
 دونوں بیٹیوں، بہنوں سے اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ علانیہ شراب پیتا ہے اور
 کاروبار کرتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۹)

یزیدؑ کا اپنی چھوٹی سے خواہشات نفس کا پورا کرنا

یزیدؑ کا اپنی ماں، بہنوں اور بیٹیوں سے خواہشات نفس کا پورا کرنا کوئی عجیب
 امر نہیں ہے۔ اس کے شیبہ روز کے مشاغل زندگی ہی اس ہم ناس تھے کہ وہ اپنے
 باپ کی مدد سے بھی زندہ کرنے میں باز نہ آتا تھا۔ چنانچہ صاحب کتاب ناخود سوری
 احمدؒ صاحب لکھتے ہیں :

• یزیدؑ اپنی چھوٹی پر عاشق ہو گیا اور اپنے عشق کو اس سے چھپائے رکھا۔ ایک دن وہ
 اچھی چھوٹی کو کسے کہ باغ میں گیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ کر کہہ دیا کہ سناؤ کھوڑا مست کھوڑی
 پر چوڑا جاسے۔ جب کھوڑے نے تجھ کو اس کی چھوٹی سے بھی دیکھا تو وہ بے قابو ہو
 گئی۔ یزیدؑ نے اس کی تسکین کو تاڑ لیا اور چھوٹی کو وہاں سے اٹکے لے جاکر ایک ٹیٹ میں مقیم
 پر اس سے منہ کالا کیا لیکن اس کو باز نہ آیا۔ یزیدؑ نے سبب پوچھا تو مشفق نے کہا کہ
 تیرے باپ نے کسی کا کتورہ پی چھوڑا بھی ہے لہذا (سابقہ ناخود سوری)

• خواجہ حسن نظامی مرحوم نے اپنے رسالہ لایہ بر شاہ یزیدؑ میں دلائل کا یہ دٹا بہت کیا ہے کہ یزیدؑ نے اپنی ماں
 مرثدہ سے نہ کیا تھا اور نہ ہی پلوں کے اوصاف جیسے کہ شہرہ کرتے ہوئے موزنہ داروں (النفقہ و القدرہ)
 ہے کہ اس عین نے حرم رسالت ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بھی عقد نکاح کیا تھا۔ (مذکورہ
 اس پر بحث کی۔ (بجاء مدارج النبوة جلد ۱ صفحہ ۱۲۶)

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ
 بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ہمارے پیر کا نام ہے جو فرمایا
 لائے ہیں اور ہماری تمام کرتے ہیں اور کائنات کے لیے جو سے ہے سچ کرتے ہیں

خفۃ العوام مقبول مستند

مطابق عثمانی
 العلامة الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ مکارم الحاج الیہ محمد بن ابی بکر علیہ السلام
 العلامة الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ مکارم الحاج الیہ ابو القاسم الخوئی علیہ السلام
 العلامة الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ مکارم الحاج الیہ محمد کاظم مرتضیٰ علیہ السلام
 العلامة الفقیہ آیت اللہ العظمیٰ مکارم الحاج الیہ محمد بن محمد علیہ السلام

شیخ جنرل مکتبہ انجمنی

انصاف پریس ریسرچ و ڈیزائن لاہور
 (پاکستان)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقَامِي هَذَا مِنْ تَنَالِهِ مِنْكَ صَلَواتُكَ وَرَحْمَةُكَ وَمَغْفِرَةٌ

ہے اور کسی غیر مصیبت ہے اسلام میں اور تمام اہل ایمان اور اہل زمین میں اس سے اللہ مجھے اسی مقام پر لائی جس میں کہ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ حَيَاتِي نَحْوَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَنَاقِبَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

یہ جنہیں تیری عنایتیں اور رحمتیں اور مغفرتیں پہنچ رہی ہیں اے اللہ میری زندگی کو محمد کی زندگی قرار دے اور میری

صَلَواتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمُ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَبَزَّكَتُ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَأَبْنُ

ہوت کو کچھ داکہ محمد کی موت بنا دے۔ ان پر تیری صلوات اور سلام۔ اے اہل آقا کا دن ہے جسے بنو اُمیہ اور کچھ کھاتے

أَكَلَةُ الْأَكْبَادِ الْعَيْنِ ابْنِ الْإِثْمِينَ عَلَى لِسَانِكَ وَبِلسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

والی کریم نے برکت کا دن بنایا جو تیری زبان اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان سے عین دین میں ہے

إِلَيْهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللَّهُمَّ الْغَنِّ

پر کھڑے اور ہر مقام پر جہاں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے قیام فرمایا۔ اے اللہ اے اہل ایمان

أَبِیْسَفْيَانَ وَمُعَوِيَّةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَزَيْدَ بْنِ مَعُوِيَّةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمُ

ابو صفیان اور ابی سفیان اور زید بن معاویہ اور آل مروان کو لعنت کرے ان

نَبِيِّكَ لِلْعَنَةِ أَبَدَ الْأَبَدِ دِينَ. وَهَذَا يَوْمٌ قَرَّبَتْ بِهِ آلَ زَيْدٍ وَآلَ مَرْوَانَ

تیرے نبی کے لئے تیرا لعنت جو۔ اور آج وہ دن ہے جس میں آل زید اور آل مروان

لَهُمُ الْعَنَةُ يَتْلُوهُمُ الْحَمِينَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ تَضَاعَفَ

تیرے لعنت نے جس میں صلوات اللہ و سلامہ علیہ کو تلو کرنے کی خوشی ملائی تھیں۔ سو اے اللہ دینی

لَهُمُ الْغَنِّ مِنْكَ وَالْعَذَابُ الْآلِیْمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْقَرْتُ إِلَيْكَ فِي هَذَا

میں ان پر اور چند کروے اور دردناک عذاب برپا دے۔ اے اللہ میری تیرا عزت اور مقام آج کے دن

مَرَوِي مَوْقِفِي هَذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِأَلْبَاؤِهِمْ مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةُ

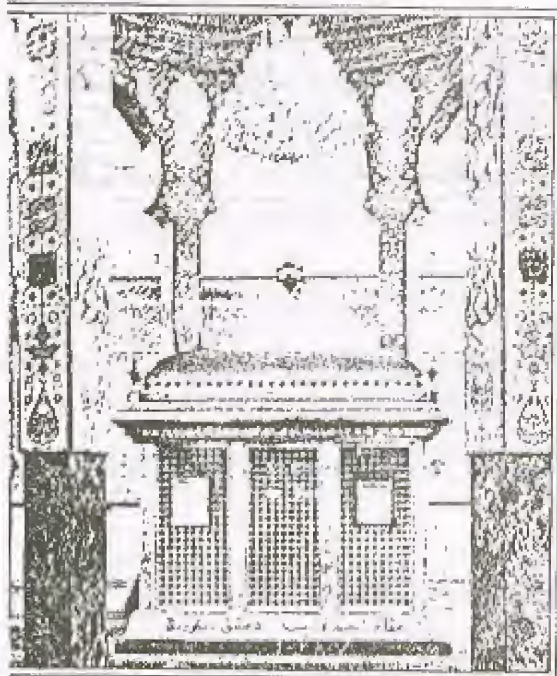
کو کھائے کھڑے اور اپنی زندگی میں ان دنوں سے تمہارے اور ان پر لعنت کر کے

تَضَاعَفَ بِالْمَوَالِ الْإِثْمِينَ إِلَيْكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

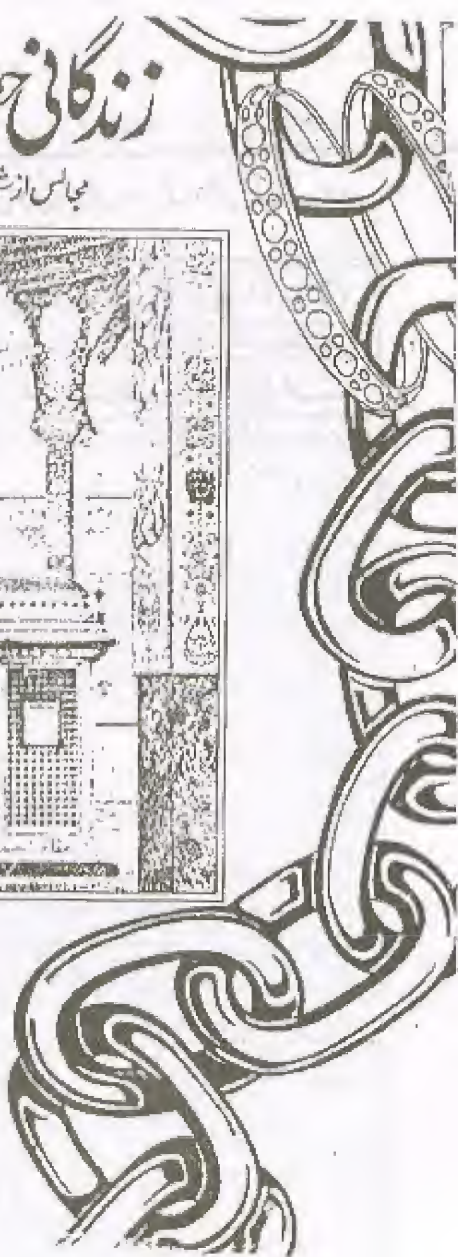
بڑھ گیا۔ اور اس کی آل علیہم السلام سے دوستی رکھ کر۔

زندگانی حضرت زینب سلام الله علیہا

محاسن از شهید محراب آیت الله دستغیب



دفتر انتشارات اسلامی



معاویہ کے لیے بے حساب گناہ

وہ بے معاوضہ کے لیے جس نے اپنے ظلم و جور اور برے اعمال اور گندے کاموں کے ذریعے اور پھر یزید کی جانیشنی کے ذریعے اپنے لیے یہ حساب گناہوں کا ذخیرہ کیا کہ نہ من من سنتہ سیئۃ کان لہ وزر من عمل بہا الی یوم القیۃ۔ یعنی جو شخص ظلم و ستم کے ذریعے گناہوں کی بنیاد رکھتا ہے وہ بے معاوضہ قائم رہتی ہے اور اُس کے واسطے گناہ جاری رہتے ہیں تو یہ تمام بوجھ اس شخص پر پڑتا ہے جس نے یہ بنیاد رکھی تھی یزید کے زمانہ میں جتنے بھی پاک لوگوں کے خون کو بہایا گیا یا اُس کے بعد قتل و غارت کی گئی یا بنی امیہ کے دور میں جتنے بھی ظلم و ستم ڈھائے گئے ان سب میں معاویہ برابر کا شریک ہے جس نے ان مظالم اور گناہوں کی بنیاد رکھی تھی۔

ظالم کا ظلم بُرے بدلہ کی تیاری ہے

یہاں جناب زیر تب سلام اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا کہ اسے بد بخت تیرے باپ نے جسے اس مسند پر بٹھایا ہے جس کا نقصان اُس کو بھی ہوگا اور کچھ بھی تیرے باپ معاویہ نے ہلاکت میں پھینک دیا ہے اور یہ ایک شیطانی برائی ہے کہ کچھ مسلمانوں پر مسلط کر دیا گیا مگر بہت جلد کچھ معلوم ہو جائے گا کفاروں کا بہت برا انجام ہے عالیٰ ربی بی نے قرآن مجید سے اقتباسات نقل کیے ہیں

غلاب میں مزید اضافہ ہو سکے۔

عمر و عاص کی حیات و موت پر نظر کیجئے

معاویہ کے بااختیار ہوتی عمر و عاص پر نظر کیجئے جس زمانہ اُسے کائنات میں گذرے کی کھال کھینچنے کا کاروبار تھا اور اُس نے معاویہ سے بٹکے رکھی ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام سے لگاڑی کے رکھی ہوئی تھی جس کا مال اور یہ ماست و بن بدن ترقی میں یہاں تک کہ وہ مصر کا صاحب اقتدار بادشاہ بن گیا اور اُس نے بادشاہی کی وجہ سے منہ و قول کو سونے سے پُر کر کے رکھا ہوا تھا۔ کہتے ہیں جس وقت وہ بہت ترسید ہونے لگا تو حسرت بھری نگاہوں سے اپنے مال کی طرف دیکھ کر کہتا تھا کہ کون ہے جو میری زندگی کی جمع کردہ اس پونجی کو بھر سے لے اور سونے کے صندوق بھی لے جائے۔ جب کہ یہ تمام مسلمانوں کے بیت اللہ سے حق الناس کو غصب کر کے جمع کیا گیا تھا۔ جس کا بروز عشر حساب و کتاب ہونا تھا۔ معاویہ کو جب عمر و عاص کی آخری خواہش کا علم ہوا تو اُس نے آدمیوں کو بھیجا کہ باز اُس کا مال و سونا لے آؤ اُسے میں قبول کرتا ہوں۔ حالانکہ اس

بدعت کو یہ خبریں ہے **الَّذِي تَزْرَعُونَ رَوْحًا يَوْمَ نَسْفَعُ بِالنِّفْثِ** **۵۰**
یہ کہ کوئی بوجھڑا اٹھانے والا نفس دوسرے کا بوجھڑا نہیں اٹھاتا۔ جب کہ عمر و عاص کا انجام آخرت اُس کے سامنے تھا اور وہ بذات خود بھی اسی طرح اموال مسلمانوں کا غائب تھا تو کیا ایسی دولت غلاب غلاب کے علاوہ تھی؟

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لمنته الشكره نه نسخہ لا جواب وصحیفہ انتخاب جامع مسائل
حرام و حلال حاوی وظائف اعمال مطلوب مومنین کرام یعنی

حَقِيقَةُ الْعَوَامِ

مُصَنَّفٌ قِطَاعِي سِرِّ شَرِيعَتِ دَارِ سَيِّدِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَعْلَامِ سَيِّدِ الْفُقَهَاءِ وَالْعِظَامِ
مُجْتَهِدِ الْعَصْرِ جُنَابِ سَيِّدِ الْمُتَقَدِّمِينَ سَيِّدِ الْأَحْمَدِيَّاتِ
الْعَالِيِّ بْنِ حَضْرَتِ حِجَّةِ الْإِسْلَامِ آيَةِ اللَّهِ فِي الْأَنَامِ مُجْتَهِدِ الْعَصْرِ الزَّمَانِ
جُنَابِ مُفْتِي سَيِّدِ مُحَمَّدٍ عَبَّاسٍ صَاحِبِ قِبْلَةِ أَعْلَى مَقَامِهِ

حَسْبُ فَرَايَشِ

مَلِكُ سَرَاحِ الدِّينِ نَيْدِشْنَرِ وَنِشْنَرِ كَشْمِيرِي بَازَارِ لَاهُورِ پَاكِسْتَان

۳۲۸ تحفہ العوام مقبول مستند مطابق فتاویٰ فاضل عراق ناشر شیعہ جہل تک انجمنی ریلوے روڈ لاہور

پس دو رکعت نماز زیارت پڑھیں، اور آواز المعاد میں لکھا ہے کہ نماز کے بعد احتیاطاً دوبارہ یہی زیارت پڑھیں تو بہتر ہے) اس کے بعد سو مرتبہ کہیں۔

اللَّهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَى

اے اللہ صفت کر چنے ظالم کو جس نے محمد و آل محمد کا حق نصب کیا اور اس کے دوسرے پیرو کو جس نے

وَأَخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَى قَتْلِهِ. اللَّهُمَّ الْعَنْ الْعَصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتْ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ

اس کو پیروی کی، اے اللہ اس جہاد کو لعنت کر جس نے حسین صلوات اللہ علیہ سے جنگ کی اور ان کے

وَسَائِعَتٍ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلَى قَتْلِهِ. اللَّهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيعًا

قتل کے لئے ساتھ دیا اور بیعت کی متابعت کر۔ اے اللہ ان سب کو لعنت کر۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر سو مرتبہ کہیں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَعَلَى الْأَزْوَاجِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِتْنَتِكَ وَ

سلام آپ پر اے اباعبد اللہ اور ان زوجوں پر جو آپ کے صحن میں آئیں اور

أَنَاخَتْ بِوُحُولِكَ. عَلَيْكَ مِنْ سَلَامِ اللَّهِ أَبَدًا مَا بَقِيَتْ وَيَقَى اللَّيْلُ دُ

آپ کی منزل پر اقامت کریں جو میں آپ پر میری طرف سے ہمہ تن سلام کا سلام جب تک کہ میں باقی ہوں اور رات

الْنَّهَارُ. وَلَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا خَيْرَ الْعَهْدِ مِنِّي لِزِيَارَتِكَ. السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَ

اور دن باقی ہیں۔ اور آپ کی زیارت کے لئے اللہ اسے آخری عہد نہ بنائے۔ سلام حسین پر اور علی ابن ابی طالب پر اور

عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلَى أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ

اور علی بن حسین پر اور اولاد حسین پر اور اصحاب حسین پر

پھر دو رکعت نماز پڑھیں اور کہیں۔

اللَّهُمَّ خَصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِالْعَيْنِ مِنِّي وَأَبْدَأَ بِهِ أَوَّلَ شَرِّ النَّاسِ ثُمَّ

اے اللہ تو پہلے ظالم کو میری طرف سے مخصوص بہ لعنت کر اور شر ترین میں پہلے کو لعنت کر، پھر دوسرے آپ پر

صراط علی حق نمسکہ

مناظرہ

تالیف

عالم و عارف علوم ربانی مولانا شیخ ابوالفتح رازوی مدظلہ

ترجمہ

مولوی سید نبی بخش حسین صاحب قلم مرزا پوری

ترجم کتاب حیات القلوب - جلال ایمون و حق الیقین وغیرہ



ہمشہ

امامیہ کتب خانہ مسئل چلی

انڈرون موبیل پرائیویٹ - لاہور

کہ اسے خالد بن ولیدؓ یا زکریاؓ کا مقام و مرتبہ ظاہر ہوا اور تمہاری سنی مشاورہ ہے۔ یہ سنکر وہ بیٹھ گئے
 پھر سلمانؓ آئے اور کہا اللہ اکبر! خدائی قسم میں نے اپنے آپ سے پہلے وہاں کا ہوں سے شک ہے اگر
 قتل نہ ہوتا ہوتا تو یہاں پہرے ہو جاتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑایا کہ یہ خدا کی
 راہ میں عقیقہ الہی فی مسجدی مع لغرمین! صحابہ کرام علیہم السلام۔ یعنی پیغمبرؐ سے
 فرمایا کہ ایک وقت اسے گامیرے بھائی علیؓ مسجد میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں گے کہ لڑ
 جماعت دونوں کے لڑنے کی آس پر حملہ کرے گی۔ اور اس کے دوستوں کے قتل کا ارادہ کرے
 گی۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ جیسی کئے تم لوگ ہو یہ سنکر عمرؓ اپنی تلوار کھینچ کر
 سلمانؓ کے قتل کے ارادہ سے بچھے۔ امیر المومنین یہ دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اٹھے اور عمرؓ کا
 پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا۔ تمہارا ان کے ہاتھ سے گر گئی اور ان کی پگڑی زمین پر آ رہی۔ اور وہ
 لوگوں کے درمیان غلج و خرمندہ ہوئے۔ اُس وقت ابوبکرؓ اور ان کے ساتھی اُٹھے اور عمرؓ کو
 زمین سے اٹھا کر بٹھایا۔ امیر المومنین نے فرمایا یا بنی الفضل! الحیثیہ! لولا کتاب اللہ
 سبق و عهد من رسول اللہ تقدر لم یأتیتم ایسا اضعافا مضاعفا و اقل عدل
 اسے ضحاک حبشیہ کے بیٹے اگر خدا کی کتاب مانع نہ ہوتی اور رسولؐ کا عہد پہلے سے نہ ہوتا تو
 تو دیکھتا کہ کون عدگاروں کے لحاظ سے کمزور یا تعداد میں کم ہے۔ یہ فرمایا کہ اپنے اصحاب کے ساتھ
 اُٹھے اور فرمایا کہ تم پر خدا کی رحمت ہو اور مجلس سے چلے گئے۔

پھر عمرؓ لشکر لائے۔ ساتھ ہی نہیں لگے اور جن لوگوں نے خلافت ابوبکرؓ سے انکار
 کیا تھا ان میں سے ایک ایک کو پکڑ کر لاتے تھے اور تیرا و چہر اہمیت دیتے تھے جس میں جگہ
 پکڑ لوگ گھروں میں پوشیدہ ہوتے ان کو باہر نکال لاتے اور ان سے بیعت لیتے۔ بعض کا
 قتل کر دیتے تھے۔ تین مہینہ تک ان کے درمیان خلافت کا یہ نہی شور و شر رہا تھا۔ بالآخر
 امیر المومنینؓ بلائے گئے اور جناب مسندہ سلام اللہ علیہ بالکامہ حاضر پیش ہوا اور دروازہ
 معصومہ بر عمرؓ کائنات مارنا اور معصومہ کو نہیں کو ایذا پہنچانا ہر شخص پر ظاہر ہے۔ اور معصومہ عباد

کتاب مستطاب

خورشید خاور و شمس ہمایہ حصہ دوم

مُصَنَّف

حضرت حجۃ الاسلام سید محمد سلطان الوعظین شیرازی دام ظلہ

مترجم

جناب الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع پارہنکی

ناشر

کُتُبُ خَاشَاہُ مِیْنِ مُعْجَلِ جَوْنِیْ اِلَیْہَا

ملنے کا پتہ

افتار بک ڈپو رجسٹرڈ مین بازار اسلام پورہ۔ لاہور۔



کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاسیس ۱۳۰۲ هجری قمری
کتابخانه مرکزی
کتابخانه عمومی

تجلیات صداقت

جلد اول

(سیرت)

جلد

آفتاب هدایت

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاسیس ۱۳۰۲ هجری قمری
کتابخانه مرکزی
کتابخانه عمومی

صادق پلکیشی، نویسنده، گنجینه ادبی
مکتبه اصفهانی، ناشر
سرگودها

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ الطَّاهِرِیْنَ

تجلیاتِ صداقت

بجواب

آفتابِ ہدایت

قدیم الایام سے دشمنانِ دین و ایمان عثمان، اہل بیت علیہم السلام کو بجائے شیعہ غیر پر یہ کہنے کے کہ کھینچنے والے کا بخار نکالتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں فروع کا کافی کتاب الروضۃ ص ۴ سے بموجب حکمت حق یزید بن ابی اطل، امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ آئینہ تاب فی قریباً۔
واللہ ماہم مسوکم بن اللہ متاکم۔ خدا کی قسم تم اپنا یہ نام لوگوں سے نہیں لکھا بلکہ خدا سے
تباد نام و فنی رکھا ہے، پھر فتنہ فتنوں کو نقشہ لہذا رو سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیتے ہو کہ یہاں تک
کہ جانتے ہو کہ آئینہ جہاں وغیرہ منافقین اسوہ کفران پاک اور احادیث رسول پر ناپاک حملے کرنے کا معاملہ
ہی وہ فتنی کی تصنیف سے متا ہے و آفتابِ ہدایت ص ۱۲

و باللہ القواب للتحقیق لقیح کل شکاک و مرآۃ ابھم فلف شیعہ کے معانی اس کی جہالت اور
الاجواب
تواضع پر وہاں بحث کریں گے جہاں آخر میں مؤلف نے اسی پر بحث کی ہے انشاء اللہ سہر دست
صرف اس قدر لکھا جاتا ہے کہ لفظ "وضعی" میں فی لغتہ نہ کوئی اچھا لفظ ہے اور نہ نیک نہ جو کچھ بھی حسن یا
قبیح حاصل کرتا ہے وہ انسانیت و نسبت سے کرتا ہے کیونکہ رفض کے لغوی معنی ہیں ترک کرنا، چھوڑنا، جس
طرح اچھا یا کراہک کرنا و برائے اسی طرح بڑی کراہک کرنا اچھا ہے۔ لہذا اگر حضرت شیعہ کو اس اعتبار سے
ترفضی لکھا جائے کہ یہ بڑے لوگوں اور بڑی باتوں کے ایک ہیں تو اس میں ہرگز کوئی تباہی نہیں ہے اور یہی
امام علیہ السلام کے مقصود فرمان کا حاصل ہے جس کا صرف ایک جملہ اور پرستہ نقل میں پیش کیا گیا ہے۔ اہم
نے فرمایا ہے کہ پہلے پہل یہ لقب فرعون اور فرعونوں نے ان جادوگروں کو دیا تھا جو اجماع و موسیٰ دیکھ
کر حق بگوش توحید چمکے تھے اور فرعون کی ربوبیت کا بھلاہن مگردوں سے اتار دینا تھا اور شیعیانِ سید
کرار کو بھی اسی لئے برا فتنی لکھا جاتا ہے کہ انہوں نے صحتِ صمدیہ کے بعض مروجین و مسلمان صحافت و
انسانیت کی اتباع و پیروی ترک کر کے خلیفہ مقرر کردہ ائمہ ہدایت حلقہ و سلسلہ کو ترک کر دیا ہے



تقریظاً : مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قلم پبلشرز لاہور
 ناشر : انجمن خیرات مدرسہ دارالعلوم دیوبند
 نازنگ سیدال تحصیل چکوال ۰ ضلع چکوال ۰

حقار میں۔ ماتم کے مخالف ملاؤں کے جب بزرگ فوت ہوئے تو ان پر نوحہ
اور ماتم حضرت عمر کے سامنے ہوا بلکہ گریباں بھی چاک ہوئے اور حضرت عمر جیسے
سخت گیر نے انہیں منع نہ کیا اور اگر شہادت امام حنین کو یاد رکھنے کے لئے ماتم کیا
جائے تو ان ملاؤں کو تکلیف ہوئے گی ہے۔ اور خالد بن ولید کی تعریف اہلسنت
حضرات بہت کرتے ہیں کیونکہ یہ ان کے حاکم اول کے خاص چیلے تھے اور یہ مرقعہ
پارٹی اپنے حزب مخالف اہلسنت نبوت کو ان کے مقاصد میں ناکام اور ان کے
حقوق پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اسے استعمال کرتی تھی جب دروازہ سیدہ
ہنت رسول مقبول کو آگ و گارنے کی کوشش کی گئی تو یہ خالد و ہاں بھی حکومت
وقت کی مدد کے لئے حاضر تھا۔ اور یہ دون مہینہ بھی جو قبائل اہلسنت نبوت کی
حمایت کا دم بھرتے تھے۔ مثلاً مالک بن نویرہ کا قید۔ تو ان کو کچنے کے لئے بھی
حکومت وقت نے اسی خالد بن ولید کو استعمال کیا اور اہل بیت نبوت کے وفاداروں
کے قتل عام سے حکومت وقت اپنی غوس بول کر اس کے واجب قتل گناہ سے
بھی چشم پوشی کی تھی۔ کیونکہ مالک کے قتل کے بعد خالد نے اس کی بیوی سے زنا کیا
تھا اور امی پر وزیر اعظم نے اسکو معزول کرنے کا مشورہ دیا تھا لیکن صدر گرامی
نے اس کے جرم سے چشم پوشی بھی کی اور اپنے خصوصی اختیارات بحسب اللہ کا لقب
بھی عطا کیا۔ اب یہ خالد مرنے لگا ہے اور اس کا ماتم ہو رہا ہے ساری اہلسنت کی
تنظیمیں خاموش ہیں اس لئے کہ اپنی پارٹی کی آدمی ہے۔ مذمت ماتم والی یہ ساری

عرش کی کپڑوں کا رنگارنگ بدکار تو اپنی بدی کے سبب عذاب پائیں گے۔ یہ نیکو کار کیوں عذاب و سزا جایش ہے، ارشاد ہوا کہ اس سبب کہ بدکاروں کی بدیوں سے چشم پوشی کیا کرتے تھے، اور میرے ناراض ہونے پر بھی ان سے ناراض نہ ہوتے تھے۔

ضمیمہ نوٹ نمبر ۹۹ متعلق صفحہ ۹۹ | ان پانچ جھڈوں میں سے پہلا جھنڈا اس بات کے

ہے ان لوگوں سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد ان دنوں دو رکعت چیزوں کے ساتھ جو میں تم میں چھوڑ دیا تھا کیا بڑھاؤ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ نقل اکبر یعنی کتاب خدا میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے میں پشت ڈال دیا اور لا نقل اصراف یعنی بلیغ رسول اللہ سے ہم نے عداوت اور بغض رکھا اور ظلم کیا اور تحریف فرماتے ہیں میں ان سے یہ کہوں گا کہ تمہارے کالے منہ جوں تم جہنم میں رہتے پیا سے چلے جاؤ۔ پھر دوسرا جھنڈا اس آیت کے فوجی (عمر) کا میرے پاس آئیگا اور میں ان سے سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد تعلیق کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ نقل اکبر میں تو ہم نے تحریف کی اور اسے پھاڑ ڈالا اور اس کی مخالفت کی۔ اب لا نقل اصراف سے ہم نے دشمنی کی اور ان سے لڑے تو ان سے کہناں کہ تمہارا بھی کا لہنا جو تم میں جہنم میں پیا سے چلے جاؤ۔ اس کے بعد تیسرا جھنڈا اس آیت کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ ان سے یہی سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد میرے متعلقین کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ نقل اکبر کی ہم نے نافرمانی کی اور اسے چھوڑ دیا اور نقل اصراف کی ہم نے ہم سے۔ یہ چھوڑ دی اور ان سے کہناں کہ تمہارا بھی کا لہنا جو تم میں جہنم میں پیا سے چلے جاؤ۔ اس کے بعد چوتھا جھنڈا ذوالقہ کے کا جس کے ساتھ اول سے آخر تک کل خواہجہ ہیں گئے آئیگا میں ان سے بھی یہ سوال کروں گا کہ میرے بعد تعلیق کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ وہ یہ کہیں گے کہ نقل اکبر تو ہم نے پھاڑ ڈالا اور اس سے علیحدہ رہے اور نقل اصراف کے ساتھ ہم لڑے اھ ان کو قتل کیا ہیں ان سے کہناں کہ جاؤ جہنم میں پیا سے چلے جاؤ۔ پھر پانچواں جھنڈا امام المتقین سیدنا موسیٰ بن قاسم انصاری علیہ السلام کی روایت میں وارد ہوگا۔ میں ان سے دریافت کروں گا کہ تم میرے بعد تعلیق کے ساتھ کس طرح پیش آئے؟ وہ جواب میں غرض کرینگے کہ نقل اکبر کی ہم نے پیروی اور اطاعت کی اور نقل اصراف سے ہم نے محبت و مولا کی اور ان کو یہاں تک مدد دی کہ ان کے ہمارے میں جلائے خون تک پہنچائے گئے۔ پس ان سے میں کہوں گا کہ تم میرا میرا اب جو کہ سفید رو بکر جنت میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد آنحضرت نے آیتیں تلاوت فرمائیں جو یوم متیقن دُجُوہ و شُجُوہ و جُجُوہ سے ہنر و چہا خال ذلک تک میں دو کیون صفحہ ۹۹ سطر ۱۰۰ سطر ۱۲

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱۰۰ متعلق صفحہ ۱۰۰ | تفسیر تہی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے غزوہ احد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ضمیمہ جات بابت پارہ بسنت و حکم

ضمیمہ نوٹ نمبر ۱ متعلق صفحہ ۴۴۱

۱۔ ترجمہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا نے اپنے بندوں پر نماز کو محافظ

مقرر کیا ہے کہ جب تک آدمی نماز پڑھتا ہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر انکا جتنا تہمت ہے بہت تلاوت فرمائی لگائی میں ہے کہ سعید خدات نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔
 نے مودہ کیا قرآن ہی کا نام کرتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے قسم لیا اور فرمایا خدا ہمارے صلہ میں شیعہ پر رحمت نازل کرے کہ وہ ہمارے صلح میں ۱۰۰ سے سعید قرآن کا ثواب دے کر ہی کیا ہے (نماز بھی بائیں کرنا ہے اور اس کے لئے صورت بھی ہے اور خلعت بھی ۱۰۰ حکم بھی عیناً ہے اور شیعہ بھی کرتی ہے۔) سید کہتا ہے کہ یہ مشکوٰۃ میرا رنگ متغیر ہو گیا اور دل میں لگے فلان کہ یہ بات تو میں کسی آدمی سے بھی بیان نہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں کے ہوا اور کسی میں انسانیت ہی نہیں ہے جس نے نماز کو نہ چھوڑا وہ ہمارے حق کا منکر ہے۔ اسے سعید میں ختم کو قرآن کا کلام شافعی میں لے کر عرض کی آپ پر خدا اے اٹھائے کا درود و سلام جو ضرور سنائیے۔ پھر نے یہ کیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۃِ وَالْمُنْكَرِ اِنَّ ذٰلِكَ لَخُبْرٌ کَثِیْرٌ پھر فرمایا کہ نماز کا مستحکم کرنا یہ تو اس کا کلام ہے۔ (اور) تم خدا اور رسول سے غم نہ کرو اور اس دور کو خدا سے ہم اہمیت و رسالت نہ رو پس (اور) ہم ہی اکبر ایمانی سب سے زیادہ بزرگ ہیں قول صحابہ کبار علیہ الصلوٰۃ والسلامی۔ انشاء اللہ سے مراد حضرت اہل اولیٰ اور جناب عالی ہیں اس لئے کہ وہ لوگ صاحب از روئے صورت و سیرت بہتہ ہے حیالی و بدکاری کے اور اسلمی سے مراد کلمے کے جو ان دونوں کی محبت سے باز رہتے اور معروف سے مراد وہ ہیں جو نماز سے۔

قول "بہتر تم" اس سے مراد وہ ہے حیالی کیا ہوگی کہ فخر مریم و عوا۔ سید تقدیر سے۔ بتوں غذا اسباب سببہ و خاطر بہر دست رسول خدا علیہ السلام کو جن کی تعظیم کے لئے ثواب حضرت سرور قدس کے ہو جایا کرتے تھے معاملہ نذر میں درود و تہلیلایا اور اس طرح ثواب کو مورد معصیت بنایا۔ (اسکروہ اتفاق سے مالی لئے مشہور نام کا ہم ملد بھی ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا وہ دن اور جان پہچان کا سرور یہی طرح مشکوٰۃ ہوگا جس طرح دنیا میں کوئی شخص اسی بدی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مکہ معظمہ میں قریش نے جناب رسا تعالیٰ علیہ
السلامؐ کو روئے سلم سے یہ استدعا کی کہ اپنے پروردگار کی صفت ہمارے لئے بیان کیجئے تاکہ ہم اُس کی
پہچان لیں اور اُس کی عبادت کریں پس خدا نے تعالیٰ نے اپنے نبی پر سورہ فُحشِ اللہ اَحَدُ
تازل فرمایا۔ اَحَدُ کے یہ معنی ہیں کہ اُنکے جیسے اور اجزا نہیں ہو سکتے اور نہ اُس میں کوئی کیفیت پائی
جاتی ہے اور نہ اُس پر کبھی راست آ سکتی ہے۔ اور نہ اُس میں کی طرح ہو سکتی ہے۔ پھر فرمایا لَقَدْ اَفْهَمْتُ
کامطلب یہ ہے کہ سرداری اُسی پر ختم ہے۔ اور کل آسمانوں کے اور زمین کے رہنے والے اپنی اپنی
معاہدوں کے سبب اُسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا لَقَدْ بَرَّکَ کَا یَرْمِیْہُ سَبَّحُہُ بِکَرِّ نَفْسٍ اَوْ بِکَرِّ
ہیڈا جو ہے جیسا کہ ملوک ہودی کہتے ہیں اور نہ سبَّحُہ اُنس سے پیدا ہوئے جیسے کہ فصلانے کہتے ہیں۔
خدا اُن پر غلبہ نازل کرے۔ اور نہ سورج چاند ہی ستارے اُس کی ذات سے اچلے جیسے کہ بھیسوں کا
قول ہے۔ خدا اُن پر لعنت کرے۔ اور نہ فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ مشرکین عرب دیکھتے تھے
وَلَقَدْ فِتْنٰکَ کَا یَرْمِیْہُ سَبَّحُہُ جَعَلَہُ کَا کُوْنِیْ شَیْءٌ مِّنْہُمْ اَوْ زَنْطِیْرٌ اَوْ زَنْہٰرٌ اَوْ رَیْبٌ اَوْ جَوَیْہُ اَوْ اَسْہُ
اپنے فضل سے تم کو عطا کیا ہے اُس کی مخلوق میں سے کوئی بھی ویسا نہیں دے سکتا۔

معانی الاخبار میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ
علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ اَلْفَلَقُ کیا چیز

ہے؟ فرمایا کہ آتش جہنم میں ایک درخت ہے جس میں ستر ہزار میدان ہیں اور ہر میدان میں ستر ہزار
مکان ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار کالے ناگ ہیں اور ہر ناگ کے اندر اتنا اتنا زہر ہے کہ
ستر ستر ہزار تنکے ایک ایک کے زہر سے بھر جائیں اور تمام وہ زہین کی چیز اور تمام اس فلق پر سے
گزرنا ضروری ہے۔

تفسیر توحی میں ہے کہ فلق جہنم کی ایک گھران ہے جس کی حرارت کی شدت سے اہل جہنم بھی پناہ
مانگتے رہتے ہیں اس فلق نے ایک دفعہ خدا تعالیٰ سے دم کشی کی اجازت مانگی تھی اجازت ملنے
پر جب دیکھینا تو تمام جہنم بھر دکھ اُٹھا اور اُس گھران میں آگ کا ایک صندوق ہے جس کی حرارت
سے اُس گھران میں رہنے والے بھی پناہ مانگتے رہتے ہیں اس صندوق میں چھ پھلوں میں سے مونگے
اور چھ پھلوں میں سے اُفلی کے چھ پر ہیں اور تم کا وہ بیٹا جس نے اپنے بھائی کو سب سے پہلے قتل کیا
تھا۔ نمرود جس نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا تھا۔ وہ فرعون جس نے موسیٰ سے مقابلہ کیا تھا۔ اس کی
جس نے سب سے پہلے گوسالہ بستی سکھائی تھی۔ وہ غنم جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا اور عیسائی اُن سے
غزنیہ کو خدا کا بیٹا ٹھہرا دیا اور وہ شخص جس نے نصرانیوں کو نصرانی بنا دیا اور اسی تئیکٹ کو یسعی کے عقیدہ
میں داخل کر دیا اور حضرت عیسیٰ کو یسعی سے ندا دینا لہذا دیا اور پھلوں میں سے چھ یہ ہونگے

حضرت اعلیٰ جناب ثانی ستر تائیکٹ جس کو نواصب کے چار دم ہوا۔

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
بحمد الله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
رونی بخش زمین و آسمان

وزایمان

عالمی نجائب خان بہادر مولوی سید خیرات احمد ضاد کھیل
سکرری انجمن انامیہ گیا

حسب قلم
کتاب خانہ انشاء پشوری لاہور
کوچہ منگل حویلی

اور اس حضرت صلعم کے داماد اور ابن عم حضرت علیؑ جو عمر بھر حضرت کے ساتھ رہے اور
پورے سرگرم میں سینہ سپر رہے۔ اور جن کو خود حضرت نے تین مہینے قبل تمام عالم کا مولیٰ قرار
دیا تھا۔ ایک دم بر طرف کئے گئے !!

الامان! الحفیظ! الہی تیری دہاہ!!

مختصر یہ کہ اس معاملہ کو جہاں تک سوچو جہاں تک غور کرو نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ
خلافت محض ایک دھوکے کی ٹپٹی ہے۔ اور اس کو مذہب سے کوئی واسطہ یا سروکار نہیں
محی الدین۔ وہ یہ کیا غیب کبھی؟ ہم لوگ اب تو برابر دیکھتے ہیں۔ کہ فرانس اور امریکہ
وغیرہ جمہوری مملکتوں میں ایک پریزیڈنٹ کے بعد دوسرا پریزیڈنٹ لوگوں کا بنایا ہوا
سادے ملک کا مالک ہو جاتا ہے۔ اور سارے ملک پر حکمرانی کرتا ہے اس لئے کوئی شک
نہیں کہ انتظام سلطنت میں ڈیموکریسی (DEMOCRACY) کو بہت کچھ دخل ہے۔
علیٰ رضاً۔ یہ بات تو میں نے خود کبھی بھی کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں
ہے۔ بلکہ پولیٹیکل پارٹی ہے۔ جس طرح فرانس و امریکہ میں سلطنت کو خدا اور رسول سے کوئی
تعلق نہیں دیکھتے ہی سنت جماعت کو خدا یا رسول سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

لیکن اس کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ رسالت امامت خلافت عبادت
وغیرہ مثل وراثت کے مذہبی امور ہیں۔ جن کو دین اور دنیا دونوں سے تعلق رہتا ہے ان کا
حاکم اعلیٰ صرف حق تعالیٰ جل شانہ ہے جس کے احکام اور قوانین اس کی کتاب پاک میں
مندرج اور منقبط ہیں۔ اور اس کے ناظم اسی حق تعالیٰ جل شانہ کے رسول و انبیاء و ائمہ کرام
ہوتے ہیں۔ ان امور میں بشر کو دست اندازی کا مطلق حق نہیں ہے۔ جیسا میں کہہ چکا ہوں
اور قرآن سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰ بلا اجازت خداوند کے اپنے بھائی حضرت
ہارون کو اپنا وزیر مقرر نہیں کر سکتے تھے۔ اور نہ ڈیموکریسی یعنی جمہور کو ایسا اختیار تھا کہ کسی
شخص کو حضرت موسیٰ کا وزیر مقرر کر دیتے۔ اس لئے جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ
مذہبی امور میں انہیں ملکوں کے مسلمانوں کے پیشوا نہیں ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفائے ثلاثہ
مسلمانوں کے مذہبی پیشوا ہو نہیں سکتے۔ اور جس طرح فرانس اور امریکہ کے پریزیڈنٹ وہاں کے
بزرگان دین نہیں ہیں۔ اسی طرح خلیفائے ثلاثہ ہم قوم مسلمانوں کے بزرگان دین ہو نہیں سکتے
جس طرح ڈیموکریسی کو یہ اختیار نہیں کہ کسی شخص کا پسر متبلی بنا دے اسی
طرح اس کو یہ اختیار نہیں کہ کسی شخص کو نبی یا خلیفہ یا امام بنا دے۔ یہ سب خدا کا

"PREROGATIVE" یعنی حق و جہت ہے۔

مذہب وہی ہے۔ جو نیز سے حبیب پاک کی بی سیدہ معصومہ کا مذہب تھا۔ اور ہم خفا سے اس لئے ناراض رہے کہ وہ معصومہ ناراض رہیں۔ اس مذہب کی حقیقت ان معصومہ سے پوچھ لی جائے۔ جو جواب ان کا ہے۔ وہی جواب ہم لوگوں کا ہے۔ کیونکہ ان معصومہ نے تو سب سیرت اصحاب شلوکہ کو پیشم خاص ملاحظہ فرمایا تھا۔ حبیب ان معصومہ نے ان کی اچھی پوری باتوں کو دیکھ کر ان کی پیروی نہ کی۔ بلکہ ناراض رہیں۔ اور اسی حالت میں انتقال فرمایا تو ہم لوگ جو بارہ سو برس کے بعد پیدا ہوئے۔ ان سے زیادہ کیا جواب دے سکتے ہیں؟ الغرض ہم لوگوں کی برأت تو اس طرح پر اقشار افتد تھائی یقینی ہے۔ کیونکہ جب باوجود نفرت رکھنے اصحاب ثلاثہ سے جناب خاتونِ جنت سیدۃ النساء اہل جنت میں جیسا بخاری شریف میں مسند درج ہے۔ تو ہم لوگ کیوں اسی فعل کی وجہ سے ہشت سے نکالے جائیں گے۔ کیونکہ خداوند عالم عادل ہے۔ اور عادل کی عدالت میں پرکشاں ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے ان واقعات سے ایک بڑا مسئلہ اہم بھی حل ہوتا ہے۔ یعنی ایک حدیث شریفہ مگر مشہور یہ ہے کہ آں حضرتؑ نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ مگر خدا ان کے ایک ناجی ہے اور باقی سب نالای۔ اور اس حدیث کی بنا پر ہر فرقہ یہ کہہ رہا ہے اور تم کو کہہ رہا ہے کہ ہمارا فرقہ ناجی ہے اور بقیہ سب نالای ہیں اس میں ہر فرقہ جو غور کرنا چاہے تو یہ مسئلہ اس طرح پر حل ہو جاتا ہے۔ کہ جس فرقہ کا ایک شخص بھی بقول جملہ فرقوں کے جنتی ہوا۔ تو بیشک وہ فرقہ جنتی ہوگا۔ کیونکہ حبیب ایک شخص باوجود اس خاص مختلف فیہ اعتقاد کے جنتی ہوا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ دوسرا شخص اسی اعتقاد والا جنتی نہ ہو باقی ہر شخص کے دیگر احوال و افعال و اعمال دیگر ہے۔ اور وہ تو ہر فرقہ میں ہے بعد اس کے یہ بات فوراً ذہن میں آتی ہے۔ کہ ایک شخص شیعوں کا اعتقاد رکھنے والا یعنی اہلبیت سے محبت رکھنے والا۔ اور خلفاء سے نفرت کرنے والا یقینی جنتی ہے۔ بلکہ اس سے جنت کی زینت ہے۔ اور اس کو جنتی نہ کہنا یا نہ سمجھنا باعتبار جملہ فرقہ ہائے اسلام کے گمراہ ہے۔ یعنی جناب طاہر زہراؑ باوجود نفرت رکھنے ساتھ اصحاب ثلاثہ کے صرف جنتی نہیں ہیں بلکہ سرور زمان جنت ہیں پس یہ بات مثل بدیہات کے ثابت ہوئی کہ اصحاب ثلاثہ سے نفرت کرنے والا فرقہ جو جو اس اعتقاد کے نالای ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب ایک فرد یقینی جنتی ہوا تو دوسرے افراد اسی اعتقاد والے نالای کیوں ہونے لگے۔ اس لئے نتیجہ یہی ہوا۔ کہ فرقہ شیعہ یقینی ناجی ہے باقی فردانی خداوند۔

محی الدین۔ لیکن اس میں ایک بات کہی جاسکتی ہے کہ جناب سیدہ نے یہ ایک گناہ کیا۔ لیکن ان کی اور خوبیوں نے اس عیب کو مٹا دیا اور حق تعالیٰ نے معاف کیا اور اس

دُشمنانِ علیؑ
مُردہ باد

یا علیؑ

شیعانِ علیؑ
زندہ باد

نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت

اور

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے کا ثبوت

ہمارے

شعبہ تبلیغ کی ۱۷ ویں پیشکش

اس رسالہ میں علماء اہل سنت کو دعوتِ فکرمندی
گئی ہے کہ اہل سنت کی کتابوں سے انکے خلاف
پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں، اور
شیعوں کو برا بھلا کہنے پر اور دیکھ کر آلِ محمد پر فائدہ حاصل کرنے پر ہی گزارہ ہوگی

— از قلم، شیر پاکستان خادمِ مذہبِ علیؑ

شاہِ مردانِ دیکھ کر آلِ محمد علامہ حسین نجفی فاضلِ عراق

ہر کوئی منتظرِ اشراف ہے کہ خدمتِ بھلا لائے۔ ملائکہ کو مناسب ہدایات جاری کی جا چکی ہیں۔ جماعتِ انبیاء و مرسلین علیہم السلام سلام کے لئے تیار نظر آتی ہے۔ ہر چیز سچی ہوئی ہے۔ پوری فضا پر حسن طاری ہے۔ عرش و کرسی کو انتہائی تزک و احتشام سے فروتن کر دیا گیا ہے۔ اہلِ اوس و سہلا کی صدا میں گونج رہی ہیں۔ نعت و درود کا ورد جاری ہے۔ ہر کوئی منتظر ہے کہ احکم الحاکمین کا محبوب آنے والا ہے۔ ایسے پر سعادت مواقع پر ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی سعی کیا کرتا ہے۔ لہذا جملہ کارندے مصروفِ کار ہیں۔ سب جی ہی جی میں سوچ رہے ہیں کہ اگر محبوب خدا خوش ہو گیا تو پھر کبسی اور کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ہے۔ کہ محمدؐ گرامنی تو اللہ رحمنی! عالم بالا کے ملکینوں کی مستعدی کا یہ عالم ہے کہ خوشنودی رسولؐ کو خوشنودی الہی سمجھتے ہوئے ہر کوئی دل و جان سے اپنے اپنے کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ مگر عالمِ زیریں میں اشراف المخلوقات ہونے کا دعویٰ دار انسان حرص و ہوس و حسد کا لگ میں جلا جا رہا ہے۔ اعتدال و عدل و مساوی حقیقہ بنیادیں گھڑی کر رہا ہے اور ہدایت کی حکم دہوار کو گراسنے کے لیے لیے منصوبے بنا رہا ہے۔ یہ نا عاقبت اندیشہ کفر وہ اس گھڑی کا بے تابی سے انتظار کر رہا ہے کہ کب عس النانیت اس خطہ ارتضائی و فانی کو خیر باد کہہ کر رخصت ہو۔ ایسے مسلمانوں کی نگاہیں اسدا پر دنیا پر جمی ہوئی ہیں اور مقتدرِ اعظم فی زندگی ظاہری کا ایک ٹھوکر لیں جماعت کو اندہ ہی اندہ ٹھانے جا رہا ہے۔ ملہدی عمالیں گ کے لبرتر علالت کے گرد جلد ہی یتیم ہو جانے والی قوم جمع ہے۔ کوئی مستقبل کے سہانے خواب دیکھ رہا ہے اور کوئی مقصودہ گھڑی کو قریب سے قریب تر لانے کی راہیں سوچ رہا ہے۔ قوم کی سوچ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر سردارِ قوم بسیرِ درگ پر بھی فلح قوم کے غم میں مر رہا ہے

اصحاب رسول کی کہانی

قرآن و حدیث کی روشنائی



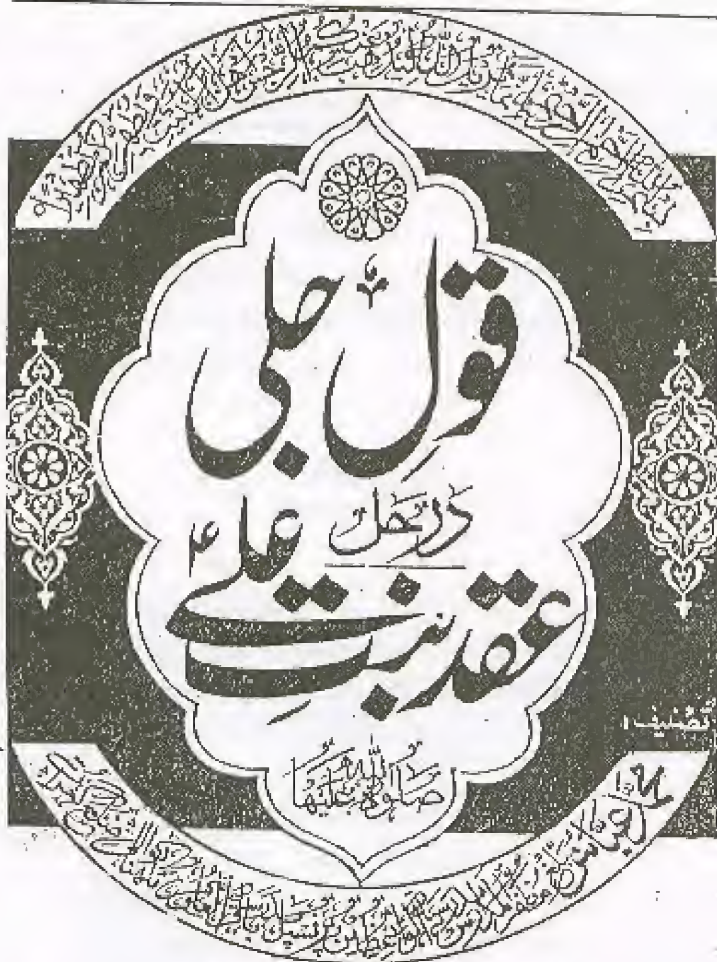
ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی

مکتبہ العرفان واحد کالونی کراچی
ہدیہ

حمام ہے کہ اہل قبلہ ہیں جنگ ختم ہو گئی۔ مین دن تک جنگ اسٹیر و فطیر میں قیام کیا۔
اور حضرت عائشہ کو باسزنت مدینہ روانہ کر دیا۔ جہاں پوری زندگی جنگ جمل کو یاد کر کے
نبیہی حالت تاسف مرقہ رہیں۔

حضرت عمرؓ

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا بائبل ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ
کو سلمانوں کی اکثریت رسولی کا دوسرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی ولادت اور اسلام
قبولی کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحابی نسب، عصبیہ اور
التبلیغی نسب العربیہ تفصیل پر روشنی ڈالتا ہے۔ ایک دادرہات کے منوال سے درمطرح
ہیں کہ حضرت عبدالملک کو عیشہ سے ایک حسین کینز جس کا نام مناک تھا پر یہ میں مئی تھی۔
وہ حضرت کی بچیاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعلی پڑے محفوزہ کہنے کیلئے حضرت عبدالملک
نے چڑھے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی جرت حضرت کے اونٹ پرانے کسے ایک نام تھا۔
جس کا نام نوزل تھا۔ دونوں کی پرگاہیں میلہ و علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوزل مناک
کی پرگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و حمید کو دیکھتے ہی نوزل فریٹ ہو گیا۔ اور اس کے انا سے
بدل گئے اس نے مناک کو کافی بہلایا بچستلا یا۔ لیکن وہ ڈانٹ رہی کہ دیکھو مناک نے اس
بد فعلی سے اپنے کے لئے تجھے چڑھے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتانا ناشکیل ہے۔ نوزل
نے کہا تم راضی ہو جاؤ اس کا بڑا بہت سیسے ڈنڈہ رہا۔ آخر مناک راضی ہو گئی تو نوزل نے
ایک ناقہ کا دوہ نکالا اور اس کی جھانگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور مناک سے کہا کہ اب
تم درخت کی ٹہنی پر چڑھ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوزل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار
اُتر گئی تو پھر نوزل نے مناک سے بد فعلی کی۔ مناک نے اس پر منسل کے شکر کو ایک ڈنڈے کی شکل میں



مکتوبہ : مبلغ اسلام علامہ مرزا یوسف حسین صاحب قید پر پل مدرسہ الراءین دلاہور
 ناشر : انجمن جدید مدرسہ : نازنگ سیدال تحصیل چکوال • ضلع جہلم

اور یہ رشتہ خلافت ضابطہ قرآن پر لگا۔

قارئین کرام: قراب آئینے مذکورہ بالا اصولوں کی روشنی میں انصاف کے ساتھ جائزہ لیں کہ آیا حضرت عمر اور حضرت ام کلثوم بنت حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہما کا کوئی جوڑ تھا کہ اس موہر تم عقد کو تسلیم کر لیا جائے۔

۱۔ خاندان: حضرت ام کلثوم کے خاندان کے بارے میں تو پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ محدومہ سلام اللہ علیہا رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی تو اسی رشتہ دارا صالحین سلام اللہ علیہا کی دختر حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی صاحبزادی اور سیدہ اشباح اہل الجنۃ کی بہن عینی خاندانِ تطہیر سے تھیں۔

۲۔ حضرت عمر کا خاندان نوایم جہالت میں، حول لے ان کے خاندان پر ایب اثر ڈالا تھا کہ اس خاندان میں بھی چند دیگر عرب خاندانوں کی طرح میرہ عورتیں اپنے سوتیلے بیٹوں کے تصرف میں آتی رہیں جیسا کہ محمد حسین میکل مصری نے اپنی کتاب "فادق اعظم" اور ترجمہ ص ۴۴ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر کے دادا فیصل بن عبد العزی کی بیوی جبکہ فہیمہ نقیل کے مرنے کے بعد عمرو بن فیصل (اپنے سوتیلے بیٹے) کے تصرف میں آگئی اور اس سے زید بن عمرو پیدا ہوا تو اورباب دانش اسی سے ان کی خاندانی حالت کا اندازہ لگائیں۔ کہاں حضرت ام کلثوم سلام اللہ

علیہا کا خاندانِ شاجدین اور کہاں حضرت عمر کا یہ خاندان!

۳۔ حسین و زینبیت: حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس کھڑے پیدا ہوئیں اور بردارِ چرخچہ جو بعد ان رسالت، ملائکہ کی آمد و رفت کا مقام اور منصب وحی بخلاء مدینۃ العلم نانا، باب مدینۃ العلم والدہ بزرگوار اور عالمہ متحدہ تہذیب و تمدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجموعہ کتب لا جواب مطبوعہ مطبعہ سیرت و شتاب
رواق بخش زمین آسمان

وزایان

مصحف
مالیجات خان بہادر مولوی سید خیرات احمد خاویل
سکرٹری انجمن الامنیہ گیا

حسب فیض
کتاب خانہ اشعار پشوری لاہور
کوچہ منگل جلی

ہونا منقولہ نہ کریں۔ تو جس گروہ میں عبدالرحمان ہوں رہنے دیں اور باقی اشخاص کو قتل کر دیں یہ ایک وہ تالیف
احمدی مشن ۱۱۔

پس حضرت عمر عجیب پیر کٹر کے گز سے ہیں۔ کہ میدان جنگ سے فرار کرنا آپ کے شعار میں
داخل تھا۔ لیکن بیگناہوں کے قتل میں اور لوگوں کے شمشیروں کی پیاڑ سے قلم کرتے ہیں حضرت کہ مرتے دم
تک کوئی تردد نہ ہوتا تھا۔

ان چار اشخاص میں ایک حضرت علی بھی تھے۔ جن کے بارے میں حضرت عمر ابھی اپنی جان کی
قسم دے چکے ہیں کہ ان کو غلیظہ معترکہ نہ کرنا۔ تب کوئی شک نہیں۔ کہ اسی حکم قتل میں حضرت عمر کے
دل مشاغل حضرت علی تھے۔ اس نے حضرت عمر اپنے دم واپس تک قتل علی کا خیال اپنے دل میں
نئے ہوئے نہ کیا سے لے تھے ہیں۔ اور ان کی اپنی مابقت بخیر کر گئے ہیں! اللہ اعلم!! الخفیظ!!

اور یہ وہی حضرت علی ہیں۔ جن کے بارے میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انا و
علی من نور واحد اور یہی وہ علی ہیں جن کو خود حضرت عمر نے کہا تھا بجز بیعت یا علی انت مولائی
و مولی العوامین!!

غلامہ ان سب واقعات کے قرآن مجید سے ایک عجیب و غریب نکتہ نکلتا ہے جو
تہارے سوال کا جواب بھی ہے، اور نہایت دل چسپ بھی ہے۔ یعنی قرآن مجید
میں مستعارے جانشانے سورہ موسیٰ پارہ ۲۴ میں ایک جگہ فرعون ہامان قارون کو
متعلق فرمایا ہے۔ کہا قال ولقد اسسنا موسیٰ با کیا تبار و سلطان مبین الی فرعون
و ہامان و قارون فقالوا اسلحہ کذا بے اور تبارہ مشہور ہے کہ پنج حریف الذل
میں وسط کا حرف یعنی تیسرا حرف اس لفظ کا دل سمجھا ہوا ہے۔ اب تم خود دیکھ لو کہ اس
قاعدے سے قرآن مجید کے دو سے فرعون ہامان قارون کا دل حضرت خلیفہ ثانی یعنی
عمر ہوتے ہیں یا نہیں۔ فقط اتنا یاد رہے کہ جو قرآن آنحضرت پر نازل ہوا تھا۔ اس
میں اعراب نہ تھا۔

پس جو شخص قرآن مجید کی رو سے فرعون ہامان قارون کا دل ثابت ہوا۔ اس سے ہم لوگوں کا
دل نفرت و کٹنا ہرگز مختلف قیاس نہیں ہے۔ بلکہ عین فطرت ہے۔

علی الدین۔ اس کا ترمیم سے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور نہ اب میرے ذہن میں کوئی اعتراض
آتا ہے۔

علی رضا۔ تو اب کہو کہ تبارا ہامان کیا کہتا ہے۔ اس قدر تو ظاہر تھا کہ مقبول ہے حضرت علی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جملہ لفظ و سطر ۱۱۰ ص ۶۳ کتاب ذیادہ اللہ فرمائیے۔

بِغَضِّ عَلَى لَوْحَةِ اللَّهِ

وَشَمْنِ وَكَأَيْتَ عَلَى مَوْكَا يَاد

عَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ

کِتَابُ الْإِجَابَاتِ

فتویٰ ڈائجسٹ
درجہ اول
اقتراء ڈائجسٹ

دیوبندیت نمبر
درجہ اول
شیعیت نمبر

”کیا ناصبی مسلمان ہیں؟“

—: درجہ اول —:

”کیا شیعہ مسلمان ہیں؟“

اور شیعہ مسلمان درجہ اول

وکیل آل محمد علامہ غلام حسین نجفی فاضل مدنی

سپاہ صحابہ کا خلفاء پر لواطہ کا فتویٰ

اہل سنت کی معتبر کتاب علاج الامراض ص ۲۹۱ مسلمی
دھوا لسانی

دوا میلہ صاحب علت اُنبہ دا فتح دھو د خلیفہ
دوم اکثر ای دوا را استعمال می فرمودند (شفقت) آن
کل نیلو زرخشک دو درمہ کشینہ خردو درمہ و نیمہ کنہ کاسی
کنہ خرفہ ازہ ریک سہ درمہ گل مسوخ پنج درمہ
بزر قنونا دو درمہ شربتی دو درمہ تا سہ درمہ با نیمہ
ادقیہ سرقتہ باب آ میختہ در عقیقہ کردن بشراب
انگوری نیز سود دارد۔ انتہی بلفظہ

ترجمہ :

حکیم اجل خاں دہلوی کے والد حکیم شریف خاں نے اپنی بیاض خاص
علاج الامراض فصل ہفتم مقالہ چہارم و ہم ص ۲۹۱ قلمی میں لکھا ہے کہ وہ
دوا جو اُنبہ کے (یعنی علت المشرق کے) بیماروں کو لئی جاتی ہے
اور عزت مآب خلیفہ دوم اس دوا کو فرما رہے استعمال فرماتے
تھے وہ دوا یہ ہے کہ مذکورہ دواؤں کو کوہ چچیان کو سرکہ میں پانی ملا کر
یا شراب انگوری لے کر ان دواؤں میں ای کرالا کر مرہض آباد کو حشہ کیا جائے
نوٹ :

منظور نعمانی کو یہ نسخہ ہدیہ کیا جاتا ہے کیونکہ جس شریف نے یہ کی رہ
وکالت فرماتے ہیں ان کو اس دوا کی سخت ضرورت ہے ۔

سے انکار کیا اور خوف زدہ ہو گئے کہ ہمارے دین میں اور حقدار سے اس کو غصب کر لیں لیکن میاں اول نے جوڑے بے خوف اور اظہار کئے اور دیکھا نہ مانو اور امانت جیسی امانت کو اپنے اوپر نہ لیا۔

شیخ الباقع میں ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے مسلمانوں کو وصیتیں فرمائیں منجھلا ان کے ایک وصیت یہ بھی تھی کہ امانت کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور جو شخص امانت کا ادا نہ ہو اور دعویٰ کرے وہ نقصان اٹھائے گا۔ کیونکہ یہ امانت ہی وہ چیز ہے کہ جوڑے بڑے آسمانوں اور پھی ہوئی زمینوں اور پہلے جوڑے محکم پہاڑوں کے سامنے پیش ہوئی ہیں ان میں سے نہ کوئی چیز امانت سے زیادہ طولانی و دو چوڑی تھی اور نہ اعلیٰ اور غلیظ تھی۔ اشیائے مذکورہ کا انکار اس وجہ سے نہ تھا کہ امانت ان سے فیصلہ اور قوی و غالب علم بلکہ سبب یہ تھا کہ وہ عقوبت سے ڈر گئیں اور انہوں نے اس امانت کا انجام بھی سمجھ لیا۔ یہ سبب انسان (الوکر) جاہل تھے اور باوجود اس کے کہ انسان بہ نسبت ان چیزوں کے زیادہ ضعیف تھا مگر اس نے امانت کو اپنے سر لے لیا۔ بے شک وہ برا ظالم اور جاہل تھا۔

الغالب میں ہے کہ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تھا تو جناب امیر المؤمنین علیہ السلام مضطرب اور بے چین ہو جایا کرتے تھے اور حجرہ مبارک کا رنگ تخیروں جاتا تھا۔ لوگ عرض کرتے تھے یا امیر المؤمنین! یہ آپ کی کیا حالت ہو جاتی ہے؟ حضرت فرماتے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا۔ خدا کی امانت جسے خدا نے آسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس امانت کے نقل سے انکار کر دیا تھا اور ڈر گئے تھے۔ ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

تذکرہ احکام میں ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اسے حوالہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بازار بھیجا اور یہ کہہ کر کہ میرے قے ایک کپڑا خریدا۔ وہ کپڑا بازار میں بھی ملتا ہے اور ویسا ہی اس کے پاس بھی موجود ہے آیا جائز ہے کہ وہ منگائے واسے کو اپنے پاس سے کپڑا دے دے؟ حضرت نے فرمایا ہرگز وہ ایسے کام کے قریب نہ جائے اور اپنے نفس کو (ایسے معاملہ سے) آلودہ نہ کرے کیونکہ خدا فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی الْاَشْیَآءِ پھر حضرت نے فرمایا جو کپڑا بازار میں دستیاب ہو تو بے فکر چہ اس شخص کے پاس اس سے بستر بھی موجود ہو تب بھی اپنے پاس سے نہ

اقول صاحب تفسیر صافی اس آیت کے متعلق جتنی حدیثیں وارد ہوئی ہیں ان

... تو عمر نے علی مرتضیٰ کو دیکھ کر سوچنے کیلئے کہا پس علی مرتضیٰ نے دیکھ کر دامن
 فرمایا پس صبح کے وقت جب گھر سے باہر آیا تو بطور تہنیت علی مرتضیٰ کو کہنے لگا کہ آپ
 فرماتے تھے کہ میں غنا سب نہیں ہے کہ اپنے شہر میں بغیر عورت کے مجھ شب بسر
 کرتے ہیں فرمایا علی مرتضیٰ نے میرے مجرد ہونے کا نہیں کہیں سے علم نہ آیا۔ خلیفہ میں نے
 ان بات کو نہادی فلان شہر سے منہ کیا۔ پس عمر کو اس بات سے بولتا حضرت ماضی علی
 اس کا نسخہ رکھا۔ اس وقت کو اگر تہ کی حومت کی قدرت حاصل ہوئی پس اس وقت کو عمر نے حرام

کر دیا۔ اس حکایت سے وہ باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اول یہ کہ بدو تو یہ طاقت ابو بکر سے پہلے کا
 ہے کہ جو طاقت ابو بکر پر ہے نام نہی۔ وہ حقیقت اس وقت بھی غنا نہ تھی۔ ورنہ فوراً
 خدا کو بند کر دیتا پس معلوم ہوا کہ زمانہ رسول خدا کی حیات کا تھا۔ جبکہ عمر کی ایسے امور میں دل نہ
 لگتی تھی۔ دویم یہ تعلق بطور وراثت عمر کے مریدوں میں منتقل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ مریدان عمر نے بھی
 بغیر منسرت عمر حضرت رسول خدا کی اس سنت اور اس کے عامل علی مرتضیٰ سے نفرت اور
 بغض پیدا کر لیا۔ حتیٰ کہ اس بغض خاص کی وجہ سے بیت خمارت علی مرتضیٰ نے بغض خاص کی وجہ سے
 بیت علی باہر تراشا گیا۔ ورنہ وہ وقت جس ام کلثوم کا عمر کے ساتھ نکاح ہوا۔ وہ ام کلثوم
 اختراہ کر تھی جیسا کہ تاریخ اخصاف مذکور کے صفحہ ۵۵ سے پتہ چلتا ہے۔ مالک نے حضرت
 عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک کھجور کا درخت حضرت عائشہ کو دیدہ
 خدا اس پر سے نہایت درجہ میں بدعتی کھجوریں اٹا کر تھیں۔ آپ نے عرض موت میں اُسے
 فرمایا کہ تم میری بیٹی ہو۔ واللہ مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ میں ہر حال میں تمہیں
 خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ نہادی خوش حالی سے مجھے راحت ہے۔ اور غریب سے رنج۔ اس
 وقت سے اب تک جو کچھ تم سے نفع اٹھا ہے۔ وہ تمہارا تھا۔ لیکن میرے بعد یہ ترک ہو چکا
 اور بہن بھائیوں کو محروم نہ کرنا۔ اور بھائی حکم کتاب اللہ اس کو تقسیم کرنا حضرت عائشہ نے
 فرمایا۔ حالہ ہرگز نہ اللہ بھلا دیا ہو سکتا ہے۔ لیکن میری بہن تو صرف ایک اماری ہے۔

آپ نے فرمایا کہ نہیں ایک باہن میں بیٹی ہے۔ سو کہتے ہیں کہ میں کا خیال حضرت
 ابو بکر صدیق نے حالت جنین میں دیکھا۔ وہ ام کلثوم تھیں۔ قول کو رم دین سکتا ہے کہ متعلق
 جو نتیجہ بحث میں مذکور ہے۔ اس کے متعلق کتاب اصول کافی صفحہ ۱۲۴ میں یہ عبارت درج
 ہے۔ قال شی ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابا عمران ان تسعة اعتقاد الذہین

میرے قریب آئے کی کوشش کریں گے۔ تو وہاں سے ہٹائے جائیں گے جس میں کمبوں لگا یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ میرے صحابہ ہیں۔ میں مجھے جواب ملے گا کیا مجھے معلوم نہیں کہ تیرے بعد انہوں نے کیا کیا بدعات کیں۔ (سجادی جلد ۴ کتاب الفتن و کتاب التفسیر سورۃ الانبیاء) جناب رسالت آجیے جب شہداء نے بدعت کی تو یہ ایمانی کی شہادت دی تو حضرت ابو بکر نے عرض کی: ہم نے بھی ویسا ہی جہاد کیا جیسا کہ انہوں نے جہاد کیا اور ویسا ہی ایمان لائے جیسا کہ یہ لائے تو آنحضرت ص کے فرمایا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا معلوم کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا بدعات کر گئے (مرطام) ان تصریحات کے بعد پھر جناب رسالت مآب کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا: اَصْحَابِي كَالْجُذُمِ بَاقِيَهُمْ اَشَدُّ نَيْبَتًا اَهْلًا يَنْتَمِ مِنْ میرے تمام اصحاب مثل تیاروں کے ہیں۔ جس کی بھی اقدہ او کر دے گئے ہدایت پاؤ گے۔ دین کے ساتھ قسیر نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میدان محشر میں سوار ہو کر سوائے ہمارے اور کوئی نہ جائے گا۔ اور وہ ہم چار ہوں گے۔ انصار میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو آقا فرمائیے۔ وہ چار کون کون ہو گئے فرمایا (۱) میں، راقی پر سوار ہوں گا (۲) میرا بھائی حضرت صالح پیغمبر اپنی ناقہ پر سوار ہو گا (۳) میرا چچا حضرت حمزہ میری ناقہ عضباد پر سوار ہو گا (۴) میرا بھائی غلیٰ جنت کی ناقہ پر سوار ہو گا اور اس کے ہاتھ میں لوازالہمد ہو گا۔ عرش کے سامنے کھڑے ہو کر قویٰ و رسالت کا کلمہ پڑھے گا تو تمام انسان دیکھ کر محو حیرت ہو کر کہیں گے یہ بات کوئی ملک مقرب ہے یا نبی مرسل اور یا حامل عرش ہے تو زیر عرش سے ایک فرشتہ جواب دے گا یہ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے بلکہ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ علی بن ابی طالب ہے۔ (الروضة البیضاء کتاب المناقب)

شیعہ اور متفرق مسائل

الشّیعة و المسائل المتفرقة

The Shias and Miscellaneous Issues.

تاریخی دستاویز کے اس باب میں شیعہ کتب کی
چھبیس (26) کتابوں کے چون (54) حوالہ جات ہیں۔

الاصول

من
الكتابي
تأليف

تفان لا اله الا ابي جعفر محمد بن يعقوب بن اسحاق
الكليني السمرقاني

المؤلف سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ
مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه على اكبر نقارى

فهيض بمشرفه

الشيخ محمد الاصفهاني

الثاني

دار الكتب الاسلامية

مرضى اخو مدني
تهران - بازار سلطاني

تمت ٢٠٤١٠

الطبعة الثالثة
١٣٨٨ هـ

الجزء الثاني

٥ - أبو علي الأشعري ، عن الحسن بن علي الكوفي ، عن العباس بن عامر عن جابر المكنوف ، عن عبد الله بن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : اتقوا على دينكم فاحجبوه بالتقية ، فإنه لا إيمان لمن لا تقية له ، إنما أنتم في الناس كالنحل في الدُّمير لو أن الطير تعلم ما في أجواف النحل ما بقي منها شيء إلا أكلته ولو أن الناس علموا ما في أجوافكم أنكم تحببونا أهل البيت لا كلوكم بالبنين ولتحلوكم ^(١) في السر والعلانية ، رحم الله عبداً منكم كان على ولايتنا .

٦ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن حماد بن عثمان أخيه ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل : « ولا تسوي الحسنة ولا السيئة » قال : الحسنة التقية والسيئة الإذاعة ^(٢) ، وقوله عز وجل : « فادفع بالتي هي أحسن السيئة » ^(٣) فقال : التي هي أحسن التقية ، « فإذا أنفد بينك وبينه عداوة كأنه ولي حميم ^(٤) » .

٧ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن الحسن بن محبوب ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عمرو الكاظمي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : يا أبا عمر وإذا أتيتك لو حدثتك بحديث ، أو أخبرتنيك بفيتية أم جئتني بعد ذلك فسألني عنه فأخبرتك بخلاف ما كنت أخبرتك أو أفيتتك بخلاف ذلك بأيهما كنت تأخذ قلت : بأحدثهما أو أدع الآخر ، فقال : قد أصبت يا أبا عمرو أبي الله إلا أن يعبد سرّاً ^(٥) أما والله لن نعلم ذلك إنه [لا] يخبرني وليكم ، [و] أبي الله عز وجل لنا ولكم في دينه إلا التقية .

٨ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي ، عن ديهب الواسطي قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : ما بلغت تقية أحد تقية أصحاب الكهف إن كانوا يشهدون الأعياد ويشدون الزناير ^(٦) فأعطاهم الله أجرهم مرتين .

٩ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسن بن علي بن فضال ، عن حماد بن واقد

(١) نعله انزل كمنه ، شبه إليه . ونحل فلاناً ، سابه . وفي بعض النسخ [تحلوكم] بالجم وفي القاموس نحل فلاناً ضربه . يتهم رجل ونجاها ، تنازعوا . (٢) أذاع الخبر ، أذاع . (٣) قوله عليه السلام ، « السيئة » بعد قوله عز وجل ، « فادفع بالتي هي أحسن » تفسيره ، إذليس في هذا الموضع من القرآن (ف) .

(٤) فصلت ، ٣٤ . (٥) هي في دولة الخليل . (٦) الزناير جمع زنار .

اللحم قال: استقبلت أبا عبد الله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت ، فدخلت عليه بعد ذلك ، فقلت : جعلت فداك إني لأتقاك فأمر فوجهي كراحة أن أشق عليك فقال لي : رحك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا وكذا فقال : عليك السلام يا أبا عبد الله ، ما أحسن ولا أجمل ^(١) .

١٠ - علي بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قيل لأبي عبد الله عليه السلام : إن الناس يروون أن علياً عليه السلام قال على منبر الكوفة : أيها الناس إنكم ستدعون إلى سبتي فسيبوني ، ثم تدعون إلى البراءة مني فلا تبرؤوا مني ، فقال : ما أكثر ما يكذب الناس على علي عليه السلام ، ثم قال : إنما قال : إنكم ستدعون إلى سبتي فسيبوني ، ثم ستدعون إلى البراءة مني وإني لعلي بن عبد : ولم يقل : لا تبرؤوا مني . فقال له السائل : أرايت إن اختار القتل دون البراءة ؟ فقال : والله ما ذلك عليه وماله إلا ما مضى عليه عمار بن ياسر حيث أكرمه أهل مكة وقلبه مطمئن بالإيمان ، فأنزل الله عز وجل فيه : وإلا من أكره وقلبه مطمئن بالإيمان ، فقال له النبي صلى الله عليه وآله عندهما : يا عمار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عز وجل عندك وأمرك أن تعود إن عادوا .

١١ - محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن هشام الكندي قال : سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : أيهاكم أن تعملوا عملاً يعبروا به ، فإن ولد السوء يعبر والده بعمله ، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولا تكونوا عليه شيئاً صلوا في عشايرهم ^(٢) وعودوا مرضاهم و اشهدوا جنازتهم ولا يسيءوا بكم إلى شيء من الخير فأنتم أولى به منهم والله ما عبد الله بشيء أحب إليهم من الخبز قلت : وما الخبز ^(٣) ؟ قال : النقيعة .

١٢ - عنه ، عن أحمد بن محمد ، عن معمر بن خلاد قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن القيام للولاء ، فقال : قال أبو جعفر عليه السلام : النقيعة من ديني ودين آبائي ولا إيمان لمن لا نقيعة له .

١٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد ، عن دهمي ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : النقيعة في كل ضرورة و صاحبها أعلم بها حين تنزل به .

(١) أي لم يفعل حسناً ولا جليلاً . (٢) يعني عشاير المخالفين لكم في الدين .

(٣) الخبز ، الإغطاء ، والشعر .

أوضحت من أمرنا ما كان محتجباً ○ جزاك ربك بالاحسان إحساناً

٢- الحسين بن محمد ، عن معلى بن محمد ، عن الحسين بن علي الوشاء ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله قال : من رُغم أن الله يأمر بالفضيلة فقد كتب

عنه الفسادة ارتفاع تأثير الإرادة في الفعل وكون الإنسان مجبوراً في فعله غير مختار ، تنص جماعة الباحثين (رحم قليل الفسادة في العلم يومئذ) على قرأته .

استدلوا بهم في البينة أدلتها تنافي الإرادة الحسية الإلهية بالافعال كسائر الأفعال وهو القدر والقوة يكون الإنسان مجبوراً فيه مختار في أفعال والافعال مخلوقة في تعالى وكذا أفعال سائر الإنس . ب. التكوينية مخلوقة له .

و تأييدها وهم بالضرورة أثبتوا اختيارية الافعال و أنها تنافي الإرادة الإلهية بالافعال الإنسانية فاستدلوا كونه مخلوقة للإنسان ، ثم فرغ كل من الطائفتين على قولهم لزوماً ولم يراعوا في ذلك حتى تراكت هناك أقوال وآراء يشتركها العقل السليم ، كارتفاع الحسنة بين الأشياء وخلق السامع والإرادة الجزائية ووجود الوسيلة بين العلم والافعال و كون العلم غير مستجاب في بلاده إلى الصانع إلى غير ذلك من موانعهم .

والأصل في جميع ذلك عدم تطهرهم في فهم تحقق الإرادة الإلهية بآثارها في فعلها والبحث في حلول ذلك بل لا يسهل المقام على شيء ، غير أنا أوضح السطلب مثلاً بضمها واشير به إلى خطأ المرتين والمصيرب التي قدوة منه فنقرض أساليباً أخرى منه من السال والبال في التيقاع والقدرة واليه والإعداد لمختار واحداً من جيدة وذووجه إحدى جوانبه وإعداد من القدرة والإتقان ما يرفع حوائجه التزكية و من السال والقدرة ، ثم ما يستلزم به في حياته بالكسب والشهر ، فإن قلنا علماً الإحصاء لا يؤثر في مبدء الوجود حيثما والى هو الله وسلكه بيمين ما إحصاء بل الإحصاء ويعبر على أسواء كان ذلك قول الجبرية وإن قلنا أن المبدء سائر عابكاً وحيداً عند الإحصاء ويختل به ملك الولي راسخ الأمر إلى المبدء يمتلئ ما يشاء في مسلكه كان ذلك قول الملوحة وإن قلنا كما هو العمل أن المبدء يملك ما وجه في الولي في خروجه تحت التزمي وفي خلقه لا في مخرجه في الولي في الإحصاء والى الذي للمبدء يملك في ملكه ، كما أن الاختيارية على اختيارى متعوب الذي يك الإنسان والى على الإنسان ، بحيث لا يضره إحدى التفسيرين الأشري ، كان ذلك القول القوي الذي يشهر عليه السلفاء في هذا المعتبر .

يقوله عليه السلام ، لو كان كذلك لاحتل الثواب والعتاب إلى قوله ، وأعطى على القليل كثيراً إذ اعتاده إلى نفي ملحق الجبرية بغيره وذكرها في موضعها واضح وقوله ، ولم يسر ملجواً به ، إشارة إلى على مذهب التلويح بحدودها الثلاثة فإن الإنسان لو كان خالقاً لفعله ، كان مبدءاً له كما قلته إن من القليل قليلة منه على أنه سبحانه وقوله ، ولم يطع منكراً أه ، لقي للجبر و مقابلته بلجلة السابقة للوكان الفعل معاولاً به و هو التامل عند ذكره المبدء على الإطاعة وقوله ، ولم بذلك ماوئناً أه ، بالبناء للفاعل معينة اسم الفاعل لبي للتلويح أي لم بذلك إن ما خلقه القيد من العقل باموئش الإرادة و إبطال ملكه وتولاه عليه السلام ، و ولم يخلق السائر والإنس .

الفرع

من

الكافي

تأليف

تفلا ميسلا ابني جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المنقوش سنة ٣٢٨ / ٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شرح

صحيحه قائله علف عليه

على الكبر لغفاري

الناشر

دار الكتب الاسلاميه

تهران - بازار سلطاني

١٣٩١ ق هـ
١٣٥٠ ش

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية فائقة

في التصحيح

استخ محمد الآخوندي

الجزء السادس

٦٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَصَرٍ ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَمَّانٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ بَشِيرِ التَّبَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ الْحَمَامِ فَقَالَ : تَرِيدُ الْحَمَامَ ، فقلت : نعم قال : فَأَمْرٌ بِاسْتِحْضَانِ الْحَمَامِ ثُمَّ دَخَلَ فَاتَّزَرَ بِإِزَارٍ وَغَطَّى رُكْبَتَيْهِ وَسَرَّوَهُ ثُمَّ أَمَرَ صَاحِبَ الْحَمَامِ فطلى ما كَانَ خَارِجِيًّا مِنْ الْإِزَارِ ثُمَّ قَالَ : أَخْرِجْ عَنِّي ثُمَّ مَلَى مَا تَحْتَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا فافعل .

٦٣ - سَهْلٌ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا يَدْخُلُ الرَّجُلُ مَعَ ابْنِهِ الْحَمَامِ فَيَنْظُرُ إِلَى عَوْرَتِهِ .

٦٤ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَنْدَارٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْدَاقٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ السَّخْتِ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَا تَنَظَّرْ فِي الْحَمَامِ فَإِنَّهُ يَذِيبُ شَعْرَ الْكَلْبَتَيْنِ ، وَلَا يَسْرُجُ فِي الْحَمَامِ فَإِنَّهُ يَرْفُقُ الشَّعْرَ ، وَلَا يَمْسُلُ رَأْسَكَ بِالْعَيْنِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْفِرَّةِ ، وَلَا تَتَدَلَّكَ بِالخَرْفِ فَإِنَّهُ يَوْرَثُ الْبَرَسَ ، وَلَا تَمَسَّحْ وَجْهَكَ بِالْإِزَارِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْمَرْجَةِ .

٦٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا تَمْسَلُوا رُؤُوسَكُمْ بِطَائِفِ عَصْرِ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْفِرَّةِ وَ يَوْرَثُ الدِّهَانَةَ .

٦٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ : الْعَوْرَةُ عَوْرَتَانِ الْقَبْلُ وَ الدُّبُرُ ، فَأَمَّا الدُّبُرُ مَسْتَوْرٌ بِالْأَلْيَتَيْنِ فَإِذَا سَتَرْتَ الْقَضِيبَ وَالبَيْتَيْنِ فَقَدْ سَتَرْتَ الْعَوْرَةَ .

وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَ أَمَّا الدُّبُرُ فَقَدْ سَتَرْتَهُ الْإِلْتَانُ وَ أَمَّا الْقَبْلُ فَاسْتَرَهُ بِيَدِكَ .

٦٧ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيرٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : النَّظَرُ إِلَى عَوْرَةٍ مِنْ نَظَرٍ بِسَامٍ مِثْلَ انْظَرِكْ إِلَى عَوْرَةِ الْحَمَامِ ^(١) .

٦٨ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عَثْبَانَ ،

(١) يظهر من المؤلف وابن بابويه - رضيهما الله - القول بدلول الغير ويظهر من الشهيد و جماعة عدم الخلاف في التحريم . (آث)

عن ابن أبي يعفور قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام أتتجر في الرجل عند صب الماء على عورته أو يصب عليه الماء أو يرى هو عورته الناس فقال : كان أبي يكره ذلك من كل أحد ^(١).

٢٩ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن رفاعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليته الحمام ^(٢).

٣٠ - عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن عثمان بن عيسى ، عن سماعة ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يوسل حليته إلى الحن

٣١ - عنه ، عن إسماعيل بن مهزيان ، عن محمد بن أبي حمزة ، عن علي بن يقطين قال : قلت لأبي الحسن عليه السلام : أقرء القرآن في الحمام وأكبح ؟ قال : لا بأس .

٣٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حماد بن عيسى ، عن ريمي بن عبد الله ، عن محمد بن مسلم قال : سألت أبا جعفر عليه السلام أكان أمير المؤمنين عليه السلام ينهى عن قراءة القرآن في الحمام ؟ قال : لا إنما نهى أن يقرء الرجل وهو عريان فلما إذا كان عليه إزار فلا بأس .

٣٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس للرجل أن يقرء القرآن في الحمام إذا كان يريد به وجه الله ولا يريد ينظر كيف صور .

٣٤ - بعض أصحابنا ، عن ابن جهمور ، عن محمد بن القاسم ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : [قال :] لا تضطجع في الحمام قائما يذيب شعرك الكلبين .

٣٥ - محمد بن يحيى ، عن محمد بن أحمد ، عن عمر بن علي بن عمر بن يزيد ، عن محمد بن عمر ، عن بعض من حدثه أن أبا جعفر عليه السلام كان يقول : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام إلا بمشور . قال : فتدخل ذات يوم الحمام فتشور فلما أن

(١) حمل على العرمة - (آت) .

(٢) حمل على ما إذا لم تدع إليه الضرورة كما في البلاد الباردة أو على ما إذا ينه إلى الحمامات للفتنة والتفرج أو على ما إذا كانت الرجال والنساء يدخلون الحمام معا من غير تنادب (آت) .

الفرع

سن

الكافي

تأليف

تفاهة لا يسأل إلا النبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكافي في الشرائع

المنو في سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافذة مأخوذة من عدة شرح

صحيحه في كتابه على

علي أكبر التشاري

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطاني

تقن ٢٠٤١٠

١٣٩١ ق
١٣٥٠ ش

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية ناعة

للجنة البعثات

في التصحيح

شيخ محمد الآخندي

حقوق النشر محفوظة لمؤلفها ولا يمكن أن ينسخ أو يوزع أو يبيع أو يقرض أو يقرض أو يقرض أو يقرض

﴿ باب ﴾

﴿ (التزويج بغير بيعة) ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن عمر بن أذينة ، عن زرارة بن أعين قال : مثل أبي عبد الله عليه السلام عن الرجل يزوج المرأة بغير شهود فقال : لا بأس بتزويج البتة فيما بينه وبين الله إنما جعل الشهود في تزويج البتة من أجل الولد لولا ذلك لم يكن به بأس .

٢ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن يحيى ، عن عبد الله بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير ، عن هشام بن سالم ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إنما جعلت البيعات للنسب والمواثيق وفي رواية أخرى والحدود .

٣ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن إسماعيل ، عن الفضل بن شاذان ، عن ابن أبي عمير ، عن حفص بن البختري ، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يزوج بغير بيعة قال : لا بأس .

٤ - عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن داود التميمي ، عن ابن أبي نجران عن محمد بن الفضل قال : قال أبو الحسن موسى عليه السلام لأبي يوسف القاضي : إن الله تبارك و تعالي أمر في كتابه بالطلاق وأكف فيه إشاعدين ولم يرش بهما إلا عدلين ^(١) وأمر في كتابه بالتزويج فأعمله بلا شهود فأنتم شاعدين فيما أعدى وأبطلتم الشاعدين فيما آكد .

﴿ باب ﴾

﴿ (ما أحل للنبي صلى الله عليه وآله من النساء) ﴾

١ - علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد جميعاً ، عن ابن أبي عمير عن حماد ، عن الحلبي ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : سألت عن قول الله عز وجل : يا أيها النبي إنما أحلنا لك أزواجك ^(١) قل : كم أحل له من النساء قال : ما شاء من شيء .

(١) لم يشر الشيخ [لم يرش بها إلا عدلين] .

(٢) الاستزاب - ٥٠ .

هَيْدَرُ الْحَكَامِ

في شرح المفتحة للشيخ المفيد رضوان الله عليه

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

المؤرخ ٤٦٠ هـ

الجزء السابع

حققه وعلق عليه سيدنا الحجة
السيد حسن الموسوي الخراساني

فهيض بمشروعه

الشيخ علي الآخوندي

الناشر

دار الكتب الإسلامية
تهران - بازار سلطاني

تلفن ٢٠٤٩٠

الطبعة الثالثة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الآخوندي

﴿ ١١٠٣ ﴾ ٢٨ — روى أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي ابن فضال عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس أن يتمتع الرجل باليهودية والنصرانية وعنده احره .

﴿ ١١٠٤ ﴾ ٢٩ — وعنه عن محمد بن سنان عن ابان بن عثمان عن زرارة قال : سمعته يقول : لا بأس بان يتزوج اليهودية والنصرانية متعة وعنده امرأة .

﴿ ١١٠٥ ﴾ ٣٠ — وعنه عن اسماعيل بن سعد الاشعري قال : سأله عن الرجل يتمتع من اليهودية والنصرانية قال : لا ارى بذلك بأساً قال : قلت بالمجوسية ؟ قال : واما المجوسية فلا .

قوله عليه السلام : واما المجوسية فلا ، ورد مورد الكراهية ، وعند المتكلمين من غيرها ، فاما في حال الاضطرار فليس به بأس روى ذلك :

﴿ ١١٠٦ ﴾ ٣١ — أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الرضا عليه السلام قال : سأله عن نكاح اليهودية والنصرانية ؟ فقال : لا بأس فقلت : فمجوسية ؟ فقال : لا بأس به يعني متعة .

﴿ ١١٠٧ ﴾ ٣٢ — وعنه عن ابي عبد الله البرقي عن ابن سنان عن منصور الصيقل عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بالرجل ان يتمتع بالمجوسية .

﴿ ١١٠٨ ﴾ ٣٣ — وعنه عن البرقي عن فضيل بن عبد ربه عن حماد بن عيسى عن بعض اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام مثله .
والتمتع بالمؤمنة افضل على كل حال روى ذلك :

﴿ ١١٠٩ ﴾ ٣٤ — أحمد بن محمد بن عيسى عن معاوية بن حكيم عن

امرأة بغير اذنها؟ قال : لا بأس به .

﴿ ١١١٥ ﴾ ٤٠ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابي عبد الله عليه السلام قال : سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن موالها؟ فقال : ان كانت لامرأة فمدم وان كانت لرجل فلا .

﴿ ١١١٦ ﴾ ٤١ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا بأس بان يتمتع الرجل بأمة المرأة ، فاما أمة الرجل فلا يتمتع بها إلا بأمره .

ولا بأس بان يتمتع الرجل بمئة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء ، وليس ذلك مثل نكاح الغبطة الذي لا يجوز فيه العقد على اكثر من اربع نساء .

﴿ ١١١٧ ﴾ ٤٢ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن أحمد ابن اسحاق الاشعري عن بكر بن محمد الازدي قال : سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أمي من الاربع؟ قال : لا .

﴿ ١١١٨ ﴾ ٤٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن وثاب عن زرارة بن أعين قال : قلت ما يحل من المتعة؟ قل : كم شئت .

﴿ ١١١٩ ﴾ ٤٤ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال : سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أمي من الاربع؟ فقال : لا ولا من السبعين .

﴿ ١١٢٠ ﴾ ٤٥ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

الكتاب ج ٢ ص ٤٧ - ١١١١ - ١١١٥ - ١١١٦ - الاستبصار ج ٣ ص ٢١٦ واخرج الاخيرين الكتابي

- ١١١٧ - ١١١٨ - ١١١٩ - الاستبصار ج ٣ ص ٢١٧ الكتابي ج ٢ ص ٤٣ - واخرج الثالث المصنف في الفقه ج ٣ ص ٢١٤

سعدان بن مسلم عن عبيد بن زرارة عن أبيه عن أبي عبد الله عليه السلام قال : ذكر له المتعة أي من الأربع ؟ قال : تزوج منهن الفأقان مستأجرات .

﴿ ١١٢١ ﴾ ٤٦ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام في المتعة قال : ليست من الأربع لأنها لا تطلق ولا ترث ، وإنما هي مستأجرة وقال : عدتها خمسة وأربعون ليلة .

﴿ ١١٢٢ ﴾ ٤٧ — فاما الذي رواه النصار عن معاوية بن حكيم عن علي ابن الحسن بن دباط عن عبد الله بن مسكان عن عماد الساهلي عن أبي عبد الله عليه السلام عن المتعة قال : هي احد الاربعه

﴿ ١١٢٣ ﴾ ٤٨ — وما رواه أحمد بن محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن عليه السلام قال : سأئنه عن الرجل يكون عنده المرأة يحل له أن يتزوج باختها متعة ؟ قال : لا قلت حكى زرارة عن أبي جعفر عليه السلام إنما هي مثل الاماء يتزوج ما شاء قال : لا هي من الأربع .

قايى هذان الخبران متافيين لما قدمناه من الاخبار ، لأن هذين الخبرين إنما وردا مورد الاحتياط دون الخطر ، والذي يكشفهما ذكرناه ما رواه :

﴿ ١١٢٤ ﴾ ٤٩ — أحمد بن محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا عليه السلام قال : قال ابو جعفر عليه السلام : اجعلوهن من الأربع فقال له صفوان بن يحيى : على الاحتياط ؟ قال : نعم .

• - ١١٢٠ - ١١٢١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧ الكافي ج ٣ ص ٤٣ والثاني

بدون الذي فيه .

- ١١٢٢ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٧

- ١١٢٣ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٨

عن الحسن عن الحسين بن علي بن يقطين عن أبي الحسن المأخوذ عليه السلام أنه سئل عن المملوك يحمل له أن يطاء الأمة من غير تزويج إذا أحل له مولاه؟ قال: لا يحمل له. ويذهبني أن يراعى في هذا الضرب من النكاح لفظة التحليل ولا يسوغ فيه لفظة المارية، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ١٠٦٣ ﴾ ١٥ — محمد بن يعقوب عن علي بن أبيه عن ابن أبي عمير قال: أخبرني قاسم بن عروة عن أبي العباس الباق قال: سأل رجل أبا عبد الله عليه السلام ونحن عنده عن حارية الفرج فقال: حرام، ثم مكث قليلاً ثم قال: لكن لا بأس بأن يحمل الرجل جاريته لأخيه.

ومتى جعل الرجل أخاه في حل من شيء من مملوكه مثل النظر أو الخدمة أو القبل أو الملاسة فلا يحمل له غير ما أحل له، ومتى أحل له فرجها حل له ما سواه، يدل على ذلك ما رواه:

﴿ ١٠٦٤ ﴾ ١٦ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد وعلي بن إبراهيم عن أبيه جميعاً عن ابن محبوب عن جليل بن صالح عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك إن بعض أصحابنا قد روى عنك أنك قلت إذا أحل الرجل لأخيه جاريته فهي له حلال؟ قال: نعم يا فضيل، قلت له: ما تقول في رجل عنده جارية ففيسة وهي بكر أحل لأخيه ما دون فرجها أله أن يفتضاها قال: لا بأس له إلا ما أحل له منها، ولو أحل له قبله منها لم يحل له سوى ذلك قلت: أرأيت أن أحل له ما دون الفرج فقبلته الشهوة فافتضاها؟ قال: لا يذهبني له ذلك، قلت: نعم أليكون زانياً؟ قال: لا ولكن يكون خائناً ويحرم لصاحبها عشر قيمتها

﴿ ١٨٤٠ ﴾ ٤٨ - وعنه عن أحمد بن محمد بن الحسن بن الحسين أخيه
عن أبيه علي بن يقطين عن أبي الحسن الثاني عليه السلام أنه سئل عن المملوك ليعمل له
إن يطلأ الأمانة من غير تزويج إذا أحل له مولاة قال : لا يعمل له .

﴿ ١٨٤١ ﴾ ٤٩ - وعنه عن معاوية بن حكيم عن معمر بن خلاد عن
الرضا عليه السلام أنه قال : أي شيء يقولون في اتيان النساء في العجاز من ؟ فقلت له :
بلفني أن أحل الكتاب لا يرون بذلك بأساً فقال : أن اليهود كانت تقول : إذا أتى
الرجل المرأة من خلفها خرج الولد أسول فنزل الله تعالى : ﴿ نساؤكم حرث لكم فاتوا
حرثكم أني شتمتم ﴾ قال : من قبل ومن دبر خلفاً أقول اليهود ولم يكن في ادبارهم .
وهذا الخبر قد قدمناه وليس فيه تناف لجواز ما قدمناه في هذه المسألة ، لأنه
انما تضمن أن تأويل الآية على ما ذكر ، وليس فيه أن من فعل الفعل المحسوس فقد
ارتكب محظوراً والذي يكشف عن جواز ذلك أيضاً ما رواه :

﴿ ١٨٤٢ ﴾ ٥٠ - محمد بن أحمد بن يحيى عن أبي اسحق بن عثمان بن
عيسى عن يونس بن عمار قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : أرأيت الحسن
عليه السلام : أني ربما أتيت الجارية من خلفها بعني دبرها ومذورت فجعلت على فدي
أن هبت إلى أسرائل مكفراً فلي صدقة درهم وقد فعل ذلك علي قال : ليس عليك
شيء وذلك لك .

﴿ ١٨٤٣ ﴾ ٥١ - وعنه عن أحمد بن محمد بن علي بن الحكم عن رجل
عن أبي عبد الله عليه السلام قال : إذا أتى الرجل المرأة في الدبر وهي عاتية لم ينفص
صومها وليس عليها غسل .

ويسمي من الاجل ما نواضيا عليه قليلا كان أو كثيرا ، فإذا قالت نعم فقد رخصت فهي امرأتك وانت اولى الناس بها ، قلت : فاني استحب ان اذكر شرط الايام فقال : هو أضر عليك قلت : وكيف ؟ قال : انك ان لم تشترط كان تزوج مقام لامتك النفقة في العدة وكانت وارثا ولم تقدر على ان تطلقها إلا ملاقى السنة .

واما الاجل فإنه يشترط عليها ما شاء بعد ان يكون اياما معلومة أو شهورا أو سنين ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٤٦ ﴾ ٧١ - محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن محبوب عن ابن رثاب عن عمر بن حفظة عن ابي عبد الله عليه السلام قال : وبشارتها ما شاء من الايام .

﴿ ١١٤٧ ﴾ ٧٢ - وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن محمد بن ابي حمزة عن ابن الحسن الرضا عليه السلام قال : قلت له : الرجل يتزوج متعة ستة أو اقل أو اكثر قال : إذا كان شيئا معلوم الى اجل معلوم قال : قلت وتبين بشهر ملاقى ؟ قال : نعم .

﴿ ١١٤٨ ﴾ ٧٣ - محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة قال : قلت له هل يجوز ان يتزوج الرجل من المرأة ساعة أو ساعتين ؟ فقال : الساعة والساعتين لا يتوقف على حدما ولكن العود والمودين (١) واليوم والليومين واليلة واشباه ذلك .

فما تضمن هذا الخبر من مرة واحدة فانما ورد مورد الرخصة والاحوط ما

* (١) نسخة في الجمع (المرد والمردين) والمرء الذكر المنظر المذهب وليس له معنى .

للقام ولله من كتب الكتابية عن الرواية مرة ومرة

﴿ ١٠٨٩ ﴾ ١٤ - وأما ما رواه أحمد بن محمد عن أبي الحسن عن بعض أصحابنا برضه إلى أبي عبد الله عليه السلام قال : لا تمتنع بالموثقة فتنها .

فهذا حديث مقطوع الاستاد شاذ ، ويحتمل أن يكون المراد به إذا كانت المرأة من أهل بيت الشرف فإنه لا يجوز التمتع بها لما يلحق أهلها من العار ويلحقها هي من القتل ويكون ذلك مكروها دون أن يكون محظورا .

وقد رويت رخصة في التمتع بالغايرة إلا أنه ينمى من الفجور .

﴿ ١٠٩٠ ﴾ ١٥ - روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال : سألت عمرا وأبا عبد الله عن الرجل يتزوج الغائبة منعة قال : لا بأس وإن سكن التزويج الآخر فليحصن بابه .

﴿ ١٠٩١ ﴾ ١٦ - عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال : قالت لأبي الحسن عليه السلام : نساء أهل الذممة قيل : فواسق قلت : فأتزوج منهن ؟ قال : نعم . متى أراد الرجل تزويج للذمة فليس عليه التفتيش عنها بل بصدقها في قولها .

﴿ ١٠٩٢ ﴾ ١٧ - روى محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن عثمان بن عيسى عن اسمعيل بن عمار عن فضل مولى محمد بن راشد عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قلت أني تزوجت امرأة منعة فوقع في نفسي أن لها زوجا فقلت عن ذلك فوجدت لها زوجا قال : ولم فقلت ١٨ .

﴿ ١٠٩٣ ﴾ ١٨ - وعنه عن أبي الربيع عن نوح عن مهران بن محمد عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله عليه السلام قال : قيل له إن فلانا تزوج امرأة منعة فقيل له إن لها زوجا فقال أبو عبد الله عليه السلام : ولم سألتها ؟

﴿ ١٠٩٤ ﴾ ١٩ - وعنه عن الهيثم بن أبي مسروق النهدي عن أحمد بن

مهر معلوم إلى أجل معلوم .

والأحوط أن يشترط على المرأة جميع شرائط المصلحة من ارتفاع الميراث والعزل
أن أراد والعدة وغير ذلك ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٦ ﴾ ٦١ — محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن
صفوان عن القاسم بن محمد عن جبير بن سعيد عن الكوف عن الأحول قال : سألت
أبا عبد الله عليه السلام قال : ما أدنى ما يتزوج به الرجل للمصلحة ؟ قال : كف من بر
يقول طأ زوجيني نفسك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير سفاح على أن لا
ارتك ولا تريني ولا اطلب ولديك إلى أجل مسمى فن بدالي زهدتك وزدني .

﴿ ١١٣٧ ﴾ ٦٢ — محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن ابن
إبي نصر عن ثعلبة قال : تقول أنزوجك متعة على كتاب الله وسنة نبيه نكاحاً غير
سفاح على أن لا تريني ولا ارتك بكذا وكذا يوماً بكذا وكذا وعلى أن عليك العدة .
﴿ ١١٣٨ ﴾ ٦٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن محمد بن الحسين وعدة من
اصحابنا عن أحمد بن محمد عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي بصير قال : لا بد أن
تقول فيه هذه الشروط أنزوجك متعة بكذا وكذا يوماً بكذا وكذا نكاحاً غير سفاح
على كتاب الله وسنة نبيه على أن لا تريني ولا ارتك وعلى أن امتدي خمسة وأربعين
يوماً ، وقال بعضهم : حيفضة .

وشروط النكاح تكون بعد العقد لأن ما يكون قبل العقد لا اعتبار به وإنما
الاعتبار بما يحصل بعده فإن قبالت الشرط الذي وقع قبل العقد ، مضي العقد والشرط
وإلا فكان ما تقدم من الشروط باطلاً والعقد غير صحيح ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٣٩ ﴾ ٦٤ — محمد بن يعقوب عن علي بن إبراهيم عن أبيه عن محمد

قدمناه إن يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفعتين فإنه يصرف بوجهها عند الفراغ منها .

﴿ ١١٤٩ ﴾ ٧٤ - روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا

عن سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سمعه قال : سألت أبا عبد الله

عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ

فليحول وجهه ولا ينظر .

ومنى تمتع بالمرأة شهراً غير معين كان العقد باطلاً ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥٠ ﴾ ٧٥ - أحمد بن محمد عن بعض رجاله عن عمر بن عبد العزيز

عن عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : الرجل

يأتي المرأة فيقول لها : زوجيني نفسك شهراً ولا يسمي الشهر بعينه ثم يمضي فيلقاها

بعد سنين قال : فقال له : شهراً إن كان مجاه وإن لم يكن سمى فلا سبيل له عليها .

ومنى عقد عليها متعة على مرة واحدة مبهماً كان العقد دائماً ، يدل على ذلك ما رواه :

﴿ ١١٥١ ﴾ ٧٦ - محمد بن أحمد بن يحيى عن محمد بن الحسين عن موسى

ابن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال : قلت لأبي عبد الله

عليه السلام : انزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال : ذلك أشد عليك ثمنها وثمنك

ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين ، قلت : أصلحك الله فكيف تزوجها ؟

قال : أياها معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيت به فإذا مضت أيامها كان طلاقها في

شرطها ولا نفقة ولا عدة لها عليك ، قلت : ما أقول لها ؟ قال : تقول لها أنزوجك

٥ - ١١٠٩ - الاحتشار ج ٣ ص ١٢١ الكافي ج ٢ ص ٤٦

٥ - ١١٠٠ - الكافي ج ٢ ص ١٢٧ الذريعة ج ٢ ص ٢٦٢

٥ - ١١٠١ - الاحتشار ج ٣ ص ١٢٢

سني کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں

اہل السنۃ کفار لا یجوز التناکح معهم

**A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL
BECAUSE THEY ARE INFIDELS.**

تہذیب الامم جلد ہفتم تألیف ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی المتوفی ۵۲۰ھ (شیخ الاسلام)

۳۰۶ فیمن یحرم نکاحہن بالاسباب دون الانساب ج ۷

عدتہا فان اسلمت أو اسلم قبل انقضاء عدتها فہا علی نکاحہا الاول ، وان ہی لم تسلم حتی تنقضی العدة فقد بانت منه .

والذي يدل على انه متى كان بشرائط الشرط لا تبين منه وان انقضت عدتها ما رواه:
﴿ ۱۲۵۹ ھ ﴾ ۱۷ — محمد بن يعقوب عن علي بن ابراهيم عن أبيه عن ابن ابي عمير عن بعض اصحابه عن محمد بن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام قال : ان فعل الكتاب وجيع من له ذمة إذا اسلم احد الزوجين فہا علی نکاحہا وایس له ان یمرحها من دار الاسلام الى غیرها ولا یبیت معها ولكنه يأتيها بالتمار ، واما الشرکون مثل مشرکي العرب وغیرہم فہم علی نکاحہم الى انقضاء العدة فان اسلمت المرأة ثم اسلم الرجل قبل انقضاء عدتها فہي امرأۃ ، وان لم یسلم إلا بعد انقضاء العدة فقد بانت منه ولا سبیل لہ علیہا ، وكذلك جمیع من لا ذمة لہ ، ولا یبغی المسلم ان ینزوج یهودیة ولا نصرانیة وهو یجوز حرۃ أو أمة .

قال الشيخ رحمه الله ولا يجوز نکاح الناصبۃ للظنۃ لعداوتہ آمل محمد علیہم السلام ولا بأس بنکاح المستضعفات منہن .

بدل علی ذلك ما ثبت من کون هؤلاء کفاراً بأدلة لیس هذا موضع شرحہا ، وإذا ثبت کفرہم فلا یجوز مناکحتہم حسب ما قدمناہ ، ویزید ذلك نیاناً ما رواه :

﴿ ۱۲۶۰ ھ ﴾ ۱۸ — علي بن الحسن بن فضال عن الحسن بن محبوب عن جبيل بن صالح عن الفضيل بن يسار عن ابي عبد الله عليه السلام قال : لا ینزوج المؤمن بالناصبۃ المعروفة بذلك .

﴿ ۱۲۶۱ ھ ﴾ ۱۹ — الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله

سنی کافر ہیں ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے
اہل السنة کفار۔ ولا تناکحهم ولا تأکل ذبیحتهم لانه حرام

**A MARRIAGE WITH SUNNI IS UNLAWFUL THEIR
ALTARED ANIMAL IS FORBIDDEN TO EAT BECAUSE
THEY ARE INFIDELS.**

تفسیر الامام بلد المذہب تألیف ابی یوسف محمد بن الحسن الباقی المتوفی ۲۰۰ھ (طبع ایران)

۷ ج فیمن یحرم نکاحہن بالاسباب دون الانساب ۳۰۳

ابن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الناصب الذي عرف نصابه وعداؤه
هل يزوجه المؤمن وهو لا يعلم برده قال : لا يزوجه المؤمن الناصبية
ولا يزوجه الناصب مؤمنة ولا يزوجه المستضعف مؤمنة .

﴿ ۱۶۶۲ 》 ۲۰ — محمد بن يعقوب عن عدة من أصحابنا عن أحمد بن
محمد عن ابن فضال عن ابن بكير عن زرارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : دخل
رجل على علي بن الحسين عليهما السلام فقال : إن امرأة الشياينة خالجية تشتم علياً
عليه السلام قلن سركت إن استمعت ذلك منها استمعتك ؟ فقال : نعم قل : فإذا كان غداً
حين تريد أن تخرج كما كنت تخرج فمد واکن في جانب الدار قال : فلما سكن من
الشدكن في جانب الدار وجاء الرجل فكلما فنبين ذلك منها فخل سبيلها وكانت تبعيه .
﴿ ۱۶۶۳ 》 ۲۱ — علي بن الحسن بن فضال عن محمد بن علي عن أبي جبله
عن مندي عن الفضيل بن يسار قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن المرأة العارفة
هل أزوجه الناصب ؟ قال : لا لأن الناصب كافر قال : فأزوجه الرجل غير الناصب
ولا العارفة ؟ فقال : غيره أحب إلي منه .

﴿ ۱۶۶۴ 》 ۲۲ — وعنه عن أحمد بن الحسن عن أبيه عن علي بن الحسن بن
رباط عن ابن أذينة عن فضيل بن يسار عن أبي جعفر عليه السلام قال : ذكر الناصب
فقال : لا تناكحهم ولا تأكل ذبیحتهم ولا تبکی معهم .

﴿ ۱۶۶۵ 》 ۲۳ — قالما الذي رواه الحسين بن سعيد عن الثوري بن سويد
عن عبد الله بن سنان قال : سألت أبا عبد الله عليه السلام بم يكون الرجل مسلماً يجعل
مناكحته وموارثته ومهره مدمه ؟ فقال : يحرم دمه بالاسلام إذا أظهر ونحل منكحته موارثته .

من لا يحضره الفقيه

تأليف

رئيس المحققين آية الله العظمى جعفر الصادق محمد بن علي بن

الحسين بن علي بن أبي طالب

المؤلف ٣٨١ سنة

الجزء الثالث

حقه وعلق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخراساني

مختص بمشروعه

الشيخ علي الآخوندی

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

الطبعة الخامسة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية فائقة

في التصحيح

الشيخ محمد الاخواندي

١٣٩٠ هـ ق

سنی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اس لئے سنی سے نکاح بھی حرام ہے السني لا نصيب له في الاسلام فلهذا حرام نكاحهم

A MARRAIGE WITH SUNNI BELIEVER IS FORBIDDEN BECAUSE THEY HAVE NO PART IN ISLAM.

مس لا يحضر الفتية جلد سوم آئیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن الرضی اللہ تعالیٰ عنہ (طبع ایران)

۲۵۸ فی ما أوّل الله عز وجل من النكاح وما حرم منه ج ۳

۱۲۲۳ ۸ — وروى الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزق عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن الرجل المسلم يتزوج المجوسية ؟ فقال : لا ولكن إن كانت له أمة مجوسية فلا بأس أن يطأها ويعزل عنها ولا يطلب ولدها .

۱۲۲۴ ۹ — وروى الحسن بن محبوب عن سليمان الخزاز عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لا ينبغي للرجل المسلم منكم أن يتزوج الناصبية ، ولا يزوج ابنه ناصبياً ولا يطرحها عنه .

قال مصنف هذا الكتاب - رحمه الله - من نصب حرباً لآل محمد صلوات الله عليهم فلا نصيب له في الاسلام فلهذا حرم نكاحهم .

۱۲۲۵ ۱۰ — وقال النبي صلى الله عليه وآله : صفان من أمتي لا نصيب لهم في الاسلام الناصب لأهل بيتي حرباً وغال في الدين مارق منه .
ومن استحل لئن أدير المؤمنین علیہ السلام والخروج علی المسلمین وقتلهم حرمت متناكته لأن فيها الافاء بالأیدی إلى التملکة ، والمجهول يتوهمون أن كل صفائف مناصب وليس كذلك .

۱۲۲۶ ۱۱ — وروى صفوان عن زرارة عن أبي عبد الله عليه السلام قال : تزوجوا في الشكك ولا تزوجوا لأن المرأة تأخذ من أدب زوجها وبقرها على دينه .

۱۲۲۷ ۱۲ — وروى الحسن بن محبوب عن يونس بن يعقوب عن حمران بن أعين وكان بعض أهله يريد التزويج فلم يجد امرأة يرضاهما فذكر ذلك لأبي عبد الله عليه السلام فقال : أين أنت من البها والفرأني لا يعرفن شيئاً ؟ قلت إنا نقول : إن الناس على وجهين كافرون ومؤمنون فقال : فأين الذين سخطوا عدلاً صالحاً وآخر سيئاً ؟

— ۱۲۲۳ — التهذيب ج ۲ ص ۳۰۸ الكافي ج ۴ ص ۱۴ بدون التعليل .

— ۱۲۲۶ — الاستبصار ج ۳ ص ۲۴۴ التهذيب ج ۲ ص ۲۰۰ الكافي ج ۲ ص ۱۱ .

— ۱۲۲۷ — الكافي ج ۲ ص ۱۱ بدون قول : لا يعرفن شيئاً .

بھتی، چھو پھٹی اور خالہ بھانجی نکاح میں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں
یجمع فی نکاح واحد بنت الاخ والعمة والخالة وبنت الاخت

**A PERSON CAN MARRY HIS BROTHER'S DAUGHTER,
FATHER'S SISTER, MOTHER'S SISTER AND SISTER'S
DAUGHTER SIMULTANEOUSLY.**

من لا یحضرہ الفقیہ جلد دوم کاتب ابن جعفر محمد بن علی بن الحسن وحمی المتوفی ۱۰۳۵ھ (طبع ایران)

۳۶۰ فی ما أحل الله عز وجل من النکاح وما حرم منه ج ۳

علیہ السلام عن المحرم ینزوج ؟ قال : لا ولا ینزوج المحرم المثل
۱۷۳۴ ۱۹ — وفي خبر آخر : إن زوج أو تزوج فتکاحه باطل .

۱۷۳۵ ۲۰ — وروی الحسن بن محبوب عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله عليه السلام
في الرجل تکرن عنده الجارية یجودها وینظر إلى جسمها نظر شهوة هل یحل لأبيه ؟
وإن فعل أبوه هل یحل لابنه ؟ قال : إذا نظر إليها نظر شهوة ونظر منها إلى ما
یحرم علی غیره لم یحل لابنه وإن فعل ذلك الابن لم یحل للأب .

۱۷۳۶ ۲۱ — وروی الحسن بن محبوب عن علي بن وثاب عن أبي عبيدة الخزاز قال :
سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول : لا تنکح المرأة علی عمتها ولا علی خالتها ولا
علی أختها من الرضاة ، قال وقال علیہ السلام : إن علیا علیه السلام ذکر لرسول الله
صلی الله علیه وآله اینه حرة فقال : أما علمت أنها اینه أنسی من الرضاة ، وكان
رسول الله صلی الله علیه وآله وحرة قد رضعا من ابن امرأة .

۱۷۳۷ ۲۲ — وروی الحسن بن محبوب عن مالك بن عتبة عن أبي عبد الله عليه السلام
قال : لا ینزوج المرأة علی خالتها وتزوج الخالة علی اینه أختها .

۱۷۳۸ ۲۳ — وفي رواية محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام قال : لا تنکح اینه الأخی
ولا اینه الأخت علی عمتها ولا علی خالتها إلا بالأنهار ، وتنکح لعممة والختة علی
اینه الأخی واینه الأخت بغير إذنهما .

۱۷۳۹ ۲۴ — وسأل عبد الله بن سنان أبا عبد الله عليه السلام عن الرجل يريد أن ینزوج
الراة أینظر إلى شعرها ؟ قال : نعم إنما يريد أن یشرها بأغلا الفم .

— ۱۷۳۰ — الاستیعاب ج ۳ ص ۱۶۶ التهذیب ج ۲ ص ۴۱۸ .
— ۱۷۳۱ — الاستیعاب ج ۳ ص ۱۶۸ التهذیب ج ۱ ص ۱۶۶ النکاح ج ۲ ص ۱۳۰ وی الأول
والآخر صدر الحديث فقط .
— ۱۷۳۲ — النکاح ج ۲ ص ۳۰ بناتوت بیع .
— ۱۷۳۳ — التهذیب ج ۱ ص ۲۳۰ النکاح ج ۲ ص ۱۶ سند آخر .

بیوی کی حلت اور حرمت کے بارہ میں اہلسنت سے الگ تصریحات

تصریحات غیر تصریحات اہل السنة فی حل الزوجة و حرمتها

AN EXPLANATION OF BEING LAWFUL & UNLAWFUL OF WIFE

من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوم تألیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن الرضی اللہ تعالیٰ عنہ (طبع ایران)

۶۶۱ فی ما أحل الله عز وجل من النکاح وما حرّم منه ج ۳

فزوج أمها أو ابنتها أو أخذها فدخل بها ثم علم فارق الأخيرة والأولى أمراته ولم يقرب أمراته حتى يستبرأ به رحم التي فارق ، وإن زنى رجل بامرأة ابنة أو امرأة أبيه أو بجارية ابنة أو بجارية أبيه كان ذلك لا يحرّمها على زوجها ولا يحرّم الجارية على سيدها ، وإنما يحرّم ذلك إذا كان ذلك منه بالجارية وهي حلال فلا يخل تلك الجارية أبداً لابنه ولا لأبيه ، وإذا تزوج امرأة زوجها حسلاً فلا يخل تلك المرأة لابنه ولا لأبيه .

۱۶۵۷ ۱۲ — وروی أبو المرأ عن أبي بصیر قال : سألت عن رجل نجر بامرأة ثم أراد بعد ذلك أن يتزوجها فقال : إذا تاب حلت له ، قلت : وكيف تعرف نوبتها ؟ قال : يدعوها إلى ما كانت عليه من الحرام فإن استعت فاستغفرت ربه عرف نوبتها . ۱۶۵۸ ۲۳ — وروی علی بن وثاب عن زوارة عن أبي جعفر عليه السلام قال : سألت عن رجل تزوج امرأة بالعراق ثم خرج إلى الشام فزوج امرأة أخرى فلما هي أخذت أمراته التي بالعراق قال : يفرق بينهما وبين التي تزوجها بالشام ولا يقرب العراقية حتى تنقضي عدة الشامية ، قلت : فإن تزوج امرأة ثم تزوج أمها وهو لا يعلم أنها أمها فقال : قد وضع الله منه جهالة بذلك ثم قال : إذا علم أنها أمها فلا يقرب ولا بغرب الابنة حتى تنقضي عدة الأم منه ، فإذا انقضت عدة الأم حل له نكاح الابنة ، قلت : فإن جاءت الأم بولد فقال : هو ولده يرثه ويكون ابناً وأخاً لمرأته .

۱۶۵۹ ۲۱ — وروی الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن أبي عبيدة عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أمر رجلاً أن يزوجه امرأة من أهل البصرة من بني تميم فزوجها

— ۱۶۵۷ — الاستبصار ج ۳ ص ۱۶۵ التهذيب ج ۲ ص ۲۰۶ .

— ۱۶۵۸ — الاستبصار ج ۳ ص ۱۶۱ التهذيب ج ۲ ص ۱۶۰ الکافی ج ۲ ص ۲۷ بقاوت

— ۱۶۵۹ — التهذيب ج ۲ ص ۱۱۸ .

گدھے کا گوشت حلال ہے

لحم الحمار حلال

A FLESH OF AN ASS IS LAWFUL.

من لا يحقره القدر جلد سوم کتاب الی بنصر محمد بن علی بن الحسن احمی الثانی ۳۸۱ھ (مطبوعہ ایران)

۲۱۳

فی الصيد والقبایح

ج ۳

ثم عرفه فانه بمنزلة الجبین فكل ولا نسال عنه .

۷۸ — وسأل محمد بن مسلم آیا جعفر عليه السلام عن لحوم الخیل والدراب والبنال والخبز فقال : حلال ولكن الناس يعاقبونها .

وایما نھی رسول الله صلی الله علیه وآله عن أكل لحوم الخمر الا انیة بخیر لئلا یفنی ظهروها ، وكان ذلك نهي کرکعة لا نهي تحریم ، ولا بأس بأكل لحوم الخمر الوحشية ولا بأس بأكل الأملص (۱) وهو البعاصیر ولا بأس بألبان الأثن والشیراز الممد (۲) منها .

ولا يجوز أكل شيء من السوخ وهي الفردة والخنزیر والکلب والذئب والقارة والأرنب والضب والعلأوس والذئابة والدعوص (۳) والجراتي والسرطان والسمکة والوطواط والمبیطقا (۴) والسمک والذئب والبریوع والفنفق وسوخ لا يجوز أكلها .

۷۹ — وروى أن السوخ لم یبق أكثر من ثلاثة أيام فان هذه مثل لما نھی ۹۸۹ الله عز وجل عن أكلها .

۸۰ — وروى الزیثانی عن دلود الرقی قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام : إن رجلاً من أصحاب أبي الخطاب نهاني عن البیض (۵) وعن أكل لحم الحمار الممرول (۶)

(۱) الأملص : والاملص طعام یختلف من لحم یجل بجلده او منق السکابح النمل من اللحم یجرب وروی أنها البعاصیر .

(۲) نسخة فی الجمع (البیضة) .

(۳) الدعوص : کدغوث دویة سوداء تنویس فی الماء وتکون فی القناریات .

(۴) زعماء الخطلطات والعلیوة (البیضا) والبقاء) ونسبت هذه یما من اذخاج الخربز الأبیغ .

(۵) البیض : نوع من الابل واحد یلقی .

(۶) الممرول : وهو من الحمار ما وجدته وحده یوش .

— ۹۸۹ = الاستیعاب ج ۱ ص ۷۴ التذییب ج ۲ ص ۲۱۹ الکافی ج ۲ ص ۹۵۲ بقاوت .

— ۹۹۰ = الاستیعاب ج ۱ ص ۶۹ التذییب ج ۲ ص ۲۵۰ الکافی ج ۱ ص ۱۶۸ .

نکاح میں گواہ کی ضرورت نہیں کیونکہ گواہ خدا ہے

الشاهد ما يحتاج في النكاح لان الشاهد هو الرب

IN THE PRESENCE OF GOD THERE IS NO NEED OF
WITNESSES AT THE TIME OF MARRIAGE.

من لا يحضره الله فهو باطل في كل ما عدا ما لا يحضره الله تعالى (مجمع البيان)

ج ۳ فی الولی والشیود والحلیۃ والصداق ۲۵۱

تزوج وکانت بکراً ، قال كانت ثيباً فلا يجوز عليها تزوج أيها إلا بأمرها ،
وإن كان لها أب وجد فلهما عليها ولاية ، لا دام أبوها حياً لأنه يملك ولده ، وإن ملك
فأما مات الأب لم يزوجهما الولد إلا بإذنها .

۵ - وروى حنان بن سدير عن مسلم بن بشير عن أبي جعفر عليه السلام قال : ۱۱۹۴
سأله عن رجل تزوج امرأة ولم يشهد فقال : إنما قبايته وبين الله عز وجل فليس
عليه شيء ، ولكن إن أخذته سلطان جائر عاقبه .

۶ - وروى عن عبد الحميد بن عواض عن عبد الحاق قال : سألت أبا عبد الله
عليه السلام عن المرأة التي تنكح نفسها قال : هي أملاك بنفسها تولى أمرها
من شئت إذا كان كفواً بعد أن تكون قد نكحت زوجاً قبل ذلك .

۷ - وروى عن داود بن مرحجان عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال في رجل
يريد أن يزوجه أخته قال : يؤامرها قال : سكنت فهو إفرارها ، فإن أبت لم يزوها
فإن قالت : زوجني فلاناً فليزوجها من ترضى ، واليه أشجع الرجل لا يزوها
إلا من ترضى .

۸ - وروى الفضيل بن يسار وحماد بن مسلم وزياد بن معاوية عن ۱۱۹۷
أبي جعفر عليه السلام قال : المرأة التي قد ملكت نفسها غير الدنيا ولا لولي عليها
تزوجها بنير ولي جائز .

۹ - وخطب أبو عبد الله رحمه الله أن تزوج النبي صلى الله عليه وآله خديجة
بنت خويلد رحمه الله بعد أن خطبها إلى أبيها ، ومن الناس من يقول إلى عمر ،
فأخذ بضارتي الباب ومن شاعده من فريش حضور فقال : الحمد لله الذي جعلنا

۱۱۹۷ - الاستبصار ج ۴ ص ۲۲۳ تهذيب ج ۳ ص ۲۲۱ الكافي ج ۳ ص ۲۰۹
۱۱۹۸ - الاستبصار ج ۳ ص ۲۲۱ التهذيب ج ۲ ص ۲۲۲ الكافي ج ۳ ص ۲۰۹
۱۱۹۹ - الاستبصار ج ۳ ص ۲۲۱ التهذيب ج ۲ ص ۲۲۲ الكافي ج ۳ ص ۲۰۹

مختصر الفقهاء

تأليف

رئيس المحدثين أبي جعفر الصادق ومحمد بن علي بن

الحسين بن أبي يوسف القمي

المؤلف ٣٨١

الجزء الاول

حقه وعاق عليه سيدنا الحجة

السيد حسن الموسوي الخرسان

مختصر مشرف

شيخ علي الآخوندی

الناشر

دار الكتب الإسلامية

تهران - بازار سلطانی

تلفن ۲۰۴۱۰

للطبعة الخامسة

تمتاز هذه الطبعة عما سبقها بعناية تامة

في التصحيح

الشيخ محمد الاخواني

١٣٩٠ - ١٤٠٠

اہلسنت کا چھوٹا ہر اسلام دشمن کے جھوٹے سے بھی نپاک تر ہے۔

سورۃ السننۃ اشد نجاسة من کل عدو الا سلام

THAN LEFT OVER FOOD OF SUNNI IS MORE POLLUTED THAN
THE LEFT OVER FOOD OF INFIDEL.

من لا يحضره الفتى جلد اول تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن الحسن الرضی اللہ تعالیٰ عنہ (طبع ایران)

۸ فی المیاء وطهرها ونجاستها ج ۱

۹ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله: كل شيء ينجس (۱) فؤره حلال ولما به حلال.

۱۰ — وأقوى أهل الليادية رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا يا رسول الله إن حياتنا هذه نردّها السباع والكلاب والبهائم فقال لهم صلى الله عليه وآله: لها ما أخذت افواهها واسم سائر ذلك.

وإن شرب من الماء دابة أو حمار أو بئ أو شاة أو بقرة أو بصر فلا بأس بأمره والوضوء منه، فإن وقع وزغ في إناث فيه ماء أهرق ذلك الماء، وإن وقع فيه سكب أو شرب منه أهرق الماء وغسل الإناث ثلاث مرات مرة بالتراب ومرة من الماء ثم يصفى، وأما الماء الأجن (۲)، فيجب للتزوة عنه إلا أن يكون لا يوجد فيه، ولا بأس بالوضوء بهاء شرب منه السنور ولا بأس بشربه.

۱۱ — وذلك المصدق عليه السلام: إني لا أمتنع من طعام ملع منه السنور ولا من شراب شرب منه.

ولا يجوز الوضوء بسور اليهودي والنصراني وولد الزنا وللشرك وكل من خالف الإسلام أحد من ذلك سور الناصب، وماء الحمار سبيل سبيل إناث الحارثي إذا كانت لا مائدة.

۱۲ — وقال المصدق عليه السلام: في إناث الذي قبول فيه الدرّاب ونزع (۳) فيه الكلاب وينقل فيه الحبيب أنه إذا كان قد ذكر لم ينجس شيء.

۱۳ — يفرأ جبر وأجره كبير إمام الأكل من يخته فقهه فاقية، والجر بالسكر في الحلب والقتل كمنه لا ضابط.

۱۴ — أجن: أجن: إناث أجن: وأمرنا من داء شرب وقد: غير ولا أنه يضر أبو أجن.

۱۵ — في إناث الكلاب في إناثها.

۱۶ — في إناث الكلاب في إناثها.

۱۷ — في إناث الكلاب في إناثها.

تھوک کے ساتھ استنجا جائز ہے

يجوز الاستنجاء بالريق

EVACUATION WITH SPITTLE IS LAWFUL.

من لا يحضره الفقيه جلد اول تأليف آية الله العظمى محمد بن علي بن الحسين القمي الحلي ۳۳۸ھ (طبع ایران)

ج ۱ فیا پنجس الثوب والجسد ۱۱

فلا یصیب الماء وقد أصاب بشي شيء من البول فأمنحه بالباطل والتبرأ ثم تفرق
بدني فأمسح (۱) وجهي أو بعض جسدي أو يصيب ثوبي، فقال: لا بأس به.

۱۱ — وسأل إبراهيم بن أبي محمود الرضا عليه السلام عن الطلقة والغواش
بعيها البول كيف يصنع وهو ثخين كثير الخشوة؟ فقال: ينسل منه ما ظهر فيه جرم.

۱۲ — وسأل حنبل بن سدير أبا عبد الله عليه السلام فقال إني وبها قلت
فلا أقدر على الماء ويشتد ذلك علي، فقال: إذا قلت وصحت فأمسح ذكرك بريقك
فإن وجدت شيئاً فقال هذا من ذلك.

۱۳ — وسأل عليہ السلام عن امرأة ليس لها إلا قيص وأحد رطلها مولود فيبول
عليها كيف تمسح؟ قال: تمسح القيص في اليوم مرة.

۱۴ — وقيل محمد بن النعمان لأبي عبد الله عليه السلام: أخرج من الخلا، فاستنحي
بماء فيقع ثوبي في ذلك الماء الذي استنحيته به، فقال: لا بأس به وليس عليك شيء.

۱۵ — وقال أبو الحسن موسى بن جعفر عليها السلام: في ملين الكثر أنه لا بأس
به أن يصيب الثوب ثلاثة أيام إلا أن يعلم أنه قد نجسه شيء، بعد النظر فإن أصابه
بعد ثلاثة أيام غسله وإن كان طريةً فليغسله.

۱۶ — وسأل أبو الأثر السداسي أبا عبد الله عليه السلام فقال إني أعالج الدواب
فربما خرجت بالليل وقد بالمت ورائت فتضرب إحداهما بيدها أو برجلها (۲) فيضرب
علي ثوبي، فقال: لا بأس به.

ولا بأس بخره الدجاجة والحمامة لو أصاب الثوب، ولا بأس بخره ما حار وبوله،

(۱) غسوة وج والبطونة (۲) فأمسح (۳) (۱) أن تطاوعة (۲) يدها ورجلها (۳)
۱ - غسوة وج والبطونة (۲) فأمسح (۳) (۱) أن تطاوعة (۲) يدها ورجلها (۳)
۸ - ۱۰۹ - الطهارة ج ۱ ص ۱۰۹ - المکال ج ۱ ص ۱۰۹
- ۱۱۱ - الطهارة ج ۱ ص ۱۰۹ - المکال ج ۱ ص ۱۰۹
- ۱۱۱ - الطهارة ج ۱ ص ۱۰۹
- ۱۱۳ - الطهارة ج ۱ ص ۱۰۹ - المکال ج ۱ ص ۱۰۹
- ۱۱۳ - الطهارة ج ۱ ص ۱۰۹ - المکال ج ۱ ص ۱۰۹

کالا لباس فرعون کا لباس ہے

اللباس الاسود لباس فرعون

THE BLACK DRESS IS THE DRESS OF PHARAOS.

مس ۵ عنہ وبقیہ جلد اول تألیف ابی حنظلہ بن علی بن الحسن الثمینی (تقریباً ۳۸۱ھ) (مطبوعہ ایران)

ج ۱ فیما یصلی فیه وما لا یصلی فیه من الثیاب وجميع الأنواع ۱۶۳

۱۷ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام فیما علم أصحابه لا یلبسوا السواد فإنه لباس

فرعون .

۱۸ — وكان رسول الله صلى الله عليه وآله يكره السواد إلا في ثلاثة للبرية والحف والكساء .

۱۹ — وروى أنه حبط جبرئیل علیه السلام علی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی قباء اسود ومنطقة فیها خنجر فقال صلى الله عليه وآله یا جبرئیل ما هذا الی قال : ذی ولد عک العباس یأخذ ، وبل لولیک من ولد عک العباس یخرج الیی صلى الله عليه وآله الی العباس فقال : یا عم وبل لولدی من ولدک فقال یا رسول الله فأجاب نفسه قال جرى القلم بما فیہ .

۲۰ — وروى اسماعیل بن مسلم عن الصادق علیه السلام أنه قال : أوحى الله عز وجل لی نبی من انبیائه قل للمؤمنین لا یلبسوا لباس اعدائی ، ولا یطعموا مطاعم اعدائی ، ولا یسلکوا مسلك اعدائی فیکونوا اعدائی کأهم اعدائی . فاما لبس السواد لتغیة فلا یثم فیہ .

۲۱ — فقد روي عن حذيفة بن منصور أنه قال : كنت عند أبي عبد الله عليه السلام بالحيرة (۱) فأتاه رسول أبي العباس الخليفة يدعو فعدا بمطر (۲) أحد وجیه اسود والآخر أبيض فلبسه ، ثم قال علیه السلام أما انی لبسه وأنا اعلم أنه لباس أهل النار .

۲۲ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا یصلی الرجل فی یدیه خاتم حدادیہ .

(۱) الحيرة : البلد النهرية جنح السكرة كان يسكنه الذين بنى القدر ومن عاصدة تشادرة .

(۲) المطر : كتبه ما يلبس في المطر يتوقى به .

۸ - ۲۶۲ - الكافي ج ۱ ص ۱۱۲ .

۷۷۱ - التهذيب ج ۱ ص ۲۰۰ الكافي ج ۱ ص ۱۶۲ .

مروج اذان صحیح ہے لعنت ہو مفوضہ پر جنہوں نے اذان میں اَشْهَدُ اَنْ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ کا اضافہ کیا
 اذان العامة صحيح ولعن الله المفوضة حيث زادوا عليه كلمات
 «اشهد ان عليا ولي الله» .

THE AZAN OF THE SUNNIS IS RIGHT AND CURSE.
 THE MUFAWAZAH WHO ADDED ASH-HADO-ANNA ALIYYAN
 WALI ALLA . «اشهد ان عليا ولي الله» IN AZAN

۱۷۱ من «عقود العقب» جلد اول، تالیف ابی جعفر محمد بن علی بن اسمعیل القمی المتوفی ۳۷۵ھ (مخبرین)
 فی الاذان والاقامة وثواب المؤذن ج ۱

۸۹۵ ۳۳ — وسأل معاوية بن وهب أبا عبد الله عليه السلام عن الثوب (۱) الذي
 يكون بين الأذان والاقامة فقال: ما ندريه .

۸۹۶ ۳۴ — وكان علي عليه السلام يقول: لا بأس أن يؤذن الفلام قبل أن يخطب ،
 ولا بأس أن يؤذن المؤذن وهو جنب ولا يتم حتى يتسلط .

۸۹۷ ۳۵ — وردى أبو بكر الحضرمي و كليب الاسدي عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل
 لما الأذان فقال الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر الله أكبر ، أشهد أن لا إله إلا الله ،
 أشهد أن لا إله إلا الله أشهد أن محمداً رسول الله أشهد أن محمداً رسول الله ، حي على الصلاة
 حي على الصلاة ، حي على الفلاح حي على الفلاح ، حي على خير العمل حي على خير العمل
 الله أكبر الله أكبر ، لا إله إلا الله لا إله إلا الله ، والاقامة كذلك ولا بأس
 أن يذلل في صلاة القداء على أثر حي على خير العمل الصلاة خير من النوم مرتين
 فأنفذه .

وقال مصنف هذا الكتاب : هذا هو الاذان الصحيح لا يرا فيه ولا ينقص
 منه والفقهاء (۲) اعلمهم الله قد وضعوا اختياراً وزادوا في الاذان بمحمد وآل محمد خير
 قبيرة مرتين ، وفي بعض رواياتهم بعد أشهد أن محمداً رسول الله ، أشهد أن علياً
 ولي الله مرتين ومنهم من روى بدل ذلك أشهد أن علياً أمير المؤمنين حقاً مرتين ،
 ولا شك في أن علياً ولي الله وأنه أمير المؤمنين حقاً وأن محمداً وآله صلوات الله عليهم

(۱) الثوب : ثوب الشامي ثوباً يرد منته ، والقرآن به قول المؤذن في اذان الصبح : الصلاة
 خير من النوم .

(۲) بقوله : أربعة ثمانية كانت فإن الله خلق آدم خلقاً لله تعالى فهو المخلوق ،
 وتبلي بل فوض ذلك الى علي عليه السلام ، وهم خير الذين يقولون : يفوض أعمال البلاد اليهم .
 كصلاة والغير يوم .

۸ — ۸۹۶ — الاستبصار ج ۱ ص ۲۰۸ تهذيب ج ۱ ص ۶۰۱ .

۸۹۶ — تهذيب ج ۱ ص ۲۶۶ .

۸۹۷ — الاستبصار ج ۱ ص ۲۰۶ تهذيب ج ۱ ص ۶۰۰ .

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

السنائی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت آقا امام محمد باقر علیہ السلام مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالمین ابوبکر محمد بن ابی حمزہ تفسیر حسن صاحب قلم مولانا اسحاق نقوی الازہری

پالی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتد در صد کتب

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ - کراچی ۱۵

۱۹۹۰ء

تقیہ کی اہمیت! حسنہ (نیکی) سے مراد تقیہ ہے یہ (بدی) سے مراد راز افشاں کرنا یعنی تقیہ نہ کرنا
 اہمیت التقیة عند الشيعة . قال الحسنه التقيہ والسینۃ الاذاعۃ .

IMPORTANCE OF TAQIYAH (CONCEALMENT)

دوسو پچیسواں باب

تقیہ

((باب التَّيَقُّيَةِ)) ۲۲۵

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، وَعَنْ غَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْهُمْ مِنْ دُونِ مَا حَبَّروا» (قَالَ : بِمَا سَبَرُوا عَلَى التَّيَقُّيَةِ) وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ الشَّيْئَةَ ، الْحَسَنَةُ التَّيَقُّيَةُ وَالشَّيْئَةُ الْأَذَاعَةُ .

۱۔ کیا ان لوگوں کو دوسرا اجر دیا جائے گا مگر کہنے کے بغیر کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا مگر سے مراد ہے تقیہ پر مبر۔ اور ایک آیت کے متعلق فرماتے ہیں برائی کو نیکی سے فرمایا حسنہ سے مراد ہے تقیہ اور سیئہ (بدی) سے مراد ہے افشاں راز کرنا۔

۲۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَعْجَمِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : يَا أَبَا عُمَرَ إِنَّ يَسْمَةَ أَغْضَاءِ الدِّينِ فِي التَّيَقُّيَةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَيَقُّيَةَ لَهُ وَالْتَّيَقُّيَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي الشُّبُهَةِ وَالْمَسْجِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ تقیہ میں تو سب حصہ دین ہے جو وقت ضرورت تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں اور تقیہ پر مشتمل ہے۔ سوائے نیمہ زہر کو شراب اور موزوں پر مشتمل ہے۔
 نیمہ زہر اور موزوں پر مشتمل کا استنہاد اس لئے کیا ہے کہ مخالفین ان چیزوں پر مجبور نہیں کرتے
 توضیح ۱۔ ہذا بلا تقیہ ان کو ترک کرے۔

۳۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : التَّيَقُّيَةُ دِينٌ دِينُ اللَّهِ ، فَلَمْ يَكُنْ مِنْ دِينِ اللَّهِ ، إِي وَابْنُ اللَّهِ مِنْ دِينِ اللَّهِ لَقَدْ قَالَ يُوسُفُ ؑ : «وَأَيْتُهَا الْعِصْرُ إِنَّكُمْ إِسْرَافُونَ» ، وَاللَّهُ مَا كَانُوا إِسْرَافًا قَوْمًا شَبَّاهُ لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ؑ : «إِنِّي سَأَعِيذُكُمْ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْمٍ» .

نزهة الثالث
الأَنْوارُ النِّعمانيَّةُ
تأليف

العلامة الجليل المجدِّ الميرزا السَّيِّدُ نَعْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَوْسَوِيَّ الخِزَّانِيُّ
المؤلف سنة ١١١٢

بِنَقْدِ

الحاج سَيِّدُ هَارِيَّ بِي هاشمي
مؤلف المجلد الجامع

ایران

الحاج محمد باقر کاتبی حقیقت
مؤلف شیخ کخانه

تبریز

مطبعة «شرك چاپ»

سنی مفتی جو بھی مسئلہ بتائے اس کے الٹ کرنا ہی شیعہ مذہب ہے اذا خبر مفتی اہل السنة ای مسئلہ فالواجب مخالفتها هو مذهب الشيعة

TO ACT OPPOSITE AGAINST SUNNI BELIEFS IS SHIAH RELIGION.

الانوار الثمانيہ جلد سوم تالیف آیت اللہ العظمیٰ الخراسانی (طبع ایران)

۳۴

تورونی تحریر محمد رضا الخراسانی

۳۵

وقوله **الْمَجْمُوع** عليه من أصحاحك الظاهر ان المراد بهذا الاجماع الاتفاق في نقل الرواية لا الاتفاق في المتن كما ذهب اليه جماعة من الاصحاب بقرينة ما سألنا، ولأن الكلام انما هي في تمارس الروايات وترجيحها لا في تمارس الاقوال

وقوله **الْمَجْمُوع** وشبهات بين ذلك الظاهر ان المراد بالثبوتات هنا ما اورد فيهِ الدليلان من غير اعتناء الى الترحيح بينهما كما يقع كثيرا في كتب الحديث، وقوله **الْمَجْمُوع** ما خالف العامة فيه الرضا متا لرب فيه حتى انه روى ان رجلا من اهل الاموال كتب اليه **عَلَيْهِ السَّلَام** وهو في المدينة انه يريد ان يشكل علينا الحكم في المسئلة التي يحتاج اليها ولا تصل الايدي اليك في كل وقت فماذا اصنع؟ فكشبه اليه **عَلَيْهِ السَّلَام** اذا كان الحال على ما ذكرت فأت القاضى بالبدل عن تلك المسئلة، فما قال لك فخذ بخلافه فان التبر (العق ح) في خلافهم

في الحقيقة حياة من تشخيص الموضوعات ولذا يحتاج الى ملكة و فريضة و عقيدة فذة وذكاء وحدة فطن وسرعة في الحاضر اكثر مما تحتاجه الفتوى وامتصاص الاحكام الكتبية بكثير ولو تصدى له غير العاقل لبرية النظر والاستنباط وغير الواجد للملكة الاجتهاد مع اجتناع سائر الشرائط اللازمة فيه كما حصل في معمله كان ضروره اعظم من نفسه وغطاؤه اكثر من سوايه واما تصدى غير المجتهد لبدول الذي له اعلية الفتوى فهو عند الامامة من اعظم العورات ولا كبر الكبار الوقتية بل هو على حد الكفر بالث تعالى فان الحكومة بين الناس والتمدى اولاية القضاء بينهم عند الامامية نياية عن صاحب الرسالة والامامة ومرتبة من الرئاسة العامة وغلاة الله في الارضين قال تعالى: (يا داود انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالعدل) قال امير المؤمنين (ع)؟ يا شريح قد جلست مجلسا لاجلنا الانبيى اوصى نبي او شقى

فكيف يدعى الاسلام من يتصدى للقضاء في هذه المحاكم الرسمية (العدلية) وهو لم يتعلم الا لغة يسيرة من علم الحنفون والله شهادة وسية لنفسه من يشق هذه المدارس الرسمية العائدة للفضائل كلها من دون احراف مرتبة الاجتهاد ومن غير حصول ملكة الاستنباط له بل يحكم على ما يريد و يتل ما يشاء ولذا ضاعت الطروق وشاع الظلم و اوتنع العدل والامة الا برابة حياى سكادى وليس سببه ذلك الا الامة انفسهم فانهم اموات في صوة الاحياء والى الله المشكى

الأفكار النعمانية

تأليف

العلامة الجليل المجدد الميرزا السيد نعم الله الموسوي الخراساني

المؤلف سنة ١١١٢

بتفقيده

الحاج محمد باقر كاشي حقيقت

الحاج سيد هادي تبي فائيد

شارع تربيت

سوق المجدد الجامع

تبريز

ايران

مطبعة «شركت چاپ»

علمائے امامیہ کے اجتماع کے مطابق سنی یہودی نصرانی مجوسی سے زیادہ شرے اور بیشک نجس کافر ہیں

الناصر (اهل النسبة) شر من اليهودی والنصرانی والمجوسی

وانه كافر نجس باجماع علماء الامامية .

ACCORDING TO THE UNANIMOUS CONSENT OF THE IMMAMIA SCHOLARS THE SUNNIES ARE MORE FILTHY AND MORE VICIOUS THAN JEWS, CHRISTIANS AND ZOROASTRIANS.

الانصار الامامية جلد دوم تألیف آیت اللہ العظمیٰ الخراسانی (طبع ایران)

۲۵

ظاہر فی احوال المرفیة والنوامیس

۳۰۶

لبس العنق وأكل الجش علی من يعرف من نفسه النجاسة والمجبوحات (۱) النفس فيكون ذلك المأكل والملبس سوفا تنجسهما وتدخلها الى موافاة الأخيار وامتنان عرف من نفسه عكس هذا فيكون الأدنى له استعمال نعم الله عليه من الملابس والملات ونحوها؛ فإني حالات النفس عينية فهي كحمار السوء إن جاع نقي وإن شبع زقذفان أردت أن تعرفها فانظرها وقت إرادتها شهوتها فانك لو توسلت إليها بالأنبياء والمرسلين وعرضت عليها الجنة والنار، وقلت لها هذه الجنة إن تركت هذا الذنب فهي بهذا ذلك وإن فعلتها فأتت من الداخلين الى هذه النار كانت حريصة على الاتيان بذلك الذنب وتركت كل تلك الوسائل، ولو كانت جارية (عز) عوضتها عن (علي ح) تلك الوسائل وغفرا من غيب الشيعر أظنت عن ذلك الذنب ورضيت بذلك الرقيق، فانظر كيف صار عندها ريف الشيعر أحسن من وسيلة الأنبياء والجنة والنار والعرب والعين، ما هذا إلا نجس عجب وأمر غريب

ولمّا الناس وأحواله وأحكامه فهو عقابهم بيان أمرين الأول في بيان معنى الناصب الذي ورد في الأخبار أنه نجس وأنه شر من اليهودي والنصراني والمجوسي وأنه كافر نجس باجماع علماء الإمامية رضوان الله عليهم إن الذي ذهب اليه أكثر الأصحاب هو أن المراد به من نسب البداية إلى بيت محمد شريكه وظاهر بعضهم كذا هو الموجب من الخواص: بعض عاروا الشهداء في الأحكام من باب الظاهر والعبادة والكفر والإيمان بجواز التكاح وعنده على الناصب بهذا المعنى

وقد تضمن شيخنا الشهيد الثاني قدس الله روحه من الإطلاخ على غرائب الأخبار فذهب الى أن الناصب هو الذي نسب العدواة لشعبة أهل البيت عليهم السلام وظاهر بالرفع فيهم؛ كما هو حال أكثر المخالفين إتاقى هذه الأتصار في كل الأمصار وعلى

(۱) صحيح ج، جامع باحوا وجموحا المرس: تطلب على واكبه وذهب به لا يمشي (استعصى فهو جامع باللفظ) وأمدك تكروا شؤك جمع هو جمع منه جمعت البراءة وجرها فأنكرت ووافرت بينها الى أهلها

وَيُحْيِي اللَّهُ الْحَيَاتِ وَلَوْ كَرِهَ الْخَافُونَ

الحمد لله الذي هدانا لهذا كنا كنا في ضلال مبين

تحقيق المتبين

امرد و توجیه

حق النفس

از تصنیفات عالیجناب مستطاب ملا محمد باقر مجلسی اعلیٰ مرتبہ

ب. توجیه

جناب مولوی سید مجتبیٰ حسین صاحب مہم ہاشمی

بجس انتظام استقرار نام مولوی غلام عباس منیر انامیہ بنزل ایکٹ لائبریری

بانتظام مولوی سید محمد علی صاحب مہم ہاشمی

The background of the entire page is a complex, abstract pattern of numerous fine, radiating lines that create a sense of depth and movement, resembling a stylized sunburst or a microscopic view of a crystal structure. The lines are in various shades of gray, creating a textured, almost three-dimensional effect.

حق یقین

از ادبیات
عالم رمانی مرحوم آغا محمد قزوینی

سنی (ناسبی) کہتے سے بدتر ہے اور ولد الزنا سے بدتر ہے
النَّاصِبِيُّ أَسْوَأُ مِنَ الْكَلْبِ وَأَسْوَأُ مِنْ وَلَدِ الزَّانَا

A NASABI (SUNNI) IS WORSE THAN ILLEGITIMATE AND A DOG.

حق الیقین جلد اول 'دوم' تالیف عالم ربانی علامہ محمد باقر عظیمی مدظلہ العالی ()
() حق الیقین ()

این دین باشد آنرا داند مگر نادری مثل کبک که تازه مسلمان شده باشد و هنوز نزد او
شروری نشده باشد مانند نماز و روزه و مایه مبارک رمضان و حج و زکوة و امثال اینها کبک
ترک اینها کند کافر نیست و کسیکه ترک اینها را حلال داند کافر است و مستحق قتل است و
میچنین اگر فعلی از او صادر شود که مستثنی است از استغفار بدین یا مخرجی است یا باشد عمدی آنکه
عمداً مدح میجوید یا بدو زند یا در قاضی و ادوات اندازد یا لکدر آن بنزد یا احتمالی یا مایل که یا
یکی از اینها را بدو بدست یا بگویند که متضمن استغفار باشد خواه در نظم و خواص
در تر یا کتب مطبوعه یا خراب کند و بجهت یا بعد از آن بول کند یا غلط و همچنین نسبت
بر دشمنان مقدسه حضرت رسول الله استغفانی کند بول یا بفعل یا بر تشریف حقین
و استغفانی کند قولاً یا فعلاً مثل آنکه الباذیه بآن استغفار نماید یا نسبت بکتب حدیث
شیعه استغفار کند و بعضی کتب فقه شیعه را نیز چنین بماند یا یکی از عبادات کفر و شروری
دین است استغفار و استغفانی نماید یا بت یا غیر بت را مبرود خود قرار دهد و آنرا بقصد عبادت
سجده کند یا شمار کما در آنکه متضمن اظهار کفر باشد ظاهر گرداند مثل آنکه دوازده بار باین
قصد یا پیشانی خود را بر دشمن خود زد کند یا بشمار اظهار شمار ایشان و بعضی دیگر که دشمن
شرور بت دین مذکور خواهد شد انشاء الله و اما غیر شیعه امامیه از زیدیه و سنیان و نصیبیه
و اقبیه و کسانی که دوازده و سایر فرق مخالفین اگر انگار یکی از شروریات دین اسلام کند
آنرا نیز کافر و نجس و مخلد و چنین اند مانند خوارج که بر امام زمان خروج کرده اند و ما را
نسبت باقیم بگویند مانند خار چنان عدل یا غلات که اندک خدا دادند یا بهتر از پیغمبر دادند
یا گویند خدا در ایشان حلول کرده است یا ایشان را خالق عالم دادند بنابر بعضی از احادیث
و نواسیب که عبادات یا بعضی از ایشان داشته باشند زیرا که وجوب محبت ایشان
شروری دین اسلام است و از حضرت صادق علیه السلام منقولست که فصل مکن در جائیکه در آن
جمع میشود غسل حمام زیرا که در آن غسل و وضو میباشد و غسل ناصبی میباشد و آن
بدتر است از وضو بدتر است که حق تعالی خلق بدتر از سنگ یا فلز بدست و ناصبی نزد خدا
خوار تر است از سنگ و مجسمه که خدا را جسم بپوشاند از یلوریا بصورت پسر ساه میدانند
ایشان نیز کافر و مغلط در آفتند و در غیر اینها از فرقه مخالفان دو قسمند (اول) متمسکی چندند
که محبت بر ایشان تمام شده است و علم بطلان مذنب خود نیز دارند و از برای نصب و
اغراض دنیویه انگار حق مینمایند یا باعتبار متابعت آباء و اسلاف بدین باطل قائل شده اند و
قوت تمیز میان حق و باطل ندارند و خود را از اغراض باطله خالی نمی کنند که حق بر ایشان

شیعه کے علاوہ تمام طبقے جہنمی ہیں

جميع الناس اهل جهنم الا الشيعة

EXCEPT SHIA S ALL THE PEOPLE BELONGS TO HELL.

فقہ الفریقین: تالیف علامہ باقر مجلسی (قدس سرہ)

(۵۳۷)

سازمانی پیمانہ اسلام و کفر و ارتداد

()

بر گردانیدن انگشت از انگشت با انگشت و شمر: ایمان آہا است کہ از برای انبیاء و اوصیاء وارد شدہ است از درجات کمال و قرب نزد خدا و شفاعت کبری و الہامات حق تعالی و مرانی کہ عقل از اذن اللہ آہا قاصر است (چہارم) بعض عقاید حقہ است بدون اعمال مطلقاً و ثمرہ ای کہ بر آن مشرب بشود درد نیامان یافتن است دو جہان و مال و فری از گشت شدن و اخذ اموال و اسیر شدن و اعانت و مدانت مگر آنکہ فعلی از او صادر شود کہ مستحق گشتن باشد یا سنگداری کردن یا تعزیر کرد و در آخرت آنکہ اعمالش صحیح است فی الجملہ کو ہر جہان قبول رسد و اور از عذاب عجات دہد کو مستحق ثواب باشد یا باشد فی الجملہ اما مستحق درجات عالیہ نباشد و مخلد در جہنم نباشد و بنابر یک قول مطلقاً داخل جہنم نشود گوہر بر رخ و قیامت عقوبت ہا بر او وارد شود بنابر خلاف قولین اما الیہ مخلد در جہنم نباشد و مستحق عفو و شفاعت باشد در قیامت و اکثر متکلمین اعلیہ ایمان و بر این معنی اسلاف کردہ اند یا باقر و ظاہری یا بشرط عدم انکار از وی عناد چنانچہ دانستی در ضمن نقل اقوال و برہر تقدیر مشروط است بآنکہ قتلی کہ موجب ارتداد و لو باشد از او صادر نشود چنانکہ مذکور شد و ہر کبری کہ مقابل این ایست داخل جہنم جمیع فرق را باہم مذاہب باطلہ از کفار و منافقین و مشرکین و سلبان و سایر فرق شیعہ از زیدیہ و طالعہ و واقفہ و گیسائیہ و ناوسیہ و ہر کہ غیر شیعہ اثنا عشر بہ است زیرا کہ ایشان مخلد در جہنم اند چنانچہ سابقاً مذکور شد (پانجم) آنستکہ تکلم بہ شہادتین میکند و انکار امری کہ شریعت دین اسلام است ظاہر آنکند و فعلیکہ مستلزم استخفاف بدین اسلام باشد از او صادر نشود و اگر چہ در دل اعتقاد یا بیاندانند باشد و ہر چند اعتقاد بہیہ ائمہ عداوتہ باشد و انکار آہم نکند و ثمرہ این ایمان بنابر مشہور آنستکہ جان و مالش محفوظ باشد و اورا نکاح توان کرد و مستحق میراث مسلمانان باشد و سایر احکام ظاہر مسلمانان جاری باشد بنابر مشہور اما در آخرت هیچ بہرہ ای ندارد و هیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سایر کفار است بلکہ از بعضی از آنہا بدتر است و منافقان نیز در این ایمان داخلند و باین وجہ جمیع میان جمیع آیات و اخبار میتوان شد و در ہر مقام مناسب آن مقام بر یکی از آن معانی محصول خواہد شد .

وجہ دوم آنستکہ ایمان عبارت از اصل عقاید حقہ باشد اما مشروط باشد باعمال و باین وجہ جمیع میان بعضی از آیات و اخبار میتوان شد اما بدون انضمام با وجہ اول چندان فائدہ نمی بخشد .

وجہ سیم آنستکہ ایمان بعض عقاید حقہ باشد و آنچه در اخبار وارد شدہ است کہ

حَلِیَّةُ الْمُتَّقِیْنَ

از تألیفات

عالمِ ربّانی

مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبِیْبٍ

در محاسن آداب و معامد اخلاق و دستورات شرع مطهر نبوی

با انضمام دو کتاب مجمع المعارف و حسنیه

با تصحیح کامل

چاپ است

حق چاپ و نقل از این نسخه عکسی محفوظ و مخصوص است به

کتابفروشی اسلامیّه

خیابان پانزده خرداد شرقی تلفن - ۵۲۱۹۶۶

چاپ است اسلام

سیاه لباس اهل جہنم کا ہے

اللباس الاسود لاهل النار

BLACK DRESS IS AN INDICATION OF THOSE WHO DOOMED TO HELL

پیش کشی کیف نام بانی امام (ترجمی طبع ایران)

در بیان آداب جامہ پوشیدن

(۸)

رفت حضرت رسول ﷺ قادمہ داخل فرمود کہ شوہر خود علی را بطلب پس چون حاضر شدند حضرت امیر المؤمنین علیؑ را در جانب راست نشاندید و دستش را گرفت و بر دامن خود گذاشت و حضرت فاطمہ را در جانب چپ نشاندید و دستش را گرفت و بر دامن خود گذاشت پس فرمود کہ میخواہد شمارا خبر دهم بآنچہ جبرئیل مرا بآن خبر داد گفت بلی یا رسول اللہ فرمود کہ جبرئیل گفت کہ در قیامت من در جانب راست عرش خواہم بود و خدای تعالی ذو جامہ بہن پوشانیدی سبز و دیگری سرخ برنگ گل و تو باغلی در جانب راست عرش باشی و در جامہ چنین در تو پوشانند پس دای عرش کرد کہ مردم رنگ سرخ چنین را مکروه میدانند حضرت فرمود کہ چون خدا حضرت عیسی را بآسمان برد در جامہ چنین بر او پوشانید و پسند معتبر از حضرت امیر المؤمنین متقولست کہ شخصی از حضرت صادقؑ پرسید کہ در کلام سیاه نماز یکم فرمود کہ در آن نماز ممکن کہ لباس اہل جہنم است و از حضرت رسول متقولست کہ مکروه است سیاه مگر در حد چیز دموئے و حمامہ و عبا .

در بعضی از آداب جامہ پوشیدن جامہ های دراز پوشیدن و آستین جامہ فصل پنجم را دراز کردن و جامہ را از روی تکبر بر روی خاک کشیدن مکروه و مضموم است دراز حضرت امام جعفر صادقؑ متقولست کہ حضرت امیر المؤمنین علیؑ رفت بازار و سه جامہ برای خود خرید یک اشرفی پیرا من را تا نزدیک بندیا و انگ و اناجیمه ساق و رد را از پیش تا پستان و از عقب تا پائین نرا از کمر پس دست بآسمان برداشت و پیوستہ حمد الہی میخواند بر این نعمت تا بخانہ بازگشت و حضرت صادق فرمود کہ جامہ آنچه از غوزک پا میگردد در آتش جہنم است و از حضرت امام موسی کاظمؑ متقولست کہ حق تعالی بہ تعبیرش فرمود کہ و کلبا یک و طہیر کہ ترجمہ لغزش آستیکہ جامہ های خود را پس پاک گردان حضرت فرمود کہ جامہ های آن حضرت پاک بود ولیکن مراد الہی آنست کہ جامہ را کو تہ کن کہ آلودہ نشود و روایت دیگر یعنی بردار کہ بہ زمین کشیدہ نشود و در روایت حسن از حضرت باقرؑ متقولست کہ حضرت رسول ﷺ شخصی را وصیت فرمود زمینار کہ پیرا من و از او خود را باندہ مباویز کہ این از تکبر است و خدا تکبر را دوست نمیدارد و در حدیث معتبر منقولست کہ حضرت امیر المؤمنین چون پیرا من می پوشیدند آستین را میکشیدند آنچہ از سرانگشتان میگذاشت میبردند و حضرت رسول ﷺ با او چیز فرمود کہ سر کہ از روی تکبر جامہ اش را بہ زمین کشد حق تعالی در قیامت نظر رحمت با او فرماید و از او مرد تا نصف ساق است و تا بند پا ہم جایز است و زیادہ در آنش است .

عورت کی فرج کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں

لا جناح تثقیل فرج المرأة

TO KISS VIGINA IS A NORMAL PRACTICE.

پیر المصنف تالیف عالم ربانی علامہ محمد تقی عثمانی (رحمہ اللہ)

(۷۸)

در بیان آداب زنان و مجامعت

کہو باشد و در روایات دیگر از آن حضرت منہ است که با کی نیست نگاه کہ دن ہرج در وقت جماع و در چندین حدیث معتبر وارد شدہ است کہ مرد وزن در حالتی کہ خضاب بختا و غیر آن بستہ باشد جماع نکنند و از حضرت امام موسی علیہ السلام پرسیدند کہ اگر در حالت جماع جامہ از روی مرد وزن دور شود چیست فرمود با کی نیست باز پرسیدند اگر کسی فرج زنا پرستد چون است فرمود با کی نیست و از حضرت صادق علیہ السلام پرسیدند کہ اگر کسی زن خود را عریان کند و باو نظر کند چیست فرمود کہ مگر لذت از این بہتر میباشد و پرسیدند کہ اگر بدست وانگشت با فرج زن و کنیز خود بازی کند چیست فرمود با کی نیست اما بغیر اجزای بدن خود چیزی دیگر در آنجا نگیرد و پرسیدند کہ آیا میتواند در میان آب جماع بکند فرمود با کی نیست و در حدیث صحیح از حضرت امام رضا علیہ السلام پرسیدند از جماع کردن در حمام فرمود با کی نیست و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ مرد با زن و کنیز خود جماع نکند در خانہای کہ مقل باشد کہ آن مقل زن ناکا میشود یا فرزندیکہ از ایشان بہرست زن ناکا باشد و از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم متوالست کہ فرمود بھن آن خداوندی کہ چنانہ در قبضہ قدرت اوست اگر شخصی با زن خود جماع کند و در آن خانہ شخصی بیدار باشد کہ ایشان ببیند یا سخن و نفس ایشان را بشنود فرزندیکہ از ایشان بیم دسد رشکار نباشد و زن ناکار باشد و چون حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ارادہ مقاربت زنان مینمودند خدمتکارانرا دور می کردند و در خانہای بستند پردہ ہارا می انداختند و از حضرت صادق علیہ السلام متوالست کہ کسی با کنیزی جماع کند و خواہد کہ با کنیز دیگر پیش از غسل جماع کند و شوہارزد و در حدیث صحیح وارد شدہ است کہ با کی نیست با کنیز ولی کند در خانہ دیگری باشد کہ بیندوشود و مشوہ میان علماء آنست کہ با کی نیست کہ مرد در میان دو کنیز خود بخوابد امام کردہ است کہ در میان وزن آزاد بخوابد و در حدیث موثق از حضرت صادق علیہ السلام متوالست کہ با کی نیست مرد میان دو کنیز و دو آزاد بخوابد و فرمودہ کراہت دارد مرد در قبیلہ جماع کند و در حدیث دیگر از آن حضرت پرسید کہ آیا مرد در میان جماع میتواند کرد فرمودند کہ نہ و در قبیلہ و نہ در قبیلہ جماع نکند و در کشتی جماع نکند و حضرت امام موسی علیہ السلام فرمود دوست نمیدارم کسیکہ در سفر آب نیابد برای غسل کردن جماع کند مگر آنکہ خوف ضرری داشته باشد یا خود در بعضی از علماء قایل بہ حرمت شدہ اند و حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہی فرمود از آنکہ کسیکہ محتمل شدہ باشد پیش از آنکہ غسل کند جماع کند و فرمود اگر بکند و فرزندیکہ بہرست دیوانہ باشد ملاحت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیہ السلام فرمود مکررہ است جنب شدن دو تیکہ از آداب طالع

الجزء الثاني

كشف الغم في معرفة الأئمّة

تأليف:

العلامة المحقق أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الأربلي

وعاونه عليهما الفاضل المحقق الحاج السيّد هاشم الرضوي

اهتمّ بطبعه الوالد المرحوم الحاج السيّد علي هاشمي دام ظلّه

الناشر:

مكتب نبي هاشم

تبريز - سور المسجد الجامع

سنة ١٣٨١ هـ ق

المطبعة العلمية - قم

تمام ناصبی (سنی) جنمی ہیں

جميع النواصب (اهل السنة) اهل النار .

ALL NASABI ARE DESTINED TO HELL.

کشف السمیت فی معرفت الانبیاء جلد دوم کالیف النبی الحسن علی بن موسی بن ابی النضر (علیہ السلام) (طبع ایران)

صفحہ ۳۴۰

فی سورة القائم

ج ۴

مہدیاً لانہ یرہدی الی أمر مضطروب عنہ ، وسمی بالقائم لقیامہ بالعق .
و روی عبد اللہ بن المغیرہ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : اذا قام القائم من آل محمد علیہم السلام أقام خمساً من قریش ، فضرب أعناقہم ، ثم أقام خمساً أخرى حتی یفعل ذلک ست مرات ، قلت : و یبلغ عدد هؤلاء هذا ؟ قال : نعم منهم و من ہوالیہم .

و روی أبو بصیر قال : قال أبو عبد اللہ علیہ السلام : اذا قام القائم ہدم المسجد الحرام حتی یردہ الی أساسہ ؛ وحوّل المقام الی الموضع الذی کان فیہ ، و قطع أیدی بنی شیبہ (۱) وعلقہا بالکعبۃ ، و کتب علیہا : هؤلاء سراق الکعبۃ .

و روی عن أبی الجارود عن أبی جعفر علیہ السلام فی حدیث طویل أنہ اذا قام القائم فیخرج ہنہا بضعة عشر ألف نفس ، یدعون البثریۃ ، علیہم السلاح فیکاولونہ ؛ ارجع من حیث حیث فلا حاجة بنا الی بنی فاطمۃ ، فیضع علیہم السیف حتی یأتی علی آخرہم ، ثم یدخل الکوفۃ فیقتل بہا کل منافق مرتاب ، و یدم قصورہا ، و یقتل مقاتلتہا حتی یرضی اللہ عزوجل .

و روی أبو خدیجۃ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام أنہ قال : اذا قام القائم علیہ السلام جاء بامر جدید ، کما ہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہدو الاسلام الی امر جدید .

و روی علی بن عقبۃ عن أبی عبد اللہ علیہ السلام قال : اذا قام القائم علیہ السلام حکم بالعدل وارتفع فی ایامہ الجور ، وامن بہ السبل ، و أخرجت الارض یرکاتہا وودہ کل حق الی أهلہ ، ولم یبق أهل دین حتی یظہروا الاسلام و یعترفوا بالایمان أمامہ ، ثم کثر من اللہ عزوجل یقول : و لہ أسلم من فی السموات و الارض طوعاً و کرہاً ، والیہ یرجعون (۲)
و حکم فی الناس حکم داود و حکم یحییٰ بنی اللہ علیہم ، فمحدثہ تظہر الارض کنوزہا و تبدی یرکاتہا ، فلا یجد الرجل منکم یومئذ موضعاً لصدقہ ولا لبسرہ ، لشمول الغنی جمیع المؤمنین ، ثم قال : ان دولتنا آخر الدول ، ولم یبق أهل بیت لہم حولۃ الا ملکوا قبلنا

(۱) قبیلۃ مروجۃ و عنہم مفتاح الکعبۃ من زمن الجاہلیۃ الی قیام الحجۃ (ع)

(۲) آل عمران : ۸۳ .

جای گزافری

جای خاندان اسیر امینه

بسم الله الرحمن الرحیم
یا نبی و یا مهدی

زای المَعَارِی

تالیف

علامه محمد باقر مجلسی
و سیّد القاضی حاج اسمعیل کاشانی
فرزند ابرو حوّا سیّد کاشانی مؤسّر

تکالیف و تالیفات سیّد

تبرکات حیاتیات و غیره

تلف ۲۱۹۶

محرّم الحرام

۱۳۷۱

فی قیام و نفل بیان نهج علی مؤلف
(تهران)

مکتوب بنی نفیری اسلاطین
(جایاب و نهج علی)

کرامت زما

عورت کے ساتھ غیر فطری فعل جائز ہے

اباحۃ ایتان النساء فی اعجاز ہن

UN NATURAL SEXUAL PRACTICE WITH WOMAN IS LAWFUL

زاد العار آلیف علامہ محمد باقر کمالی طبع (ایران ۱۳۷۴ھ)

در بیان آداب زانی و مجامعت

(۷۰)

اخلاصاً او حدافیتہ و صلی اللہ علی سید یرینہ و الاصفیاء من عترتہ اما بعد فقد کان من فضل اللہ علی الانام ان اعانناہم بالاحلال عن الحرام فقال سبحانه و انکحوا الایامی منکم و الصالحین من عبادکم و امالکم ان یتکونوا ففرآء یقننہم اللہ من فضلہ و اللہ واسع علیم و سایر خطبہای مولانی جہ کتب و سوسلہ مذکور است و این رسالہ گنجایش ذکر آتہا را ندارد و در باب صیغۃ نکاح رسالہ جدائی تألیف کردہ ام

فصل چہارم

در بیان آداب زانی و مجامعت ہمانکہ زانی کردن در وقتی کہ ماء در جرح عقرب باشد یا تحت الشعاع باشد مکروہ است و جماع کردن در فرج زن در وقتی کہ حاجی باشد یا باخون نفاس باشد حرام است و از ما بین ناف تا زانو از ایشان تمتع برہن مکروہ است و بعد از پاک شدن پیش از غسل کردن جماع زانی بعضی حرام میدانند و احوط اجتناب است مگر آنکہ ضرورتی باشد پس امر کند زن را کہ فرج را بشوید و با او مقاربت کند و زن مستحاضہ اگر غسل و سایر امہالیکہ او را میباید کرد بعد آورد باو جماع میتوان کرد و در ولی دیر زن خلافت بعضی حرام میدانند و اکثر علماء مکروہ میدانند و احوط اجتناب است و بہتر آنست بازن خود کہ جماع کند و آزاد باشد منی خود را بیرون فرج فریزد و بعضی علماء حرام میدانند و برخاست زن و در کتیز باکی نیست و از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ نباید مرد را دخول کردن بزنی خود و در شب چہار شنبہ و حضرت امام موسی علیہ السلام فرمود کہ ہر کہ جماع کند بازن خود در تحت اشعاع پس یا خود قرار دہد افتادن فرزند را از شکم پیش از آنکہ تمام شود و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ جماع ممکن در اول ماء و میان ماء و آخر ماء کہ باعث این میشود کہ فرزند سہل شود و زردیست کہ اگر فرزندی بہم رسد دیوانہ باشد یا صرع داشته باشد نمی بینی کسی را کہ صرع می گیرد اکثر آنست کہ یا در اول مادیاور آخر ماء میباشد و حضرت رسول (ص) فرمود کہ ہر کہ جماع کند بازن خود در حیض پس فرزندیکہ بہم رسد مبتلا شود بخورہ یا بیبسی پس ملامت نکند مگر خود را و حضرت صادق علیہ السلام فرمود کہ دشمن ما اہلبیت است مگر کسیکہ ولد از زنا یا مادرش در حیض باو حاملہ شدہ باشد و در چندین حدیث معتبر از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقول است کہ چون کسی خواہد بازن خود جماع کند بروش و رغان نژد او نرود بلکہ اول باو دست بازی و خوشطبعی بکند و بعد از آن جماع بکند و در حدیث صحیح از حضرت صادق علیہ السلام منقول است کہ در وقت جماع سخن مگوئید کہ ہم آنست فرزندی کہ ہم رسد لال باشد و در آنوقت نظر بفرج زن مکنید کہ ہم آنست فرزندی کہ ہم رسد

الاحتجاج

تأليف
أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي
من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات
السيد محمد باقر الموسوي الخراساني

الجزء الأول

(باني مذهب شيعة) عبد الله ابن سبا يهودي تھا

(مؤسس مذهب الشيعة) عبد الله ابن سبا كان يهوديا

ABDULLAH - IBN - SABAH (FOUNDER OF SHIA RELIGION) WAS JEW.

الاحسان ابيدري جلد اول تأليف ابني مسعود احمري علي ابني غالب اعزى المئتي قرن سادس (طبع نجف)

عبد الله بن سبا ١٠١

رسول الله وكان الذي يكذب عليه ويعمل في تكذيب صدقه ويفترى على الله الكذب عبد الله بن سبا .

الكشي : وذكر بعض أهل العلم ان عبد الله بن سبا كان يهوديا فأسلم ووالى عليا عليه السلام . وكان يقول وهو على يهوديته في يوشع بن نون وصي موسى بالغلو فقال في اسلامه بعد وفات رسول الله صلى الله عليه وآله في علي عليه السلام مثل ذلك . وكان أول من أشهر بالقول بفرص امامة علي وأظهر البراءة من أعدائه وكاشف مخالفيه وكفرهم ، فمن هنا قال من خالف الشيعة ان أصل التشيع والرفض مأخوذ من اليهودية .

في السبعين رجلا من الزط الذين ادعوا الزبونية في

أمير المؤمنين عليه السلام

حدثني الحسين بن الحسن بن بندار القمي قال : حدثني سعد بن عبد الله ابن أبي خاف القمي قال : حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى وعبد الله بن محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن مسعم بن عبد الملك ابني سيار عن رجل عن أبي جعفر عليه السلام قال : ان عليا عليه السلام لما فرغ من قتال أهل البصرة أتاه سبعون رجلا من الزط (١) فسلموا عليه واكلوه بلسانهم فرد عليهم بلسانهم وقال لهم : اني لست كما قلتم انما عبد الله مخلوق . قال : فأبوا عليه وقالوا له : أنت أنت هو فقال لهم : لئن لم ترجعوا عما قلتم في وتوبوا الى الله تعالى لأقتلكم . قال : فأبوا أن يرجعوا أو يتوبوا ، فأمر أن يحفر لهم آبارا لحفرت ثم خرق بعضها الى بعض ثم فرقهم فيها ثم طم رؤسها ثم ألحب النار في بئر منها ليس فيها أحد فدخل البهتان عليهم فأتوا .

(١) الزط بضم الزاي وتشديد الطاء : جنس من السودان والمنفود .

دشمنان علیؑ مژدہ باد

شیعان علیؑ زندہ باد

یا علیؑ مدد

حقیقہ

حقیقہ

در
جواب

اس سالہ میں تمام علما اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو ان کے خلاف بھڑکانے پر ہی گزار نہ کریں۔

نوٹ: اس سے کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں

از قلم حقیقت رستم

خادمِ مذہبِ شیعہ و کمالِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

انتہائی لچر اور ہوسہ تحریر! اہل تشیع اور تبلیغی جماعت عبارۃ واہیۃ . الشیعة وجماعة التبلیغ .

INDECENT AND VULGAR BOOK "AHLE TASHI AND TABLIGHI JAMAT"
"WRITTEN BY SHIA AUTHOR."

مفت ضیفہ در جواب مفتہ جعفریہ تالیف خادم مذہب شیعہ علامہ غلام حسین نعمانی ایچ بلاک مال ٹاکن لاہور

۲۴۶

انفرد سے لیتے ہیں گریباہر نہیں آتی تو اسکو ادنیٰ کا پتہ اب پلا یا مانے شتا
ہوگی۔ بھول میرا صاحب اگر ادنیٰ کا پتہ اب نہ سے تو اپنا پلاوے
فردیو بند کی بستر بند تبلیغی جماعت کے لئے ہدایات کہ انہی

عام مہوہوگی کیسے انہی بیوی کو کوئی دوسرا دیوبندی استعمال نہ کرے

۱۔ اہل سنت کی بہت بڑی کتاب الفکر صفحہ ۱۳۱۔ باب ۳۰۔ سوگند بیوی

قرنہ وہ کوئی دیوبندی تبلیغ کا خاطر سفر جارہے ہے اور وہ بیوی کی فریاد کرتا
لا کر بلا یا پتا ہے تو وہ ہمیشہ اسکا پتہ نہ کا سکو اپنے الٹا سائل پر لکھتی بیوی
سے بہتری کرے۔ انشاء اللہ اسی بیوی کی شرمگاہ پر نہیں آتا کب مانے اگر کسی
ادھر مرد نے اسکو سے بہتری کا ارادہ کیا تو دست لاپ اسکا اگر سائل سوجھائے
گا۔ (۲) اور اگر دیوبندی کو سے کہ غول۔ یا بھول کا پتا اپنے الٹا سائل پر لے
کر بیوی سے بہتری کرے گا تو اس عورت سے اور کوئی لاپ نہ کرے گا (۳) اگر
کوئی دیوبندی ہمیشہ کے خفیہ سے کہ اسکو خوب چیل لگائے اور پھر اس خفیہ کو اس
سائل پر لکھ کر بیوی سے بہتری کرے تو پھر وہ دیوبند کسی ایک نام نہ آئے گی
دیوبندی عورتوں کو لذت جا ۶ سے مست کرنے کی خاطر اس طرح کی

ترجہ ۱۱۔ مرنے کی چڑی اور شہدا کہ الٹا سائل پر لکھ کر سے (۲) ادنیٰ کی کو ان
کی چڑی سے لکھی نکال کر الٹا سائل پر لے (۳) خاطر قرعہ چاکر اگر پر سے (۴) ہمیشہ
کہ پتا اور نہ ہمیشہ پتا اور قتل نامی، لا کر خفیہ ادا کر پر سے (۵) حواں عورت کا دوسرا
الٹا سائل پر سے اگر یہ لکھ کر الٹا سائل پر لکھ کر کسی دیوبند سے جامع کی جائے تولدت

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ



از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمد و آلہ السلام مولانا غلام حسین نجفی فاضل عراق

شیعہ کے نزدیک موطا امام مالک، صحیح البخاری، اور صحیح مسلم جسٹ کا پلندہ ہیں
 موطا امام مالک و صحیح الامام البخاری و صحیح الامام مسلم
 مجموعات الاكاذيب عند الشعية .

SHIA DENY THE SIX AUTHENTIC BOOKS OF HADITH VIZ BUKHARI
 MUSLIM, TIRMIDHI, ABU DAUD, IBN MAJA AND MISAI CALLED
 SHAH - E - SITTA.

حقیقت لفظ خلیفہ در ادب حقیقت فقر لغیرہ جو الاسلام نظام حسین مجلی جامع المسطر ایچ جاک مال مل ٹاؤن لاہور

۱۲۰

ہوں کہ اس عمل سے دروں کو بڑا ثواب ملے گا۔

فتاویٰ تافہی خاں کتاب المنظر ص ۱۸۴

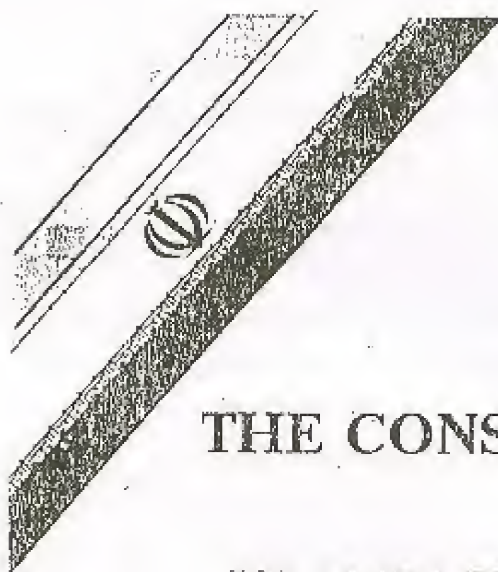
چاہے شریف ص ۱۸۴ شیعہ کتاب الکراہیہ

نوٹ۔ بقیہ فقہ عثمان ع مشرور ہے جو منقولہ بارگاہ ہے۔ حنفی فقہ نے
 نہ کر وہ مسئلے کی رضاعت توحفی القدر بیت کی سے لیکن ایک کی پھر بھی باقی
 رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ فقہ مس کی تشریح پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ
 مس مندر اور یوں سے بھی ہو سکتا ہے اور ہاتھوں سے بھی ہو سکتا ہے پس اگر
 دروں صورتیں جائز ہیں تو پھر حنفی مجاہد کے کفر میں رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ جانتا
 رہے اور وہ پوچھتا رہے اور اس عبادت کا ثواب آ کر بیٹھلی روح نھان کو
 پہنچتا رہے۔

۱۲۱) سنی فقہ میں ہے کہ جنت میں خدا ایک ایسی مخلوق پیدا کرے گا کہ
 قصصہ ص ۱۸۴ کا لفظ کور والا سفلی کالائٹ جس کا اور پر والا
 آدھا حصہ مردی کی طرح ہوگا اور نیچے والا حصہ عورتوں کی طرح ہوگا۔
 اور اہل جنت ان سے دینی فی کدہ کر لیں گے۔

القدر المختار کتاب الحدود باب الرکلی ص ۱۸۴

نوٹ۔ فقہ نھان تیرے زبان یہ مذہب ملتہ الشائخ کا اتنا ریاست ہے کہ فردی
 ہر ایک میں بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو یہ عادت چر کر کرنے کے اسباب سے مردی۔



THE CONSTITUTION OF THE ISLAMIC REPUBLIC OF IRAN



Islamic Propagation Organization

شیعہ اثنا عشری کے علاوہ کوئی سرکاری عہدہ دار نہیں بن سکتا ایرانی آئین لايمكن لاحد أن يكون موظفا رسمياً غير الشيعة اثنا عشريين (الدستور ایرانى)

BELIEVER CAN JOIN GOVERNMENT SERVICE. (AN IRANIAN CONSTITUTION).

Life, the executive power must work toward the creation of an Islamic society. Consequently, the confinement of the executive power within any kind of cockpit and inhibiting system that delays or impedes the attainment of this goal is rejected by Islam. Therefore, the system of bureaucracy, the result and product of *taqabbul* forms of government, will be firmly cast away, so that an executive system that functions efficiently and swiftly in the fulfillment of its administrative commitments comes into existence.

Mass-Communication Media

The mass-communication media, radio and television, must serve the diffusion of Islamic culture in pursuit of the evolutionary course of the Islamic Revolution. To this end, the media should be used as a forum for healthy encounter of different ideas, but they must strictly refrain from diffusion and propagation of destructive and anti-Islamic practices.

It is incumbent on all to adhere to the principles of this Constitution, for it regards as its highest aim the freedom and dignity of the human race and provides for the growth and development of the human being. It is also necessary that the Muslim people should participate actively in the construction of Islamic society by selecting competent and believing (*mu'amin*) officials and keeping close and constant watch on their performance. They may then hope for success in building an ideal Islamic society that can be a model for all people of the world and a witness to its perfection (in accordance with the Qur'anic verse: *وَكُنْتُمْ خَشَافَةً أَنْتُمْ عَائِدُونَ* *فَأَنْصَرُوا إِلَهُهُمُ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ*... "Thus We made you a median community, that you might be witnesses to men" [2:143]).

Representatives

The Assembly of Experts, composed of representatives of the people, completed its task of framing the Constitution, on the basis of the draft proposed by the government as well as all the proposals received from different groups of the people, in one hundred and seventy-five articles arranged in twelve chapters, on the eve of the fifteenth century after the migration of the Holy Prophet (peace and blessings be upon him and his Family), the founder of the reforming school of Islam, and in accordance with the aims and aspirations set out above, with the hope that this century will witness the establishment of a universal government of the *mustaf'afin* and the downfall of all the *marfak'afin*.

انسائیکلو پیڈیا حضرت علی
برائے ابن الطالب علی بن ابی طالب
جلد ۲

حیدر علی
وہاب

مؤلف: جناب مولانا طالب حسین کرپاوی

جعفریہ ارا تبلیغ امام شاہ گاہ لاہور
سازگار

تو ہیں کعبہ اللہ

اھانة الكعبة حرسها الله .

AN INSULT OF KAABAH TULLAH.

وہ اللہ دریت اللہ جلد چارم از مولانا طالب حسین کراچی خطیب دار الطلیح کا ارگاہ سابعہ لاہور

بت پرستی کے دن محمد مصطفیٰ نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ کعبہ کو پاک کر کے اس قابل بناؤ کہ وہ اب قبوۂ جہاں ہو جائے۔

ظہیر البشر کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ کو ایک خاص شرف حاصل ہوا ہے۔

انشاء بہار نے خزان کی عبارت سے واضح ہوا کہ ولادت حضرت علی علیہ السلام سے کعبہ قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے لئے پرستش گاہ بن گیا۔

مصباح المقرئین کے میزبان کے قلعے سے عیاں ہوا کہ کعبہ نے قبہ ہونے کا شرف حضرت علی علیہ السلام کے در سے پایا ہے۔

کعبے کا طواف کیوں ہوا

مولانا الطیف اللہ نیشاپوری

طواف کا کعبہ ان شاء پر واجب ہے کہ آنجاورد و کعبہ علی بن ابی طالب

یعنی کعبے کا طواف تمام مسلمانوں پر واجب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس جگہ علی بن ابی طالب کا وجود ظاہر ہوا۔

حضرت علی علیہ السلام کی ولادت کی وجہ سے کعبے کا طواف واجب ہو گیا۔ یعنی اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف لاتے تو کعبے کا طواف واجب نہ ہوتا۔ اور اگر کعبے کا طواف نہ ہوتا تو حج نہ ہوتا۔ لہذا

یومئذ کعبہ سے نکل کر یوم آخر تک کے تمام حاجیوں پر حضرت علی علیہ السلام کا احسان ہے کہ انہوں نے کعبے میں تشریف لا کر اسے طواف کے قابل بنادیا۔

حجر اسود کا بوسہ فرض کیوں ہوا

شاہ ظہیر احمد

ظہیر البشر ص ۲۷

طبع دہلی ۱۹۰۸

فرض اسود رنگ اسود کا ہوا اس واسطے کہ اس کے پیلو میں علی مرتضیٰ پیدا ہوئے

حجر اسود تاریخی لحاظ سے ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا بوسہ اس شخص میں سے ہے لہذا اگر حضرت علی علیہ السلام کعبے میں تشریف لاتے تو اس کا بوسہ واجب نہ ہوتا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَضِيْعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا

لَمُنَّة الشُّرَكَ يَسْخَرُ لَاجَوَابٍ وَصَحِيفَةُ اسْتِخَابِ جَامِعِ مَسَائِلِ
حَرَامٍ وَحَلَالِ حَادِي وَظَائِفِ أَعْمَالِ مَطْلُوبِ مُؤْمِنِينَ كَرَامِ بَعْنِي

خُفَّةُ الْعَوَامِ

صَبَّ نَبَايَ سِرِّ شَرِيعَتِ دَارِ سَيِّدِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَعْلَامِ سَيِّدِ الْفُقَهَاءِ الْعِظَامِ
مَجْتَهِدِ الْعَصْرِ تَابِ سَيِّدِ الْوَلَدَانِ مَجْتَهِدِ تَامِقَتِي سَيِّدِ أَحْمَدِ عَلِيِّ صَاحِبِ تَبْدِوَامِ ظِلِّ
الْعَالِي ابْنِ حَضْرَتِ حُجَّةِ الْإِسْلَامِ آيَةِ اللَّهِ فِي الْأَنَامِ مَجْتَهِدِ الْعَصْرِ الزَّالِمَانِ
جَنَابِ مَفْتِي سَيِّدِ مُحَمَّدِ عَبَّاسِ صَاحِبِ تَبْدِوَامِ عَلَى مَقَامِهِ

حَسْبُ فَرَايِشِ

مَلِكُ سَرَاجِ الدِّينِ بِنْدُ سَنَنْدُوبِ شَرِيفِ كَشْمِيرِ بَا زَارِ لَاهُورِ پَاكِسْتَانِ

عمر میں ایک مرتبہ متعہ (زنا) کرنے والا اہل بہشت سے ہے
 من تمتع (زنا) مرة في عمره دخل الجنة .

HE WHO PERFORM MUTA AT LEAST ONCE WILL
 DESTINED TO PARADISE.

ترجمہ العوام مقبول مستند مطابق لادوی فاضل عراق ناشر شیعہ جہل ایک انجمنی دہلیہ وود لادور

ترجمہ العوام مقبول مستند مطابق لادوی فاضل عراق ناشر شیعہ جہل ایک انجمنی دہلیہ وود لادور

باب بارہواں ثواب مباشرت متعہ میں

مقبول ہے کہ فرمایا ہر گاہ شوہر متوجہ ہو زوجہ سے اپنی ایسا سے کہ راہ خدا میں کسی
 سے ملو اور کھینچے ہو وہ اسے جہاد کے جب جہاد مت کرے تو گناہ اس کے
 کرنے میں دخل کرنے سے درخت کے جب عقل کرے گناہ سے پاک ہوتا
 فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر میں ایک مرتبہ وہ اہل بہشت سے ہے دوسرے
 حدیث میں فرمایا کہ عذاب نہ کیا جائے گا وہ مرد اور وہ عورت کو متعہ کے
 مگر عورت عقیقہ ہو مومن ہو اس سے متعہ کرے اور مدت اور مہر معین کریں میں
 صبیحہ کہ کئی صورتیں ہیں اگر وکیل کریں تو پہلے وکیل عورت کا کہے
 مَحَلَّتْ لِفَتْنٍ مِّنْ ظُلْمٍ مِّنْ مَّوَالِيكَ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ وَكَيْل
 مرد کا بلا نا صلہ کہے فَلَئِنْ الْمَتَّعَةَ لَيُفْتَنَنَّ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ
 صورت دوسری اگر وکیل عورت کا ہو اور مرد خود سے صبیحہ جاری کرے
 وکیل عورت کا کہے فَلَئِنْ مَّتَّعَكَ فِتْنٌ مِّنْ ظُلْمٍ مِّنْ مَّوَالِيكَ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ
 الْمَعْلُومِ وَكَيْل الْمَتَّعَةَ لَيُفْتَنَنَّ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ
 صورت تیسری ہے کہ مرد و عورت خود صبیحہ جاری کریں عورت کے
 مَحَلَّتْ لِفَتْنٍ مِّنْ ظُلْمٍ مِّنْ مَّوَالِيكَ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ وَكَيْل الْمَتَّعَةَ لَيُفْتَنَنَّ فِي الْمَدَنَةِ وَالْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ
 کہ متعہ کرنا نیک مسلمانوں پر کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے
 اور زنا بہت پرست اور فاضیہ اور عادیہ سے درست نہیں مگر اہل
 کتاب کو بھی کرے اہل نجاسات اور شراب خور وغیرہ سے اور نہ جائے
 شہ شہیہ وایم نے ذات مراد اپنی کو مکمل تیرے کو بیچ مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر ملے
 قبول کیا ہے نہ اسے مکمل اپنی کو بیچ مدت معلوم کے مبلغ معلوم پر ملے شہیہ دیا ہے نہ
 تو کہ نفس کو بیچ کر بیچ مدت معلوم کے ہر معلوم پر ملے قبول کیا ہے نہ متعہ کو اسے ذات اپنی
 کے اور ہر معلوم کے اسے متعہ میں دیا ہے نہ جتنے ذات اپنی کو بیچ مدت معلوم کے ساتھ ہر
 معلوم کے اسے قبول کیا ہے نہ متعہ کو اسے نفس اپنے کے بیچ مدت معلوم کے ہر ہر معلوم کے

زیر نظر استاد محقق آیۃ اللہ ناصر مکارم شیرازی

تفسیر مرقومہ

ترجمہ سید صفدر حسین نجفی
پہلے بار مکتبہ النور لاہور

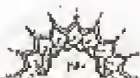
اثر نگارش
اہل قلم کی ایک جماعت

مصحح القلم آغا نور محمد لاہور، پاکستان

نکاح موقت کئی لحاظ سے اسلامی حکم کی طرح ہیں

النکاح الموقت (المتعة) مثل النکاح الاسلامی بوجوه

مصباح القرآن فريش لا دور



1/20/2017

1998

- ۱۔ غرض کا مقصد واسب اور کوئی اور اس مسئلے میں ضروری ہے کہ شیخ علی دکنی کے طریق کے لئے جائز ہے۔
۲۔ ان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہ ہے۔
۳۔ طلاق کے بعد صورتِ حیات کے لئے کسی قسم کے نان و نفقہ کا حق نہ رہتا ہے۔

ولقد جاء عليكم في ما تراءى فيه من بعد الفريضة

[illegible][illegible]

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

ان اللہ کان علیہما حسبا
 میں انعام کی طرف اس حرکت میں متاثر نہ ہوا ہے، اور لیجئے میں کی فریب پڑا کر کے لیے خبر رسالت کے حال میں کیوں نہ ہو گا
 ہر دووں کے معاملے سے آگاہ اور اذیت کے قانون کی طرح ہے۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَمَنْ كَانَ طَوْلًا أَنْ يَنْفِخَ الْمُحْصِنَاتُ الْمُؤْمِنَاتِ
فَمَنْ نَامَلِكُتْ إِيْمَانَكُمْ مَن قَتَلَكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

۱۰ کتاب تراثتوں و تحفوں مجلد ۱۹، ۱۹۰۱ء۔

48

تبر

محرم یعنی ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کے سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی
بدن دیکھ سکتے ہیں

يجوز النظر الى جميع بدن المحرمة الوالدة والاخت والبنات ماعدا الفرج والدبر

MAHRAM CAN LOOK AT THE BODIES OF EACH OTHER
EXCEPT LOWER (HIDDEN) PARTS.

تحفہ نماز جمعہ ص ۲۵ (مع اضافہ) مطابق فتاویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحلج ابو القاسم الموسوی الخوئی اور سید روح اللہ عینی الموسوی

دُبرائی کہ کہنہ بدن کو دیکھنا یا اُن کے بالوں و زلفوں کو دیکھنا خواہ لذت کے قصد سے ہو یا غیر لذت کے قصد کے حرام ہے اور ان کے منہ اور اعضاء کو لذت کے قصد سے دیکھنا بھی حرام ہے بلکہ احتیاطاً واجب اسی میں ہے کہ لذت کے قصد بغیر بھی ان کو نہ دیکھے اسی طرح عورت پر نامحرم مرد کا بدن دیکھنا بھی حرام ہے۔

● حیضاتی اور میوڑی عورتوں کے بدن کو غیر قصد لذت دیکھنا اگر حرام نہیں پڑنے کا موجب نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

● عورت کو اپنا بدن اور بالی نامحرم مرد سے چھپانا چاہیے بلکہ احتیاطاً واجب اسی میں ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے جو اور بالوں کو چھپاتا ہے۔

● کسی دوسرے انسان کے آگے اور پیچھے کو دیکھنا بلکہ ایک میرزا بچے کے بھی جو اچھائی اور بُرائی کو سمجھتا ہے، حرام ہے۔ یہاں تک کہ شیشے کے پیچھے یا حائل بانی وغیرہ میں بھی ان کا دیکھنا حرام ہے البتہ میاں بوی ایک دوسرے کے جسم بدن کو دیکھ سکتے ہیں۔

● وہ مرد اور عورت جو آپس میں محرم ہیں لذت کے بغیر سوائے آگے پیچھے کے مقام کے ایک دوسرے کا باقی بدن دیکھ سکتے ہیں۔

● ایک مرد دوسرے کے بدن کو لذت کے قصد سے نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح ایک عورت کا دوسری عورت کے بدن کو لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔

● مرد نامحرم عورت کا فَرْ نہیں اُتار سکتا اور اگر نامحرم عورت کو میاں تاہر

تحفہ نماز جعفریہ

جدید

(مع اضافہ)

مطابق فتاویٰ

حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید ابوالقاسم الموسوی الخوئی مدظلہ
حضرت آیتہ العظمیٰ آقائے حاج سید روح اللہ الخمینی الموسوی مدظلہ

مہتمم

مولانا سید زوار الحسین مہدانی (فاضل عراق)

اختیار بک پور حیدر اسلام پور لاہور

سستی ناحق سے ہوگا حاصل کیا
حق کے آگے فسادِ باطل کیا

عجائبِ حیات

ترجمہ

رسالہ منتخبہ

مؤلفہ

فاضلِ جلیل عالمِ انبیل جناب! خوندِ مولانا محمد باقر مجلسی اصغرانی علیہ السلام الشریف

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی بجائسی ایاد اللہ العزیز

دورِ مطبع ایشیا عشری دہلی طبع شد

زمانہ رسول مقبولؐ میں متعہ رائج تھا۔ لوگ متعہ سے منکر ہو کر دردناک عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں
 كانت المتعة شائعة و مروجة في عهد النبي صلى الله عليه وسلم
 وقد ابتلى الناس بعذاب اليم لانكارهم المتعة .

MUT'A WAS IN VOGUE DURING PROPHET'S PERIOD.
 THOSE WHO DENY, WILL FACE DIVINE'S WRATH.

عالمِ حق ترجمہ رسالہ جمعہ مولف محمد باقر مجلسی مطبع انشائیہ دہلی طبع شدہ

ابا ہر زیادہ متحرک رہا جس اسکو واپس لے کے بیت المال میں داخل کروا گیا۔ سننے ہی
 ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس انکراض کی کہ آپ ہم کو اس چیز سے کیوں منع
 کرتے ہیں جسے خدا نے تم نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں وہاں
 ایتام احمد اھنق فسطاطا ارشاد فرمایا ہے یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو
 پوست کا ڈیرا زدہ دے دو تو کچھ قیامت نہیں بنے خلیفہ صاحب نے باوجود انصاف و خیر
 ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس انفق من عمر حق الخلفاء استفی الحجاب
 مسائل حلال و حرام میں تمام مرد بلکہ پردہ نشین عورتیں تک عمر سے دانا تر ہیں
 ایسے آدمیوں پر ایسے نہایت محبوب معلوم ہوتا ہے جو اہل علم و عقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور
 پھر ایسے آدمی اگر کردہ ماہ کی منافقت کو جتنے برسوں بت پرستی کی جو متعہ کو منع کریں
 حرام کہیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زمانہ رسول مقبولؐ میں متعہ رائج تھا
 اور حدیثیں بھی متعہ کے جائز و رائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و
 دانستہ وہ لوگ متعہ سے منکر ہو کر اپنے آپ کو عذاب دردناک میں گرفتار کرتے ہیں
 چنانچہ روایت تحریم متعہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شیعہ کے
 پھر بھی اہل حق پر یہ کھن کرتے ہیں کہ قول عمر کیوں نہیں قبول کرتے؟ متعہ کیوں کرتے؟
 اس تفسیر نامرضیہ سے ان کے تعصب و زیادتی کی انتہا اور ظلم و کراہی کی جد صاف
 صاف ظاہر ہے ۔

عقد اول فضیلت اور ثواب متعہ کا بیان

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ بخاری نے ان کے چند حدیثیں نقل
 کیا جاتی ہیں یہ حضرت سلمان فارسی، مقداد بن اسود، کنذہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم
 یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلینؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عورت میں

اسنے فضائل کہ جتنے متعہ میں ہیں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، خیرات غرضیکہ کسی اور عمل میں نہیں

الفضائل التي توجد في المتعة لا توجد في غيرها

من الصلوة والزكاة و الحج والخيرات الخ

MUTTA IS AN ACT OF GREAT MERIT.

۱۵ مولف محمد یاقوت مجلس مطبعہ امی مشرقی دہلی مطبعہ شدہ

عالمہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ

ایک خدمتگار کے گناہ اہل بہشت کے ہے۔ وہ مرد جسے مسکند کا مادہ کیا اور دودھ سے جو مسکند کیلئے
آمادہ ہوئی جب یہ دونوں یا ہم چھٹتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی
خلوت گاہ سے نکلنے نہیں وہ انکی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا بیبیج کا مرتبہ رکھتے
ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انکی انگلیوں کو انکے گناہ چبکتے ہیں۔ دونوں
جب آپس میں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا
ہے وہ دونوں عیش و سہاشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں ہر پردہ گار عالم بہر لذت شہوت
کے ساتھ ان کے نامہ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہو جاتے
اور غسل کرتے ہیں رہا لیکہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا
ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تمہ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرا ان
دونوں بندوں کو کچھ جو اچھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہی ہیں میں انکا
پروردگار ہوں تم کو گناہوں سے کہتا ہوں کہ ان کے جسم کے کسی بال سے
پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دوڑ کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دی جاتے
اور دس دس گناہ بخش دئے جاتے اور ان کے مراتب میں اس درجہ بلند کر دی جاتی ہیں
راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ اسیر المؤمنین علی اُٹھے اور عرض کیا
کہ باحضرت میں کئی تصدیق کر لیا ہوں یہ ارشاد ہوا کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کئے
اس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اسکا ثواب بھی ستاروں کیلئے کے ثواب کے مانند
ہے پھر جناب امیر نے عرض کیا کہ ستاروں کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ تو
ناممکن ہے کہ جب غسل کرتے ہیں تو جیسے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالیٰ
ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو بیبیج و تقدیر لڑی بجالاتے ہیں اور اسکا ثواب ناقابل
دونوں کو پہنچتا ہے۔ ہر مسئلے جناب امیر نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے
اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

از هنک التذکره لاولی الاصل

بعون ائمه ائمه جواهریه خرج از کربن آئینه و سبب مستحق



مسبب الملائک حیدر و صفای علی و سید صفیر علی سلم الله تعالی

کسر کس هو و کسر ط ط بعد
نیل و میل کس است کس کس کس کس
کس کس کس کس کس کس کس کس

متہ کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دعا اور متہ نہ کرنے والوں کیلئے
قیامت تک فرشتوں کی لعنت

تَدْعُو الْمَلَائِكَةُ لِلْمُتَمَتِّعِينَ وَتَلْعَنُ عَلَى تَارِكِي الْمَتَّةِ .

A PRAY OF ANGELS FOR THOSE WHO PERFORM MUT'A
AND CURSE TO THOSE WHO DENY IT TILL QAYAMAH.

برہان المکتبہ تألیف مولانا الطایف ابوالقاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

نواب المتعبد

یَسْتَغْفِرُونَ لِيَالِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَلْعَنُونَ مَجْتَنِبِيهَا اِلَّا اَنْ يَقْعُوْهُ
يَوْمَ النَّارِ عَصَفَتْ اَبْوَعِدَ اَتَمَّه فَرَمُوْهُ رَمْتِيْ نَيْتِ كَبِيْدٍ مَّقَابِلِ كُلِّ
جَنَابِتِ كَبِيْرٍ كَبِيْدٍ اِيْكَنْدُ خَدَا اَزْهَرُ قَطْرٍ وَكَأَزْهَرُ نَشْرِ اَزْهَرِ اَبْهَرِ مَقْطُورِ
بَقَا وَكَأَبِ اَكْثَرِ مَقْطُورِ كَيْفَ تَدَايِيْشِ اِيْزِ مَشِيْعٍ رَا تَارُوْهُ قِيَامَتِ لَعْنَتِ
مِيْكَنْدُ اَلَنْ مَلَايْكَهٖ بِقِسَابِ رُتْكَ كُنْدُ كَاغِيْ مَتَدَرَا تَا اَكْتَمَّ قِيَامِ سَاعَتِ
قِيَامَتِ مِيْشُوْدُ شَاوَرُ وَهَمِ شَيْخِ عَلِيٍّ بِنِ عَبْدِ عَلِيِّ دُرِّ رَسَالَةِ مَتَّعٍ بِسَاوَدِ
رَدَايَتِ كَرُوْهُ وَدَرْ شَيْخِ الصَّادِقِيْنَ نِيْزِ مَرِيْطِ قَالِ الْكُتُبِيْ صَلَاحِ مِنْ
مَتَّعِ مَرَّةً وَاحِدَةً عَقِبَ ثَلَاثِ مِنَ الْاَشَارِ وَفِيْ مَتَّعِ مَرَّتَيْنِ عَقِبَ
ثَلَاثِ مِنَ الْاَشَارِ وَمِنْ مَتَّعِ ثَلَاثِ مَرَّاتِ عَقِبَ سَلَامَةِ مِنَ الْاَشَارِ
بَعْنِيْ نِيْزِ مَرَمُوْدِ هَرِ كَبِيْرٍ تَبِ دَرْ مَرْمُوْدِ مَتَّعِ كُنْدُ كَيْفَ ثَلَاثِ بَدَنِ اَوَا زَا اِيْزِ
اَوَا اَدِيْشُوْدِ هَرِ كَبِيْرٍ تَبِ دَرْ مَرْمُوْدِ مَتَّعِ كُنْدُ كَيْفَ ثَلَاثِ بَدَنِ اَوَا زَا اِيْزِ
وَرِ كَبِيْرٍ تَبِ دَرْ مَرْمُوْدِ مَتَّعِ كُنْدُ كَيْفَ بَدَنِ اَوَا زَا اَدِيْشُوْدِ مَقْطُورِ هَمِ شَيْخِ عَلِيٍّ
رَسَالَةِ مَتَّعِ وَتَقْصِيْرِ مَشِيْعِ نِيْزِ رَدَايَتِ كَرُوْدِ قَالِ الْكُتُبِيْ صَلَاحِ مِنْ مَتَّعِ
مَرَّةً اَمِنْ مِنْ مَتَّعِ اَللّٰهُ اَلْجَبَّارُ وَمِنْ مَتَّعِ مَرَّتَيْنِ حَشْرُ مَعَ الْاَبْدَارِ
وَمِنْ مَتَّعِ ثَلَاثِ مَرَّاتِ زَا حَشْرُ فِي الْجَنَانِ بَعْنِيْ نِيْزِ مَرَمُوْدِ هَرِ كَبِيْرٍ
كُنْدُ كَبِيْرٍ تَبِ دَرْ مَرْمُوْدِ مَتَّعِ كُنْدُ كَيْفَ ثَلَاثِ بَدَنِ اَوَا زَا اَدِيْشُوْدِ هَرِ كَبِيْرٍ

شیعہ اس وقت تک کامل ایمان نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کرے
لایکتمل ایمان الشیعی ما لم يتمتع

A SHIA CANNOT BECOME MOMIN UNLESS
HE PERFORM MUTA.

برهان انتہائی کافی مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

متعہ
بایک بار

۴۵

ثواب متعہ

بایک بار
بایک بار
بایک بار

بایک بار
بایک بار
بایک بار

دن دایمی و برکات بیرونی بخیرہ امام حسن مجتبیٰ سعد بن ابی وقاص
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پریشان ہم شہرت رانی بیکر دنیا نہ این قیاس است
جوابنا جوا بیکر لکھنوی برین نیست گریبا و آئید علیم بقدرت و سلام
برایت عذاب و دوزخ و احکام متعہ بالا جمال و لواحق
آن پس بیان آن در چند فصل مقدم است اما مقدمہ میں ہوگا
متعہ نزد ائمہ سبب ہو کہ بت بل علامت ایمانست زیرا کہ اہل بیت و
سبطین آنرا حرام و حجت ساختہ و ہمیش از شریعت بالکل برآوردہ ہو
پس امر شری کہ مسلمانان و را باطل آنش خود فطرت اکبر بکار و قیاس
ساختہ ہو و نہ ایما و تہدید و ترجیح آنرا بطلان آن قرب میقت و تبیین
یا خیانت و بلامت ایمان بچندند اللہم اکثبا منہم فضل
در ثواب متعہ و بالا جمال بعد از چند حدیث است اول در تفسیر قرآن
طریق حضرت صادق علیہ السلام روایت لیس متعہ من لوی من بکر متعہ
و لوی متعہ متعہ است یعنی آنرا نیست کہ کہ اعتقاد بیکر متعہ و نہ حضرت
صاحب الامر علیہ السلام روایت متعہ ندارد و قول مرعیت کہ متعہ حجت
و متعہ از شیعہ نیست چہرہ و نہ بیکر قابل متعہ باشد و دوم در روایت امام
روایت آن اللہ سبحانہ و تعالیٰ حتی متعہ منی برین کامل الایمان متعہ و اگر

مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ عورتوں سے متعہ کرے اول علامة المؤمن أن يتمتع بالنساء

TO PRACTICE MUT'A WITH WOMEN IS THE FIRST SIGN OF
TRUE MUSLIM (MOMIN)

برہان المنہج تألیف مولانا الحاج ابو القاسم ۱۳۰۵ھ طبع لاہور

نواب متعہ ۴۷

ووسائل از حضرت ابو حنیفہ علیہ السلام مرویت قال البیہقی لما سئل عن
النساء قال لمخنف جبریل فقال یا سئیل ان الله تعالی يقول فی قد
عقبت اللہ تعالی من انشاء من النساء صلاصة سرور عالم فرمود کہ
راہ و شب امیر جبریل بر من ملحق شد عرض کرد کہ خداوند تعالی میفرماید کہ
محمد آفریدم از ذات تو زنبارے شمشیر را اقول بدین حدیسی اگرچہ قدر
زمان شمشیر خصوصیت یافتند برای تا نگذرد زمان زیادہ تر ازین امر و این
بیکروند و لکن مرد و زن و عفران مشترک اند اگر قرابت و اجراء شریعت را
داشتہ باشند یا خصوص زمانیکہ این امر را برای رعناے الهی جاری سازند
ہستیم و مضال مرویت از حضرت ابو حنیفہ علیہ السلام کہ المؤمن نے
ملکۃ اشیاء التمتع بالنساء و معاہدۃ الاخوان و الصلوة باللیل
خلاصہ انکو مومن کسی است کہ متعہ و دخول سر ہر شادی متعہ با زنان و غیرہ
و مطایبہ برادران ایمان و قیام نماز شب اقول سبحان اللہ متعہ چہ وجہ
دارد و مومن چہ نشان دارد کہ نماز شب و متعہ کند و متعہ را اول و مقدم بر
نماز شب ثمرہ عذیر کن ہستیم و وسائل مرویت کہ حضرت ابو حنیفہ علیہ السلام
ابو یعلیٰ حنفی را پرسید کہ اسال متعہ کردی عرض کرد بے حضرت فرمود
متعہ چہ چیز سمی از متعہ زن مسیہ عیض کردی یا کینزک بر بریہ قال قبل

متعہ عبادت و اطاعت خدا ہے اور اس کا نہ کرنا معصیت ہے
 المتعة عبادة و طاعة و ترکها معصية . (والعیاذ باللہ)

MUTA IS A KIND OF PRAY.

برهان المتعہ تألیف مولانا الحاج ابو القاسم ۵۰۰ صفحہ طبع لاہور

ثواب متعہ

۵۰

ی بخشد نبی عرض این غسل بعد دو یا یک درہ بنفش اندر بران آب گذشتہ میا
 عرض کرد بعد دو یا ست بدن آنحضرت م فرمود بی بعد و مؤثرت چهارم
 در تقیہ و وانی و ہدایۃ الامم و وسایل چند حدیث متواتر بسید و خیرین
 واحد مردی اند کہ بعض اصحاب ابو عبد اللہ علیہ السلام را عرض کرد کہ سن
 قسم خورم کہ متعہ ایدہ انخراہم کرد فقال علیہ السلام انک اذا لم یطیع
 اللہ عصیت یعنی آنحضرت م فرمود اگر اطاعت خدا کنی عاصی بشری
 یعنی بنگردن متعہ گنگار بشری و قسم بگناہ صیغ نیست و جواب ترجمہ
 القا تخم در این چنین حلف برآمدہ استجب لہ ان یطیع اللہ تعالی
 بالمتعہ لیزول عنہ الحلف فی المعصیۃ ولو مرة واحدة یعنی
 مستحب یا واجبست کہ عاقل اطاعت خدا کند یعنی متعہ تا کہ حلف معصیت
 از و زایل شود اگر چہ در عمر یک مرہ باشد اقول بجان امت متعہ اطاعت
 و عبادت خدا باشد پس بگردن آن معصیت و حلف ترک آن معصیت
 دیگرہ از و پس بگردن حلف معصیت و عزم کنارہ آن فعل متعہ باشد بگناہ
 حلف دیگر بر اثر بشری دیگر کہ مخالفت آن کنارہ دارد یا فرود ہم در سبیل
 مرویت قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من رجل اتمعت کثیر
 اعتزل الاضلک اللہ من کل قطرة تقطر منہ سبعین ملکا

اہل تشیع کے نزدیک جو شخص چار مرتبہ متعہ (زنا) کرے
وہ رسول اللہ ﷺ کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)
و من تمتع اربعاً فدرجته كدرجة النبي ﷺ عند الشيعة

HE WHO PERFORM MUT'A FOUR TIMES
REACH TO THE STATUS OF HOLY PROPHET.

برهان المنہ تألیف مولانا الحاج ابو القاسم ۵۰۰ صفحہ طبع لاہور

ثواب متعہ

۵۲

محشور بار بار شود و ہر کہ سہ بار شد کند نماز میں پیشہ و در درجات بہت
آید حمد و ثناء ہر دو دایہ کر دہ قال ابو سعید الخدری علیہ السلام
من تمتع مرة درجۃ الحسن و من تمتع مرتین درجۃ
کد درجۃ الحسن و من تمتع ثلاث مراتب درجۃ کد درجۃ الحسن
و من تمتع اربع مراتب درجۃ کد درجۃ الحسن و من تمتع خمس مراتب
کند و درجہ او در بہشت چون درجہ حسین میباشد و ہر کہ دو مرتبہ شد کند درجہ
او چون درجہ حسن میباشد و ہر کہ سہ بار شد کند درجہ او چون درجہ علی میباشد
و ہر کہ چار بار شد کند درجہ او چون درجہ حسین درجہ شد و میباشد اسکا
شوق و اشتیاق از عفو عاتق عند القتل میباشد چہ بر مہمات و تقدرات خصوص
بر شہوت رانی ثوابے باید باشد جواب مقتضای عقلی است کہ جمیع انہ
از شریعت از ادوار و فراموشی باشد اگر چہ از مہمات و تقدرات باشد عاتق
و مہمات و انقیاد و تقالی بہت و بر ہر طاعتی جزائے لازم بہت خصوص
نزد مہمات امرے با مہمات غارے کان اکل متروک و مطروح
انقل و در اعیان و متدوم عامل کن بیش پس و احیاء و اجراء و ان ثواب
جزاء و تقدیر و انقیاد باید باشد و از نیجات من احیاء و احیاء
الانسان جمعاً ہر کہ او یک بار درین نماید ثواب او کاثر ثواب او چار مرتبہ

اندریوں کے نقیب ہفت روزہ میر کا جواب

صلح الدین علی

۱۵

مشعر

علی اکبر شاہ

سُبْحَانَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

۱

عبادت و خودسازی

حاوی فتاویٰ حضرت آیت الله العظمی

امام خمینی

همراه با اصول اعتقادی، تاریخچه فقه و اجتهاد،
محتوای عبادات، توضیحات و تازه ترین استفتاءات

نگارش و ترجمه و توضیح از:

عبدالحکیم بی آزار شیرازی

خانه کعبه میں شیعہ کو تقیہ کر کے اہل سنت والی نماز پڑھنی چاہیے لیصل الشیعة فی الحرم المکی الشریف صلوة اهل السنة عملا بالتقیة .

A SHIA SHOULD OFFER PRAYER IN KA'ABA
LIKE SUNNI WAY BU DOING TAQIYAH.

۲۶۵

رسالہ قرین مہارت و خود سازی از امام علی علیہ السلام

۳۳

تقیہ مداراتی یا پرهیز از اختلاف

امام خمینی

۱- اگر اول ماه ذیحجه نزد علماء اهل سنت ثابت شد و حکم کردند به اول ماه باید حجاج شیعہ از آنها تبعیت کنند، و روزی را که سایر مسلمین به عرفات می روند آنها نیز بروند و حج آنها صحیح است.
۲- خارج شدن از مسجد الحرام یا مسجد مدینه بهنگام شروع نماز جماعت جایز نیست. و پرشیمان واجب است که با آنان نماز جماعت بخوانند.
۳- برای شرکت در جماعت اهل سنت، چنانچه شخص برای تقیہ مطابق آنها وضو بگیرد، و دست پسته نماز بخواند و پیشانی بر فرش بگذارد، نمازش صحیح است، و اعاده ندارد.
۴- در مسجد الحرام و مسجد رسول الله مهر گذاشتن و سجده کردن بر آن حرام است و نماز اشکال پیدا می کند.
۵- گفتن اشهاد ان علیاً ولی الله جزء اذان و اقامه نیست، و در جایی که خلاف تقیہ است گفتن آن حرام است و نباید بگوید.

۲۸/شوال/۹۹

بدنبال فرمان وحدت بخش امام خمینی بعضی از برادران اهل سنت اظهار داشته اند که این فرامین در ایجاد وحدت و برادری بسیاری سودمند است اما چه فایده که از روی ترس و تقیہ است. و از اینو بعضی از برادران شیعہ پرسیده اند:
در حال حاضر که آن تحصیبات شدید جاهلان و ظلم و ستم زمامداران نسبت به شیعہ از بین رفته و دیگر ترس و تهدیدی وجود ندارد مخصوصاً با قدرت عظیمی که خداوند به انقلاب اسلامی ایران داده تقیہ چه معنایی میتواند داشته باشد؟

فَرْقُ الشَّجَرَةِ

في مذاهب فرق أهل الإمامية
وأحاديثها وذكر أهل مستقيمها
من سقيمها وأخبارهم وأعلامها :

تأليف

ابن محمد الحسن بن موسى النوبختي

من اعلام القرن الثالث

للهمزة

— ❦ —

﴿ صححه وعلق عليه ﴾

❦ العلامة السيد محمد صادق آل بحر العلوم ❦

من نشرات المكتبة المرتضوية

أما كتب الشيخ محمد صادق الكنتي في النجف

مرو کا مرد سے نکاح جائز ہے۔

اپنی حقیقی ماں بہن اور بیٹی سے بھی نکاح جائز ہے۔

— ۹۳ —

وعشرة ايام (۱) وكانت ايمامة ثلاثين سنة وسبعة اشهر (۲)

وأمره أم ولد يقال لها سوسن وقال بعضهم إنما سماه (۳)

وقد شدت « فرقة » من القائلين بأمامة « علي بن محمد » في حياته

فقال باجوبة رجل يقال له « محمد بن نصير النعميري (۴) » وكانت

بدعي أنه نبي بعثه أبو الحسن العسكري عليه السلام وكان يقول

بالنساخ والناو (۵) في أبي الحسن وقول فيه بالربوبية يقول

بالأباحة للمعاصم ونحو ذلك الرجال بعضهم بعضاً في ادبارهم ویرغم

أن ذلك من التواضع والتذلل وأنه إحدى الشبهات والطبقات وأن

الله عز وجل لم يحرم شيئاً من ذلك كان يقوي أسباب هذا النعميري

[۱] ولد عليه السلام بالمدينة يوم الثلاثاء أو يوم الجمعة مثلاً في الحجة أو في السابع

والعشر من منه أو ثاني رجب أو خامس أو ثلاث عشر خلوق من وجوب خمسة مائتين

والثاني عشرة أو سنة مائتين وأربع عشرة

[۲] في الإرشاد للشيخ المفيد أن الإمامة ثلاث وثلاثون سنة وفي كشف الغطاء والإمام

[۳] وكانت مائة مفرقة وأنها السيدة ومشتبه بها أم الفضل

[۴] قال الشيخ الطوسي في مصنفات الغيبة ص ۲۵۹ كان محمد بن نصير النعميري من أصحاب

أبي محمد الحسن بن علي عليه السلام قالاً توفي أبو محمد ادعى مقام أبي جعفر محمد بن

عليان أنه صاحب إمام الزمان وادعى النيابة فشدّه الله تعالى على ظهر منبه من

الاسمار والجليل وأمر أبي جعفر محمد بن عليان له وتبريه منه واعتجابه منه راجع بنية

مقاتلته في البرقي بين البرقي وفي احتجاج الطوسي وفي مصنفات الغيبة للشيخ الطوسي

ص ۲۵۹ - ۲۶۰ وفي رجال الحديث ص ۲۲۳ وفي غيرهما من كتب الزمان

عمره ثلثون عاماً، يوم

بعضهم بعضاً في ادبارهم ویرغم

سے وہ ایک دوسرے کی

اور اس فعل میں ٹھوس

دور تک رس پاؤں

سے دور پر عمل

تو وہ مباحات اور طہارت

میں سے دور

کے قریب میں

نور کا کافی حلقہ

کے ساتھ ہو کر

میں سے دور ہو کر

میں سے دور ہو کر

میں سے دور ہو کر

لمحہ فکریہ

قارئین کرام سے خصوصی گزارش ہے کہ تاریخی دستاویز کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ شیعہ کے عقائد کے قلم طیبہ کی تبدیلی، عقیدہ تحریف قرآن، تکفیر صحابہ اور عقیدہ امامت میں امت مسلمہ کے عقائد سے یکسر انحراف کر کے من گھڑت خود ساختہ نئی شریعت اور نئے دین کی ترویج کی گئی ہے۔

ان عقائد کا محمدی شریعت اور اسلامی عقائد سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سپاہ صحابہ کی نسبت سے شیعہ کے کفر کے اعلان کو محض تعصب اور تنگ نظری پر محمول کرنا حقائق سے انحراف ہے۔ — شیعہ کے مذکورہ عقائد بعد اگر ایرانی حکومت یا دنیا بھر کا شیعہ اپنے اسلام کے دعویٰ میں اگر اسی طرح اصرار کرتا رہے گا تو شرعی ذمہ داری کے مطابق ان کے مر کا اعلان بھی اسی قوت اور جرأت کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دیکر دولت کے بل بوتے پر عام جائے تو اس پر مسامحت یا چشم پوشی یا خاموشی اختیار کی جائے۔

شیعہ عقائد کی تکفیر پوری امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔ جس طرح قادیانیت کی تکفیر کے لئے پوری امت کا اتحاد عمل رہا تھا اسی طرح دقت آپکا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان شیعہ عقائد کے واضح ہو جانے اور کفریہ عقائد کے منظر عام پر آ جانے کے بعد کسی م کی چشم پوشی کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ کفر کو اسلام سے علیحدہ کر کے اسلامی فریضے پر عمل کریں گے۔

ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی

سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]
OF
PROPHET [PEACE BE UPON HIM].
WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM